سنن نسائی شریف مترجم
تالیف
امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی
مترجم مولانا خورشید حسن قاسمی
جلد اول
مکتبۃ العلم

ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

سنن نسائی شریف مترجم

جلد دوم

تالیف: امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: حافظ محبوب احمد خان

مولانا حکیم محمد عبد الرحمن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸-اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان

Ph:7231788-7211788

نام کتاب: ———— سُنن نسائی شریف
تالیف: ———— امام ابُوعبدُ الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی
مترجم: ———— مولانا خورشید حسن قاسمی
نظرِ ثانی: ———— [حافظ محبوب احمد خان
مولانا حکیم محمد عبدالرحمٰن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)]
طابع: ———— خالد مقبول
مطبع: ———— لٹل سٹار پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ☎ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور ☎ 7221395

❖ مکتبۂ جویریہ ۱۸-اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان ☎ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہ کرم مطلع فرمادیں۔ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

سنن نسائی شریف جلد ﴿۲﴾

۲۲

کِتَابُ الصِّیَامِ

روزوں سے متعلقہ احادیث

۱۱۱۴۸: باب وُجُوْبِ الصِّیَامِ

۲۰۹۴: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِیًّا جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّاْسِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرْنِیْ مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَیْئًا قَالَ اَخْبِرْنِیْ بِمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنَ الصِّیَامِ قَالَ صِیَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَیْئًا قَالَ اَخْبِرْنِیْ بِمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنَ الزَّكَاةِ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِشَرَائِعِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ وَالَّذِیْ اَكْرَمَكَ لَا اَتَطَوَّعُ شَیْئًا لَا اَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیَّ شَیْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْ صَدَقَ.

باب: روزوں کا ثبوت

۲۰۹۴: حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ایک بکھرے بالوں والا دیہاتی خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! یہ ارشاد فرمائیں کہ مجھ پر اللہ عزوجل نے کتنی نمازیں فرض قرار دی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: پانچ وقت کی نمازیں اور اس سے زیادہ نفل ہیں۔ پھر اس نے عرض کیا: یہ ارشاد فرمائیں کہ اللہ عزوجل نے مجھ پر کس قدر روزے فرض قرار دیے ہیں؟ فرمایا: ماہِ رمضان کے روزے اور اس کے علاوہ نفلی روزے ہیں۔ پھر اس نے عرض کیا: اللہ عزوجل نے کس قدر زکوۃ فرض قرار دی ہے؟ آپؐ نے اس شخص کو اسلامی احکام ارشاد فرمائے۔ اس نے عرض کیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بزرگی عطا فرمائی میں اس میں کچھ اضافہ یا کمی نہ کروں گا جس قدر اللہ نے فرض قرار دیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کامیاب ہوا یا جنت میں داخل ہوا یہ شخص اگر اس نے سچ کہا۔

روزوں کی فرضیت اور قرآن:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ روزے فرض ہیں اور روزہ کی فرضیت قرآن کریم کی آیت کریمہ: یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اور آیت کریمہ: فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ سے بھی ثابت اور واضح ہے اور آیت کریمہ: كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ ...... کا ترجمہ یہ ہے: ''اے ایمان والو! تم لوگوں

پر فرض قرار دیئے گئے ہیں جس طریقہ سے تم سے پہلے والوں پر روزے فرض قرار دیئے گئے۔'' اور آیت کریمہ: فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ ...... کا ترجمہ یہ ہے: ''تم میں سے جو شخص رمضان المبارک پائے تو اس کو چاہئے کہ وہ شخص روزے رکھے اور تمہارے میں سے جو شخص مریض ہو یا مسافر ہو تو اس کو بعد میں روزوں کی قضا کرنا چاہئے اور روزوں کی فرضیت پر اجماع امت ہے اور اس کی فرضیت نص قطعی سے ثابت ہے اور مرض یا سفر کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکنے کی صورت میں فدیہ دینا کافی نہیں ہے بلکہ روزہ ہی رکھنا ہوگا۔ امت کا اس پر اجماع ہے۔ فضیلت رمضان کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کی آخری تاریخ میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے خطاب فرمایا کرتے تھے جس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے رمضان کی فضیلت اور برکت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی۔

دورِ حاضر میں اکثر و بیشتر میرے مشاہدہ میں آیا ہے کہ بیماری زیادہ نہیں ہوتی بلکہ تھوڑی سی تکلیف محسوس ہوتی ہے تو روزہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا کرنا اپنا ہی نقصان ہے۔ یاد رکھئے! جس بھی نیک عمل کا جتنا زیادہ مشقت اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور تقویٰ سے اہتمام کیا جائے اللہ کے ہاں اُس کی اتنی ہی قدر و منزلت پائے گا۔ ہاں! اگر واقعتاً کوئی ایسا مرض لاحق ہے تو روزہ چھوڑا جا سکتا ہے لیکن شفایاب ہوتے ہی روزہ کی قضاء رکھنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم (جامی)

۲۰۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نُهِيْنَا فِي الْقُرْآنِ اَنْ نَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ يُعْجِبُنَا اَنْ يَجِيْءَ الرَّجُلُ الْعَاقِلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَيَسْاَلَهُ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَتَانَا رَسُوْلُكَ فَاَخْبَرَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَآءَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ نَصَبَ فِيْهَا الْجِبَالَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ جَعَلَ فِيْهَا الْمَنَافِعَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَبِالَّذِيْ خَلَقَ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَنَصَبَ فِيْهَا الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيْهَا الْمَنَافِعَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ اللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا زَكَاةَ اَمْوَالِنَا قَالَ

۲۰۹۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں قرآن کریم کی رو سے نبی اکرم سے سوالات (غیر ضروری) کرنے کی ممانعت تھی' ہمیں خوشی ہوتی تھی کہ کوئی سمجھ دار دیہاتی آپ سے سوال کرے۔ اتفاق سے ایک دیہاتی حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا پیغامبر ہمارے پاس حاضر ہوا اور کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ اللہ نے مجھ کو بھیجا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس پیغامبر نے سچ کہا۔ اس نے عرض کیا آسمان کس نے پیدا کیا؟ فرمایا: اللہ نے۔ عرض کیا پہاڑ کس نے بنائے اور کس نے زمین میں ان کو جمایا؟ ارشاد فرمایا: اللہ نے۔ اس نے پھر عرض کیا ان میں منافع کس نے پیدا کیے؟ آپ نے فرمایا اللہ نے۔ اس نے پھر عرض کیا اس ذات کی قسم کہ جس نے زمین اور آسمان بنائے پھر زمین میں اس نے پہاڑ کھڑے کیے اور پھر ان میں قسم قسم کے فائدہ رکھے۔ کیا اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے عرض کیا آپ کے پیغامبر نے کہا ہم پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا۔ اس نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا ہے۔

صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ اَنَّ عَلَیْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ اللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَیْنَا الْحَجَّ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلاً قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِیْدَنَّ عَلَیْهِنَّ شَیْئًا وَلَا اَنْقُصُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ صَدَقَ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ.

آپ کے پیغامبر نے بیان کیا کہ ہم لوگوں پر ہر سال میں ایک ماہ کے روزے فرض ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا۔ اس نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے کہ آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے اللہ نے آپ کو روزوں کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا جی ہاں۔ عرض کیا آپ کے پیغامبر نے کہا کہ ہر صاحب استطاعت پر حج فرض ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے میں ان باتوں کو کسی قسم کی کمی یا اضافہ کے بغیر پورا کروں گا۔ جب وہ پیٹھ موڑ کر چل دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ شخص جنتی ہوا اگر اُس نے سچ کہا۔

تشریح ☆ مذکورہ حدیث مبارکہ ہمیں یہ بتا رہی ہے کہ جس ذاتِ مقدسہ نے اتنے بڑے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور مضبوط پہاڑ زمین میں گاڑ دیئے وہ ذات خود کتنی بڑی ہوگی تو اس کے لئے اتنا ہی زیادہ اخلاص اور اس کی بڑائی کو سامنے رکھ کر اعمال کو درست انداز سے مکمل کیا جائے۔ آنحضرت ﷺ نے اس شخص کا اس انداز میں اعمال کی تصدیق کرنا اور دن رات میں پانچ نمازوں کا پڑھنا اور رمضان کے روزوں کا فرض ہونا اور استطاعت کے مطابق حج کرنا اور پختہ ارادہ کرنا کہ بغیر کسی کمی بیشی کے ان اعمال کو اپناؤں گا اور آپ ﷺ کا فرمانا کہ یہ شخص ضرور جنت میں داخل ہوگا اس بات کی دلیل ہے کہ ان اعمال کو عمل میں لائے بغیر جنت میں دخول ممکن نہ ہوگا۔ (جامی)

۲۰۹۶: اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ حَمَّادٍ عَنِ اللَّیْثِ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ شَرِیْكِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ بَیْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِی الْمَسْجِدِ جَآءَ رَجُلٌ عَلٰی جَمَلٍ فَاَنَاخَهٗ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهٗ فَقَالَ لَهُمْ اَیُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَیْنَ ظَهْرَانَیْهِمْ قُلْنَا لَهٗ هٰذَا الرَّجُلُ الْاَبْیَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ یَا ابْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ سَائِلُكَ یَامُحَمَّدُ فَمُشَدِّدٌ عَلَیْكَ فِی الْمَسْئَلَةِ فَلَا تَجِدَنَّ فِیْ نَفْسِكَ قَالَ سَلْ مَا بَدَا لَكَ فَقَالَ الرَّجُلُ نَشَدْتُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ اِلَی النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم لوگ مسجد میں بیٹھے تھے کہ اس ایک شخص اونٹ پر سوار حاضر ہوا اور اُس نے مسجد میں اونٹ کو بٹھلا کر باندھا۔ پھر کہا تم میں محمد (ﷺ) کون ہیں؟ اور آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ ہم نے کہا جو صاحب سفید تکیہ لگائے تشریف فرما ہیں۔ اس نے عرض کیا: اے عبدالمطلب کے صاحبزادے! آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو جواب دے دیا۔ اس نے عرض کہا اے اللہ کے رسول! میں آپ سے بآوازِ بلند کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے آپ میری بات کا برا نہیں منائیں گے۔ فرمایا دریافت کرو جو دل چاہے۔ اس نے عرض کیا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں آپ کے اور آپ سے قبل گزرے ہوئے لوگوں کے پروردگار کی۔ کیا اللہ نے آپ کو تمام آدمیوں کی طرف بھیجا ہے؟ فرمایا بے شک اللہ نے۔ پھر اس نے کہا میں تم کو اس

اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَصُوْمَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَاْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمُهَا عَلٰى فُقَرَائِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اٰمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَاَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَّرَائِيْ مِنْ قَوْمِيْ وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ اَخُوْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ خَالَفَهٗ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ.

۲۰۹۷: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ كِتَابِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ وَغَيْرُهٗ مِنْ اِخْوَانِنَا عَنْ سَعِيْدِ الْمُقْبُرِيِّ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسٌ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ فَاَنَاخَهٗ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَّهُوَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا لَهٗ هٰذَا الرَّجُلُ الْاَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَبْتُكَ قَالَ الرَّجُلُ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْئَلَةِ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ اَنْشُدُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ اِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَصُوْمَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ

بات پر قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے دن اور رات میں پانچ وقت کی نمازیں ادا کرنے کا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ نے۔ پھر اس نے قسم دے کر عرض کیا: کیا اللہ نے آپ کو اس ماہ (رمضان) کے ہر سال روزے رکھنے کا حکم دیا ہے؟ فرمایا: بے شک اللہ نے۔ اس نے پھر قسم دے کر عرض کیا: کیا اللہ نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ آپؐ مالداروں سے زکوٰۃ وصول کر کے غرباء و مساکین میں تقسیم کریں؟ آپؐ نے فرمایا: بے شک اللہ نے۔ اس کے بعد اس شخص نے کہا میں اس مذہب پر ایمان لاتا ہوں جو آپؐ لائے ہیں میں اپنی قوم کا قاصد اور نمائندہ ہوں۔ میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے اور میں قبیلہ بنو سعد بن بکر کا ایک فرد ہوں۔

۲۰۹۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار آیا اور اونٹ کو مسجد میں بٹھایا پھر اس کو باندھا پھر لوگوں سے بولا تم میں سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے بیچ میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ ہم نے کہا یہ شخص ہیں گورے رنگ کے تکیہ لگائے ہوئے۔ وہ شخص بولا اے عبدالمطلب کے بیٹے آپ نے فرمایا میں نے تجھے جواب دے دیا۔ وہ شخص بولا اے محمدؐ! میں تم سے کچھ پوچھنے والا ہوں اور زور سے پوچھوں گا تو تم برا نہ ماننا آپ نے فرمایا پوچھ جو تو چاہے وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں تمہارے پروردگار کی اور تم سے پہلے جو لوگ گزرے انکے پروردگار کی کیا اللہ نے آپ کو سب آدمیوں کی طرف بھیجا ہے آپ نے فرمایا ہاں اے خدا (یعنی خدا کو گواہ کیا آپ نے اس کہنے پر) پھر وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے پانچ نمازیں پڑھنے کا دن رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اے خدا پھر وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے ہر سال اس مہینے میں (یعنی رمضان میں روزے رکھنے کا آپ نے فرمایا یا اللہ ہاں پھر وہ بولا

نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَاْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلٰى فُقَرَائِنَا فقال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّي اٰمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَاَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَّرَائِيْ مِنْ قَوْمِيْ وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ اَخُوْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ خَالَفَهٗ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ.

میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے امیروں اور مالداروں سے زکوٰۃ لے کر فقیروں کو بانٹنے کا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ ! ہاں تب وہ شخص بولا میں نے یقین کیا اس دین پر جس کو تم لائے اور میں قاصد ہوں اپنی قوم کے لوگوں کا جو میرے پیچھے ہیں اور میں ضمامؓ ہوں ثعلبہ کا بیٹا بنی سعد بن بکر کی قوم میں سے۔

۲۰۹۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعُمَارَةَ حَمْزَةُ بْنُ الْحٰرِثِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَذْكُرُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَصْحَابِهٖ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ قَالَ اَيُّكُمُ ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالُوْا هٰذَا الْاَمْغَرُ الْمُرْتَفِقُ قَالَ حَمْزَةُ الْاَمْغَرُ الْاَبْيَضُ مُشْرَبٌ حُمْرَةً فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ فَمُشْتَدٌّ عَلَيْكَ فِي الْمَسْئَلَةِ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَالَكَ قَالَ اَسْاَلُكَ بِرَبِّكَ وَ رَبِّ مَنْ قَبْلَكَ وَ رَبِّ مَنْ بَعْدَكَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِهٖ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تُصَلِّيَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِهٖ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْ اَمْوَالِ اَغْنِيَائِنَا فَتَرُدَّهٗ عَلٰى فُقَرَائِنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِهٖ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَصُوْمَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِهٖ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ يَّحُجَّ هٰذَا الْبَيْتَ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ آمَنْتُ وَصَدَّقْتُ وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ.

۲۰۹۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک دیہاتی حاضر ہوا اور کہنے لگا تم میں سے عبدالمطلب کا بیٹا کون ہے؟ کہا جو سرخ وسفید چہرے والے اور تکیے پر تشریف فرما ہیں۔ اس نے عرض کیا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا جو دل چاہے دریافت کرو۔ اس نے کہا اس ذات کی قسم جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل اور بعد کے لوگوں کا بھی پروردگار ہے کیا اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ فرمایا: بے شک۔ اس نے پھر قسم دے کر عرض کیا کیا اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا ہے ہر دن اور رات میں پانچ وقت کی نماز کا۔ فرمایا بے شک اللہ نے۔ اس نے پھر عرض کیا: کیا اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مالداروں سے صدقہ لے کر غرباء میں تقسیم کا حکم فرمایا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک۔ اس نے دوبارہ قسم دے کر عرض کیا کہ کیا واقعی اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک۔ اس نے عرض کیا کہ میں ایمان لایا اور میں نے سچ جان لیا۔ میں ضمام بن ثعلبہ ہوں۔

۱۱۴۹: باب الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: ماہِ رمضان المبارک میں خوب سخاوت کرنے کے فضائل

۲۰۹۹: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِىْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ فِىْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ.

۲۰۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام حضرات سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے اور ماہِ رمضان میں جب جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عام دنوں سے زیادہ سخاوت فرماتے اور جبرئیل رمضان میں ہر رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات فرماتے اور تلاوتِ قرآن فرماتے۔ بالفاظِ راوی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل سے ملاقات فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت میں شدت فرماتے۔

مثالی سخاوت:

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوب زیادہ سخاوت فرماتے یعنی جس طریقہ سے ہوا بغیر ٹھہرے ہوئے اس کا منہ کھولتے ہی نکل پڑتی ہے اس طریقہ سے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے مال و دولت' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں میں بغیر رکے ہوئے تقسیم ہو جاتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کچھ سرمایہ ہوتا سب تقسیم فرما دیتے۔

۲۱۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ لَعْنَةٍ تُذْكَرُ كَانَ اِذَا كَانَ قَرِيْبَ عَهْدٍ بِجِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُدَارِسُهُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ قَالَ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ حَدِيْثُ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ وَاَدْخَلَ هٰذَا حَدِيْثًا فِىْ حَدِيْثٍ.

۲۱۰۰: اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بھی لعنت ایسی نہیں فرمائی جس کا ذکر کیا جائے۔ جب جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات کا وقت آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیز ہواؤں کی مانند سخاوت فرماتے۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ روایت غلط ہے اور صحیح حضرت انس بن یزید کی روایت جو اوپر بیان ہو چکی۔ اس روایت میں ایک دوسری حدیث شامل کی گئی ہے۔

۱۱۵۰: باب فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کی فضیلت

۲۱۰۱: اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ.

۲۱۰۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۲: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْجَوْزَجَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنْبَاَنَا نَافِعُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْسُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ.

۲۱۰۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیاطین باندھ دیئے جاتے ہیں۔

تشریح ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے بے حد سخی بنایا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم غیر رمضان میں بھی اپنے پاس کچھ جمع نہ ہونے دیتے بلکہ جو کچھ جیسے بھی آتا تقسیم فرمادیتے یہ تو بغیر رمضان کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا تو رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر سخاوت فرماتے ہوں گے اس کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ بغیر رکے ہوئے جو کچھ ہوتا تھا تسلسل سے خوب سخاوت فرما کر اپنی امت کے لوگوں کو سبق دیا کہ دوسروں پر اس قدر مہربان ہو جاؤ کہ اللہ عزوجل کے نام پر سخاوت کرتے ہی رہو تاکہ رمضان میں جہاں اور اعمالِ صالحہ پر خوب اجروثواب دیا جاتا ہے وہاں کئی گنا ثواب سخاوت کرنے پر بھی دیا جاتا ہے۔ (جامی)

۱۱۵۱: باب ذِکْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَی الزُّهْرِیِّ فِیْهِ

باب: اس حدیث مبارکہ میں امام زہری رحمۃ اللہ علیہ پر راویوں کے اختلاف کے متعلق احادیث

۲۱۰۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعُ بْنُ اَبِیْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ.

۲۱۰۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب ماہِ رمضان شروع ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ اَنَسٍ مَوْلَی التَّیْمِیِّیْنَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ.

۲۱۰۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۵: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا کَانَ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ

۲۱۰۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیاطین باندھ دیئے

وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ رَوَاهُ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

جاتے ہیں۔

۲۱۰۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا يَعْنِيْ حَدِيْثَ ابْنِ اِسْحٰقَ خَطَأٌ وَلَمْ يَسْمَعْهُ ابْنُ اِسْحٰقَ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَالصَّوَابُ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهٗ.

۲۱۰۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیاطین باندھ (جکڑ) دیئے جاتے ہیں۔

۲۱۰۷: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اُوَيْسِ بْنِ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَدِيْدِ بَنِيْ تَيْمٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هٰذَا رَمَضَانُ قَدْ جَآءَكُمْ تُفَتَّحُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغَلَّقُ فِيْهِ اَبْوَابُ النَّارِ وَتُسَلْسَلُ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيْثُ خَطَأٌ.

۲۱۰۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں پر ماہِ رمضان آ گیا۔ اس ماہ میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس ماہِ مبارک میں شیطان زنجیروں سے باندھ دیئے جاتے ہیں۔

تشریح ☆ ان چیزوں کا مشاہدہ ہر خاص و عام کو ہو جاتا ہے کہ رمضان المبارک کے پُرنور ماحول میں انسان نیکی پر آسانی سے آمادہ ہو جاتا ہے اور گناہوں سے اجتناب عام دنوں کی نسبت آسان ہو جاتا ہے۔

گویا کہ انسان کا سب سے بڑا دشمن شیطان مردود جو کہ ہر طرح سے انسان کو ورغلاتا' پھسلاتا' دین سے ہٹاتا ہے تو اس کو اللہ عزوجل پابند سلاسل کر دیتے ہیں اور جہنم کے دروازے تک بند کر دیتے ہیں اور جنت کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تا کہ انسان خوب یکسوئی و اطمینانِ قلب کے ساتھ روزۂ رمضان کے اس عظیم عمل کو شوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور حصولِ جنت کے لئے سرانجام دے یعنی دن بھر بھوکا اور پیاسا رہنا' سحری اور افطاری کا وقت پر اہتمام کرنا اس یقین سے کہ اللہ تعالیٰ میرے دِل کی کیفیت کو جانتے ہیں اور میرا یہ عمل خالصتاً اسی کیلئے ہے تو جب یہ سب کچھ محض اللہ کے لئے ہوگا تو آدمی کی مغفرت اور جنت میں دخول سے کوئی بھی اَمر مانع نہ ہوگا۔ (جامی)

۱۱۵۲: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مَعْمَرٍ فِيْهِ

باب: اس حدیث میں حضرت معمر رضی اللہ عنہ پر راویوں کے اختلاف کے متعلق احادیث

۲۱۰۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ

۲۱۰۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان المبارک میں نمازِ تراویح ادا کرنے کی ترغیب دلاتے تھے

الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَزِيْمَةٍ وَقَالَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَ سُلْسِلَتْ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ اَرْسَلَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ.

۲۱۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى خُرَاسَانِيٌّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ.

۲۱۱۰: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَتُغَلُّ فِيْ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَّنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ.

۲۱۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ عُدْنَا عُتْبَةَ بْنَ فَرْقَدٍ فَتَذَاكَرْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قُلْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ النَّارِ وَتُغَلُّ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ وَيُنَادِيْ مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ.

۲۱۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ كُنْتُ فِيْ بَيْتٍ فِيْهِ عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ فَاَرَدْتُّ اَنْ

لیکن واجب نہیں کرتے تھے۔ آپ فرماتے جب ماہِ رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیطان زنجیروں سے باندھ دیئے جاتے ہیں۔

۲۱۰۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ ماہِ رمضان میں نماز تراویح ادا کرنے کی ترغیب دلاتے لیکن واجب نہیں کرتے تھے۔ آپ فرماتے جب ماہِ رمضان آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیاطین زنجیروں سے باندھ دیئے جاتے ہیں۔

۲۱۱۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس ماہِ رمضان آ گیا ہے۔ اللہ نے تم پر اس ماہ میں روزے فرض قرار دیئے۔ اس ماہ میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شرارت کرنے والے شیطان اس ماہ میں بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس ماہ میں ایک رات ہے جو شخص اس کے ثواب سے محروم رہا وہ (حقیقتاً) محروم ہے۔

۲۱۱۱: حضرت عرفجہؓ سے روایت ہے کہ ہم عتبہ بن فرقد کی مزاج پرسی کیلئے گئے۔ وہاں ہم ماہِ رمضان کا تذکرہ کرنے لگے انہوں نے کہا تم کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے کہا ماہِ رمضان کا۔ انہوں نے کہا ہم نے حضورؐ سے سنا کہ ماہِ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ شیطان اس میں باندھ دیئے جاتے ہیں اور ہر رات ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ خیر کے خواہشمند! نیک کام کر اور برائی کے طالب برے کام کم کر۔ امام نسائی نے فرمایا اس حدیث میں غلطی ہوئی ہے۔

۲۱۱۲: حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک مکان میں تھا جس میں حضرت عتبہ بن فرقد موجود تھے۔ میں نے ایک حدیث کا ذکر کرنا چاہا تو صحابہ میں سے ایک صحابی موجود تھے جو

أُحَدِّثُ بِحَدِيْثٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَأَنَّهُ أَوْلَى بِالْحَدِيْثِ مِنِّيْ فَحَدَّثَ الرَّجُلُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيْ رَمَضَانَ تُفْتَحُ فِيْهِ أَبْوَابُ السَّمَآءِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَيُصَفَّدُ فِيْهِ كُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيْدٍ وَيُنَادِيْ مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا طَالِبَ الْخَيْرِ هَلُمَّ وَ يَا طَالِبَ الشَّرِّ أَمْسِكْ.

حدیث نقل کرنے کے زیادہ حقدار تھے۔ انہوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے (رمضان کے متعلق) فرمایا: اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے اور دوزخ کے بند کر دیئے جاتے ہیں اور ہر ایک سرکش شیطان بند کر دیا جاتا ہے۔ ہر رات ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ خیر کے طالب نیک کام کرے اور اے برائی چاہنے والے برائی کم کر۔

۱۱۵۳: باب الرُّخْصَةِ فِيْ أَنْ يُّقَالَ لِشَهْرِ رَمَضَانَ رَمَضَانُ

باب: ماہِ رمضان کو صرف رمضان کہنے کی اجازت سے متعلق

۲۱۱۳: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُهَلَّبُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبَةَ ح وَأَنْبَأَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ صُمْتُ رَمَضَانَ وَلَا قُمْتُهُ كُلَّهُ وَلَا أَدْرِيْ كَرِهَ التَّزْكِيَةَ أَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ غَفْلَةٍ وَرَقْدَةٍ اللَّفْظُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ.

۲۱۱۳: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی یوں نہ کہے کہ میں نے ماہِ رمضان کے سارے روزے رکھے اور میں عبادت میں مشغول رہا۔ راوی نے بیان کیا مجھ کو اس کا علم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہنا کس وجہ سے برا خیال فرمایا ہوسکتا ہے کہ یہ وجہ ہو کہ اپنی تعریف پر۔ ضرور (ہم سے) کچھ نہ کچھ غفلت ہوئی ہو گی۔

تشریح ☆ ویسے بھی تمام رمضان المبارک میں عبادت کہاں ہوتی ہے یعنی پورے ماہ پورے طور پر کوئی شخص عبادت میں مشغول رہا ہو ایسا کسی طور پر بھی ممکن نہیں ہے۔ عامل نے رمضان المبارک میں جس قدر بھی عبادات کا اہتمام کیا اللہ تعالیٰ تو جانتے ہی ہیں اور عبادت ہوتی ہی اس لئے کہ اس کا اظہار کسی دوسرے کے سامنے نہ کیا جائے اور یہ نہ کہا جائے کہ میں نے سارے رمضان میں یہ کیا' وہ کیا۔ اخلاص سے کیا ہوا عمل چھوٹا بھی بڑا ہو جاتا ہے جس طرح روزہ اللہ اور بندہ کے درمیان راز ہے تو اکیلے میں یہ کی ہوئی ہر عبادت کو بھی راز ہی رہنے دیجئے اور یہی بات اللہ عزوجل کو پسند ہے۔ (جامی)

۲۱۱۴: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُنَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِيْ فِيْهِ فَإِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً.

۲۱۱۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری خاتون سے ارشاد فرمایا جب ماہِ رمضان آئے تو اس میں عمرہ کرو کیونکہ اس ماہ میں ایک عمرہ ادا کرنا حج کے برابر ہے۔

فضیلت رمضان المبارک:

ماہِ رمضان المبارک میں ہر ایک نیک عمل کا اجر بڑھ جاتا ہے دیگر احادیث میں اس کی تفصیل مذکور ہے اس وجہ سے ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اس مبارک ماہ میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔ واضح رہے کہ مذکورہ دونوں احادیث میں صرف لفظ رمضان ارشاد فرمایا گیا ہے۔ ''شہر رمضان'' کا لفظ ارشاد نہیں فرمایا گیا۔ اس جگہ یہ بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ صرف ''رمضان'' نہیں کہنا چاہیے بلکہ ماہِ رمضان کہنا چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس جگہ یہ قرینہ ہو کہ مراد ماہِ رمضان ہے وہاں پر صرف رمضان بھی کہنا درست ہے۔ اگرچہ صرف لفظ رمضان کہنے کی بھی گنجائش ہے۔ واللہ اعلم

۱۱۵۴: بَابُ اِخْتِلاَفُ اَهْلِ الْاٰفَاقِ فِي الرُّؤْيَةِ

باب: اگر چاند دیکھنے کے ضمن میں ملکوں میں اختلاف ہو

۲۱۱۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِي حَرْمَلَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بَعَثَتْهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلَّ عَلَيَّ هِلاَلُ رَمَضَانَ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَيْتُ الْهِلاَلَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ آخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلاَلَ فَقَالَ مَتٰى رَاَيْتُمْ فَقُلْتُ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ اَنْتَ رَاَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ فَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ قَالَ لٰكِنْ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلاَ نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰى نُكْمِلَ ثَلاَثِيْنَ يَوْمًا اَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ اَوَلاَ تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَاَصْحَابِهٖ قَالَ لَا هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۱۱۵: حضرت کریب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُمّ فضل رضی اللہ عنہا نے ان کو معاویہ بن ابی سفیانؓ کی خدمت میں شام بھیجا۔ میں شام آیا اور ان کا کام مکمل کیا۔ اس دوران رمضان کا چاند دکھائی دیا تو میں نے جمعہ کی رات چاند دیکھ لیا پھر میں مدینہ منورہ میں ماہِ رمضان کے آخر میں حاضر ہوا۔ مجھ سے عبداللہ بن عباسؓ نے دریافت (سفر کے بارے میں) کیا اور چاند کا تذکرہ فرمایا۔ میں نے کہا ہم نے چاند جمعہ کی رات دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا تم نے جمعہ کی رات دیکھا۔ میں نے کہا جی ہاں۔ اور دوسرے لوگوں نے بھی چاند دیکھا اور سب نے معاویہؓ کے ساتھ روزہ رکھا۔ انہوں نے کہا ہم نے تو ہفتہ کی رات دیکھا اور ہم مسلسل روزے رکھے جائیں گے۔ یہاں تک کہ تیس دن مکمل ہوں یا چاند نظر آئے۔ میں نے کہا تم معاویہ اور انکے چاند دیکھنے میں خیال نہ کرو گے۔ انہوں نے کہا نہیں ہمیں نبیؐ نے اسی طریقہ سے حکم فرمایا ہے۔

مسئلہ رؤیت ہلال:

چاند نظر آنے کے سلسلہ میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے: ((صوموا لرویته وافطرو الرویته......)) یعنی چاند دیکھ کر روزہ شروع کرو اور چاند دیکھ کر روزہ افطار کرو (یعنی عید مناؤ) اور اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرو۔ واضح رہے کہ مدینہ منورہ سے ملک شام کا فاصلہ دو سو میل ہے اور اس قدر فاصلہ میں اختلاف ممکن ہے۔ مذکورہ حدیث ۲۱۱۵ سے معلوم ہوا کہ بہت فاصلہ پر واقع دوسرے ملکوں کی رویت کا اعتبار نہیں ہے لیکن اگر نزدیک ملک ہوں تو ان کی

رویت کا اعتبار ہے۔ فقہاء کرام نے اس سلسلہ میں یہ اصول ارشاد فرمایا ہے کہ اس قدر ملک تک کے فاصلہ کی رؤیت معتبر ہے کہ جس میں مہینہ ۳۱ دن یا ۲۸ دن کا نہ ہوتا ہو اور رؤیت ہلال کے سلسلہ میں تفصیل مسائل و احکام حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''رؤیت ہلال کے شرعی احکام'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۵۵: باب قُبُوْلِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ عَلٰی هِلَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ فِيْهِ عَلٰی سُفْيَانَ فِيْ حَدِيْثِ سِمَاكٍ

باب: رمضان کے چاند کے لیے ایک آدمی کی گواہی کافی ہے

۲۱۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ رَاَيْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ نَعَمْ فَنَادَى النَّبِيُّ ﷺ اَنْ صُوْمُوْا.

۲۱۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے۔ آپ نے فرمایا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے اعلان کرا دیا کہ تم روزے رکھو۔

۲۱۱۷: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْصَرْتُ الْهِلَالَ اللَّيْلَةَ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ اَذِّنْ فِي النَّاسِ فَلْيَصُوْمُوْا غَدًا.

۲۱۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے رات میں چاند دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: اے بلالؓ! لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھ لیں۔

۲۱۱۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرَمَةَ مُرْسَلٌ.

۲۱۱۸: اس حدیث مبارکہ کا مضمون سابقہ حدیث مبارکہ جیسا ہے۔

۲۱۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ مِصِّيْصِيٌّ قَالَ اَنْبَاَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسَى الْمَرْوَزِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا.

۲۱۱۹: اس حدیث مبارکہ کا مضمون بھی حدیث ۲۱۱۸ جیسا ہے۔

۲۱۲۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرَمَةَ مُرْسَلٌ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ شَبِيْبٍ اَبُوْعُثْمَانَ وَكَانَ شَيْخًا صَالِحًا بِطَرَسُوْسَ قَالَ اَنْبَاَنَا

۲۱۲۰: حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شک والے دن خطبہ پڑھا (یعنی بے شک خطبہ دیا لوگوں کو شک والے دن) تو پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحبت

ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ حُسَیْنِ بْنِ الْحٰرِثِ الْجَدَلِیِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زَیْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ خَطَبَ النَّاسَ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ یُشَكُّ فِیْهِ فَقَالَ اَلَا اِنِّیْ جَالَسْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَسَاَلْتُهُمْ وَاَنَّهُمْ حَدَّثُوْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَانْسُكُوْا لَهَا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْكُمْ فَاَكْمِلُوْا ثَلَاثِیْنَ فَاِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ فَصُوْمُوْا وَاَفْطِرُوْا.

میں گیا اور ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے حدیث رسول نقل کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور اس طریقہ سے حج میں عمل کرو اگر آسمان پر ابر ہو تو تم تیس روزے پورے کرو البتہ اگر دو آدمی چاند دیکھنے کی بشارت دیں جب آسمان ابر آلود ہو تو روزے رکھو یا چھوڑ دو۔

۱۱۵۶: باب اِكْمَالُ شَعْبَانَ ثَلَاثِیْنَ اِذَا كَانَ غَیْمٌ وَ ذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

باب: اگر فضا ابر آلود ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرنا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرنے والوں کا اختلاف

۲۱۲۱: اَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوْا ثَلَاثِیْنَ.

۲۱۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے بند کرو اگر بادل ہوں تو تیس دن پورے کرلو۔

۲۱۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْكُمْ فَاقْدُرُوْا ثَلَاثِیْنَ.

۲۱۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے بند کر دو اگر فضا ابر آلود ہو تو تیس دن مکمل کرلو۔

تشریح ☆ یہ خیال رکھنا ضروری ہے جو چاند کے متعلق کہہ دیں کہ ہم نے چاند دیکھا وہ دونوں عام حالات میں سچی بات کہتے ہوں' جھوٹ نہ بولتے ہوں تاکہ تھوڑی غفلت سے اتنا بڑا عمل ضائع نہ ہو۔ اگر کوئی بھی اطلاع چاند کی نہ ملے تو تیس روزے پورے کرنا ضروری ہے۔

۱۱۵۷: باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَی الزُّهْرِیِّ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ

باب: اس حدیث شریف میں راوی زہری رحمۃ اللہ علیہ کے اختلاف سے متعلق

۲۱۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی بْنِ عَبْدِاللّٰهِ النَّیْسَابُوْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

۲۱۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ چاند دیکھ لو تو روزے رکھو' پھر جب چاند دیکھ لو تو

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا.

روزے بند کردو اگر بادل چھائے ہوں تو تیس روزے پورے کرلو۔

٢١٢٤: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ.

٢١٢٤: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب چاند دیکھ لو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھ لو تو روزے بند کردو اگر موسم ابر آلود ہو تو اندازہ کرلو یعنی تیس دن مکمل کرلو۔

٢١٢٥: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ.

٢١٢٥: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ رمضان سے متعلق ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جس وقت تک چاند نہ دیکھ لو اس وقت تک روزے نہ رکھو اور جس وقت تک چاند نہ دیکھ لو تو اس وقت تک روزے رکھنا بند نہ کرو اگر مطلع ابر آلود ہو تو تم اندازہ کرلو۔

١١٥٨: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: اس حدیث شریف میں عبیداللہ رضی اللہ عنہ پر راویوں کے اختلاف سے متعلق

٢١٢٦: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ.

٢١٢٦: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم روزے نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اور روزے بند نہ کرو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اگر مطلع ابر آلود ہو تو اس کا اندازہ کرلو۔

٢١٢٧: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ صَاحِبُ حِمْصَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْهِلَالَ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ.

٢١٢٧: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کا ذکر کیا تو ارشاد فرمایا: جب تم چاند دیکھ لو تو روزے رکھو اور جس وقت پھر چاند دیکھو تو روزے موقوف کردو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن پورے کرلو۔

١١٥٩: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فِىْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

باب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہما پر

فِيْهِ

۲۱۲۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ اَبُوالْجَوْزَاءِ وَهُوَ ثِقَةٌ بَصْرِيٌّ اَخُوْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ اَنْبَاَنَا حَبَّانُ ابْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ۔

۲۱۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَجِبْتُ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ۔

۱۱۶۰: باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مَنْصُوْرٍ فِيْ حَدِيْثِ رِبْعِيٍّ فِيْهِ

۲۱۳۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَهٗ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثُمَّ صُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَبْلَهٗ۔

۲۱۳۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ اَوْتَرَوُا الْهِلَالَ ثُمَّ صُوْمُوْا وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ اَرْسَلَهُ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ۔

۲۱۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ

راویوں کے اختلاف کا بیان

۲۱۲۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور روزے چاند دیکھ کر بند کر دو اگر فضا ابر آلود ہو تو تیس دن شمار کر لو (یعنی ایسی صورت میں تیس دن روزے رکھو)۔

۲۱۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر جو مہینہ ہونے سے قبل روزے رکھتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھ لو تو روزے بند کر دو اگر بادل ہو تو تیس دن پورے شمار کر لو۔

باب: حضرت منصور پر ربعی کی روایت میں راویوں کے اختلاف سے متعلق

۲۱۳۰: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ماہِ رمضان کے آگے تک جب تک چاند نہ دیکھ لو تو روزے نہ رکھو یا جب تک تم ماہِ شعبان کے تیس دن مکمل نہ کر لو پھر روزے رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو یا تیس دن روزے مکمل کر لو۔

۲۱۳۱: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: تم رمضان کے آگے تک روزے نہ رکھو جب تک کہ گنتی (یعنی تیس دن) پورے نہ کر لو یا تم چاند نہ دیکھ لو تو روزے رکھو اور روزوں کو موقوف نہ کرو جب تک تم چاند نہ دیکھ لیا کرو یا گنتی پوری کرو۔

۲۱۳۲: حضرت ربعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند

عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَتِمُّوْا شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ اِلَّا اَنْ تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ صُوْمُوْا رَمَضَانَ ثَلَاثِيْنَ اِلَّا اَنْ تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ.

دوبارہ دیکھوتو روزے بند کر دو۔ اگر چاند (بادلوں میں) چھپ جائے تو شعبان کے تیس روز پورے کرلو مگر جب چاند اس سے پہلے دیکھ لو پھر رمضان کے تیس روزے رکھو مگر یہ کہ چاند اس سے پہلے دیکھو۔

۲۱۳۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَ اَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سَحَابٌ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا.

۲۱۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے بند کرو اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل آ جائیں تو تیس روز کا عدد پورا کرلو اور مہینہ سے آگے روزہ نہ رکھو۔

۲۱۳۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ صُوْمُوْا لِلرُّؤْيَةِ وَاَفْطِرُوْا لِلرُّؤْيَةِ فَاِنْ حَالَتْ دُوْنَهٗ غَيَايَةٌ فَاَكْمِلُوْا ثَلَاثِيْنَ.

۲۱۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: رمضان سے قبل تم روزے نہ رکھو (ایک دو دن کے استقبال کے واسطے) بلکہ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے رکھنا بند کرو اور اگر موسم ابر آلود ہو جائے تو تم تیس روزے مکمل کرلو۔

۱۱۶۱: باب كَمِ الشَّهْرُ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي الْخَبَرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب: مہینہ کتنے دن کا ہوتا ہے اور حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ پر راویوں کے اختلاف سے متعلق

۲۱۳۵: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ عَنْ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَقْسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَدْخُلَ عَلٰى نِسَآئِهٖ شَهْرًا فَلَبِثَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ فَقُلْتُ اَلَيْسَ قَدْ كُنْتَ آلَيْتَ شَهْرًا فَعَدَدْتُ الْاَيَّامَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ.

۲۱۳۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ ایک ماہ تک اپنی بیویوں کے پاس نہ جائیں گے۔ پھر آپ ۲۹ دن تک ٹھہرے رہے (یعنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس نہیں گئے)۔ میں نے کہا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم نہیں کھائی تھی ایک ماہ کے لیے۔ جبکہ ابھی تو (فقط) ۲۹ دن ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے۔

۲۱۳۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا

۲۱۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے بہت شوق

عَمِّیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَیْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ ثَوْرٍ حَدَّثَهٗ ح وَاَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِیْصًا اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْاَتَیْنِ مِنْ اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَیْنِ قَالَ اللّٰهُ لَهُمَا : ﴿اِنْ تَتُوْبَا اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا﴾ [التحریم : ٤] وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَقَالَ فِیْهِ فَاعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِیْثِ حِیْنَ اَفْشَتْهُ حَفْصَةُ اِلٰی عَائِشَةَ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَالَ مَا اَنَا بِدَاخِلٍ عَلَیْهِنَّ شَهْرًا مِّنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَیْهِنَّ حِیْنَ حَدَّثَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَدِیْثَهُنَّ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَیْلَةً دَخَلَ عَلٰی عَائِشَةَ فَبَدَاَ بِهَا فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ اِنَّكَ قَدْ كُنْتَ آلَیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَیْنَا شَهْرًا وَاِنَّا اَصْبَحْنَا مِنْ تِسْعٍ وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَةً نَعُدُّهَا عَدَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَیْلَةً.

تھا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے بارے میں دریافت کروں جن کا ذکر اللہ نے اس آیہ کریمہ میں فرمایا ہے: ﴿اِنْ تَتُوْبَا اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا﴾ یعنی اگر تم اللہ کے حضور توبہ کرلو (تو تمہارے لیے بہتر ہے) اس لیے کہ تمہارے دِل سیدھی راہ سے ہٹ گئے تھے۔ پھر حدیث کو آخر تک نقل کیا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج رضی اللہ عنہن کو چھوڑ دیا جو حفصہ رضی اللہ عنہا نے ظاہر کر دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دوراتوں تک۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں ان خواتین کے نزدیک نہیں جاؤں گا ایک ماہ تک کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت ناراضگی تھی ان پر لیکن جب اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی حالت بتلائی۔ جب ۲۹ راتیں گزر گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی ایک ماہ تک نہ آنے کی اور ابھی ۲۹ تاریخ کی صبح ہوئی ہے ہم شمار کرتے جاتے تھے۔ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہینہ ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے۔

۱۱۶۲ : باب ذِكرِ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْهِ

باب: اس سلسلہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے متعلق

۲۱۳۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ یَزِیْدَ هُوَ اَبُوْیَزِیْدَ الْجَرْمِیُّ بَصْرِیٌّ عَنْ بَهْزٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِی الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ یَوْمًا.

۲۱۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک روز میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے انہوں نے فرمایا کہ مہینہ ۲۹ دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

۲۱۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَلَمَةُ سَمِعْتُ اَبَا الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ یَوْمًا.

۲۱۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے۔

۱۱۶۳: باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اِسْمٰعِيْلَ فِيْ خَبَرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فِيْهِ

باب: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت اسماعیل سے اختلاف

۲۱۳۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ اَنَّهٗ ضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلَى الْاُخْرٰى وَقَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا.

۲۱۳۹: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک دوسرے ہاتھ پر مارا اور ارشاد فرمایا کہ مہینہ یہ ہے یہ ہے یہ ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں ایک انگلی کم کر لی۔ (مطلب یہ ہے کہ ۲۹ دن کا)۔

۲۱۴۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهٗ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۲۱۴۰: حضرت محمد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ اس طرح اور اس طرح کا ہے یعنی مہینہ ۲۹ روز کا ہے۔

۲۱۴۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَصَفَّقَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ بِيَدَيْهِ يَنْعَتُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَبَضَ فِي الثَّالِثَةِ الْاِبْهَامَ فِي الْيُسْرٰى قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قُلْتُ لِاِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَا.

۲۱۴۱: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ یہ ہے اور یہ ہے اور یہ ہے۔ راوی نے انگلیوں سے بتلایا اور پھر راوی محمد بن عبید نے تیسری مرتبہ میں بائیں انگوٹھے کو بند کر لیا مطلب یہ ہے کہ ۲۹ دن کا۔

۱۱۶۴: باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ سَلَمَةَ فِيْهِ

باب: حضرت ابوسلمہ کی حدیث میں یحییٰ بن ابی کثیر پر اختلاف

۲۱۴۲: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلشَّهْرُ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ وَيَكُوْنُ [illegible] رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا

۲۱۴۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور مہینہ ۳۰ روز کا بھی ہوتا ہے اس وجہ سے جب تم لوگ چاند دیکھ لو تو روزے رکھنا شروع کر دو اور دوبارہ اس کو دیکھنے پر ہی روزے موقوف کیا کرو یعنی اگر

وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ.

موسم ابر آلود ہو تو ۳۰ دن مکمل کر لو۔

۲۱۴۳: اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ح وَاَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ.

۲۱۴۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت نقل فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ مہینہ تیس (۳۰) دنوں کا ہوتا ہے۔

۲۱۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ قَالَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا حَتّٰى ذَكَرَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ.

۲۱۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم اُمّی (بے پڑھی) امت ہیں اور ہم نہ تو لکھتے ہیں اور نہ ہی ہم حساب کتاب کرتے ہیں۔ مہینہ اس طرح اور اس طرح کا ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ کے ۲۹ روز شمار فرمائے۔

۲۱۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِىِّ قَالَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِى الثَّالِثَةِ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا لَا نَحْسِبُ وَلَا نَكْتُبُ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا تَمَامَ الثَّلَاثِيْنَ.

۲۱۴۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم اُمّی امت ہیں نہ حساب کرتے ہیں نہ لکھتے ہیں۔ مہینہ یہ ہے اور یہ ہے اور تیسری مرتبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھے کو بند فرمالیا اور مہینہ یہ ہے اور یہ اور یہ پورے تیس ارشاد فرمائے۔ یعنی کبھی مہینہ ۲۹ دن کا اور کبھی ۳۰ دن کا ہوتا ہے۔

۲۱۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَ وَصَفَ شُعْبَةُ عَنْ صِفَةِ جَبَلَةَ عَنْ صِفَةِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فِيْمَا حَكٰى مِنْ صَنِيْعِهٖ مَرَّتَيْنِ بِاَصَابِعِ يَدَيْهِ وَنَقَصَ فِى الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا مِّنْ اَصَابِعِ يَدَيْهِ.

۲۱۴۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ یہ ہے۔ حضرت شعبہ نے حضرت جبلہ بن سحیم سے نقل فرمایا کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ۲۹ دن کا ہوتا ہے اس طریقہ سے کہ دوسری مرتبہ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے اشارہ فرمایا اور تیسری مرتبہ میں ایک انگلی بند کر لی۔

۲۱۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ يَعْنِى ابْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ.

۲۱۴۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے۔

۱۱۶۵ : باب اَلْحَثُّ عَلَى السُّحُوْرِ

باب: سحری کھانے کی فضیلت

۲۱۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً وَقَفَهُ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ.

۲۱۴۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سحری کیا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

۲۱۴۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ تَسَحَّرُوْا قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ لَا اَدْرِىْ كَيْفَ لَفْظُهُ.

۲۱۴۹: اس روایت میں یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل فرمایا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ سحری کیا کرو۔

۲۱۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً.

۲۱۵۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (رمضان المبارک کے مہینہ میں) سحری کیا کرو کیونکہ اس کھانے میں برکت ہے۔

تشریح ☆ سحری کا وقت رحمت باری تعالیٰ کا خاص وقت ہے۔ انسان کا اس وقت خاص باری تعالیٰ کے لیے اُٹھنا اور اُس کی ہدایت پر عمل کرنا دینی و دُنیاوی دونوں لحاظ سے اِک خاص فائدہ رکھتا ہے۔ اللہ ہم سب کو اس وقت سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق عنایت کرے۔ (جامی)

۱۱۶۶: باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: اس حدیث میں عبدالملک بن ابی سلیمان کے متعلق راویوں کا اختلاف

۲۱۵۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جَرِيْرٍ نَسَائِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً.

۲۱۵۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (رمضان المبارک کے مہینہ میں) سحری کیا کرو کیونکہ اس کھانے میں برکت ہے۔

۲۱۵۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً رَفَعَهُ ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى.

۲۱۵۲: اس روایت میں یہ قول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ سحری کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

۲۱۵۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً.

۲۱۵۳: اس روایت میں یہ قول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ سحری کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

۲۱۵۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً.

۲۱۵۴: اس روایت میں یہ قول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ سحری کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

۲۱۵۵: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ هٰذَا اِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَهُوَ مُنْكَرٌ وَ اَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ الْغَلَطُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ.

۲۱۵۵: ترجمہ سابق روایت جیسا ہی ہے (فقط اتنا اضافہ ہے کہ) حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند تو حسن ہے لیکن یہ حدیث منکر ہے اور مجھ کو اندیشہ ہے کہ غلطی حضرت محمد بن فضیل کی جانب سے ہے۔

۱۱۶۷: باب تَاْخِيْرُ السَّحُوْرِ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى زِرٍّ فِيْهِ

باب: سحری میں تاخیر کی فضیلت

۲۱۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ اَيَّ سَاعَةٍ تَسَحَّرْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هُوَ النَّهَارُ اِلَّا اَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ.

۲۱۵۶: حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپؐ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کی؟ انہوں نے فرمایا دن ہو چکا تھا لیکن سورج نہیں نکلا تھا (یعنی فجر کا وقت بالکل قریب تھا)۔

۲۱۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمَسْجِدَ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا اِلَّا هُنَيْهَةٌ.

۲۱۵۷: حضرت زر بن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر ہم نماز ادا کرنے کے واسطے چل دیئے۔ مسجد جا کر ہم نے نماز فجر کی سنتیں ادا کیں جبکہ اس دوران نماز کی تکبیر کچھ دیر کے بعد ہوئی۔

۲۱۵۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْيَعْفُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ صِلَةَ

۲۱۵۸: حضرت واصلہ بن زفر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر ہم لوگ نماز پڑھنے کے

بْنِ زُفَرَ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْنَا.

واسطے نکلے تو نماز فجر کی سنتیں ادا کیں اس دوران نماز کی تکبیر ہوئی ہم لوگوں نے نماز ادا کی۔

۱۱۶۸: باب قَدْرُ مَا بَيْنَ السَّحُوْرِ وَبَيْنَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

باب: نماز فجر اور سحری کھانے میں کس قدر فاصلہ ہونا چاہیے؟

۲۱۵۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً.

۲۱۵۹: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کی پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا نماز فجر اور سحری میں کس قدر فاصلہ تھا۔ انہوں نے کہا جس قدر آدمی پچاس آیات تلاوت کر لے۔

۱۱۶۹: باب ذِكْرُ اخْتِلَافِ هِشَامٍ وَّ سَعِيْدٍ عَلٰى قَتَادَةَ فِيْهِ

باب: اسی حدیث میں ہشام اور سعید کا قتادہ کے متعلق اختلاف

۲۱۶۰: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ زَعَمَ اَنَّ اَنَسًا الْقَائِلُ مَا كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً.

۲۱۶۰: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کی پھر ہم نماز ادا کرنے کے واسطے کھڑے ہو گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کس قدر فاصلہ دونوں میں تھا؟ انہوں نے فرمایا اس قدر کہ جتنا انسان پچاس آیات کریمہ تلاوت کر لے۔

۲۱۶۱: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ثُمَّ قَامَا فَدَخَلَا فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقُلْنَا لِاَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ قَدْرَمَا يَقْرَأُ الْاِنْسَانُ خَمْسِيْنَ آيَةً.

۲۱۶۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کی پھر نمازِ فجر ادا کرنے لگے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کھانے سے فراغت کے بعد کس قدر فاصلہ تھا۔ انہوں نے فرمایا اس قدر کہ جس میں انسان پچاس آیات کریمہ تلاوت کر لے۔

۱۱۷۰: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ فِيْ تَاْخِيْرِ السَّحُوْرِ

باب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں سلیمان بن مہران کے متعلق راویوں

وَاخْتِلَافِ أَلْفَاظِهِمْ

۲۱۶۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فِينَا رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السَّحُورَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ السَّحُورَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَ يُؤَخِّرُ السَّحُورَ قُلْتُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

۲۱۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فِينَا رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَ يُؤَخِّرُ السَّحُورَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْفِطْرَ وَيُعَجِّلُ السَّحُورَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السَّحُورَ قُلْتُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

۲۱۶۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُو عَنِ الْخَيْرِ أَحَدُهُمَا يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ وَالْفِطْرَ وَالْآخَرُ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْفِطْرَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْفِطْرَ قَالَ مَسْرُوقٌ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ هٰكَذَا كَانَ

کا اختلاف

۲۱۶۲: حضرت ابوعطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ہمارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دوصحابہ ہیں' ایک تو جلدی افطار کرتا ہے اور سحری دیر سے کھاتا ہے اور دوسرا روزہ دیر سے افطار کرتا اور سحری جلدی کرتا ہے۔ پوچھا وہ کون ہے جو افطار جلدی کرتا اور سحری میں تاخیر کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

۲۱۶۳: حضرت ابوعطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ہمارے درمیان دو آدمی ہیں ایک تو جلدی افطار کرتا اور سحری تاخیر سے کھاتا ہے اور دوسرا افطار تاخیر سے کرتا اور سحری جلدی کھاتا ہے۔ انہوں نے کہا وہ کون ہے جو افطار جلدی کرتا اور سحری تاخیر سے کھاتا ہے۔ میں نے عرض کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ انہوں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح عمل کیا کرتے تھے۔

۲۱۶۴: حضرت ابوعطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور مسروق رضی اللہ عنہ دونوں ایک روز عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہم میں دو آدمی' جو اصحاب رسولؐ میں سے ہیں' دونوں نیک کام میں کوتاہی نہیں کرتے۔ مگر ان میں سے ایک نماز کی ادائیگی اور روزہ کے افطار میں تاخیر کرتا ہے جبکہ دوسرا نماز کی ادائیگی اور روزہ کے افطار میں جلدی کرتا ہے۔ پوچھا وہ کون ہے جو نماز کی ادائیگی اور روزہ کے افطار میں جلدی کرتا ہے؟ عرض کیا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ یہ بات سن کر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی

يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

طرح عمل فرمایا کرتے تھے۔

۲۱۶۵: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ مَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰى.

۲۱۶۵: حضرت ابوعطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور مسروقؒ ایک دن عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مسروقؒ نے عرض کیا: اصحاب رسولؐ میں سے دو آدمی ہیں' دونوں نیک کام میں کسی قسم کی کمی نہیں کرتے۔ مگر ان میں سے ایک نماز کی ادائیگی اور روزہ کے افطار میں تاخیر کرتے ہیں جبکہ دوسرے ان معاملات میں جلدی کرتے ہیں۔ عائشہؓ نے پوچھا: نماز اور افطار میں جلدی کرنے والے کون ہیں؟ مسروقؒ نے عرض کیا: عبداللہ بن مسعودؓ۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طریقہ سے عمل کرتے تھے۔

۱۱۷۱: باب فَضْلُ السَّحُوْرِ

باب: سحری کھانے کے فضائل

۲۱۶۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحٰرِثِ يُحَدِّثُ عَنْ رَّجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ اِنَّهَا بَرَكَةٌ اَعْطَاكُمُ اللّٰهُ اِيَّاهَا فَلَا تَدَعُوْهُ.

۲۱۶۶: ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ سحری تناول فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ برکت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا فرمائی ہے تو تم لوگ اس کو نہ چھوڑو۔

۱۱۷۲: باب دَعْوَةُ السَّحُوْرِ

باب: سحری کے لیے بلانا

۲۱۶۷: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ بَصْرِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ سَيْفٍ عَنِ الْحٰرِثِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ رُهْمٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُوْ اِلَى السَّحُوْرِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَقَالَ هَلُمُّوْا اِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ.

۲۱۶۷: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ماہِ رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سحری کھانے کے واسطے لوگوں کو دعوت دیتے تو ارشاد فرماتے: تم صبح کے مبارک کھانے کے لیے آ جاؤ۔

۱۱۷۳: باب تَسْمِيَةُ السَّحُوْرِ غَدَاءً

باب: سحری کو صبح کا کھانا کہنا

۲۱۶۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بَحِيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ

۲۱۶۸: حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے اوپر صبح کا

بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ عَلَيْكُمْ بِغَدَاءِ السَّحُوْرِ فَإِنَّهُ هُوَ الْغَدَاءُ الْمُبَارَكُ.

کھانا (یعنی سحری) لازم کرلو اس لیے کہ وہ صبح کا مبارک کھانا ہے۔

۲۱۶۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ يَعْنِي السَّحُوْرَ.

۲۱۶۹: حضرت خالد بن معدان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی سے ارشاد فرمایا: تم صبح کے کھانے (یعنی سحری) کے لیے آؤ جو کہ بابرکت ہے۔

۱۱۷۴: باب فَضْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَ صِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں فرق؟

۲۱۷۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحُوْرِ.

۲۱۷۰: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں سحری کھانے کا ہی فرق ہے۔

۱۱۷۵: باب اَلسَّحُوْرُ بِالسَّوِيْقِ وَالتَّمْرِ

باب: سحری میں ستو اور کھجور کھانا

۲۱۷۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ عِنْدَ السَّحُوْرِ يَا اَنَسُ اِنِّيْ اُرِيْدُ الصِّيَامَ اَطْعِمْنِيْ شَيْئًا فَاَتَيْتُهُ بِتَمْرٍ وَ اِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ يَااَنَسُ انْظُرْ رَجُلًا يَاْكُلُ مَعِيَ فَدَعَوْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَجَآءَ فَقَالَ اِنِّيْ قَدْ شَرِبْتُ شَرْبَةَ سَوِيْقٍ وَاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ فَتَسَحَّرَ مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ.

۲۱۷۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے سحری کے وقت ارشاد فرمایا: اے انس! میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں مجھے کچھ کھلاؤ۔ چنانچہ میں کھجور اور پانی لے کر حاضر ہوا۔ اس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے فارغ ہو گئے تھے۔ آپ نے فرمایا انس! تم کسی کو تلاش کرو جو میرے ہمراہ سحری کھائے۔ میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ انہوں نے عرض کیا میں نے ستو کا گھونٹ پی لیا ہے اور میری نیت روزہ رکھنے کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میری بھی نیت روزہ رکھنے کی ہے پھر زید رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ سحری کھائی۔ اس کے بعد آپ اٹھ گئے اور دو رکعت ادا فرمائیں۔ پھر آپ نماز کے لیے نکل پڑے۔

۱۱۷۶: باب تَاْوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ......﴾

باب: تفسیر ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ ......﴾

[البقرۃ:۱۸۷]

آخر آیت تک

۲۱۷۲: اَخْبَرَنِیْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَحَدَهُمْ كَانَ اِذَا نَامَ قَبْلَ اَنْ يَتَعَشّٰى لَمْ يَحِلَّ لَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ شَيْئًا وَّلَا يَشْرَبَ لَيْلَتَهٗ وَيَوْمَهٗ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى تَغْرِبَ الشَّمْسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا اِلَى الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ وَنَزَلَتْ فِيْ اَبِيْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو اَتٰى اَهْلَهٗ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتِ امْرَاَتُهٗ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ وَلٰكِنْ اَخْرُجُ اَلْتَمِسُ لَكَ عَشَاءً فَخَرَجَتْ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ فَرَجَعَتْ اِلَيْهِ فَوَجَدَتْهُ نَائِمًا وَاَيْقَظَتْهُ فَلَمْ يَطْعَمْ شَيْئًا وَبَاتَ وَاَصْبَحَ صَائِمًا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ.

۲۱۷۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص کھانے سے قبل سو جاتا تو اس کو اگلے دن غروب آفتاب تک کھانا پینا درست نہ ہوتا تھا' یہاں تک کہ آیت ﴿کُلُوْا وَاشْرَبُوْا ......﴾ ترجمہ: تم کھاؤ پیو حتیٰ کہ نظر آ جائے سفید دھاری سیاہ دھاری سے۔ یہ آیت ابوقیس بن عمرو رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی۔ ایک دن وہ حالت روزہ میں مغرب کے بعد اپنے گھر تشریف لائے اور گھر والوں سے دریافت کیا کچھ کھانے کو ہے؟ اُن کی زوجہ نے کہا ہمارے پاس کچھ نہیں مگر میں آپ کے لئے باہر سے کچھ تلاش کر کے لاتی ہوں جب وہ واپس تشریف لائیں تو دیکھا کہ حضرت ابوقیسؓ سو چکے تھے۔ زوجہ محترمہ نے ان کو بیدار کیا مگر انہوں نے کچھ نہ کھایا (کیونکہ ان کے خیال میں سونے کے بعد کچھ کھانا درست نہ تھا) لہٰذا وہ تمام رات اسی طرح رہے۔ پھر صبح روزہ رکھا جب دوپہر کا وقت ہو گیا تو ان پر بے ہوشی طاری ہو گئی اس وقت تک یہ آیۂ کریمہ نازل نہیں ہوئی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

۲۱۷۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ.

۲۱۷۳: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا مذکورہ بالا آیت کریمہ میں سفید دھاری اور سیاہ دھاری سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کالے رنگ کی دھاری رات کی سیاہی ہے اور سفید دھاری دن کی سفیدی ہے۔

۱۱۷۷: باب كَيْفَ الْفَجْرُ

باب: فجر کس طرح ہوتی ہے؟

۲۱۷۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ لِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ

۲۱۷۴: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلال رات میں اذان دیتے ہیں (یعنی رات کا کچھ حصہ باقی ہوتا ہے) تا کہ تم میں سے جو شخص سو رہا ہو وہ بیدار ہو جائے اور تہجد کی نماز ادا کر لے یہ نمازِ فجر نہیں ہے۔

وَيُرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِكَفِّهٖ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَتَيْنِ.

بات آپ نے اپنے ہاتھ کے اشارہ کے ذریعے سمجھائی بلکہ نمازِ فجر اس اس طرح ہے اور اپنی شہادت کی انگلیوں کے اشارے سے اس کی وضاحت فرمائی۔

۲۱۷۵: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنْبَاَنَا سَوَّادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغُرَّنَّكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ مُعْتَرِضًا قَالَ اَبُوْدَاوُدَ وَبَسَطَ بِيَدَيْهِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا مَادًّا يَدَيْهِ.

۲۱۷۵: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور یہ سفیدی دھوکہ نہ دے جب تک کہ فجر کی روشنی ظاہر ہو جائے اس طرح چوڑائی میں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حضرت شعبہ نے اپنے دونوں ہاتھ دائیں اور بائیں جانب کھینچ کر پھیلائے۔

۱۱۷۸: باب اَلتَّقَدُّمُ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: ماہِ رمضان کا استقبال کرنا کیسا ہے؟

۲۱۷۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوْا قَبْلَ الشَّهْرِ بِصِيَامٍ اِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صِيَامًا اَتٰى ذٰلِكَ الْيَوْمُ عَلٰى صِيَامِهٖ.

۲۱۷۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم رمضان سے قبل روزے نہ رکھو مگر وہ شخص جس کا روزہ آ جائے۔ مراد ہے وہ شخص جو عادتاً روزہ رکھتا ہو اب اگر اس کا روزہ رمضان سے قبل آ گیا تو روزہ رکھ لے کیونکہ اس کی نیت استقبال کرنے کی نہیں ہے۔

۱۱۷۹: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ فِيْهِ

باب: اس حدیث میں ابوسلمہ رضی اللہ عنہ پر راویوں کا اختلاف

۲۱۷۷: اَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَايَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُ الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ اِلَّا اَحَدٌ كَانَ يَصُوْمُ صِيَامًا قَبْلَهٗ فَلْيَصُمْهُ.

۲۱۷۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص رمضان سے قبل روزہ نہ رکھے ایک دن یا دو دن آ گے مگر وہ شخص جو پہلے سے اس دن روزہ رکھا کرتا تھا' پس اسے چاہئے کہ روزہ رکھے۔ (یعنی جو تو عادۃً ایسا عمل کرتا آ رہا ہے سو وہ تو کر سکتا ہے وگرنہ نہیں)۔

۲۱۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَتَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصِيَامِ يَوْمٍ

۲۱۷۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان سے ایک دن یا دو دن قبل روزہ نہ رکھو' مگر اس صورت میں کہ کوئی شخص اگر تم میں سے (نفلی) روزہ رکھا

اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ يَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ.

کرتا تھا تو چاہیے کہ وہ روزہ رکھ لے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث خطا ہے۔

۱۱۸۰: باب ذِكْرُ حَدِيْثِ اَبِيْ سَلَمَةَ فِيْ ذٰلِكَ

باب: اس سلسلہ میں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

۲۱۷۹: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَارَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ.

۲۱۷۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر آپ ماہِ شعبان کو رمضان سے ملا دیا کرتے تھے یعنی آپ ماہِ شعبان کا روزہ رکھتے تھے کہ رمضان کے روزے سے متصل ہو جاتا تھا۔

۱۱۸۱: باب اَلْاِخْتِلَافُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ فِيْهِ

باب: حضرت محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ پر راویوں کا اختلاف

۲۱۸۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ.

۲۱۸۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ شعبان کو ماہِ رمضان سے ملا دیا کرتے تھے۔ (یعنی شعبان کے روزے رکھتے رہتے یہاں کہ رمضان کے روزے شروع ہو جاتے)۔

۲۱۸۱: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَكَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اَوْعَامَّةَ شَعْبَانَ.

۲۱۸۱: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے بیان کیا کہ آپ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ خیال کرتے کہ اب آپ افطار نہیں کریں گے پھر آپ افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ آپ روزے نہیں رکھیں گے اور آپ پورے ماہِ شعبان یا آخر ماہِ شعبان میں روزے رکھتے تھے۔

۲۱۸۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ ابْنَ الْهَادِ حَدَّثَهٗ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ

۲۱۸۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم میں سے (یعنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن) ماہِ رمضان میں کوئی روزہ افطار کرتی تھی (یعنی روزہ نہ رکھتی) پھر اس کو قضا کرنے کی مہلت نہ ملتی یہاں

عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَتْ اِحْدَانَا تُفْطِرُ فِيْ رَمَضَانَ فَمَا تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ تَقْضِيَ حَتّٰى يَدْخُلَ شَعْبَانُ وَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ مَا يَصُوْمُ فِيْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ اِلاَّ قَلِيْلاً بَلْ كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ.

تک کہ ماہِ شعبان آ جاتا۔ اور جس قدر روزے رسول اللہ ﷺ ماہِ شعبان میں رکھتے تھے اس قدر کسی دوسرے مہینے میں نہ رکھتے۔ آپؐ اکثر ماہِ شعبان میں بلکہ پورے ماہِ شعبان میں روزے رکھتے تھے۔

۲۱۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ لَبِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَخْبِرِيْنِيْ عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَ يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَلَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ شَهْرًا اَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلاَّ قَلِيْلًا كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ.

۲۱۸۳: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے رزوں کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ آپؐ یوں روزے رکھتے کہ ہم خیال کرتے کہ اب آپؐ روزے ہی رکھتے جائیں گے اور افطار نہیں فرمائیں گے۔ آپؐ ماہِ شعبان سے زیادہ کسی ماہ میں روزے نہیں رکھتے تھے (بلکہ بعض اوقات یوں ہوتا کہ) آپؐ شعبان کے زیادہ حصہ یا پورے ماہِ شعبان میں روزے رکھتے۔

۲۱۸۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ شَهْرٍ مِنَ السَّنَةِ اَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِيْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ.

۲۱۸۴: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال کے کسی مہینے میں ماہِ شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے بلکہ (بعض دفعہ یوں ہوتا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ شعبان کے تمام مہینہ میں روزے رکھتے۔

۲۱۸۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُوْمُ شَعْبَانَ.

۲۱۸۵: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ شعبان میں روزے رکھا کرتے تھے۔

۲۱۸۶: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَاصَامَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ.

۲۱۸۶: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے اس بات کا (قطعی) علم نہیں کہ آپؐ نے کبھی ایک رات میں مکمل قرآن تلاوت فرمایا ہو یا کسی پوری رات عبادت کی ہو یا آپؐ نے کسی مہینہ کے پورے کے پورے روزے رکھے ہوں سوائے ماہِ رمضان کے۔

۲۱۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ يُوْسُفَ الصَّيْدَلَانِيُّ حَرَّانِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ

۲۱۸۷: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ کے روزوں کے بارے میں سوال کیا گیا۔ میں نے جواب دیا رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے یہاں تک

عَائِشَةَ قَالَ سَاَلْتُهَا عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَلَمْ يَصُمْ شَهْرًا تَآمًّا مُنْذُ اَتَى الْمَدِيْنَةَ اِلَّآ اَنْ يَكُوْنَ رَمَضَانَ.

۲۱۸۸: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ وَّهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ عَنْ كَهْمَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّىْ صَلَاةَ الضُّحٰى قَالَتْ لَا اِلَّآ اَنْ يَّجِيْئَ مِنْ مَغِيْبِهٖ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا كُلَّهٗ قَالَتْ لَا مَا عَلِمْتُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهٗ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ.

۲۱۸۹: اَخْبَرَنَا اَبُوالْاَشْعَثِ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ صَلَاةَ الضُّحٰى قَالَتْ لَا اِلَّآ اَنْ يَّجِيْئَ مِنْ مَغِيْبِهٖ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمٌ مَعْلُوْمٌ سِوٰى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللّٰهِ اِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُوْمًا سِوٰى رَمَضَانَ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهٖ وَلَا اَفْطَرَ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ.

۱۱۸۲: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

۲۱۹۰: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيْرٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَائِشَةَ عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ وَيَتَحَرّٰى صِيَامَ

کہ ہم خیال کرتے اب آپ روزے ہی رکھے جائیں گے اور کبھی افطار فرماتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ اب آپ افطار ہی کئے جائیں گے۔ آپؐ نے کسی مہینہ پورے ماہ کے روزے نہیں رکھے' یہاں تک کہ آپ ماہِ رمضان میں مدینہ تشریف لائے۔

۲۱۸۸: حضرت عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کرتے تھے؟ فرمایا نہیں مگر جس وقت آپ باہر سے تشریف لاتے۔ میں نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ کے پورے روزے رکھتے؟ فرمایا نہیں سوائے رمضان کے اور نہ آپ نے کبھی پورے ماہ روزے رکھے اور نہ ہی پورے ماہ افطار کیا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی۔

۲۱۸۹: حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کرتے تھے؟ فرمایا نہیں مگر جبکہ آپ سفر سے واپس تشریف لاتے۔ میں نے عرض کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی روزہ مقرر ہوتا تھا سوائے رمضان کے؟ فرمایا: اللہ کی قسم آپؐ نے ماہِ رمضان کے علاوہ کسی مقررہ مہینہ کے روزے نہیں رکھے۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی اور نہ آپؐ نے کسی ماہ میں افطار فرمایا بلکہ آپؐ نے ہر مہینہ میں روزہ رکھا۔

باب: اس حدیث میں خالد بن معدان کے متعلق اختلاف

۲۱۹۰: حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پورے ماہِ شعبان روزے رکھتے اور پیر اور جمعرات کے دن کے روزوں کا خصوصاً

الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ.

خیال فرماتے۔

۲۱۹۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَيَتَحَرَّى الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ.

۲۱۹۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان اور رمضان کے مہینوں کے روزے رکھتے تھے اور پیر اور جمعرات کے دن کا خصوصی خیال فرماتے۔

۱۱۸۳: باب صِيَامُ يَوْمِ الشَّكِّ

باب: شک کے دن کا روزہ

۲۱۹۲: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ عَنْ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَاُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوْا فَتَنَحّٰى بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ اِنِّىْ صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِىْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ.

۲۱۹۲: حضرت صلہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ ایک بھنی ہوئی بکری لائی گئی۔ انہوں نے فرمایا کھاؤ۔ کچھ حضرات پیچھے ہٹ گئے اور کہا کہ ہمارا روزہ ہے۔ اس پر عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے شک والے دن روزہ رکھا اُس نے ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے (عمل مبارک) کی نافرمانی کی۔

۲۱۹۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ اَبِىْ يُوْنُسَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عِكْرَمَةَ فِىْ يَوْمٍ قَدْ اُشْكِلَ مِنْ رَمَضَانَ هُوَ اَمْ مِنْ شَعْبَانَ وَهُوَ يَاْكُلُ خُبْزًا وَبَقْلًا وَلَبَنًا فَقَالَ لِىْ هَلُمَّ فَقُلْتُ اِنِّىْ صَائِمٌ قَالَ وَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَتُفْطِرَنَّ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا رَاَيْتُهُ يَحْلِفُ لَا يَسْتَثْنِىْ تَقَدَّمْتُ قُلْتُ هَاتِ الْآنَ مَاعِنْدَكَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابَةٌ اَوْ ظُلْمَةٌ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ عِدَّةَ شَعْبَانَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا وَلَا تَصِلُوْا رَمَضَانَ بِيَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ.

۲۱۹۳: حضرت سماک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں عکرمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شک والے دن حاضر ہوا۔ وہ اُس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ فرمایا آؤ۔ میں نے عرض کیا میرا روزہ ہے۔ انہوں نے اللہ کی قسم دے کر کہا کہ روزہ توڑ دو۔ میں نے دو مرتبہ کہا سبحان اللہ۔ جب میں نے دیکھا کہ وہ قسم تو (مسلسل) کھا رہے ہیں مگر ان شاء اللہ نہیں کہتے تو میں نے کہا تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ لاؤ۔ فرمایا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی افطار کرو۔ اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل آ جائیں تو ماہِ شعبان کے تیس روزے پورے کرو اور رمضان سے پہلے روزے نہ رکھو اور نہ ہی رمضان کو شعبان کے ساتھ شامل کرو۔

۱۱۸۴: باب التَّسْهِيْلُ فِىْ صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ

باب: شک کے دن کس کے لیے روزہ رکھنا درست ہے؟

۲۱۹۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ ابْنِ

۲۱۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

سَعْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ شُعَیْبُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ وَابْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ اِلَّا لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِیَوْمٍ اَوِاثْنَیْنِ اِلَّا رَجُلٌ کَانَ یَصُوْمُ صِیَامًا فَلْیَصُمْهُ.

اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: تم رمضان المبارک سے ایک دو دن قبل روزے نہ رکھو مگر وہ شخص جو ہمیشہ (یعنی عادتاً نفلی روزہ رکھنے والا ہو) اس دن روزہ رکھتا ہو تو چاہئے کہ وہ روزہ رکھ لے۔

۱۱۸۵: باب ثَوَابُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ وَ صَامَهٗ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا وَالْاِخْتِلَافُ عَلَی الزُّهْرِیِّ فِی الْخَبَرِ فِیْ ذٰلِکَ

باب: ایمان واحتساب کے ساتھ ماہِ رمضان میں دن کو روزہ رکھنے والا اور رات کو قیام کرنے والا

۲۱۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَکَمِ عَنْ شُعَیْبٍ عَنِ اللَّیْثِ قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۱۹۵: حضرت سعید بن میّب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایمان واحتساب کے ساتھ رمضان کی راتوں میں قیام کیا تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

تشریح ☆ اِن احادیث میں صیام وقیام بالکل ہم وزن اور متوازی اور مساوی ہو گئے ہیں۔ قام کا جو لفظ ان احادیث میں استعمال ہوا ہے اس کا ترجمہ راتوں کو قیام کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے بطورِ دلیل حضرت عبداللہ بن عمرو کی حدیث ہے جس کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ اور قرآن دونوں بندے کی شفاعت کریں گے''۔ (جامی)

۲۱۹۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یُرَغِّبُ النَّاسَ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَهُمْ بِعَزِیْمَةِ اَمْرٍ فِیْهِ فَیَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۱۹۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں لوگوں کو عبادت کی تلقین کرتے مگر اس امر پر زور نہ دیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے جس نے ماہِ رمضان (کی راتوں) میں ایمان و احتساب کے ساتھ قیام کیا تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۱۹۷: اَخْبَرَنَا زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ یُوْنُسَ الْاَیْلِیِّ عَنِ

۲۱۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت مسجد میں نماز کے لیے باہر تشریف لائے'

الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ یُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَفِیْهِ قَالَتْ فَکَانَ یُرَغِّبُهُمْ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَهُمْ بِعَزِیْمَةٍ وَیَقُوْلُ مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ.

پھر آپ ؐ نے نماز پڑھائی اور حدیث کونقل کرتے ہوئے یہاں تک بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے کہا آپ ؐ لوگوں کو رغبت دلاتے تھے رمضان کی راتوں میں کھڑے ہونے کی مگر یہ حکم شدت کے ساتھ نہیں تھا۔ اس کے علاوہ آپ فرماتے کہ جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ کھڑا رہا اجر وثواب کے لئے تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے پھر آپ ؐ نے اسی امر پر عمل کرتے ہوئے وفات پائی۔

۲۱۹۸: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ فِیْ رَمَضَانَ مَنْ قَامَهٗ اِیْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۱۹۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان کے متعلق فرماتے تھے کہ جو شخص ایمان واحتساب کے ساتھ ثواب کی نیت سے کھڑا رہا تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۱۹۹: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ فَصَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَقَالَ فِیْهِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُرَغِّبُهُمْ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَهُمْ بِعَزِیْمَةِ اَمْرٍ فِیْهِ فَیَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۱۹۹: حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات میں نکلتے تھے پس نماز پڑھتے تھے اور باتیں بتاتے تھے اور لوگوں کو تلقین کرتے تھے رمضان میں عبادت کرنے کی اس کے علاوہ بھی مگر سختی نہیں فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص ماہِ رمضان کی راتوں میں ایمان و احتساب کے ساتھ کھڑا ہوا اجر وثواب کے لیے اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهٗ اِیْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۲۰۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان کے لیے ارشاد فرماتے تھے جو شخص اجر وثواب کے واسطے کھڑا ہوا اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا

۲۲۰۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی ایمان کے ساتھ اجر وثواب کی نیت سے ماہِ

سَلَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۲۰۲: اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَانَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِاَنْ يَّاْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةٍ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۲۰۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِقَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۲۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۲۰۵: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۲۰۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَفِيْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۲۰۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ اَبِيْ

رمضان میں کھڑا (یعنی عبادت کرے نماز تراویح ادا کرے) تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں کھڑے ہونے کی ترغیب فرماتے تھے مگر اس میں سختی نہیں فرماتے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہِ رمضان میں ایمان کے ساتھ کھڑا ہوا اجر وثواب کے واسطے تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کے روزے رکھے ایمان کے ساتھ اجر وثواب کی نیت سے تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان کی راتوں میں (اجر وثواب کی نیت سے) ایمان کے ساتھ کھڑا ہو تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہِ رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کھڑا ہو (عبادت میں خلوصِ نیت سے) تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کی راتوں میں کھڑا ہوا (عبادت کے لیے) تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جو شخص (شب) قدر کی رات میں کھڑا ہوا ثواب اور ایمان کے ساتھ تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

ارشادفرمایا جوشخص ماہِ رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کھڑا ہوا اسکے اگلے گناہ معاف کردیئے جائینگے۔

۲۲۰۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۲۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جوشخص ماہِ رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کھڑا ہوا اسکے اگلے گناہ معاف کردیئے جائینگے۔

۲۲۰۹: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۲۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جوشخص ماہِ رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کھڑا ہوا اسکے اگلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

۱۱۸۶: باب ذِکْرُ اخْتِلَافِ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ وَالنَّضْرِ بْنِ شَیْبَانَ فِیْهِ

باب: زیرنظر حدیث مبارکہ میں حضرت ابن ابی کثیر اور نضر بن شیبان پر راویوں کا اختلاف

۲۲۱۰: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی وَ مُحَمَّدُ ابْنُ هِشَامٍ وَاَبُوالْاَشْعَثِ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالُوْا حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْهُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۲۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جوشخص ماہِ رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کھڑا ہوا اسکے اگلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

۲۲۱۱: اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَرْوَانَ اَنْبَانَا مُعَاوِیَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۲۲۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص کھڑا ہوا ماہِ رمضان میں ایمان اور ثواب کی نیت سے تو اسکے پہلے والے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جوشخص کھڑا ہوا لیلۃ القدر میں ایمان اور ثواب کی نیت سے تو اس کے اگلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

۲۲۱۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنِی النَّضْرُ بْنُ شَیْبَانَ اَنَّهٗ لَقِیَ اَبَاسَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهٗ

۲۲۱۲: حضرت نضر بن شیبان نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے ملاقات کی اور اُن سے کہا کہ تم مجھے رمضان کی سب سے عمدہ فضیلت بیان کرو جو تم نے سنی ہو۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے

حَدَّثَنِیْ بِاَفْضَلِ شَیْءٍ سَمِعْتَهُ یُذْكَرُ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ اَبُوْسَلَمَةَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَفَضَّلَهُ عَلَی الشُّهُوْرِ وَقَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاءٌ وَالصَّوَابُ اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ.

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا تذکرہ فرماتے ہوئے اس ماہ کو تمام مہینوں پر فضیلت دی پھر ارشاد فرمایا: جو شخص ماہ رمضان میں ایمان کے ساتھ کھڑا ہوا اجر وثواب کے لیے تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا جیسے کہ وہ اپنی پیدائش کے دن تھا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ روایت غلط ہے اور صحیح یہ ہے کہ ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔

۲۲۱۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَیْبَانَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَقَالَ مَنْ صَامَهٗ وَقَامَهٗ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا.

۲۲۱۳: (حضرت نضر بن شیبان سے مروی) دوسری روایت بھی اسی طرح ہے مگر اس میں یہ ہے کہ جو شخص ماہِ رمضان میں روزے رکھے اور ایمان کے ساتھ اجر وثواب کی نیت سے۔

۲۲۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْهِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَیْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدِّثْنِیْ بِشَیْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ اَبِیْكَ سَمِعَهٗ اَبُوْكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بَیْنَ اَبِیْكَ وَبَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَدٌ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی فَرَضَ صِیَامَ رَمَضَانَ عَلَیْكُمْ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِیَامَهٗ فَمَنْ صَامَهٗ وَقَامَهٗ اِیْمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ.

۲۲۱۴: حضرت نضر بن شیبان سے روایت ہے کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے عرض کیا کہ مجھے ایسی کوئی روایت بیان کرو جو تم نے اپنے سے سنی ہو اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور اُن دونوں کے مابین کوئی واسطہ نہ ہو۔ یہ سن کر انہوں نے جواب دیا کہ مجھے میرے والد ماجد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ نے روزے فرض قرار دیئے اور سنت (مؤکدہ) ہے اس میں کھڑا ہونا (رات میں عبادت کے لیے) پس جس شخص نے رمضان میں روزے رکھے اور راتوں کو کھڑا رہا وہ گناہوں سے یوں پاک ہو جائے گا جیسے کہ اس کی والدہ نے اس کو اسی دن جنا ہو۔

۱۱۸۷: باب فَضْلُ الصِّیَامِ وَالْاِخْتِلَافُ عَلٰی اَبِیْ اِسْحٰقَ فِیْ حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ ذٰلِكَ

باب: روزوں کی فضیلت

۲۲۱۵: اَخْبَرَنِیْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ

۲۲۱۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَلصَّوْمُ لِىْ وَاَنَا اَجْزِىْ بِهٖ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ حِيْنَ يُفْطِرُوَحِيْنَ يَلْقٰى رَبَّهٗ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ.

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے کہ روزہ خاص میرے لئے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ دار کے لیے دو خوشخبریاں ہیں ایک جس وقت کہ وہ افطار کرے اور دوسری خوشی وہ ہوگی جب وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو بہت محبوب ہے (بہ نسبت) مشک کی خوشبو سے۔

تشریح ☆ روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا۔ بعض لوگ اعراب کے ذرا سے فرق سے یوں پڑھتے ہیں: ''روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کی جزا ہوں'' یہاں فوری طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا نماز اللہ کے لیے نہیں؟ اسی طرح حج اور زکوۃ کیا اللہ کے سوا کسی اور کے لیے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان سوالوں کا جواب نفی سے ہی دیا جا سکتا ہے کیونکہ قرآن کریم میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ''اور نماز قائم کر میری یاد کے لیے'' ''محافظت کرو نمازوں کی اور خاص طور پر نماز وسطیٰ کی اور کھڑے رہو اللہ کے لیے پوری فرمانبرداری کے ساتھ'' اور ''لوگوں کے ذمہ ہے اللہ کے لیے حج بیت اللہ' جو کوئی بھی استطاعت رکھتا ہو اُس کے سفر کی'' اسی طرح ''اور پورا کرو حج اور عمرے کو اللہ کے لیے'' اس اشکال کا ایک سطحی سا حل بعض حضرات نے اس طرح کرنے کی کوشش کی ہے کہ روزے میں ایسا ممکن نہیں جبکہ بقیہ تمام عبادتوں میں ریاء کا امکان ہے' اس لیے کہ روزے کی کوئی ظاہری صورت نہیں ہے جو لوگوں کو نظر آ سکے بلکہ وہ ایک راز ہے عبد اور معبود کے درمیان۔ ظاہر ہے کہ یہ توجیہ بالکل بے بنیاد ہے۔ اس حدیث کی واحد ممکن توجیہ یہ ہے کہ روزہ روح کی تقویت کا ذریعہ ہے جسے ایک خاص تعلق اور خصوصی نسبت حاصل ہے ذاتِ باری تعالیٰ کے ساتھ یا تقربِ الٰہی کے ساتھ۔ اس لیے خود بنفس نفیس اللہ عزوجل ہی اس کی جزا ہے' واللہ اعلم۔

۲۲۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَلصَّوْمُ لِىْ وَاَنَا اَجْزِىْ بِهٖ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانَ فَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقٰى رَبَّهٗ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ اِفْطَارِهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ.

۲۲۱۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا فرمان ہے' روزہ خاص میرے لئے اور میں ہی اس کا بدلہ دونگا۔ روزہ دار کیلئے دو خوشخبریاں ہیں ایک جس وقت کہ وہ افطار کرے اور دوسری خوشی وہ ہوگی جب وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو بہت محبوب ہے (بہ نسبت) مشک کی خوشبو سے۔

۱۱۸۸: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَبِىْ صَالِحٍ

راویٔ حدیث پر اختلاف

فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ

۲۲۱۷: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسِنَانٍ ضِرَارُ ابْنُ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ الصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ اللّٰهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ.

کا بیان

۲۲۱۷: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے اللہ رب العزت کا فرمان ارشاد فرمایا: روزہ صرف میرے لیے خاص ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ دار کے لئے دو خوشخبریاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کو مشک اور عنبر کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۱۸: اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو اَنَّ الْمُنْذِرَ بْنَ عُبَیْدٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّیَامُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالصَّائِمُ یَفْرَحُ مَرَّتَیْنِ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَیَوْمَ یَلْقَی اللّٰهَ وَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ.

۲۲۱۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ رب العزت کا فرمان ارشاد فرمایا: روزہ صرف میرے لیے خاص ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ دار کے لئے دو خوشخبریاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کو مشک اور عنبر کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۱۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا ابْنُ آدَمَ اِلَّا كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیِ الصِّیَامُ جُنَّةٌ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ.

۲۲۱۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمان خداوندی ہے ابن آدم میں سے کوئی نیکی کرتا ہے اس کی دس سے سات سو تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ارشاد ہے: روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کا بدلہ ہوں کیونکہ میرا بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو چھوڑتا ہے۔ روزہ ڈھال ہے۔ روزہ دار کے لئے خوشخبریاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اللہ سے ملاقات کے وقت۔ روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کو مشک سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۲۰: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ الزَّیَّاتِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ

۲۲۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے تمام کام اسی کے لئے ہیں مگر روزہ میرے لیے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ ڈھال

لَهُ اِلاَّ الصِّيَامَ هُوَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ اِذَا كَانَ يَوْمُ صِيَامِ اَحَدِكُمْ فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَصْخَبْ فَاِنْ شَاتَمَهُ اَحَدٌ اَوْقَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ.

۲۲۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَ ةً عَلَيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ الزَّيَّاتُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلاَّ الصِّيَامَ هُوَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَصْخَبْ فَاِنْ شَاتَمَ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.

۲۲۲۲: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهٗ اِلاَّ الصِّيَامَ هُوَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ.

۲۲۲۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا ابْنُ آدَمَ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اِلاَّ الصِّيَامَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ.

ہے جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ لغو بے ہودہ باتیں چھوڑ دے۔ اگر کوئی گالی دے یا جھگڑا کرے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے بلاشبہ روزہ دار کے لئے دو خوشخبریاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری خوشی اللہ سے ملاقات کے وقت حاصل ہو گی۔

۲۲۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے تمام کام اسی کے لئے ہیں مگر روزہ (فقط) میرے لیے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ لغو و بے ہودہ باتیں چھوڑ دے۔ اگر کوئی گالی دے یا جھگڑا کرے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے بلاشبہ روزہ دار کے لئے دو خوشخبریاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری خوشی اللہ سے ملاقات کے وقت حاصل ہوگی۔

۲۲۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ انسان کا ہر کام اسی کے لیے ہے لیکن روزہ میرے لیے خاص ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک (اور عنبر وغیرہ) کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲۲۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرمانِ الٰہی ہے کہ انسان کو ہر ایک نیک عمل کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں لیکن روزہ میرے لئے خاص ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔

۱۱۸۹: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُمَامَةَ فِيْ فَضْلِ الصَّائِمِ

باب: حضرت ابوامامہ کی حدیث محمد بن یعقوب پر اختلاف

۲۲۲۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ مُرْنِيْ بِاَمْرٍ آخُذُهُ عَنْكَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَامِثْلَ لَهُ.

۲۲۲۴: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ایک امر کا حکم فرمائیں جس سے میں آپ کو حاصل کرلوں۔ فرمایا: تم روزہ کو اختیار کرو اس کے برابر کوئی دوسری (عبادت) نہیں ہے۔

۲۲۲۵: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ الضَّبِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ رِجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِاَمْرٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهٖ قَالَ عَلَيْكَ بِالصِّيَامِ فَاِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ.

۲۲۲۵: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اس کام کا امر فرمائیں جس کے ذریعے اللہ مجھ کو نفع پہنچائے۔ فرمایا: تم روزہ کو اپنے ذمہ لازم کرلو اس کے برابر کوئی (دوسرا) کام نہیں ہے۔

۲۲۲۶: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّعِيْفُ شَيْخٌ صَالِحٌ وَالضَّعِيْفُ لَقَبٌ لِكَثْرَةِ عِبَادَتِهٖ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِيْ نَصْرَةَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَاعِدْلَ لَهُ.

۲۲۲۶: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ' اس کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں ہے۔

۲۲۲۷: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ السَّكَنِ اَبُوْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ الضَّبِيِّ عَنْ اَبِيْ نَصْرٍ الْهِلَالِيِّ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ

۲۲۲۷: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے کسی کام کا حکم فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزے رکھا کرو' اس کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں ہے۔

لَاعِدْلَ لَهُ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِىْ بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُرْنِىْ بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ.

۲۲۲۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِىُّ عَنْ فِطْرٍ اَخْبَرَنِىْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِىْ شَبِيْبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ.

۲۲۲۸: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے۔

۲۲۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ وَالْحَكَمُ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِىْ شَبِيْبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ.

۲۲۲۹: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے۔

۲۲۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ النَّزَّالِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ.

۲۲۳۰: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے۔

۲۲۳۱: اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ لِىَ الْحَكَمُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ قَالَ الْحَكَمُ وَحَدَّثَنِىْ بِهٖ مَيْمُوْنُ بْنُ اَبِىْ شَبِيْبٍ بْنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

۲۲۳۱: ترجمہ بعینہٖ ہے۔

۲۲۳۲: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ عَنْ اَبِىْ صَالِحِ الزَّيَّاتِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ.

۲۲۳۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے۔

۲۲۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ اَنْبَاَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَطَاءٌ الزَّيَّاتُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ.

۲۲۳۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے (جس طرح ڈھال انسانی جسم کو محفوظ رکھتی ہے اسی طرح روزہ انسان کو گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے)

۲۲۳۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ

۲۲۳۴: حضرت مطرف سے روایت ہے جو عامر بن صعصعہ کی

اَبِیْ حُبَیْبٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ اَنَّ مُطَرِّفًا رَجُلًا مِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ اَبِی الْعَاصِ دَعَا لَهُ بِلَبَنٍ لِیَسْقِیَهُ فَقَالَ مُطَرِّفٌ اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلصِّیَامُ جُنَّةٌ كَجُنَّةِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ.

اولاد میں سے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا تو عثمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے ان کے پلانے کے واسطے دودھ منگوایا۔ انہوں نے جواب دیا: میں روزہ سے ہوں۔ اس پر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ روزہ ڈھال ہے (گناہوں سے) جس طرح تم میں کسی کے پاس جنگ میں ڈھال ہوتی ہے۔

۲۲۳۵: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ فَدَعَا بِلَبَنٍ فَقُلْتُ اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ.

۲۲۳۵: حضرت مطرف سے روایت ہے کہ میں ایک دن عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے دودھ منگوایا۔ میں نے کہا میں روزے سے ہوں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے روزہ ڈھال ہے دوزخ کی آگ سے جیسے تم میں سے کسی کے پاس جنگ میں (محفوظ رہنے کے لیے) ڈھال ہوتی ہے۔

۲۲۳۶: اَخْبَرَنِیْ زَكَرِیَّا بْنُ یَحْیٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ عَنِ الْمُغِیْرَةِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ قَالَ دَخَلَ مُطَرِّفٌ عَلٰى عُثْمَانَ نَحْوَهُ مُرْسَلٌ.

۲۲۳۶: اس حدیث کا ترجمہ گزشتہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہے۔

۲۲۳۷: اَخْبَرَنَا یَحْیَى بْنُ حَبِیْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ بَشَّارِ بْنِ اَبِیْ سَیْفٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عِیَاضِ بْنِ غُطَیْفٍ قَالَ اَبُوْعُبَیْدَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مَالَمْ یَخْرِقْهَا.

۲۲۳۷: حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو نہ پھاڑے۔ (مراد جب تک کسی کی غیبت نہ کرے یا جب تک خلاف شرع کام نہ کرے یا جھوٹ نہ بولے کیونکہ ایسے کاموں سے روزہ خراب ہو جاتا ہے)

۲۲۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَزِیْدَ الْاٰدَمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَلصِّیَامُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ فَمَنْ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلَا یَجْهَلْ یَوْمَئِذٍ وَاِنِ امْرُؤٌ جَهِلَ عَلَیْهِ فَلَا یَشْتِمْهُ وَلَا یَسُبَّهُ وَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ.

۲۲۳۸: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے آگ سے (یعنی دوزخ سے محفوظ رکھے گا) اور جو شخص صبح اٹھ کر روزہ رکھے اور کسی قسم کی جہالت نہ کرے پس اگر کوئی شخص جہالت سے پیش آئے تو نہ اس کو گالی دے نہ برا بھلا کہے بلکہ اس طرح کہے کہ میرا تو روزہ ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی

پسندیدہ ہے۔

۲۲۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حَبَّانٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِیْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُنَا عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ قَالَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ مَالَمْ يَخْرِقْهَا۔

۲۲۳۹: حضرت ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو کوئی شخص پھاڑ نہ ڈالے۔

۲۲۴۰: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلصَّائِمِيْنَ بَابٌ فِی الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُ فِيْهِ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ اُغْلِقَ مَنْ دَخَلَ فِيْهِ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا۔

۲۲۴۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ داروں کے لیے جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہا جاتا ہے اس میں ان کے علاوہ کوئی داخل نہیں ہوگا۔ پس جب آخری آدمی بھی اس میں داخل ہو جائے گا تو وہ بند ہو جائے گا۔ جو کوئی اس میں داخل ہو گیا وہاں وہ ایسا پانی پی لے گا جسے پی کر پھر کبھی دوبارہ پیاس نہ لگے گی۔

۲۲۴۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَهْلٌ اَنَّ فِی الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يُقَالُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ هَلْ لَكُمْ اِلَى الرَّيَّانِ مَنْ دَخَلَهُ لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يَدْخُلْ فِيْهِ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ۔

۲۲۴۱: حضرت سہل نے فرمایا جنت میں میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں۔ قیامت کے دن آواز دی جائے گی کہ روزہ دار کہاں ہیں۔ تمہارے لیے ریان ہے جو اس میں داخل ہو گیا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا جب سارے لوگ داخل ہو جائیں گے تو وہ بند ہو جائے گا۔ پس ان کے علاوہ کوئی اس میں داخل نہیں ہوگا۔

۲۲۴۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ وَيُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ نُوْدِیَ فِی الْجَنَّةِ يَا عَبْدَاللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ يُدْعٰى مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ يُدْعٰى مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ يُدْعٰى مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلٰى اَحَدٍ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ

۲۲۴۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو راہِ خدا میں جوڑا صدقہ کرے (یعنی دو دو کی شکل میں) تو جنت میں پکارا جائے گا اے بندۂ خدا یہ تیرا نیک عمل ہے۔ تو جو شخص نمازی ہوگا وہ نماز کے اور جہادی جہاد کے صدقہ دینے والا صدقہ کے اور روزہ دار باب ریان سے پکارا جائے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو کوئی روزہ داروں میں سے پکارا اور بلایا جائے گا اس کو کس قسم کی تکلیف ہوگی اور کیا کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جس کو تمام دروازوں ہی صدا لگائی جائے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اور مجھے توقع ہے کہ (ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ!) تم انہی (خوش قسمت) لوگوں میں شامل ہو گے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.

٢٢٤٣: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَآءَةِ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ اَحْصَنُ لِلْفَرَجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَآءٌ.

٢٢٤٣: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ ہم نوجوان تھے اور ہمیں (شہوت دبانے کی) طاقت نہیں تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے نوجوانو کے گروہ! تم نکاح کر لو کیونکہ نکاح سے انسان کی نگاہ نیچی رہتی ہے اور جو شخص نکاح کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزہ رکھ لے کیونکہ روزہ سے شہوت جاتی رہتی ہے۔

تشریح ☆ روزہ قاطع شہوت بتانے کا مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے خصی ہو جانے سے شہوت ختم ہو جاتی ہے اسی طریقہ سے روزہ رکھنے سے شہوت میں کمی آ جاتی ہے جس کی وجہ سے گناہوں سے حفاظت ہو جاتی ہے اور گناہوں سے بڑا گناہ شہوت سے دیکھنا بھی ہے اور غلیظ گندے خیالات بھی آتے ہیں تو روزہ رکھنے سے انسان کی طاقت میں کمی واقع ہوتی ہے یا وہ لوگ جو کہ بہت ہی طاقت کے باعث مختلف امراض کا شکار ہو جاتے ہیں اور ہر وقت شیطان کے بہکاوے میں رہتے ہیں ان کے لئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ویسے بھی بطور علاج روزہ رکھنے کا حکم فرمایا ہے تو رمضان کے روزوں سے تو پھر یہ مرض ویسے ہی رفع ہو جاتا ہے اور طاقت اعتدال پر آنے سے غلط خیالات سے انسان محفوظ ہو جاتا ہے۔ گویا کہ روزۂ رمضان فرض بھی ہے اور من جانب اللہ رجوع بھی ہے۔ (جامی)

٢٢٤٤: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ لَقِيَ عُثْمَانَ بِعَرَفَاتٍ فَخَلَابِهٖ فَحَدَّثَهٗ وَاَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ هَلْ لَكَ فِيْ فَتَاةٍ اُزَوِّجُكَهَا فَدَعَا عَبْدُاللّٰهِ عَلْقَمَةَ فَحَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ اَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَاِنَّ الصَّوْمَ لَهٗ وِجَآءٌ.

٢٢٤٤: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرفات میں ملاقات ہوئی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: میں تمہارا نکاح کسی نوجوان خاتون سے نہ کر دوں۔ پس عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے علقمہ کو بلا کر یہ حدیث بیان کی کہ تم میں سے جو کوئی نکاح کی طاقت رکھے تو اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرے یہ اس کی نظر کی حفاظت اور شرم گاہ کو (زنا سے) پاک رکھے گا اور جو کوئی نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ روزے رکھے پس روزہ اس کو خصی بنا دے گا۔

٢٢٤٥: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَآءٌ.

٢٢٤٥: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو کوئی نکاح کی طاقت رکھے اسے چاہئے کہ وہ نکاح کرے اور جس کی قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ شخص روزہ رکھے کیونکہ روزہ اس کو خصی بنا دے گا۔

۲۲۴۶: اَخْبَرَنِیْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمَّارَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ وَمَعَنَا عَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ وَجَمَاعَةٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيْثٍ مَا رَاَيْتُهُ حَدَّثَ بِهِ الْقَوْمَ اِلَّا مِنْ اَجْلِیْ لِاَنِّیْ كُنْتُ اَحْدَثَهُمْ سِنًّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ اَحْصَنُ لِلْفَرْجِ قَالَ عَلِیٌّ وَسُئِلَ الْاَعْمَشُ عَنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مِثْلَهُ قَالَ نَعَمْ.

۲۲۴۶: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس وقت دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ حضرت اسود اور علقمہ رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ تھے۔ ان حضرات نے ایک حدیث بیان فرمائی میرا خیال ہے کہ وہ حدیث میرے لیے بیان فرمائی کیونکہ میں اس وقت تمام موجود لوگوں میں سب سے کم عمر تھا۔ حدیث یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے نوجوانان! تم میں سے جو نکاح کی قدرت رکھے اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح انسان کی نظر کو (گناہوں سے) اور شرم گاہ کو (زنا سے) پاک رکھتا ہے۔

۲۲۴۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فِتْيَةٍ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ اَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّا فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْمَعْشَرٍ هٰذَا اسْمُهُ زِيَادُ بْنُ كُلَيْبٍ وَهُوَ ثِقَةٌ وَهُوَ صَاحِبُ اِبْرَاهِيْمَ رَوٰى عَنْهُ مَنْصُوْرٌ وَمُغِيْرَةٌ وَشُعْبَةُ وَاَبُوْمَعْشَرٍ الْمَدَنِیُّ اسْمُهُ نُجَيْحٌ وَهُوَ ضَعِيْفٌ وَمَعَ ضَعْفِهِ اَيْضًا كَانَ قَدِ اخْتَلَطَ عِنْدَهُ اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ مِنْهَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ وَمِنْهَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ وَلٰكِنِ انْهَسُوْا نَهْسًا.

۲۲۴۷: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھا' وہ اس وقت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف فرما تھے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان خاتون کے پاس سے گزرے تو فرمایا: تم میں سے جو کوئی قدرتِ نکاح رکھے اسے چاہئے کہ وہ نکاح کر لیے کیونکہ نکاح انسان کی نظر کو (گناہ سے) اور شرم گاہ کو (زنا سے) پاک رکھتا ہے اور جو شخص قدرت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ اس کو خصی (شہوت میں کمی) بنا دے گا۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث میں جو راوی ابومعشر ہیں ان کا نام زیاد بن کلیب ہے اور وہ ثقہ ہیں۔ انہی کی روایت کردہ حدیثوں میں سے دو یہ ہیں: ۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ ۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم گوشت کو چاقو' چھری سے مت کاٹو بلکہ اس کو نوچ کر کھاؤ۔

۱۱۹۰: باب ثَوَابُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ

باب: جو شخص راہِ خدا میں ایک روزہ رکھے اور اس سے متعلق حدیث میں

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ فِي الْخَبَرِ فِيْ ذٰلِكَ

سہیل بن ابی صالح پر اختلاف

٢٢٤٨: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ زَحْزَحَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

٢٢٤٨: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

٢٢٤٩: اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَاللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

٢٢٤٩: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

٢٢٥٠: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

٢٢٥٠: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

٢٢٥١: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بَاعَدَاللّٰهُ وَجْهَهُ مِنْ جَهَنَّمَ سَبْعِيْنَ عَامًا.

٢٢٥١: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

٢٢٥٢: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا بَعَّدَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

٢٢٥٢: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

٢٢٥٣: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ

٢٢٥٣: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے

اَبَاسَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بَاعَدَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

(یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عز وجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۵۴: اَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَاب قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاق قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ وَسُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاسَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بَاعَدَاللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

۲۲۵۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عز وجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۱۱۹۱: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فِيْهِ

باب: زیر نظر احادیث میں حضرت سفیان ثوری پر راویوں کا اختلاف

۲۲۵۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ نَيْسَابُوْرِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْعَدَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَصُوْمُ عَبْدٌ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِذٰلِكَ الْيَوْمِ النَّارَ عَنْ وَجْهِهٖ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

۲۲۵۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عز وجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۵٦: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ حَرَّجَهَنَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

۲۲۵٦: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عز وجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۵۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى اَبِيْ حَدَّثَكُمْ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ النَّارَ عَنْ وَجْهِهٖ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

۲۲۵۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عز وجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۵۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۲۲۵۸: الفاظِ حدیث میں معمولی سا اختلاف (تغیر وتبدل) ہے

شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يَحْيٰی بْنُ الْحٰرِثِ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بَاعَدَ اللّٰهُ مِنْهُ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ مِائَةِ عَامٍ.

لیکن ترجمہ اور مفہوم گزشتہ حدیث ہی کے مطابق ہے اس میں فرق نہیں۔

۱۱۹۲: باب مَا يُكْرَهُ مِنَ الصِّيَامِ فِی السَّفَرِ

باب: سفر میں روزہ کی کراہت

۲۲۵۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِی السَّفَرِ.

۲۲۵۹: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ دورانِ سفر روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

حالتِ سفر میں روزہ رکھنا:

اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک روزہ رکھنا بہتر ہے اگرچہ ترک بھی درست ہے بشرطیکہ سفر میں سخت تکلیف میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ اگر تکلیف کا اندیشہ ہو تو نہ رکھے اور بعد میں قضا کر لے اور یہ حکم شرعی کا ہے یعنی مدت سفر اگر اس قدر ہے کہ جس قدر سفر شرعی ہوتا تو حکم یہی ہے جو کہ اوپر مذکور ہے اور اگر مسافت سفر کم ہے تو روزہ رکھنا چاہئے اور اس مسئلہ میں علماء ظاہریہ کا قول یہ ہے کہ دورانِ سفر روزہ جائز ہی نہیں ہے۔ شروحات حدیث میں تفصیل مذکور ہے۔

۲۲۶۰: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِی السَّفَرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ الَّذِیْ قَبْلَهٗ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ ابْنَ كَثِيْرٍ عَلَيْهِ.

۲۲۶۰: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ دورانِ سفر روزہ رکھنا نیک کام نہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ روایت خطا ہے۔ پہلی روایت درست ہے اور زیرِ نظر روایت میں حضرت ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا کسی دوسرے راوی نے ساتھ نہیں دیا۔

تشریح ☆ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ کے مصداق یہ ساری رعایتیں اور سہولتیں جو بیان ہوئیں اس سے مقصود اللہ کو بندوں کے حق میں آسانیاں فراہم کرنا ہے نہ کہ دشواریاں۔

۱۱۹۳: باب الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ [illegible] قِيْلَ ذٰلِكَ وَ

باب: اس سے متعلق تذکرہ کہ جس کے باعث

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فِيْ حَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فِيْ ذٰلِكَ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ارشادفرمایا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں محمد بن عبدالرحمٰن پر اختلاف

۲۲۶۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نَاسًا مُجْتَمِعِيْنَ عَلٰى رَجُلٍ فَسَاَلَ فَقَالُوْا رَجُلٌ اَجْهَدَهُ الصَّوْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

۲۲۶۱: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کے پاس ہجوم لگائے ہوئے ہیں۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ شخص روزہ کے باعث پریشانی میں مبتلا ہے (واضح رہے کہ یہ واقعہ حالت سفر کا ہے) آپ نے ارشادفرمایا: سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

۲۲۶۲: اَخْبَرَنِيْ شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ يُرَشُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ قَالَ مَابَالُ صَاحِبِكُمْ هٰذَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَائِمٌ قَالَ اِنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ اَنْ تَصُوْمُوْا فِي السَّفَرِ وَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِيْ رَخَّصَ لَكُمْ فَاقْبَلُوْهَا.

۲۲۶۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص کے پاس سے گزرے ہوا جو ایک درخت کے سایہ میں تھا اور لوگ اس پر پانی ڈال رہے تھے۔ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا کیا مسئلہ ہے؟ عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ روزہ دار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے تم اللہ کی دی ہوئی رخصت کو قبول کرو جو اس نے تمہیں عطا فرمائی ہے۔

۲۲۶۳: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرًا نَحْوَهُ.

۲۲۶۳: حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بھی مذکورہ سند سے اس شخص سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں جیسی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنی۔

۱۱۹۴: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ

باب: زیرنظر حدیث میں حضرت علی بن مبارک کے اختلاف کا تذکرہ

۲۲۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ

۲۲۶۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ایک شخص کے پاس گزرے جو درخت کے سایہ میں تھا اور لوگ اس پر پانی ڈال رہے تھے۔ آپ نے ارشادفرمایا:

عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاقْبَلُوْهَا.

اسے کیا ہوا ہے؟ عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! اس آدمی کا روزہ ہے۔ فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔ تم اللہ کی دی گئی رخصت کو قبول کرو جو اس نے تمہیں عطا فرمائی ہے۔

۲۲۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

۲۲۶۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے کیا ہوا ہے؟ عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! اس آدمی کا روزہ ہے۔ فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

۱۱۹۵: بَابُ ذِكْرُ اسْمِ الرَّجُلِ

باب: سابقہ حدیث میں ذکر کردہ شخص کا نام

۲۲۶۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَخَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى رَجُلاً قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

۲۲۶۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس پر سایہ کیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

۲۲۶۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ فَبَلَغَهُ اَنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنَ الْمَاءِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ فَاَفْطَرَ بَعْضُ النَّاسِ وَصَامَ بَعْضٌ فَبَلَغَهُ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ.

۲۲۶۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس سال فتح مکہ ہوا آپ ﷺ ماہِ رمضان میں مکہ مکرمہ روزہ کی حالت میں روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ (وادی) کراع الغمیم پہنچ گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ یہاں پر لوگوں کو روزہ کے باعث دشواری اور تکلیف محسوس ہوئی۔ عصر کے بعد آپ ﷺ نے ایک پیالہ پانی طلب فرمایا اور لوگوں کے سامنے پی لیا۔ اس پر بعض حضرات نے روزہ افطار کر لیا جبکہ بعض نے روزہ کو قائم رکھا۔ آپ ﷺ کو اطلاع دی گئی کہ بعض حضرات روزہ سے ہیں آپ نے فرمایا وہ گنہگار ہیں۔

۲۲۶۸: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِطَعَامٍ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَقَالَ لِاَبِيْ

۲۲۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں مر الظہر ان (مدینہ اور مکہ کے درمیان ایک مقام) میں کھانا پیش کیا گیا۔ آپ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے ارشاد فرمایا: آؤ کھانا کھالو۔ انہوں نے کہا ہمارا روزہ ہے۔ آپ

بَكْرٍ وَعُمَرَ اَدْنِيَا فَكُلَا فَقَالَا اِنَّا صَائِمَانِ فَقَالَ ارْحَلُوْا لِصَاحِبَيْكُمْ اعْمَلُوْا لِصَاحِبَيْكُمْ.

نے ارشادفرمایا: تم (دوسرے صحابہ سے ارشاد ہے) اپنے دونوں ساتھیوں کی تیاری کرادو اور ان کا کام کرو کیونکہ ان کا روزہ ہے۔

۲۲۶۹: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِى الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَدَّى بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَمَعَهُ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ الْغَدَاءَ مُرْسَلٌ.

۲۲۶۹: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرالظہران میں صبح کا کھانا (سحری) فرمارہے تھے۔ حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے ارشادفرمایا آؤ اور کھانا کھالو۔ بقیہ حصہ گزشتہ حدیث کی طرح ہے۔

۲۲۷۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ مُرْسَلٌ.

۲۲۷۰: راویوں کا فرق ہے ورنہ ترجمہ گزشتہ حدیث کے مطابق ہی ہے۔

۱۱۹۶: باب ذِكْرُ وَضْعِ الصِّيَامِ عَنِ الْمُسَافِرِ وَالْاِخْتِلَافُ عَلَى الْاَوْزَاعِيِّ فِىْ خَبَرِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ فِيْهِ

باب: مسافر کے لیے روزہ معاف ہونے سے متعلق

۲۲۷۱: اَخْبَرَنِىْ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا اَبَا اُمَيَّةَ فَقُلْتُ اِنِّىْ صَائِمٌ فَقَالَ تَعَالَ ادْنُ مِنِّىْ حَتّٰى اُخْبِرَكَ عَنِ الْمُسَافِرِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ.

۲۲۷۱: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم صبح کے کھانے کے لیے ٹھہر جاؤ۔ میں نے عرض کیا میرا تو روزہ ہے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے پاس آؤ میں تمہیں مسافر کے بارے میں بتلاتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے (مسافر کے لیے) روزہ اور آدھی نماز معاف کردی ہے۔

۲۲۷۲: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا تَنْتَظِرُ

۲۲۷۲: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم صبح کے کھانے کے لیے ٹھہر جاؤ۔ میں نے عرض کیا میرا تو روزہ ہے۔ یہ سن کر آپ نے ارشادفرمایا: میرے پاس آؤ میں تمہیں مسافر کے بارے میں خبر دیتا ہوں۔ بے

الْغَدَاءَ يَا اَبَا اُمَيَّةَ قُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ تَعَالَ اُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ.

شک اللہ تعالیٰ نے (مسافر کے لیے) روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے۔

۲۲۷۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبْتُ لِاَخْرُجَ قَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا اَبَا اُمَيَّةَ قُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ تَعَالَ اُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ.

۲۲۷۳: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ میں سفر سے حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے سلام عرض کیا۔ جب میں چلنے لگا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم کھانے کے لیے ٹھہر جاؤ میں نے عرض کیا میرا تو روزہ ہے۔ یہ سن کر آپؐ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس آؤ میں تمہیں مسافر کے بارے میں خبر دیتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے (مسافر کے لیے) روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے۔

۲۲۷۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ مَرْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْقِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوالْمُهَاجِرِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْاُمَيَّةَ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ اَنَّهٗ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ.

۲۲۷۴: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث مبارکہ فقط راویوں کے فرق سے بیان کی وگرنہ ترجمہ بعینہٖ ہے۔

۲۲۷۵: اَخْبَرَنِيْ شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ اَنَّ اَبَا اُمَيَّةَ الضَّمْرِيَّ حَدَّثَهُمْ اَنَّهٗ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا اَبَا اُمَيَّةَ قُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ ادْنُ اُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ.

۲۲۷۵: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ میں سفر سے حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے سلام عرض کیا۔ جب میں چلنے لگا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم کھانے کے لیے ٹھہر جاؤ میں نے عرض کیا میرا تو روزہ ہے۔ یہ سن کر آپؐ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس آؤ میں تمہیں مسافر کے بارے میں خبر دیتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے (مسافر کے لیے) روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے۔

۱۱۹۷: باب ذِكْرُ اخْتِلَافِ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ وَّ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: زیرِ نظر حدیث میں حضرت معاویہ بن سلام اور حضرت علی بن مبارک پر اختلاف

۲۲۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ

۲۲۷۶: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں

الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّ اَبَا اُمَيَّةَ الضَّمْرِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَّهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا تَنْتَظِرِ الْغَدَاءَ قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَالَ اُخْبِرُكَ عَنِ الصِّيَامِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ.

اس قدر اضافہ ہے کہ میں سفر سے حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ کو میں نے سلام عرض کیا۔ جب میں چلنے لگا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم کھانے کے لیے ٹھہر جاؤ' میں نے عرض کیا میرا تو روزہ ہے۔ یہ سن کر آپؐ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس آؤ میں تمہیں مسافر کے بارے میں خبر دیتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے (مسافر کے لیے) روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے۔

۲۲۷۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيٌّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ اَنَّ اَبَا اُمَيَّةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ مِنْ سَفَرٍ نَحْوَهُ.

۲۲۷۷: راویوں کے فرق کے ساتھ وہی حدیث ہے کہ میں سفر سے لوٹا......

۲۲۷۸: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ التَّلِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ وَعَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ.

۲۲۷۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ نے مسافر کو روزہ اور آدھی نماز معاف فرما دی ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو بھی روزہ معاف فرما دیا اور اگر روزہ رکھنے سے نقصان کا اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑ دیں بعد میں قضا کر لیں۔

۲۲۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ قُشَيْرٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنَا ثُمَّ اَلْفَيْنَاهُ فِيْ اِبِلٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ اَبُوْقِلَابَةَ حَدِّثْهُ فَقَالَ الشَّيْخُ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ اَنَّهُ ذَهَبَ فِيْ اِبِلٍ لَهُ فَانْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَاْكُلُ اَوْقَالَ يَطْعَمُ فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ اَوْقَالَ ادْنُ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ.

۲۲۷۹: حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بوڑھے سے سنا جو قبیلہ قشیر کا تھا' اس نے اپنے چچا سے سنا۔ ایوب نے نقل کیا کہ پہلے حدیث نقل کی ہم سے پھر ہم نے اس کو اونٹوں میں دیکھا تو ابوقلابہ نے فرمایا تم حدیث نقل کرو اس نے کہا مجھے حدیث نقل کی میرے چچا نے کہ وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ اس وقت کھانا نوش فرما رہے تھے۔ فرمایا آؤ' کھانا کھالو۔ میں نے کہا میں روزہ سے ہوں۔ فرمایا: اللہ نے مسافر سے آدھی نماز و روزہ معاف فرما دیا ہے اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے بھی روزہ معاف فرما دیا۔

۲۲۸۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْقِلَابَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِيْ صَاحِبِ الْحَدِيْثِ فَدَلَّنِيْ عَلَيْهِ فَلَقِيْتُهُ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ قَرِيْبٌ لِيْ

۲۲۸۰: حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوقلابہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی پھر کہا تم اس حدیث کے راوی سے ملو گے؟ مجھے اس کی پہچان بتلائی تو میں اس سے ملا۔ اس نے کہا مجھ سے میرے ایک رشتہ دار نے نقل کیا جن کو حضرت انس بن

يُقَالُ لَهُ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِبِلٍ كَانَتْ لِيْ اُخِذَتْ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ يَاْكُلُ فَدَعَانِيْ اِلٰى طَعَامِهٖ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ اُدْنُ اُخْبِرُكَ عَنْ ذٰلِكَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ.

مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے اونٹ لے کر حاضر ہوا جس وقت کہ آپ کھانا کھا رہے تھے۔فرمایا آؤ اور کھانا کھالو۔ میں نے عرض کیا میں روزہ سے ہوں۔آپ نے فرمایا مسافر سے آدھی نماز اور روزہ جبکہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے روزہ معاف فرمادیا ہے۔

۲۲۸۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ فَاِذَا هُوَ يَتَغَدّٰى قَالَ هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ هَلُمَّ اُخْبِرْكَ عَنِ الصَّوْمِ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ وَرَخَّصَ لِلْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ.

۲۲۸۱: حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ اس وقت صبح کا کھانا کھا رہے تھے۔فرمایا: آؤ۔ میں نے عرض کیا میں روزہ سے ہوں۔ آپ نے فرمایا یہاں آؤ میں تمہیں روزہ کے احکام بتلاؤں۔اللہ نے مسافر کی آدھی نماز اور روزہ معاف فرمادیا ہے۔اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو رخصت دی ہے۔

۲۲۸۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ نَحْوَهُ.

۲۲۸۲: اس حدیث کا مضمون گزشتہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہے۔

۲۲۸۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ هَانِئِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيْشِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مُسَافِرًا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا صَائِمٌ وَهُوَ يَاْكُلُ قَالَ هَلُمَّ قُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ تَعَالٰى اَلَمْ تَعْلَمْ مَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قُلْتُ وَمَا وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ قَالَ الصَّوْمَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ.

۲۲۸۳: حضرت ہانی بن شخیر رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بلحریش کے آدمی سے سنا اور اس نے اپنے والد سے کہ میں ایک مرتبہ حالت مسافرت میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا جبکہ میں روزہ تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما رہے تھے۔ارشاد فرمایا آؤ۔ میں نے عرض کیا میرا روزہ ہے۔فرمایا آؤ تم کو اس بات کا علم نہیں اللہ نے مسافر کے لیے معافی دی ہے۔عرض کیا کیا معافی عطا فرمائی ہے؟ فرمایا: روزہ اور آدھی نماز معاف فرمادی ہے۔

۲۲۸۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاؤُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ هَانِئِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيْشِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحَدِّثُكُمْ عَنِ الصِّيَامِ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ

۲۲۸۴: حضرت ہانی بن شخیر نے قبیلہ بلحریش کے ایک شخص سے سنا۔ وہ اپنے والد سے بیان کرتا ہے کہ ہم سفر میں ہوتے تھے جب اللہ کو منظور ہوا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے۔ارشاد فرمایا آؤ اور کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا میں روزہ سے ہوں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں روزے کے متعلق بتاتا ہوں کہ اللہ نے مسافر سے روزہ اور آدھی نماز معاف

الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ.

فرمادی ہے۔

۲۲۸۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْكَرِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مُسَافِرًا فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَاْكُلُ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ هَلُمَّ قُلْتُ اِنِّىْ صَائِمٌ قَالَ اَتَدْرِىْ مَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قُلْتُ وَمَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قَالَ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ.

۲۲۸۵: حضرت ہانی بن شخیر نے قبیلہ بلحریش کے ایک شخص سے سنا۔ وہ اپنے والد سے بیان کرتا ہے کہ ہم سفر میں ہوتے تھے جب اللہ کو منظور ہوا ہم نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے۔ ارشاد فرمایا آؤ اور کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا میں روزہ سے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں روزے کے متعلق بتاتا ہوں کہ اللہ نے مسافر سے روزہ اور آدھی نماز معاف فرمادی ہے۔

۲۲۸۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مُوْسٰى هُوَ ابْنُ اَبِىْ عَائِشَةَ عَنْ غَيْلَانَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ اَبِىْ قِلَابَةَ فِىْ سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا فَقُلْتُ اِنِّىْ صَائِمٌ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِىْ سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا فَقَالَ لِرَجُلٍ ادْنُ فَاطْعَمْ قَالَ اِنِّىْ صَائِمٌ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفُ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامَ فِى السَّفَرِ فَادْنُ فَاطْعَمْ فَدَنَوْتُ فَطَعِمْتُ.

۲۲۸۶: حضرت غیلان سے روایت ہے کہ ایک دن سفر میں ابوقلابہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا۔ انہوں نے کھانا پیش کیا۔ میں نے کہا میرا روزہ ہے۔ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سفر کے لیے روانہ ہوئے' آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ آپؐ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ آؤ اور کھانا کھالو۔ اس نے عرض کیا: میں روزہ سے ہوں۔ ارشاد فرمایا: اللہ نے مسافر سے آدھی نماز اور روزہ معاف فرمادیا پس آؤ اور کھانا میں شریک ہو جاؤ چنانچہ میں حاضر ہوا اور کھانے میں شریک ہو گیا۔

۱۱۹۸: باب فَضْلُ الْاِفْطَارِ فِى السَّفَرِ عَلَى الصِّيَامِ

باب: بحالت سفر روزہ نہ رکھنے کی فضیلت

۲۲۸۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلِ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعَجَلِىِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا فِىْ يَوْمٍ حَارٍّ وَاتَّخَذْنَا ظِلَالًا فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ.

۲۲۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلے۔ ہم میں کچھ حضرات روزہ سے جبکہ کچھ حضرات روزہ سے نہیں تھے۔ ایک روز بہت گرمی تھی' ہم لوگ سایہ کے نیچے ٹھہرے یہاں تک کہ گرمی کی شدت سے روزہ دار گرنے لگے اور بغیر روزہ دار بھی (حالت پریشانی میں) اُٹھ بیٹھے۔ ہم نے اونٹوں کو پانی پلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج کے دن کا اجر وثواب بغیر روزہ والے لوگوں کے حصہ میں آ گیا۔

۱۱۹۹: باب ذِكْرُ قَوْلِهِ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ

۲۲۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ يُقَالُ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ كَالْاِفْطَارِ فِي الْحَضَرِ.

۲۲۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْخَيَّاطِ وَاَبُو عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ.

۲۲۹۰: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُومُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ.

باب: دورانِ سفر روزہ ایسا ہے جیسے مکان میں بغیر روزہ کے رہنا

۲۲۸۸: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ کہتے تھے سفر میں روزہ رکھنا ایسا ہے جیسے گھر میں افطار کرنا یعنی بغیر روزہ کے رہنا۔

۲۲۸۹: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ دوران سفر روزہ رکھنا ایسا ہی ہے جس طرح کہ حالت قیام (یعنی گھر میں) میں افطار کرنا۔

۲۲۹۰: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھنے والا شخص ایسا ہے جیسے حالت قیام میں افطار کرنے والا۔

۱۲۰۰: باب الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهِ

۲۲۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى اَتٰى قُدَيْدًا ثُمَّ اُتِيَ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ وَاَفْطَرَ هُوَ وَاَصْحَابُهُ.

باب: بحالت سفر روزہ رکھنا

۲۲۹۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان میں (سفر پر) روانہ ہوئے۔ آپ حالت روزہ میں تھے یہاں تک کہ مقام قدید (مدینہ سے سات منزل پر ایک مقام) پہنچے پھر ایک پیالہ دودھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا جو آپ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پی لیا۔

بحالتِ سفر روزہ:

مذکورہ بالا روایات واحادیث شریفہ کا حاصل یہ ہے کہ دورانِ سفر روزہ رکھنے میں اجر وثواب نہیں ہے یا روزہ رکھنا گناہ ہے۔ یہ حکم اس صورت میں جبکہ سفر کے دورانِ روزہ رکھنے میں تکلیف میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو لیکن اگر ایسا نہیں ہے اور روزہ رکھ لیا تو گناہ نہیں ہے۔

۲۲۹۲: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اَتٰى قُدَيْدًا ثُمَّ اَفْطَرَ حَتّٰى اَتٰى مَكَّةَ.

۲۲۹۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے تھے یہاں تک کہ مقام قدید پہنچ گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ افطار فرمایا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔

۲۲۹۳: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ ابْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَامَ فِي السَّفَرِ حَتّٰى اَتٰى قُدَيْدًا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ فَاَفْطَرَهُوَ وَاَصْحَابُهٗ.

۲۲۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت سفر روزہ رکھا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قدید (مقام) میں تشریف لائے پھر ایک پیالہ دودھ کا طلب فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے وہ دودھ پیا۔

۱۲۰۱: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مَنْصُوْرٍ

باب: راوی حدیث منصور کے اختلاف سے متعلق

۲۲۹۴: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى اَتٰى عُسْفَانَ فَدَعَا بِقَدَحٍ فَشَرِبَ قَالَ شُعْبَةُ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ.

۲۲۹۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت روزہ (ماہِ رمضان) میں مکہ کی طرف نکلے۔ یہاں تک کہ مقام عسفان پہنچ گئے وہاں پر آپ نے ایک پیالہ دودھ کا منگوایا اور پیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس کا دل چاہے سفر میں روزہ رکھے اور جس کا دل چاہے چھوڑ دے۔

۲۲۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا يَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ اَفْطَرَ.

۲۲۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں ماہ رمضان میں سفر فرمایا۔ یہاں تک کہ مقام عسفان میں داخل ہوئے پھر آپ نے ایک برتن منگوایا اور دن میں پانی پی لیا۔ لوگ دیکھتے رہے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا۔

۲۲۹۶: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ وَيُفْطِرُ.

۲۲۹۶: حضرت عوام بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مجاہد سے عرض کیا دورانِ سفر رکھنا کیسا ہے؟ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے بھی تھے اور افطار بھی فرماتے تھے۔

۲۲۹۷: اَخْبَرَنِیْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحٰقَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُجَاهِدٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَامَ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاَفْطَرَ فِی السَّفَرِ۔

۲۲۹۷: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان میں روزے رکھے اور حالت سفر میں روزہ افطار (ترک) بھی فرمایا۔

۱۲۰۲: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ فِیْ حَدِيْثِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو فِيْهِ

باب: حضرت حمزہ بن عمرو کی روایت میں حضرت سلیمان بن یسار کے متعلق راویوں کا اختلاف

۲۲۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیِّ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنِ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ قَالَ اِنْ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا اِنْ شِئْتَ صُمْتَ وَاِنْ شِئْتَ اَفْطَرْتَ۔

۲۲۹۸: حضرت حمزہ بن عمر اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا دورانِ سفر روزہ رکھنا کیسا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تمہارا دل چاہے تو روزہ رکھ لو اور دل چاہے تو نہ رکھو۔

۲۲۹۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِثْلَهٗ مُرْسَلٌ۔

۲۲۹۹: اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ وہی ہے جو سابقہ حدیث میں مذکور ہوا ان تمام احادیث کا ایک ہی مطلب ہے لیکن الفاظ میں معمولی فرق ہے۔

۲۳۰۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ اَبِیْ اَنَسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حَمْزَةَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَصُوْمَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تُفْطِرَ فَاَفْطِرْ۔

۲۳۰۰: حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا دورانِ سفر روزہ رکھنا کیسا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تمہارا دل چاہے تو روزہ رکھ لو اور دل چاہے تو نہ رکھو۔

۲۳۰۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِیْ اَنَسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَصُوْمَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تُفْطِرَ فَاَفْطِرْ۔

۲۳۰۱: حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عہد نبوی میں مسلسل روزے رکھتا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا میں دوران سفر مسلسل روزے رکھا کروں؟ آپ نے فرمایا: تمہارا اگر دل چاہے تو روزہ رکھو اور اگر دل چاہے تو افطار کرو۔

۲۳۰۲: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ وَاللَّيْثُ فَذَكَرَ آخَرَ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ.

۲۳۰۲: حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا میں دورانِ سفر مسلسل روزے رکھا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اگر دل چاہے تو روزہ رکھو اور اگر دل چاہے تو افطار کرو۔

۲۳۰۳: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَصُوْمَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تُفْطِرَ فَاَفْطِر.

۲۳۰۳: حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا سفر میں روزے کے بارے میں۔ فرمایا: تمہارا دل چاہے تو (سفر میں) روزہ رکھ لو اور اگر تمہارا دل چاہے تو نہ رکھو۔

۲۳۰۴: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَحَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَانِيْ جَمِيْعًا عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ اَسْرُدُ الصِّيَامَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْرُدُ الصِّيَامَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ.

۲۳۰۴: حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی قوت محسوس کرتا ہوں۔ کیا مجھ پر دورانِ سفر (روزہ رکھنے میں) کسی قسم کا کوئی گناہ ہے؟ فرمایا: بے شک یہ رخصت ہے سفر میں اگر چاہے تو روزہ رکھ لے ورنہ افطار کر دے۔

۲۳۰۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ اَسْرُدُ الصِّيَامَ اَفَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ.

۲۳۰۵: حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کیا میں دورانِ سفر روزہ رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا دل چاہے تو تم روزہ رکھ لو اور اگر دل چاہے تو روزہ نہ رکھو۔

۲۳۰۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ ابْنُ اَبِيْ اَنَسٍ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا مُرَاوِحٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ رَجُلًا يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ.

۲۳۰۶: حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں تو کیا میں دورانِ سفر بھی رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو روزہ رکھ لو اور اگر دل چاہے تو روزہ نہ رکھو۔

۱۲۰۳: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عُرْوَةَ فِيْ حَدِيْثِ حَمْزَةَ فِيْهِ

۲۳۰۷: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرٌو وَذَكَرَ آخَرَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْ مُرَاوِحٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَجِدُ فِیَّ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِی السَّفَرِ فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ قَالَ هِیَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ اَخَذَبِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ.

باب: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ پر اختلاف

۲۳۰۷: حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ دورانِ سفر روزہ رکھا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں تو کیا (ایسا کرنے میں) مجھ پر کسی قسم کا کوئی گناہ ہے؟ فرمایا: یہ ایک رخصت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ پس جو شخص یہ رخصت حاصل کرے تو بہتر ہے اور جو شخص روزہ رکھنا چاہے تو اس پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے۔

۱۲۰۴: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِيْهِ

۲۳۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیِّ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ فِی السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ.

۲۳۰۹: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ اللَّانِیُّ بِالْكُوْفَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيْمِ الرَّازِیُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَجُلٌ اَصُوْمُ اَفَاَصُوْمُ فِی السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ.

۲۳۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ حَمْزَةَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصُوْمُ فِی السَّفَرِ وَ كَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ.

باب: اس حدیث میں حضرت ہشام بن عروہ پر اختلاف سے متعلق

۲۳۰۸: حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (وہ دورانِ سفر روزہ رکھا کرتے تھے) انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو روزہ رکھ لو اور اگر دل چاہے تو تم روزہ نہ رکھو۔

۲۳۰۹: حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (وہ دورانِ سفر روزہ رکھا کرتے تھے) انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو روزہ رکھ لو اور اگر دل چاہے تو تم روزہ نہ رکھو۔

۲۳۱۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا میں دورانِ سفر روزہ رکھوں؟ اور وہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو تم روزہ رکھ لو اور دل چاہے تو تم روزہ نہ رکھو۔

۲۳۱۱: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ حَمْزَةَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَصُوْمُ فِی السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ.

۲۳۱۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا میں دورانِ سفر روزہ رکھوں؟ اور وہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو تم روزہ رکھ لو اور دل چاہے تو تم روزہ نہ رکھو۔

۲۳۱۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِیَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ وَكَانَ رَجُلًا يَسْرُدُ الصِّيَامَ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ.

۲۳۱۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا میں دورانِ سفر روزہ رکھوں؟ اور وہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو تم روزہ رکھ لو اور دل چاہے تو تم روزہ نہ رکھو۔

۱۲۰۵: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَبِیْ نَضْرَةَ الْمنذر بن مالك بن قطعة فيه

باب: زیرِ نظر حدیث مبارکہ میں حضرت ابونضرہ پر اختلاف سے متعلق

۲۳۱۳: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِیِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ فِیْ رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ لَا يَعِيْبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا يَعِيْبُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

۲۳۱۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ماہِ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے۔ ہم میں سے کوئی روزہ رکھتا اور کوئی نہ رکھتا۔ نہ روزہ دار افطار والے پر عیب لگاتے اور نہ افطار والے روزہ دار پر کوئی عیب لگاتے (یعنی اس معاملے پر ایک دوسرے پر تنقید نہیں کرتے تھے)۔

۲۳۱۴: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْوَاسِطِیُّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ وَلَا يَعِيْبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا يَعِيْبُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

۲۳۱۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ماہِ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے۔ ہم میں سے کوئی روزہ رکھتا اور کوئی نہ رکھتا۔ نہ روزہ دار افطار والے پر عیب لگاتے اور نہ افطار والے روزہ دار پر کوئی عیب لگاتے (یعنی اس معاملے پر ایک دوسرے پر تنقید نہیں کرتے تھے)۔

۲۳۱۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَامَ بَعْضُنَا وَاَفْطَرَ بَعْضُنَا.

۲۳۱۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا تو ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے افطار کیا۔

۲۳۱۶: اَخْبَرَنِیْ اَیُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ الْمُنْذِرِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُمَا سَافَرَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَیَصُوْمُ الصَّائِمُ وَیُفْطِرُ الْمُفْطِرُ وَلَا یَعِیْبُ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ.

۲۳۱۶: حضرت ابوسعید اور حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں سفر کیا۔ دورانِ سفر ہم میں سے کوئی روزہ سے ہوتا تھا اور کوئی افطار کرتا۔ اور (اس معاملے میں) کوئی ایک دوسرے پر عیب نہ لگاتا۔

۱۲۰۶: باب اَلرُّخْصَةُ لِلْمُسَافِرِ اَنْ یَّصُوْمَ بَعْضًا وَیُفْطِرُ بَعْضًا

باب: مسافر کے لیے ماہِ رمضان میں اس کا اختیار ہے کہ وہ کچھ دن روزہ رکھے اور کچھ دن نہ رکھے

۲۳۱۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَامَ الْفَتْحِ صَائِمًا فِیْ رَمَضَانَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالْکَدِیْدِ اَفْطَرَ.

۲۳۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ مکرمہ کی فتح ہوا۔ آپ حالت روزہ میں (مدینہ سے) باہر تشریف لائے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام قدید پہنچے تو آپ نے روزہ افطار فرمایا۔

۱۲۰۷: باب اَلرُّخْصَةُ فِی الْاِفْطَارِ لِمَنْ حَضَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَصَامَ ثُمَّ سَافَرَ

باب: جوکوئی ماہ رمضان میں روزہ رکھے پھر وہ سفر کرے تو روزہ توڑ سکتا ہے

۲۳۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِیَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ اَفْطَرَ حَتّٰی دَخَلَ مَکَّةَ فَافْتَتَحَ مَکَّةَ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی السَّفَرِ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَ مَنْ شَاءَ اَفْطَرَ.

۲۳۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت روزہ میں سفر شروع فرمایا جب مقام عسفان پر پہنچے تو آپ نے ایک پانی کا برتن طلب فرما کر پانی نوش فرمایا تا کہ لوگ دیکھ لیں۔ پھر آپ نے روزہ نہیں رکھا یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں دورانِ رمضان داخل ہوئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت سفر میں روزہ رکھا اور روزہ افطار بھی کیا۔ پس جس کا دل چاہے روزہ رکھے اور جس کا دل چاہے روزہ افطار کر لے۔

۱۲۰۸: باب وَضْعُ الصِّیَامِ عَنِ الْحُبْلٰی وَالْمُرْضِعِ

باب: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ کی معافی سے متعلق احادیث

۲۳۱۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ

۲۳۱۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول

ابْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ وُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٌ مِنْهُمْ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ اِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ لِلْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ.

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: آؤ کھانا کھا لو۔ میں نے عرض کیا میرا روزہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ اور آدھی نماز معاف فرما دی ہے۔ اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کا روزہ معاف کر دیا ہے۔

تشریح ☆ یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ حاملہ خاتون کو روزہ رکھنے میں خود کو یا بچہ کو نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ ہو لیکن بعد میں قضا رکھنا لازم ہے۔ اسلام نے خواتین پر جو خصوصی احسانات فرمائے ہیں یہ بھی ان میں سے ایک ہے۔ (جامی)

۱۲۰۹: باب تَأْوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ [البقرة: ۱۸۴]

باب: آیت کریمہ: ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ کی تفسیر کا بیان

۲۳۲۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلٰى سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ كَانَ مَنْ اَرَادَ مِنَّا اَنْ يُفْطِرَ وَ يَفْتَدِيَ حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا.

۲۳۲۰: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت کریمہ: ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ نازل ہوئی یعنی جو شخص روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو وہ ایک مسکین کو کھانا اور اگر روزہ نہ رکھنا چاہے تو وہ فدیہ ادا کر دے یہاں تک کہ اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

روزہ کے فدیہ سے متعلق:

مذکورہ آیت کریمہ سے بظاہر طاقت ور شخص کیلئے روزہ نہ رکھنے کی صورت میں فدیہ ادا کرنے کی اجازت معلوم ہوتی ہے لیکن واضح رہے کہ یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا اور یہ حکم دوسری آیت کریمہ: فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ سے منسوخ ہو گیا اور اب حکم یہی ہے کہ اگر روزہ رمضان میں رکھنے کی صورت میں نقصان کا اندیشہ ہو یعنی ایسا سخت مریض ہو کہ روزہ نہ رکھ سکے یا سفر کی حالت ہو تو بعد میں روزہ کی قضا کرے اور سخت مریض اور شیخ فانی کے واسطے روزہ کا فدیہ ادا کرنا درست ہے اور آج کل کے اعتبار سے ایک روزہ کا فدیہ ایک کلو چھ سو تینتیس گرام گیہوں' آٹا یا چاول یا اس کی قیمت ہے۔

۲۳۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ

۲۳۲۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ جن حضرات روزہ رکھنا فرض ہے ان کو ایک

عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَ عَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ یُطِیْقُوْنَهٗ یُكَلَّفُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ وَاحِدٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا طَعَامُ مِسْكِیْنٍ آخَرَ لَیْسَتْ بِمَنْسُوْخَةٍ فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ لَا یُرَخَّصُ فِیْ هٰذَا اِلَّا لِلَّذِیْ لَا یُطِیْقُ الصِّیَامَ اَوْ مَرِیْضٌ لَا یُشْفٰی.

مسکین کو کھانا کھلانا چاہیے اگر کوئی دوسرے مسکین کو کھانا دے تو وہ اس کے لیے اچھا ہے لیکن روزہ رکھنا بہتر ہے۔ واضح رہے کہ یہ آیت کریمہ منسوخ نہیں بلکہ اس شخص کے لیے رخصت ہے جو روزہ کی طاقت نہیں رکھتا۔ جس طرح کمزور شخص جس کو روزہ رکھنے سے نقصان کا اندیشہ ہے یا ایسا بیمار جو تندرست نہیں ہوتا بلکہ مسلسل بیمار رہتا ہے۔

۱۲۱۰: باب وَضْعِ الصِّیَامِ عَنِ الْحَائِضِ

باب: حائضہ کیلئے روزہ نہ رکھنے کی اجازت

۲۳۲۲: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِیٌّ یَعْنِی ابْنَ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِیَّةِ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ اَتَقْضِی الْحَائِضُ الصَّلَاةَ اِذَا طَهُرَتْ قَالَتْ اَحَرُوْرِیَّةٌ اَنْتِ كُنَّا نَحِیْضُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ فَیَاْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا یَاْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ.

۲۳۲۲: حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حائضہ خاتون جب حیض سے پاک ہو جائے تو کیا وہ نماز کی قضا کرے؟ انہوں نے کہا کیا تم حروریہ تو نہیں ہو؟ عہد نبوی میں جب ہمیں حیض آتا تھا تو حیض سے پاک ہونے کے بعد آپ ہمیں روزہ کی قضا کا حکم دیتے مگر نماز کے قضا کا نہیں۔

''حرور'' کی تشریح:

حرور شہر کوفہ کے نزدیک ایک جگہ کا نام ہے یہ نسبت اسی حرور کی جانب ہے۔ خارجی لوگ اس جگہ کھڑے ہوا کرتے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس جگہ ان کو قتل فرمایا تھا۔ وہ لوگ مسائل دُنیا میں سختی اور تشدد سے کام لیا کرتے تھے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون سے یہی فرمایا کہ اپنے کلام سے تم مجھ کو حروری معلوم ہوتی ہو یعنی کیا تم خارجی فرقہ کی خاتون ہو؟

۲۳۲۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ یُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ لَیَكُوْنُ عَلَیَّ الصِّیَامُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَقْضِیْهِ حَتّٰی یَجِیْءَ شَعْبَانُ.

۲۳۲۳: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رمضان کے روزے مجھ پر لازم ہوتے تو میں ان کی قضا نہیں کرتی تھی یہاں تک کہ ماہِ شعبان آ جاتا (تو قضاء کرتی)۔

۱۲۱۱: باب اِذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ اَوْقَدِمَ الْمُسَافِرُ فِیْ رَمَضَانَ هَلْ یَصُوْمُ بَقِیَّةَ یَوْمِهٖ

باب: حائضہ جب پاک ہو جائے یا ماہِ رمضان میں سفر سے واپسی ہو جائے جبکہ دن باقی ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

۲۳۲۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ اَبُوْحَصِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَكَلَ الْيَوْمَ فَقَالُوْا مِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ لَّمْ يَصُمْ قَالَ فَاَتِمُّوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَابْعَثُوْا اِلٰى اَهْلِ الْعَرُوْضِ فَلْيُتِمُّوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ.

۲۳۲۴: محمد بن صیفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کے دن فرمایا تم میں سے آج کے دن کسی شخص نے کچھ کھایا ہے؟ لوگوں نے کہا ہم میں سے بعض حضرات روزہ سے ہیں اور کچھ کا روزہ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم باقی دن مکمل کر لو (یعنی باقی دن کچھ نہ کھاؤ پیو) اور قریبی آبادیوں میں یہ کہلوایا کہ باقی دن پورا کریں۔

۱۲۱۲: باب اِذَا لَمْ يَجْمَعْ مِنَ اللَّيْلِ هَلْ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مِنَ التَّطَوُّعِ

باب: اگر رات میں روزہ کی نیت نہ کی ہو تو کیا دن میں نفلی روزہ رکھنا درست ہے؟

۲۳۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اَذِّنْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مَنْ كَانَ اَكَلَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَكَلَ فَلْيَصُمْ.

۲۳۲۵: حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک دن کسی آدمی سے ارشاد فرمایا کہ عاشورہ کے دن اعلان کر دو کہ جس شخص نے کھانا کھالیا ہے وہ دن کے باقی حصہ میں کچھ نہ کھائے پیے اور جس نے نہیں کھایا تو وہ شخص روزہ رکھے۔

۱۲۱۳: باب النِّيَّةُ فِي الصِّيَامِ وَالْاِخْتِلَافُ عَلٰى طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بْنِ طَلْحَةَ فِيْ خَبَرِ عَائِشَةَ فِيْهِ

روزہ کی نیت اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں طلحہ بن یحییٰ کے متعلق اختلاف

۲۳۲۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ مَرَّ بِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَقَدْ اُهْدِيَ اِلَيَّ حَيْسٌ فَخَبَاْتُ لَهٗ مِنْهُ وَكَانَ يُحِبُّ الْحَيْسَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَخَبَاْتُ لَكَ مِنْهُ قَالَ اَدْنِيْهِ اَمَا اِنِّيْ قَدْ اَصْبَحْتُ وَاَنَا صَائِمٌ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَوْمِ الْمُتَطَوِّعِ مَثَلُ الرَّجُلِ يُخْرِجُ مِنْ مَالِهِ الصَّدَقَةَ فَاِنْ

۲۳۲۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن تشریف لائے اور دریافت فرمایا: کھانے کے لیے کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا میرا تو روزہ ہے۔ پھر دوسرے روز تشریف لائے تو میرے پاس حیس (کھجور' پنیر' گھی اور پنیر سے تیار کردہ کھانا) آیا تھا۔ میں نے آپ کے لئے اسے بچا کر رکھا کیونکہ آپ اسے پسند فرماتے تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس کچھ حیس جو میں نے آپ کے لئے رکھا ہے۔ فرمایا لے آؤ۔ پھر آپ نے وہ تناول فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا: نفلی روزہ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنے مال میں سے (نفل) صدقہ نکالے اب اس کو اختیار ہے چاہے وہ صدقہ

شَاءَ اَمْضَاهَا وَاِنْ شَاءَ حَبَسَهَا.

دے یا نہ دے۔

تشریح ☆ حیس عرب کا ایک مشہور کھانا ہے جو کہ کھجور، پنیر، گھی اور آٹے وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے اور عرب اِس کھانے کو بڑے شوق سے تناول کرتے ہیں۔

۲۳۲۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ اَنْبَانَا شَرِيْكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَارَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوْرَةً قَالَ اَعِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَيْسَ عِنْدِيْ شَيْءٌ قَالَ فَاَنَا صَائِمٌ قَالَتْ ثُمَّ دَارَ عَلَيَّ الثَّانِيَةَ وَقَدْ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَجِئْتُ بِهٖ فَاَكَلَ فَعَجِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتَ عَلَيَّ وَاَنْتَ صَائِمٌ ثُمَّ اَكَلْتَ حَيْسًا قَالَ نَعَمْ يَا عَائِشَةُ اِنَّمَا مَنْزِلَةُ مَنْ صَامَ فِيْ غَيْرِ رَمَضَانَ اَوْغَيْرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ اَوْ فِي التَّطَوُّعِ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ اَخْرَجَ صَدَقَةَ مَالِهٖ فَجَادَ مِنْهَا بِمَا شَاءَ فَاَمْضَاهُ وَبَخِلَ مِنْهَا بِمَا بَقِيَ فَاَمْسَكَهٗ.

۲۳۲۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے اور دریافت فرمایا کچھ کھانے کو ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا میرا تو روزہ ہے۔ پھر جب آپ دوبارہ تشریف لائے تو میرے پاس حیس (پنیر) کا حصہ پہنچا تھا۔ میں اس کو لے کر آپؐ کے پاس حاضر ہوئی۔ آپؐ نے وہ حیس تناول فرمایا۔ مجھے اس پر تعجب ہوا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ جب پہلی مرتبہ تشریف لائے تھے تو آپ کا روزہ تھا پھر آپؐ نے حیس کھالیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہاں اے عائشہ! جو کوئی روزہ رکھے اگر وہ روزہ ماہِ رمضان کا نہ ہو نہ ہی رمضان کی قضا کا یا نفلی روزہ ہو تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اپنے مال سے صدقہ نکالا اس کے بعد جس قدر چاہا سخاوت کر کے اس میں سے دیا اور جس قدر چاہا کنجوسی کر کے اس میں رکھ لیا۔

۲۳۲۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيْءُ وَيَقُوْلُ هَلْ عِنْدَكُمْ غَدَاءٌ فَنَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَاَتَانَا يَوْمًا وَقَدْ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا نَعَمْ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ قَالَ اَمَا اِنِّيْ قَدْ اَصْبَحْتُ اُرِيْدُ الصَّوْمَ فَاَكَلَ خَالَفَهٗ قَاسِمُ بْنُ يَزِيْدَ.

۲۳۲۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کچھ کھانے کو ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ پھر فرمایا میں روزہ سے ہوں۔ پھر ایک دن (دوبارہ) تشریف لائے تو ہمارے پاس حیس آیا ہوا تھا۔ دریافت فرمایا کچھ کھانے کو ہے؟ ہم نے عرض کیا حیس کا حصہ آیا ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: میں نے صبح کو روزے کی نیت کر لی تھی پھر کھانا کھایا۔

۲۳۲۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقُلْنَا اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ قَدْ جَعَلْنَا

۲۳۲۹: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے ہاں تشریف لائے۔ پس ہم نے عرض کیا ہمارے پاس حیس آیا تھا ہم نے اُس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ رکھ لیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا میں روزہ سے ہوں۔ پھر

لَكَ مِنْهُ نَصِيبًا فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَأَفْطَرَ.

آپ نے روزہ توڑ ڈالا۔

۲۳۳۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ أَصْبَحَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ تُطْعِمِينِيهِ فَنَقُولُ لَا فَيَقُولُ صَائِمٌ ثُمَّ جَاءَ هَا بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَتْ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ مَاهِيَ قَالَتْ حَيْسٌ قَالَ قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ.

۲۳۳۰: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے جبکہ آپ روزہ رکھے ہوئے تھے۔ اور دریافت فرمایا کچھ کھانے کو ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا میں روزہ سے ہوں۔ پھر آپ دوبارہ ایک دن تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا ہمارے پاس (حیس کا) حصہ آیا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا چیز ہے؟ ہم نے کہا حیس۔ فرمایا: میں نے تو روزہ رکھا تھا پھر آپ نے وہ تناول فرمالیا۔

۲۳۳۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ.

۲۳۳۱: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے ہاں تشریف لائے اور دریافت فرمایا: تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے؟ ہم نے عرض کیا جی نہیں۔ آپ نے فرمایا میرا تو روزہ ہے۔

۲۳۳۲: أَخْبَرَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَعْنٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ وَمُجَاهِدٌ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَاهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَقُلْتُ لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا آخَرَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّا قَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَدَعَا بِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ.

۲۳۳۲: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کچھ کھانے کو ہے؟ ہم نے جواب دیا نہیں۔ فرمایا میرا تو روزہ ہے۔ پھر آپ دوبارہ ایک دن تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا ہمارے پاس حیس کا تحفہ آیا ہے۔ چنانچہ حیس منگوایا گیا۔ آپ نے فرمایا میں نے تو صبح روزے کی نیت تھی۔ پھر آپ نے اس میں سے کچھ تناول فرمالیا۔

۲۳۳۳: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ابْنِ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ وَأُمِّ كُلْثُومٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُوعَبْدِالرَّحْمٰنِ وَقَدْ رَوَاهُ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ.

۲۳۳۳: حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اُمّ کلثوم نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی قسم کی روایت نقل کی ہے۔

۲۳۳۴: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ

۲۳۳۴: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا

اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ طَعَامٍ قُلْتُ لَا قَالَ إِذًا أَصُوْمُ قَالَتْ وَدَخَلَ عَلَيَّ مَرَّةً أُخْرٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ إِذًا أُفْطِرُ الْيَوْمَ وَقَدْ فَرَضْتُ الصَّوْمَ.

تو میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ پھر جب آپ (دوبارہ) تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس حیس کا حصہ آیا ہے۔آپ نے فرمایا میں روزہ افطار کر لیتا ہوں گرچہ میں روزہ فرض اورلازم کر چکا تھا۔

۱۲۱۴: باب ذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ حَفْصَةَ فِيْ ذٰلِكَ

باب: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں راویوں کے اختلاف سے متعلق حدیث

۲۳۳۵: أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ شُرَحْبِيْلَ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَّمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ.

۲۳۳۵: اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو شخص روزہ کی نیت نہ کرے وقت فجر سے قبل تو اس کا روزہ نہیں ہوگا۔

۲۳۳۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَّمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ.

۲۳۳۶: اُم المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو شخص روزہ کی نیت نہ کرے وقت فجر سے قبل تو اس کا روزہ نہیں ہوگا۔

۲۳۳۷: أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ أَشْهَبَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ وَذَكَرَ آخَرَ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَلَا يَصُوْمُ.

۲۳۳۷: امّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جو شخص روزہ کی نیت فجر نکلنے سے قبل کرے تو وہ روزہ رکھ لے۔

۲۳۳۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ لَّمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا صِيَامَ لَهُ.

۲۳۳۸: اُم المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو شخص روزہ کی نیت نہ کرے وقت فجر سے قبل تو اس کا روزہ نہیں ہوگا۔

۲۳۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَصُوْمُ.

۲۳۳۹: حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جو شخص رات سے ہی روزہ کی نیت نہ کرے تو وہ شخص روزہ نہ رکھے۔

۲۳۴۰: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِیِّ ﷺ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعْ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۲۳۴۰: اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جو فجر نکلنے سے قبل نیت نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہے۔

۲۳۴۱: اَخْبَرَنِیْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيْسٰی قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَاصِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يُجْمِعْ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۲۳۴۱: اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جو فجر نکلنے سے قبل نیت نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہے۔

۲۳۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حَبَّانٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۲۳۴۲: اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جو فجر نکلنے سے قبل نیت نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہے۔

۲۳۴۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَاصِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۲۳۴۳: اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جس نے روزہ کی نیت نہیں کی فجر سے قبل تو وہ شخص روزہ نہ رکھے۔

۲۳۴۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَاصِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ اَرْسَلَهٗ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ.

۲۳۴۴: اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جس نے روزہ کی نیت نہیں کی فجر سے قبل تو وہ شخص روزہ نہ رکھے۔

۲۳۴۵: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ مِثْلَهٗ لَا يَصُوْمُ اِلَّا مَنْ اَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۲۳۴۵: اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا و حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس نے روزہ کی نیت نہیں کی فجر سے قبل تو وہ شخص روزہ نہ رکھے۔

۲۳۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا

۲۳۴۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا لَمْ يُجْمِعِ الرَّجُلُ الصَّوْمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَصُمْ.

جس نے روزہ کی نہیں کی فجر سے قبل تو وہ شخص روزہ نہ رکھے۔

۲۳۴۷: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ اِلَّا مَنْ اَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۲۳۴۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس نے روزہ کی نیت نہیں کی فجر سے قبل تو وہ شخص روزہ نہ رکھے۔

۱۲۱۵: باب صَوْمُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامِ

باب: حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ سے متعلق

۲۳۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمًا وَ اَحَبُّ الصَّلَاةِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَ يَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَ يَنَامُ سُدُسَهُ.

۲۳۴۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام روزوں سے اللہ کو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ پسند ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے اور تمام نمازوں میں اللہ کو حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز پسند ہے۔ وہ آدھی رات تک سویا کرتے تھے اور تہائی رات سے بیدار رہتے پھر وہ رات کے چھٹے حصہ میں سوتے تھے۔

عبادتِ داؤدیؑ:

مطلب یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام بارہ گھنٹے کی رات میں سے چھ گھنٹے آرام فرماتے اس کے بعد وہ تین گھنٹے تک بیدار رہتے پھر وہ دو گھنٹے تک آرام فرماتے۔

۱۲۱۶: باب صَوْمُ النَّبِيِّ بِاَبِيْ هُوَ وَ اُمِّيْ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لِلْخَبَرِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ!

۲۳۴۹: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ.

۲۳۴۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض میں افطار نہیں فرماتے تھے نہ سفر میں اور نہ حالت قیام میں۔

۲۳۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ

۲۳۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے آپؐ اب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَ يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَصُوْمَ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا غَيْرَ رَمَضَانَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ.

افطار نہیں فرمائیں گے اور جب چھوڑتے تو ہم خیال کرتے کہ اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ماہِ رمضان کے علاوہ کبھی ایک ماہ تک مسلسل روزے نہیں رکھے۔

ایامِ بیض کے روزے:

مطلب یہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳ ویں' ۱۴ ویں' ۱۵ ویں تاریخ کا روزہ نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ بلکہ حالتِ سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایامِ بیض کے روزے رکھتے تھے۔

۲۳۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَّادٌ عَنْ مَرْوَانَ اَبِیْ لُبَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يُفْطِرَ وَ يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَصُوْمَ.

۲۳۵۱: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزے رکھتے تو ہم خیال کرتے کہ اب آپ افطار نہیں فرمائیں گے اور جب آپ افطار فرماتے تو ہم خیال کرتے کہ اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔

۲۳۵۲: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَرَاَ الْقُرْآنَ كُلَّهٗ فِیْ لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا قَطُّ كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ.

۲۳۵۲: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے علم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی رات میں کبھی تلاوت کے دوران قرآن پاک مکمل کیا ہو یا ساری رات عبادت فرمائی ہو یا کسی ماہ رمضان کے علاوہ پورے کے پورے روزے رکھے ہوں۔

۲۳۵۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا رَمَضَانَ.

۲۳۵۳: حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ سے نبی کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا: آپ روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ اب آپ روزے ہی رکھیں گے۔ پھر افطار فرماتے تو ہم خیال کرتے کہ اب افطار ہی فرمائیں گے۔ رسول اللہ نے' جب سے آپ مدینہ تشریف لائے' رمضان کے علاوہ کسی ماہ کے پورے روزے نہیں رکھے۔

۲۳۵۴: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ اَبِیْ قَيْسٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ اَحَبُّ الشُّهُوْرِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنْ يَصُوْمَهٗ شَعْبَانُ بَلْ كَانَ يَصِلُهٗ بِرَمَضَانَ.

۲۳۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مہینوں میں روزوں کے لیے شعبان کا مہینہ پسند تھا۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ کو ماہِ رمضان کے ساتھ ملا دیا کرتے تھے۔

۲۳۵۵: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ وَ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ وَذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُمَا اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ مَا یُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ مَا یَصُوْمُ وَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ شَهْرٍ اَكْثَرَ صِیَامًا مِنْهُ فِیْ شَعْبَانَ.

۲۳۵۵: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روزے رکھا کرتے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے افطار ہی نہ فرمائیں گے اور میں نے نہیں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کسی ماہ کے ماہِ شعبان سے زیادہ روزے رکھتے۔

۲۳۵۶: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ لَا یَصُوْمُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ.

۲۳۵۶: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی دو ماہ پے در پے مسلسل روزے نہ رکھتے ماہِ شعبان کے علاوہ اور ماہِ رمضان کے (یعنی ان دو ماہ میں آپؐ روزوں میں تسلسل رکھتے)۔

۲۳۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ كَانَ لَا یَصُوْمُ اَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ یَصُوْمُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَامًّا اِلَّا شَعْبَانَ وَ یَصِلُ بِهٖ رَمَضَانَ.

۲۳۵۷: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ شعبان کے علاوہ کسی اور ماہ میں مسلسل روزے نہ رکھتے اور شعبان کے روزوں کو آپ ماہِ رمضان کے روزوں سے ملا دیتے تھے۔

۲۳۵۸: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ یَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِشَهْرٍ اَكْثَرَ صِیَامًا مِنْهُ لِشَعْبَانَ كَانَ یَصُوْمُهٗ اَوْ عَامَّتَهٗ.

۲۳۵۸: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ میں ماہِ شعبان کے علاوہ زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے البتہ ماہِ شعبان کے زیادہ تر حصہ میں آپؐ روزے رکھتے۔

۲۳۵۹: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِیْلًا.

۲۳۵۹: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ شعبان کے روزے رکھتے البتہ کچھ دن افطار فرماتے۔

۲۳۶۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَحِیْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَیْرِ ابْنِ نُفَیْرٍ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ.

۲۳۶۰: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پورے ماہِ شعبان میں روزے رکھتے تھے۔

۲۳۶۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ قَیْسٍ اَبُوالْغُصْنِ شَیْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْسَعِیْدٍ الْمُقْبُرِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ

۲۳۶۱: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا میں آپ کو ماہِ شعبان کے علاوہ کسی اور ماہ میں اس طرح روزے رکھتا ہوئے نہیں دیکھتا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَرَكَ تَصُوْمُ شَهْرًا مِنَ الشُّهُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذٰلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَ رَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيْهِ الْاَعْمَالُ اِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَاُحِبُّ اَنْ يُرْفَعَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ.

یہ مہینہ وہ ہے کہ جس کی برکت (اور عظمت) سے لوگ غافل ہیں اور ماہِ رجب اور ماہِ رمضان کے درمیان یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں انسان کے اعمال اللہ کے پاس اٹھائے جاتے ہیں اور میری خواہش ہے کہ جس وقت میرا عمل پیش ہو میں روزہ سے ہوں۔

۲۳۶۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ اَبُوالْغُصْنِ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَعِيْدِ الْمُقْبُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ تَصُوْمُ حَتّٰى لَا تَكَادَ تُفْطِرُ وَ تُفْطِرُ حَتّٰى لَا تَكَادَ اَنْ تَصُوْمَ اِلَّا يَوْمَيْنِ اِنْ دَخَلَا فِيْ صِيَامِكَ وَ اِلَّا صُمْتَهُمَا قَالَ اَيُّ يَوْمَيْنِ قُلْتُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ قَالَ ذَانِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيْهِمَا الْاَعْمَالُ عَلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَاُحِبُّ اَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ.

۲۳۶۲: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ جب روزے رکھتے ہیں تو اس قدر رکھتے ہیں کہ یوں لگتا ہے اب افطار نہ فرمائیں گے اور جب افطار فرماتے ہیں تو لگتا ہے کہ کبھی روزے نہیں رکھیں گے اور جب آپ افطار فرماتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ دو دن کے علاوہ روزے نہیں رکھیں گے اگر وہ دو دن آپ کے روزوں میں آ جائیں تو بہتر ہے۔ نہیں تو آپ ان میں بھی روزہ رکھ لیتے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کون سے؟ میں نے کہا پیر اور جمعرات۔ فرمایا یہ وہ دن ہیں جن میں بندوں کے اعمال بارگاہِ خداوندی میں پیش کئے جاتے ہیں اور میری خواہش ہے کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں روزہ سے ہوں۔

۲۳۶۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَّابِ اَخْبَرَنِيْ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ الْغِفَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَعِيْدِ الْمُقْبُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَيُقَالُ لَا يُفْطِرُ وَ يُفْطِرُ فَيُقَالَ لَا يَصُوْمُ.

۲۳۶۳: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر روزے رکھا کرتے۔ پس لوگ کہتے اب افطار نہیں ہوں گے پھر جب افطار فرماتے تو لوگ کہتے کہ اب روزے نہیں رکھیں گے۔

۲۳۶۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ.

۲۳۶۴: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن کے روزے کا (خاص) خیال فرماتے تھے۔

۲۳۶۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ دَاوُدَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ثَوْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۲۳۶۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن کے روزے کا (خاص) خیال فرماتے

يَتَحَرَّى يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ.

تھے۔

۲۳۶۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ.

۲۳۶۶: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن کے روزے کا (خاص) خیال فرماتے تھے۔

۲۳۶۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتَحَرَّى يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ.

۲۳۶۷: اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن کا خیال (خاص اہتمام) فرمایا کرتے تھے۔

۲۳۶۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ ابْنِ الشَّهِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ سَوَاءٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ.

۲۳۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

۲۳۶۹: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ سَوَاءٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ مِنْ هٰذِهِ الْجُمُعَةِ وَالْإِثْنَيْنِ مِنَ الْمُقْبِلَةِ.

۲۳۶۹: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین روزے رکھا کرتے تھے ایک تو ہفتہ میں پیر اور جمعرات کو اور دوسرے ہفتہ کے پیر کو۔

۲۳۷۰: اَخْبَرَنِيْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ سَوَاءٍ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَيَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَمِنَ الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ.

۲۳۷۰: اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کی پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے پھر دوسرے ہفتہ کے پیر کو روزہ رکھتے تھے۔

۲۳۷۱: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ جَعَلَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ. وَكَانَ يَصُوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ.

۲۳۷۱: اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائیں طرف کی ہتھیلی کو دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔

۲۳۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ اَبِيْ اَنْبَاَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ وَقَلَّمَا يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۲۳۷۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں شروع سے (یعنی مہینہ کی پہلی تاریخ سے) تین روزے رکھا کرتے اور آپ جمعہ کے روزہ کم افطار کرتے (یعنی جمعہ کے دن زیادہ تر روزہ رکھا کرتے)

۲۳۷۳: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَاَنْ لَا اَنَامَ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ.

۲۳۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نماز چاشت کی دو رکعت پڑھنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا تم لوگ اُس وقت تک نہ سویا کرو جب تک کہ نمازِ وتر نہ پڑھ لو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ماہ تین روزے رکھنے کا حکم دیا۔

۲۳۷۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ عَاشُوْرَاءَ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَامَ يَوْمًا يَتَحَرّٰى فَضْلَهُ عَلَى الْاَيَّامِ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ.

۲۳۷۴: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا کہ عاشورہ کے روزے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ فرمایا مجھے اس کا علم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کے علاوہ کسی اور دن کا روزہ اور دنوں کے مقابلہ میں بہتر سمجھ کر رکھا ہو یعنی ماہِ رمضان اور عاشورہ کے دن کا۔

۲۳۷۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ اِنِّيْ صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ اَنْ يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ.

۲۳۷۵: حضرت حمید بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے معاویہؓ سے سنا' جبکہ وہ عاشورہ کے دن منبر پر تھے اور فرما رہے تھے کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم آج کے دن فرماتے تھے میں روزہ سے ہوں جس کا دل چاہے وہ روزہ رکھ لے۔

۲۳۷۶: اَخْبَرَنِيْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَاَتِهِ قَالَتْ حَدَّثَتْنِيْ بَعْضُ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَتِسْعًا مِّنْ ذِي الْحَجَّةِ وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ اَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيْسَيْنِ.

۲۳۷۶: حضرت ہنیدہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی اہلیہ سے سنا' انہوں نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ رضی اللہ عنہا نے بیان کہا کہ آپ عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ ذی الحجہ کے نو دن میں اور ہر ماہ کے تین دن میں ایک پہلے پیر اور دو جمعرات کو (روزہ رکھتے تھے)۔

۱۲۱۷: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَطَاءٍ فِي

باب: زیرِ نظر حدیث مبارکہ میں

الْخَبَرِ فِيهِ

عطاء راوی پر اختلاف

٢٣٧٧: اَخْبَرَنِیْ حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحٰرِثُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ.

٢٣٧٧: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا تو اس نے روزہ نہیں رکھا۔

٢٣٧٨: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ مُسَاوِرٍ عَنِ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِی الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ.

٢٣٧٨: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے تو اس شخص نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔

٢٣٧٩: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ وَعُقْبَةُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ.

٢٣٧٩: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے تو اس نے نہ تو روزہ رکھا نہ ہی افطار کیا۔

٢٣٨٠: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ.

٢٣٨٠: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشادفرمایا: جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے تو اس نے نہ تو روزہ رکھا نہ ہی افطار کیا۔

٢٣٨١: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَائِذٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ.

٢٣٨١: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے تو اس نے نہ تو روزہ رکھا نہ ہی افطار کیا۔

٢٣٨٢: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً اَنَّ اَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ

٢٣٨٢: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع پہنچی کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں پھر حدیث نقل کی۔ عطاء راوی نے بیان

عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ اَنِّيْ اَصُوْمُ اَسْرُدُ الصَّوْمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ لَا اَدْرِيْ كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْاَبَدِ لَاصَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ.

کیا کہ مجھے یہ بات یاد اور محفوظ نہیں لیکن اس قدر تو (بہرحال) یاد ہے کہ اس طریقہ سے کہا: جس شخص نے ہمیشہ روزے رکھے گویا اُس شخص نے روزے رکھے ہی نہیں۔

مستقل (مسلسل) روزہ رکھنا:

حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ یہ بات مناسب نہیں کہ انسان مستقل بارہ مہینہ روزہ ہی رکھتا رہے بلکہ کبھی روزہ رکھے اور کبھی چھوڑ دے (ماہ رمضان میں تو پورے ہی مسلسل روزے رکھے) اور جو شخص رمضان کے علاوہ مستقل روزے ہی رکھتا رہے تو گویا وہ شخص بھوک پیاس کے برداشت کرنے کا عادی ہو گیا اور روزہ رکھنے سے جو مقصد تھا وہ فوت ہو گیا۔ دراصل انسان کو خواہش نفس کے چھوڑنے کا اجر وثواب اسی وقت ہوتا ہے کہ جس وقت خواہش استعمال بھی موجود ہو اور اپنے نفس کو بلاوجہ مشقت اور تکلیف کے برداشت کرنے کا عادی بنالینا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔

۱۲۱۸: باب النَّهْيُ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فِي الْخَبَرِ فِيْهِ

باب: ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت

۲۳۸۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَخِيْهِ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فُلَانًا لَا يُفْطِرُ نَهَارًا الدَّهْرَ قَالَ لَاصَامَ وَلَا اَفْطَرَ.

۲۳۸۳: حضرت عمران سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں شخص کبھی افطار نہیں کرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ افطار کیا۔

۲۳۸۴: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَذُكِرَ عِنْدَهٗ رَجُلٌ يَصُوْمُ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ.

۲۳۸۴: حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک آدمی کا تذکرہ ہوا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ نہ تو اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔

۲۳۸۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ صَوْمِ الدَّهْرِ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ.

۲۳۸۵: حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ مستقل روزہ رکھنے کے بارے میں ارشاد فرمایا: نہ تو وہ روزہ ہے اور نہ افطار ہے۔

تشریح ☆ اسلام دین فطرت ہے۔ انسان پر جس طرح حقوق اللہ ہیں' اسی طرح حقوق العباد کا معاملہ ہے۔ ان دونوں کو اعتدال وقسط کے ساتھ پورا کیا جانا چاہیے۔ یہی اسلام کا مقصود ہے۔ سیرتِ نبوی سے بآسانی یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تقاضوں کو نہایت معتدل طریقہ سے اور راہِ اعتدال پر رہتے ہوئے پورا کیا۔ اس لیے کسی بھی دینی و دینی معاملے میں افراط وتفریط سے بچتے ہوئے درمیانی راہ ہی اپنانی چاہیے۔ (جامی)

۱۲۱۹: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ فِيْهِ

باب: زیرِنظر حدیث مبارکہ میں راوی غیلان پر اختلاف

۲۳۸۶: اَخْبَرَنِىْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْهِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ وَهُوَ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ مَعْبَدِالزِّمَّانِىُّ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ فَقَالُوْا يَا نَبِىَّ اللّٰهِ هٰذَا لَا يُفْطِرُ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَاصَامَ وَلَا اَفْطَرَ.

۲۳۸۶: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک شخص ہمارے پاس سے گزرا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص اتنے زمانہ سے افطار نہیں کرتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہ تو اس نے روزہ رکھا اور نہ افطار کیا (یعنی ایسا شخص روزہ کے ثواب سے محروم ہے کیونکہ بھوک' پیاس اُس کی عادت بن گئی ہے)۔

۲۳۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِىَّ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهٖ فَغَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَسُئِلَ عَمَّنْ صَامَ الدَّهْرَ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْمَا صَامَ وَمَا اَفْطَرَ.

۲۳۸۷: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہؐ سے پوچھا' آپؐ کس قدر روزے رکھتے ہیں؟ آپؐ نے اس سوال پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ پس عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہم اللہ کے معبود برحق ہونے' اسلام کے دین ہونے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ پھر آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ ہمیشہ روزے رکھنا کیسا ہے؟ فرمایا: جو اس طرح کرے تو (گویا کہ) اُس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔

۱۲۲۰: باب سَرْدُ الصِّيَامِ

باب: پے در پے روزے رکھنا

۲۳۸۸: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِىَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ رَجُلٌ اَسْرُدُ الصَّوْمَ اَفَاَصُوْمُ فِى السَّفَرِ قَالَ صُمْ اِنْ شِئْتَ اَوْ اَفْطِرْ اِنْ شِئْتَ.

۲۳۸۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا: میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں کیا دورانِ سفر بھی روزے رکھ لوں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو تم روزہ رکھ لو اور چاہو تو افطار کر لو۔

۱۲۲۱: باب صَوْمُ ثُلُثَیِ الدَّهْرِ وَذِكْرُ اخْتِلاَفِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ فِي ذَلِكَ

۲۳۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَصُوْمُ الدَّهْرَ قَالَ وَدِدْتُ اَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ قَالُوْا فَثُلُثَيْهِ قَالَ اَكْثَرَ قَالُوْا فَنِصْفَهُ قَالَ اَكْثَرَ ثُمَّ قَالَ اَلاَ اُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ صَوْمُ ثَلاَثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

باب: دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا

۲۳۸۹: حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا۔ آپ نے فرمایا اس سے افضل یہ تھا کہ وہ آدمی کچھ نہ کھاتا۔ اس پر لوگوں نے عرض کیا: اگر وہ شخص دو دن روزے رکھے اور ایک دن روزہ چھوڑ دے؟ فرمایا: یہ بھی زیادہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اگر ایک دن روزہ چھوڑ دے؟ فرمایا: یہ بھی زیادہ ہے پھر ارشاد فرمایا: تم تمہیں اس قسم کا عمل نہ بتلا دوں کہ جس سے قلب کے وسوسے زائل ہو جائیں وہ یہ کہ ہر ماہ تین دن کے روزے رکھ لینا۔

روحانی علاج:

مطلب یہ ہے کہ وہ آدمی جب ہمیشہ روزہ دار رہتا ہے تو وہ شخص رات میں کیوں کھاتا ہے؟ اور یہ جملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور ناپسندیدگی کے فرمایا حاصل یہ ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنے سے دِل کے امراض حسد اور کینہ وغیرہ کا علاج ہو جاتا ہے۔

۲۳۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلٍ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَدِدْتُ اَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ شَيْئًا قَالَ فَثُلُثَيْهِ قَالَ اَكْثَرَ قَالَ فَنِصْفَهُ قَالَ اَكْثَرَ قَالَ اَفَلاَ اُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ صِيَامُ ثَلاَثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

۲۳۹۰: اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ وہی ہے جو گزشتہ حدیث میں گزرا۔ اس حدیث میں (اتنا اضافہ) ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے متعلق جو ہمیشہ رکھنے والا ہو۔

۲۳۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلاَنَ ابْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ

۲۳۹۱: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیشہ روزہ رکھنا کیسا ہے؟ فرمایا: نہ تو وہ روزہ ہے نہ افطار۔ پھر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو

لَاصَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْلَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَ يُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ اَوْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ قَالَ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّيْ اُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ هٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ.

شخص دو دن روزہ رکھے اور ایک روز افطار کرے؟ فرمایا اس کی طاقت کس میں ہے۔ پھر مزید فرمایا کہ جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے۔ یہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ پھر عرض کیا گیا جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے؟ ارشاد فرمایا: میری خواہش ہے کہ میں اس کی طاقت رکھوں۔ پھر آپ نے فرمایا ہر ماہ میں تین روزے رکھنا اور رمضان کے روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے۔

۱۲۲۲: بَابُ صَوْمُ يَوْمٍ وَاِفْطَارُ يَوْمٍ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ لِخَبَرِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْهِ

باب: ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا کیسا ہے؟

۲۳۹۲: قَالَ وَفِيْمَا قَرَاَ عَلَيْنَا اَحْمَدُ بْنُ مُنِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا حُصَيْنٌ وَمُغِيْرَةُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَفْضَلُ الصِّيَامِ صِيَامُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.

۲۳۹۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے۔

۲۳۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَنْكَحَنِيْ اَبِيْ امْرَاَةً ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ يَاْتِيْهَا فَيَسْاَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَقَالَتْ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَاْنَا فِرَاشًا وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ اَتَيْنَاهُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِهٖ فَاَتَيْتُهُ مَعَهُ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ قُلْتُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ صُمْ مِّنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَاَفْطِرْ يَوْمًا قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ

۲۳۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرا نکاح والد نے ایک حسب و نسب والی خاتون سے کیا۔ جب وہ اس کے پاس گئے اور شوہر کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے کہا بہت عمدہ آدمی ہیں جب سے میں آئی ہوں' اس نے آج تک میرا بستر استعمال نہیں کیا اور نہ اس نے کبھی کھایا کہ اس کو اجابت کی ضرورت پیش آئے۔ میرے والد نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ فرمایا اُس کو میرے پاس لاؤ۔ جب میں حاضر خدمت ہوا تو فرمایا تم روزے کس طرح رکھتے ہو؟ میں نے کہا روزانہ۔ پھر آپ نے فرمایا ہر ہفتہ میں تم تین روزے رکھا کرو۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے۔ فرمایا تم دو دن روزے رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ اس پر میں نے پھر پہلی

الصِّيَامِ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَوْمُ يَوْمٍ وَفِطْرُ يَوْمٍ.

بات کو دہرایا۔ فرمایا: تمام روزوں سے زیادہ افضل روزے رکھو اور وہ داؤد علیہ السلام کے ہیں یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔

۲۳۹۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْحَصِيْنَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ زَوَّجَنِيْ اَبِيْ امْرَاَةً فَجَاءَ يَزُوْرُهَا فَقَالَ كَيْفَ تَرِيْنَ بَعْلَكِ فَقَالَتْ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَايَنَامُ اللَّيْلَ وَلَا يُفْطِرُ النَّهَارَ فَوَقَعَ بِيْ وَقَالَ زَوَّجْتُكَ امْرَاَةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَعَضَلْتَهَا قَالَ فَجَعَلْتُ لَا اَلْتَفِتُ اِلٰى قَوْلِهٖ مِمَّا اَرٰى عِنْدِيْ مِنَ الْقُوَّةِ وَالْاِجْتِهَادِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لٰكِنِّيْ اَنَا اَقُوْمُ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ فَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَاَفْطِرْ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَقُلْتُ اَنَا اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا قُلْتُ اَنَا اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اِقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ ثُمَّ انْتَهٰى اِلٰى خَمْسَ عَشْرَةَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَنَا اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ.

۲۳۹۴: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ میرا نکاح والد نے ایک خاتون سے کیا۔ جب وہ اُسکے پاس تشریف لائے تو میرے بارے میں دریافت فرمایا۔ اُس نے کہا آدمیوں میں سے بہترین آدمی ہے نہ رات کو سوتا ہے نہ دن کو افطار کرتا ہے۔ پس انہوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا تم نے ایک مسلم خاتون کو ایذا دی۔ میں نے اپنی جوانی کی وجہ سے ان کی بات کی طرف توجہ نہ دی۔ یہ خبر نبیؐ تک پہنچی تو فرمایا: میں رات عبادت میں مشغول رہتا ہوں اور سوتا بھی ہوں' روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں۔ پس تم قیام بھی کرو اور سوؤ بھی روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔ میں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا ہر ماہ میں تین روزے رکھو۔ میں نے پھر اسی طرح عرض کیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: تم داؤدؑ کا روزہ رکھو یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔ میں نے پھر وہی جواب دہرایا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا ایک مہینہ میں مکمل قرآن ختم کرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے فرماتے پندرہ روز تک پہنچ گئے اور میں وہی بات کہتا جاتا تھا کہ مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے۔

۲۳۹۵: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُجْرَتِيْ فَقَالَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا تَفْعَلَنَّ نَمْ وَ قُمْ وَصُمْ وَ اَفْطِرْ فَاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ اِنَّ لِزَوْجَتِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ اِنَّ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِصَدِيْقِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ اَنَّهٗ عَسٰى اَنْ يَطُوْلَ بِكَ عُمُرٌ وَ اَنَّهٗ حَسْبُكَ اَنْ تَصُوْمَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثًا فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا قُلْتُ

۲۳۹۵: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ تم تمام رات عبادت میں مشغول رہتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔ میں نے عرض کیا سچ ہے۔ ارشاد فرمایا: اس طرح نہ کرو بلکہ سوؤ اور قیام بھی کرو' روزہ رکھو اور افطار بھی کرو بے شک تم پر تمہاری آنکھوں کا بھی حق ہے' جسم کا بھی حق ہے' بیوی کا بھی حق ہے' مہمان کا بھی حق ہے' اور ممکن ہے کہ رب تجھے طویل عمر دے۔ پس تمہارے لیے ہر ماہ میں تین روزے کافی ہیں کیونکہ ہر نیک عمل کا اجر دس گناہ ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے میں اس سے زیادہ قوت ہے' اور اس پر جازم رہا۔ پس آپ نے بھی شدت

اِنِّیْ اَجِدُ قُوَّةً فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَیَّ قَالَ صُمْ مِّنْ کُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَیَّ قَالَ صُمْ صَوْمَ نَبِیِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ قُلْتُ وَمَا کَانَ صَوْمُ دَاوٗدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ.

اور سختی فرمائی کہ ہر ماہ میں تم تین روزے رکھو۔ میں نے پھر اپنی بات کو قوت سے دہرایا' آپ نے بھی اسی طرح فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھا کرو۔ میں نے عرض کیا وہ کیسا ہے؟ فرمایا: آدھا زمانہ (یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار)۔

۲۳۹۶: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ یَقُوْلُ لَاَقُوْمَنَّ اللَّیْلَ وَلَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْتَ الَّذِیْ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ قُلْتُهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِیْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَ اَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِیَامِ الدَّهْرِ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ یَوْمًا وَاَفْطِرْ یَوْمَیْنِ فَقُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَصُمْ یَوْمًا وَاَفْطِرْ یَوْمًا وَذٰلِكَ صِیَامُ دَاوٗدَ وَهُوَ اَعْدَلُ الصِّیَامِ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَاَنْ اَکُوْنَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْاَیَّامَ الَّتِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ اَهْلِیْ وَمَالِیْ.

۲۳۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے عرض کیا کہ میں زندگی بھر ساری رات عبادت میں مشغول رہوں گا اور دن میں روزہ رکھوں گا۔ ارشاد فرمایا کیا تو نے کہا۔ میں نے عرض کیا بلاشبہ۔ فرمایا اس قدر طاقت نہیں رکھتے پس روزہ رکھو اور افطار بھی کرو' عبادت کرو اور ہر ماہ میں تین روزے رکھو کیونکہ نیک عمل کا اجر ثواب دس گنا ہوتا ہے اور ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ہے کہ ایک دن روزہ اور دو دن افطار کرو۔ میں پھر وہی عرض کیا۔ فرمایا: اچھا ایک دن روزہ ایک افطار کرو۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور بہت مناسب اور معتدل ہے۔ میں نے پھر اپنی بات پر اصرار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے بہتر کچھ نہیں۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے کہا اگر میں پہلی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبول کر لیتا یعنی ہر ماہ میں تین روزے تو ہو میرے لیے مجھے میرے گھر' اہل و عیال اور دولت سے زیادہ محبوب ہوتا۔

۲۳۹۷: اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ بَکَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قُلْتُ اَیْ عَمِّ حَدِّثْنِیْ عَمَّا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اِنِّیْ قَدْ کُنْتُ اَجْمَعْتُ [illegible] اَجْتَهِدَ

۲۳۹۷: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا چچا جان! مجھ سے وہ بیان کیجیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے بیان کیا۔ فرمایا اے میرے بھتیجے میں نے ارادہ کیا کہ بہت زیادہ عبادت کروں' یہاں تک کہ ساری زندگی روزہ رکھوں اور ہر رات قرآن مکمل کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سنی تو آپ تشریف

اجْتِهَادًا شَدِيْدًا حَتّٰى قُلْتُ لَاَصُوْمَنَّ الدَّهْرَ وَلَاَقْرَ اَنَّ الْقُرْآنَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَانِيْ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيَّ فِيْ دَارِيْ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ قُلْتَ لَاَصُوْمَنَّ الدَّهْرَ وَلَاَقْرَ اَنَّ الْقُرْآنَ فَقُلْتُ قَدْ قُلْتُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قُلْتُ اِنِّيْ اَقْوٰى عَلٰى اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنَ الْجُمُعَةِ يَوْمَيْنِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اَقْوٰى عَلٰى اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِنَّهٗ اَعْدَلُ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمًا صَائِمًا وَيَوْمًا مُفْطِرًا وَاِنَّهٗ كَانَ اِذَا وَعَدَ لَمْ يُخْلِفْ وَاِذَا لَاقٰى لَمْ يَفِرَّ۔

لائے اور ارشاد فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تم نے یہ کہا ہے کہ میں تمام زندگی روزہ رکھوں گا اور قرآن کریم کی تلاوت کروں گا۔ میں نے عرض کیا بلاشبہ یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو اور ہر ماہ کے تین روزے رکھو۔ میں نے عرض میں اس سے زیادہ صلاحیت رکھتا ہوں۔ فرمایا: ہر ہفتہ میں دو پیر اور جمعرات کے دن کا روزہ رکھ لو۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ فرمایا: تم داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ لیا کرو وہ اللہ کے ہاں تمام روزوں میں اعتدال والا ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھا کرتے اور ایک افطار۔ وہ جس بات کا وعدہ فرماتے اس کے خلاف نہ کرتے اور جب جنگ شروع فرماتے تو پھر میدان سے پیچھے نہ ہٹتے۔

۱۲۲۳: باب ذِكْرُ الزِّيَادَةِ فِي الصِّيَامِ وَالنُّقْصَانِ وَ ذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِيْهِ

باب: روزوں میں کمی بیشی سے متعلق

احادیث مبارکہ

۲۳۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ سَمِعْتُ اَبَا عِيَاضٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ اَجْرُمَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُمَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُمَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَاللّٰهِ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا۔

۲۳۹۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھو تمہیں اس کا اجر ملے گا باقی نو دن کے روزوں کا۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ فرمایا تم دو دن کا روزہ رکھو اور باقی ایام کا تم کو اجر ملے گا۔ میں نے پھر وہی عرض کیا۔ فرمایا تم تین دن روزے رکھو تو باقی دن کا بھی تم کو اجر ملے گا۔ میں نے پھر اپنی بات کو دہرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام روزوں میں افضل حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور تم انہی کی طرح روزہ رکھو کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار فرماتے۔

۲۳۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا

۲۳۹۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْمَ فَقَالَ صُمْ مِّنْ كُلِّ عَشَرَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ تِلْكَ التِّسْعَةِ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ مِّنْ كُلِّ تِسْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ تِلْكَ الثَّمَانِيَةِ قُلْتُ اِنِّيْ اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ مِّنْ كُلِّ ثَمَانِيَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ تِلْكَ السَّبْعَةِ قُلْتُ اِنِّيْ اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ حَتّٰى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزوں کے متعلق دریافت کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہر ایک دس روز میں تم ایک روزہ رکھو تو تم کو باقی نو روزوں کا اجر ملے گا۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ فرمایا اچھا ہر ایک نو روز میں سے ایک دن روزہ رکھو اور باقی آٹھ روزوں کا اجر تم کو ملے گا۔ میں نے پھر وہی عرض کیا: فرمایا: ہر ایک آٹھ روز میں سے ایک دن روزہ رکھو اور باقی سات دنوں کے روزوں کا بھی اجر تم کو ملے گا۔ میں نے پھر وہی عرض کیا: اس کے بعد اسی طرح بیان فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا تم ایک دن روزہ رکھو اور ایک افطار کرو۔

۲۴۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَاَخْبَرَنِيْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ عَشَرَةٍ فَقُلْتُ زِدْنِيْ فَقَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ اَجْرُ تِسْعَةٍ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ ثَمَانِيَةٍ قَالَ ثَابِتٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُطَرِّفٍ فَقَالَ مَا اُرَاهُ اِلَّا يَزْدَادُ فِي الْعَمَلِ وَيَنْقُصُ مِنَ الْاَجْرِ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ.

۲۴۰۰: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھو تو دس روزوں کا اجر تم کو ملے گا۔ میں نے عرض کیا: اس میں اضافہ کریں۔ فرمایا: دو دن روزہ رکھو تم کو نو دن کے روزوں کا اجر ملے گا۔ میں نے عرض کیا اس میں اور اضافہ فرمائیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: تین روز کا روزہ رکھو تم کو آٹھ روزوں کا اجر ملے گا۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت مطرف رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی انہوں نے فرمایا مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جس قدر عمل میں اضافہ ہوگا اسی قدر اجر میں کمی واقع ہوتی جائے گی۔

روزہ کو عادت بنالینا:

مذکورہ بالا حدیث کا حاصل یہ ہے کہ لوگ (نفل) روزے کم رکھیں اور زیادہ افطار کریں کیونکہ جس وقت بہت زیادہ روزے رکھیں گے نفس' تکلیف اور بھوک پیاس کا عادی بن جائے گا اور روزہ اس کی عادت بن جائے گی۔ اس وجہ سے افطار زیادہ کرنا اور نفل روزہ ترک زیادہ کرنا اچھا ہے۔

۱۲۲۴: باب صَوْمِ عَشَرَةِ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

باب: ہر مہینے میں دس روزے رکھنے کا بیان

۲۴۰۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَسْبَاطٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۴۰۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ تم ساری رات عبادت میں مشغول رہتے ہو اور دن بھر روزہ رکھتے ہو۔ میں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَ تَصُوْمُ النَّهَارَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ بِذٰلِكَ اِلَّا الْخَيْرَ قَالَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ وَلٰكِنْ اَدُلُّكَ عَلٰى صَوْمِ الدَّهْرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ خَمْسَةَ اَيَّامٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ عَشْرًا فَقُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.

عرض کیا: میرا اس عمل سے کوئی ارادہ نہیں سوائے ثواب کے۔ فرمایا: جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے دراصل روزہ نہیں رکھا بلکہ میں تم کو ہمیشہ روزے کا اجر بتاتا ہوں۔ ہر ماہ میں تین دن روزے رکھو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ فرمایا: ہر ماہ میں پانچ روزے رکھو میں نے پھر وہی عرض کیا۔ فرمایا: ہر مہینہ میں دس دن روزے رکھو۔ میں نے پھر وہی عرض کیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا تم داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔

٢٤٠٢: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْعَبَّاسِ وَكَانَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ صَدُوْقًا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.

٢٤٠٢: اس حدیث مبارکہ کے راوی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور حدیث مبارکہ بعینہٖ (حدیث: ٢٤٠١) جیسی ہے۔

٢٤٠٣: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِنَّكَ تَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ وَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ صَوْمُ الدَّهْرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى.

٢٤٠٣: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ اے عبداللہ تم ہمیشہ روزے رکھتے اور ساری رات عبادت میں مشغول رہتے ہو۔ جب تم اس طرح کرو گے تو تمہاری آنکھیں دھنس جائیں گی اور طبیعت میں تھکن آ جائے گی۔ کیونکہ جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس کا کوئی روزہ نہیں۔ ہر ماہ میں تین روزے رکھو یہ ہمیشہ کے روزے کے برابر ہیں۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ فرمایا: ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار۔ جس طرح کہ داؤد علیہ السلام کیا کرتے تھے۔ اور وہ لڑائی سے نہیں بھاگتے تھے۔

٢٤٠٤: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْرَاِ الْقُرْآنَ فِيْ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمْ اَزَلْ اَطْلُبُ اِلَيْهِ حَتّٰى فِيْ خَمْسَةِ اَيَّامٍ وَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ

٢٤٠٤: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ایک ماہ میں قرآن پڑھو۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس زیادہ پڑھنے کی صلاحیت ہے۔ پھر میں یہی عرض کرتا رہا یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا پانچ دن میں قرآن پڑھو۔ ہر ماہ میں تین روزے رکھو۔ میں پھر اپنی بات دہراتا رہا

اَیَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمْ اَزَلْ اَطْلُبُ اِلَیْهِ حَتّٰی قَالَ صُمْ اَحَبَّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَ یُفْطِرُ یَوْمًا۔

یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا: تمام روزوں میں اللہ کے نزدیک پسندیدہ روزے داؤد علیہ السلام کے ہیں کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔

۲۴۰۵: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً یَقُوْلُ اِنَّ اَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَصُوْمُ اَسْرُدُ الصَّوْمَ وَاُصَلِّی اللَّیْلَ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ وَاَمَّا لَقِیَهٗ قَالَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَ تُصَلِّی اللَّیْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَیْنِكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِاَهْلِكَ حَظًّا وَصُمْ وَ اَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِّنْ كُلِّ عَشْرَةِ اَیَّامٍ یَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ تِسْعَةٍ قَالَ اِنِّیْ اَقْوٰی لِذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صُمْ صِیَامَ دَاوُدَ اِذًا قَالَ وَكَیْفَ كَانَ صِیَامُ دَاوُدَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ كَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا وَلَا یَفِرُّ اِذَا لَاقٰی قَالَ وَمَنْ لِیْ بِهٰذَا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ۔

۲۴۰۵: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا اور رات بھر نماز پڑھتا ہوں۔ آپؐ نے مجھے طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا: مجھے علم ہوا ہے کہ تم مسلسل روزے رکھتے ہو اور افطار نہیں کرتے۔ اس طرح نہ کرو کیونکہ تم پر تمہاری آنکھوں کا' تمہارے نفس کا اور تمہاری بیوی کا بھی حق ہے۔ روزہ رکھو اور افطار بھی کرو' سوؤ اور عبادت بھی کرو۔ تم کو بقیہ نو روزوں کا بھی اجر ملے گا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ فرمایا: تم داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو۔ میں نے عرض کیا ان کا روزہ کس طرح کا تھا؟ فرمایا ایک دن روزہ اور ایک دن افطار اور جب جنگ میں مقابلہ ہوتا تو آپ راہِ فرار اختیار نہ فرماتے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون شخص کرسکتا ہے۔

۱۲۲۵: باب صِیَامُ خَمْسَةِ اَیَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ

باب: ہر ماہ پانچ روزے سے متعلق

احادیث

۲۴۰۶: اَخْبَرَنَا زَكَرِیَّاءُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِیَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْكَ زَیْدٍ عَلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذُكِرَ لَهٗ صَوْمِیْ فَدَخَلَ عَلَیَّ فَاَلْقَیْتُ لَهٗ وِسَادَةَ اَدَمٍ رَبْعَةً حَشْوُهَا لِیْفٌ فَجَلَسَ عَلَی الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ قَالَ اَمَا یَكْفِیْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ اَیَّامٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ

۲۴۰۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میرے روزوں کے متعلق تذکرہ ہوا۔ آپؐ تشریف لائے میں نے آپؐ کے لیے چمڑے کا بنا ہوا ایک تکیہ بچھایا جس کے اندر کھجوروں کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپؐ زمین پر تشریف فرما ہوئے اس حالت میں کہ تکیہ میرے اور آپؐ کے درمیان حائل ہو گیا۔ فرمایا: کیا تمہارے لیے تین روزے ہر ماہ میں کافی نہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا: پانچ۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ! فرمایا: سات۔ میں نے پھر

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِحْدٰى عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوٗدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَفِطْرُ يَوْمٍ.

عرض کیا یا رسول اللہ! فرمایا نو۔ میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! فرمایا گیارہ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فرمایا داؤد علیہ السلام کے روزے سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں۔ وہ آدھے زمانہ میں روزہ رکھتے۔ یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔

۱۲۲۶: باب صِيَامُ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ

باب: ہر ماہ چار روزے رکھنا

۲۴۰۷: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عِيَاضٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِّنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِّنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِّنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.

۲۴۰۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا تم ہر ماہ ایک روزہ رکھو باقی نو دن کا اجر تمہیں ملے گا۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا دو دن روزے رکھ لو اور باقی ایام کے روزوں کا اجر تمہیں ملے گا۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ فرمایا تین دن روزے رکھو' باقی دنوں کا اجر تم کو ملے گا۔ میں نے پھر وہی عرض کیا۔ فرمایا چار روزے رکھ لو اور باقی کے دنوں کا ثواب تمہیں مل جائے گا۔ میں نے اپنی بات دہرائی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام روزوں میں سب سے اچھے روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے ہیں۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے۔

۱۲۲۷ : باب صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ

باب: ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کے متعلق

۲۴۰۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَرْمَلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَوْصَانِيْ حَبِيْبِيْ ﷺ بِثَلَاثَةٍ لَا اَدَعُهُنَّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَبَدًا اَوْصَانِيْ بِصَلَاةِ الضُّحٰى وَبِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ وَبِصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

۲۴۰۸: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے محبوب رسول اللہ ﷺ نے (اللہ ان پر سلامتی اور رحمت نازل فرمائے) تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ ایک نماز چاشت کی اور دوسرے سونے سے قبل نماز وتر ادا کرنے کی اور تیسرے ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کی۔

۲۴۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْحَمْزَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِثَلَاثٍ بِنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۲۴۰۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کا حکم فرمایا ایک تو سونے سے قبل نماز وتر کی ادائیگی کا اور دوسرے جمعہ کے روز غسل کرنے کا اور تیسرے ہر ماہ میں تین دن روزے

وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

رکھنے کا۔

۲۴۱۰: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَاَنْ لَّا اَنَامَ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

۲۴۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو رکعت نماز چاشت ادا کرنے' بغیر نماز وتر پڑھے نہ سونے کا اور ہر ماہ میں تین دن روزے رکھنے کا۔

۲۴۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُوالنَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

۲۴۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نماز وتر ادا کرنے کے بعد سونے کا حکم فرمایا اور جمعہ کے دن غسل کرنے کا اور ہر مہینے تین دن روزے رکھنے کا۔

۱۲۲۸: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَبِيْ عُثْمَانَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ

باب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر اختلاف

۲۴۱۲: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ شَهْرُ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةُ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ.

۲۴۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ماہِ رمضان میں اور ہر ماہ میں تین دن روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے۔

۲۴۱۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ اللَّانِيُّ بِالْكُوْفَةِ عَنْ عَبْدِالرَّحِيْمِ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ فَقَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا.

۲۴۱۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مہینہ میں تین روزے رکھے تو اس نے ہمیشہ روزے رکھے پھر بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں سچ ارشاد فرمایا جو کوئی ایک نیکی کرے گا تو اس کو دس گنا اجر ملے گا۔

۲۴۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حَبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ اَبُوْذَرٍّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَامَ

۲۴۱۴: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص مہینے میں تین روزے رکھے تو اس کے لیے

ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَدْ تَمَّ صَوْمُ الشَّهْرِ اَوْفَلَهٗ صَوْمُ الشَّهْرِ شَكَّ عَاصِمٌ

پورے ماہ کے روزے رکھنے کا ثواب ہے۔

۲۴۱۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ اَنَّ مُطَرِّفًا حَدَّثَهٗ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ صِيَامٌ حَسَنٌ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ۔

۲۴۱۵: حضرت عثمان بن ابی عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اچھے روزے ہر ماہ میں تین دن روزے رکھنا ہے۔

۲۴۱۶: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ مِصْعَبٍ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ نَحْوَهٗ مُرْسَلٌ۔

۲۴۱۶: دیگر راویوں سے بھی بعینہٖ روایت ہے۔

۲۴۱۷: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

۲۴۱۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین روزے رکھا کرتے تھے۔

۱۲۲۹: باب كَيْفَ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لِلْخَبَرِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: ہر ماہ میں تین روزے کس طرح رکھے جائیں؟

۲۴۱۸: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنِ الْحُرِّ ابْنِ صَيَّاحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ اَوَّلِ الشَّهْرِ وَالْخَمِيْسِ الَّذِيْ يَلِيْهِ ثُمَّ الْخَمِيْسِ الَّذِيْ يَلِيْهِ۔

۲۴۱۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین روزے رکھتے تھے ایک تو پہلے پیر کو اور دوسرا اس کے بعد کی جمعرات کو اور تیسرا اس کے بعد کی جمعرات کو۔

۲۴۱۹: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِيْمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ هُنَيْدَةَ الْخُزَاعِيَّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ

۲۴۱۹: حضرت ہنیدہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اُم المؤمنین (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) کی خدمت میں حاضر ہوا وہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین روزے رکھا کرتے تھے ایک تو پہلے پیر کو اور دوسرا جمعرات کو اور تیسرا پھر اس کے بعد کی جمعرات

مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ ثُمَّ الْخَمِيْسَ ثُمَّ الْخَمِيْسَ الَّذِيْ يَلِيْهِ

کو۔

۲۴۲۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْاَشْجَعِيُّ كُوْفِيٌّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ اَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ صِيَامُ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرُ وَثَلَاثَةُ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ.

۲۴۲۰: اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی عاشورہ کے روزے کو نہیں چھوڑتے تھے اور دوسرے ماہ ذی الحجہ کے دس روزوں کو اور تیسرے ہر ماہ کے تین روزوں کو اور چوتھے فجر سے قبل کی دو رکعت کو۔

۲۴۲۱: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَاَتِهٖ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ تِسْعًا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيْسَيْنِ.

۲۴۲۱: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ ذوالحجہ میں نو روزے رکھتے تھے (یعنی کیم سے ۹ تاریخ تک) اور عاشورہ کے روز (۱۰ ویں محرم) کو روزہ رکھتے تھے اور ہر ماہ میں تین روزے رکھتے تھے ایک پیر کا اور دو جمعرات کا روزہ۔

۲۴۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَاَتِهٖ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُوْمُ الْعَشْرَ وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ.

۲۴۲۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کے دس دنوں میں روزہ رکھتے اور ہر ماہ میں تین دن ایک پیر کو اور دو جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔

۲۴۲۳: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ هُنَيْدَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَاْمُرُ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اَوَّلِ خَمِيْسٍ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ.

۲۴۲۳: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن روزہ رکھنے کا حکم فرماتے ایک تو جمعرات کو اور دوسرے پیر کو تیسرے اس کے بعد والے پیر کو۔

۲۴۲۴: اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ جُرَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ وَاَيَّامُ الْبِيْضِ صَبِيْحَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

۲۴۲۴: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ماہ میں تین دن روزے رکھ لینا ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے اور ایامِ بیض (یعنی تیرھویں' چودھویں اور پندرھویں رات)۔

۱۲۳۰: باب ذِکْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ فِی الْخَبَرِ فِیْ صِیَامِ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ

باب: زیر نظر حدیث مبارکہ میں موسیٰ بن طلحہ پر اختلاف

۲۴۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَاْكُلْ وَاَمَرَ الْقَوْمَ اَنْ يَاْكُلُوْا وَاَمْسَكَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَاْكُلَ قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الْغُرَّ.

۲۴۲۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ اس کے پاس بھنا ہوا خرگوش تھا۔ اس نے وہ بھنا ہوا خرگوش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کھانے سے رک گئے اور خرگوش نہیں کھایا لیکن لوگوں سے فرمایا تو انہوں نے کھا لیا' جبکہ دیہاتی بھی کھانے سے باز رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کس وجہ سے نہیں کھاتے؟ اس نے عرض کیا میں ہر ماہ تین روزے رکھتا ہوں۔ فرمایا اگر تم روزے رکھتے ہو تو چاندنی (یعنی تیرہویں' چودھویں اور پندرہویں رات) کے دنوں میں روزے رکھا کرو۔

۲۴۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ فِطْرٍ عَنْ يَحْيَی بْنِ سَامٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَصُوْمَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامِ الْبِيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

۲۴۲۶: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مہینہ میں تین دن ایام بیض کے (یعنی تیرہویں' چودھویں اور پندرہویں) کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا۔

۲۴۲۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَی بْنَ سَامٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَصُوْمَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامِ الْبِيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

۲۴۲۷: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مہینہ میں تین دن ایام بیض کے (یعنی تیرہویں' چودھویں اور پندرہویں) کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا۔

۲۴۲۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَی بْنَ سَامٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ

۲۴۲۸: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگ مہینہ میں روزے رکھا کرو تو تیرہویں' چودھویں اور پندرہویں کا

قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صُمْتَ شَیْئًا مِنَ الشَّهْرِ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

روزہ رکھو۔

۲۴۲۹. اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ بَیَانِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَکِیَّةِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَیْكَ بِصِیَامِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ لَیْسَ مِنْ حَدِیْثِ بَیَانٍ وَلَعَلَّ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اثْنَانِ فَسَقَطَ الْاَلِفُ فَصَارَ بَیَانُ۔

۲۴۲۹: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا تم اپنے اوپر تیرہویں' چودہویں اور پندرہویں کا روزہ رکھنا لازم کر لو۔

۲۴۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلَانِ مُحَمَّدٌ وَحَکِیْمٌ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَکِیَّةِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ اَمَرَ رَجُلًا بِصِیَامِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

۲۴۳۰: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا تم تیرہویں' چودہویں اور پندرہویں تاریخ کا روزہ لازم کر لو۔

۲۴۳۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ بَکْرٍ عَنْ عِیْسٰی عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مُوْسَی ابْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَکِیَّةِ قَالَ قَالَ اَبِیْ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اَرْنَبٌ قَدْ شَوَاهَا وَ خُبْزٌ فَوَضَعَهَا بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ وَجَدْتُّهَا تَدْمٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ لَا یَضُرُّ کُلُوْا وَقَالَ لِلْاَعْرَابِیِّ کُلْ قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ صَوْمُ مَاذَا قَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قَالَ اِنْ کُنْتَ صَائِمًا فَعَلَیْكَ بِالْغُرِّ الْبِیْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ الصَّوَابُ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ وَیُشْبِهُ اَنْ یَکُوْنَ وَقَعَ مِنَ الْکُتَّابِ ذَرٌّ فَقِیْلَ اَبِیْ۔

۲۴۳۱: حضرت یزید بن حوتکیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی حاضر ہوا جس کے پاس ایک بھنا ہوا خرگوش اور روٹی بھی تھی۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا اور عرض کیا میں نے اسے پایا خون بہاتے (یعنی حیض کا خون)۔ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کوئی حرج نہیں کھالو۔ اعرابی سے بھی کہا گیا کہ وہ بھی کھالے۔ اس نے عرض کیا میرا تو روزہ ہے۔ دریافت کیا کیسا روزہ؟ اس نے عرض کیا مہینہ میں تین روزے۔ ارشاد فرمایا اگر تم یہ روزے رکھو تو روشن راتوں (یعنی تیرہویں' چودہویں اور پندرہویں تاریخ) میں رکھا کرو۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ ابن حوتکیہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا لیکن ہو سکتا ہے کہ بھول سے بجائے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ابی لکھا گیا۔

۲۴۳۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیَی بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ یَحْیٰی عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ اَنَّ

۲۴۳۲: حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص خرگوش لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا۔ اس نے عرض کیا میں نے

رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ بِاَرْنَبٍ وَکَانَ النَّبِیُّ مَدَّ یَدَہٗ اِلَیْھَا فَقَالَ الَّذِیْ جَاءَ بِھَا اِنِّیْ رَاَیْتُ بِھَا دَمًا فَکَفَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَدَہٗ وَاَمَرَ الْقَوْمَ اَنْ یَّاْکُلُوْا وَکَانَ فِی الْقَوْمِ رَجُلٌ مُنْتَبِذٌ فَقَالَ النَّبِیُّ مَالَکَ قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ فَھَلاَّ ثَلاَثَ الْبِیْضِ ثَلاَثَ عَشْرَۃَ وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ وَخَمْسَ عَشْرَۃَ.

اسے خون بہاتے دیکھا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور ان حضرات کو کھانے کے لیے فرمایا۔ ایک آدمی دور بیٹھا ہوا تھا آپؐ نے دریافت فرمایا تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا میں روزہ سے ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ایام بیض کے روزے کیوں نہیں رکھتے (یعنی تیرہویں' چودہویں اور پندرہویں تاریخ کے رزوے رکھا کرو)

۲۴۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْلٰی عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ یَحْیٰی عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ قَدْ شَوَاھَا رَجُلٌ فَلَمَّا قَدَّمَھَا اِلَیْہِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ بِھَا دَمًا فَتَرَکَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَاْکُلْھَا وَقَالَ لِمَنْ عِنْدَہٗ کُلُوْا فَاِنِّیْ لَوِاشْتَھَیْتُھَا اَکَلْتُھَا وَرَجُلٌ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُدْنُ فَکُلْ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ فَھَلَّا صُمْتُ الْبِیْضَ قَالَ وَمَا ھُنَّ قَالَ ثَلاَثَ عَشْرَۃَ وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ وَخَمْسَ عَشْرَۃَ.

۲۴۳۳: حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک خرگوش لایا گیا جسے ایک آدمی بھون کر لایا تھا۔ جب آپؐ کے سامنے وہ پیش کیا گیا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اسے خون بہاتے (حیض کا) دیکھا۔ آپؐ نے یہ بات سن کر اسے چھوڑ دیا اور لوگوں سے کہا کھالو۔ میرا دل تو چاہتا تھا کہ اسے کھاؤں۔ ایک شخص وہاں بیٹھا ہوا تھا آپؐ نے اس سے فرمایا نزدیک آؤ اور کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ اس نے کہا میں روزہ سے ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تم نے بیض کے روزے کیوں نہیں رکھے؟ دریافت کیا گیا بیض کے روزے کس طرح کے ہوتے ہیں؟ فرمایا: تیرہویں' چودہویں' پندرہویں تاریخ کو۔

۲۴۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَۃَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَنَسُ بْنُ سِیْرِیْنَ عَنْ رَجُلٍ یُقَالُ لَہٗ عَبْدُالْمَلِکِ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَاْمُرُ بِھٰذِہِ الْاَیَّامِ الثَّلاَثِ الْبِیْضِ وَیَقُوْلُ ھُنَّ صِیَامُ الشَّھْرِ.

۲۴۳۴: حضرت عبدالملک سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ایام بیض کے تین روزے رکھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ روزے مہینہ کے روزے کے برابر (فضیلت میں) ہیں۔

۲۴۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰہِ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالْمَلِکِ بْنِ اَبِی الْمِنْھَالِ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ اَمَرَھُمْ بِصِیَامِ ثَلاَثَۃِ اَیَّامِ الْبِیْضِ قَالَ ھِیَ صَوْمُ الشَّھْرِ.

۲۴۳۵: حضرت عبدالملک بن ابی منہال اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایام بیض کے تین روزے رکھنے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ پورے ماہ کے روزے ہیں۔

۲۴۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ

۲۴۳۶: حضرت عبدالملک بن منہال اپنے والد ماجد سے نقل

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ مِلْحَانَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا بِصَوْمِ اَيَّامِ اللَّيَالِي الْغُرِّ الْبِيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو چاندنی راتوں کے دنوں میں روزے رکھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ اور وہ ۱۳' ۱۴ اور ۱۵ تاریخ ہیں۔

۱۲۳۱: باب صَوْمُ يَوْمَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ

باب: ایک ماہ میں دو روزے رکھنا

۲۴۳۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَيْفُ ابْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ مِنْ خِيَارِ الْخَلْقِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ اَبِیْ نَوْفَلِ بْنِ اَبِیْ عَقْرَبَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ زِدْنِیْ زِدْنِیْ قَالَ تَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ زِدْنِیْ زِدْنِیْ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ قَوِيًّا فَقَالَ زِدْنِیْ زِدْنِیْ اَجِدُنِیْ قَوِيًّا فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ لَيَرُدُّنِیْ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

۲۴۳۷: حضرت ابوعقرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزوں کے متعلق دریافت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ماہ میں دو روزے۔ عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کچھ اضافہ فرمائیں' اس میں کچھ اضافہ فرمائیں' میں اپنے اندر اس سے زیادہ صلاحیت پاتا ہوں۔ اس میں کچھ اضافہ فرمائیں کیونکہ میں اپنے اندر اس سے زیادہ صلاحیت پاتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ یہاں تک کہ میں نے یہ سمجھ لیا کہ آپ میری تردید فرمائیں گے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا تم ہر ماہ میں تین روزے رکھا کرو۔

۲۴۳۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْاَسْوَدُ ابْنُ شَيْبَانَ عَنْ اَبِیْ نَوْفَلِ بْنِ اَبِیْ عَقْرَبَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَاسْتَزَادَهٗ قَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَجِدُنِیْ قَوِيًّا فَزَادَهٗ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ قَوِيًّا اِنِّیْ اَجِدُنِیْ قَوِيًّا فَمَا كَادَ اَنْ يَزِيْدَهٗ فَلَمَّا اَلَحَّ عَلَيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

۲۴۳۸: حضرت ابوعقرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم ہر ماہ میں ایک روزہ رکھو اور اس میں اضافہ کی خواہش رکھو۔ حضرت ابوعقرب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے والدین آپ پر فدا ہوں میں اس سے زیادہ صلاحیت رکھتا ہوں۔ آپ نے اس میں اضافہ فرمایا اور ارشاد فرمایا تم ہر ماہ میں دو روزے رکھو۔ انہوں نے پھر عرض کیا۔ پھر آپ نے اس میں مزید اضافہ نہیں فرمایا جب ان صحابیؓ نے بہت زیادہ عاجزی کا اظہار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ہر ماہ میں تین روزے رکھا کرو۔

(۲۳)

کِتَابُ الزَّکٰوۃِ

زکوۃ سے متعلقہ احادیث

۱۲۳۲: باب وُجُوْبِ الزَّکٰوۃِ

۲۴۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ عَنِ الْمُعَافٰى عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اِسْحَاقَ الْمَكِّيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمُعَاذٍ حِيْنَ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ يَعْنِیْ اَطَاعُوْكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِّنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ بِذٰلِكَ فَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ۔

باب: فرضیتِ زکوۃ

۲۴۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے ارشاد فرمایا تم ایک ایسی قوم پر ہو گے جو اہل کتاب ہیں۔ پھر جب تم اُن کے پاس پہنچو تو ان سے کہنا وہ گواہی دیں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ پس جب وہ اطاعت کر لیں تو ان سے کہنا اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پس جب وہ یہ کر لیں یعنی اسے تسلیم کر لیں تو ان سے کہنا اللہ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے جو مالداروں سے لے کر فقراء کو لوٹایا جائے گا پس جب وہ یہ کر لیں یعنی اس بات میں بھی تمہاری پیروی کریں تو تمہیں چاہیے کہ تم مظلوم کی بددعا سے محفوظ رہو۔

۲۴۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ بَهْزَ بْنَ حَكِيْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَتَيْتُكَ حَتّٰى حَلَفْتُ اَكْثَرَ مِّنْ عَدَدِهِنَّ لِاَصَابِعِ يَدَيْهِ اَنْ لَا

۲۴۴۰: حضرت بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری سے قبل بارہا مرتبہ قسم کھائی کہ میں کبھی آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہوں گا اور نہ ہی آپ کے مذہب کو تسلیم کروں اور میرا معاملہ ایسے انسان

آتِيَكَ وَلَا آتِيَ دِيْنَكَ وَإِنِّي كُنْتُ امْرًا لَا اَعْقِلُ شَيْئًا اِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهُ وَ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِوَحْيِ اللّٰهِ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ اِلَيْنَا قَالَ بِالْاِسْلَامِ قُلْتُ وَمَا آيَاتُ الْاِسْلَامِ قَالَ اَنْ تَقُوْلَ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ اِلَى اللّٰهِ وَ تَخَلَّيْتُ وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ.

کی طرح تھا جس میں عقل وشعور نہ ہو۔ جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے مجھے سکھلایا ہے میں آپ کو وحی الٰہی کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ اللہ نے آپ کو ہماری جانب کس کے ساتھ بھیجا ہے؟ فرمایا اسلام کے ساتھ۔ میں نے عرض کیا اسلام کی نشانیاں کون کونسی ہیں؟ فرمایا: کہو میں نے اپنا چہرہ اللہ کی جانب کرلیا اور اسی کا ہوگیا اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

۲۴۴۱: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ اَخِيْهِ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ جَدِّهِ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ اَنَّ اَبَا مَالِكٍ الْاَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَالتَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَأُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ وَالزَّكٰوةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْعَلَيْكَ.

۲۴۴۱: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھی طرح وضو کا مکمل کرنا نصف ایمان ہے (وضو سے چھوٹے گناہ معاف ہوجاتے ہیں)۔ الحمد للہ کہنا میزان کو بھر دے گا اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنا آسمان اور زمین کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے اور زکوٰۃ دلیل اور حجت ہے۔ صبر روشنی ہے اور قرآن حجت ہے تمہارے لیے یا تمہارے خلاف۔

۲۴۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ اَنْبَانَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِاَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ صُهَيْبٌ اَنَّهُ سَمِعَ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَمِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ يَقُوْلَانِ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَكَبَّ فَاَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِيْ لَانَدْرِيْ عَلٰى مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فِيْ وَجْهِهِ الْبُشْرٰى فَكَوْنَتْ اَحَبَّ اِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُّصَلِّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكٰوةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَقِيْلَ لَهُ ادْخُلْ بِسَلَامٍ.

۲۴۴۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے پھر تین مرتبہ آپ جھک گئے اور ہر شخص ہم میں سے جھک کر رونے لگا مگر ہمیں علم نہیں کہ آپؐ نے کس طرح قسم کھائی۔ پھر آپؐ نے سر اٹھایا اور آپؐ کے چہرہ پر خوشی تھی۔ ہمیں یہ بات سرخ رنگ کے اونٹ سے زیادہ عمدہ معلوم ہوئی (واضح رہے کہ عرب میں سرخ اونٹ زیادہ قیمتی ہوتے ہیں) پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ پانچ وقت کی نماز ادا کرے اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور زکوٰۃ نکالے اور سات بڑے بڑے گناہوں سے محفوظ رہے تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ اندر چلا جا۔

تشریح ☆ مطلب یہ ہے کہ شرک جادو اور ناحق مال اور سود کھانے اور مالِ یتیم کے کھانے اور جہاد سے فرار اور باعصمت

خواتین پر الزام تراشی سے محفوظ رہے تو جنت ایسے شخص پر واجب ہو جاتی ہے۔

۲۴۴۳: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ كَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ شُعَیْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ مِنْ شَیْءٍ مِّنَ الْاَشْیَاءِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ دُعِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ یَا عَبْدَاللّٰهِ هٰذَا خَیْرٌ لَّكَ وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ هَلْ عَلٰی مَنْ یُّدْعٰی مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ یُدْعٰی مِنْهَا كُلِّهَا اَحَدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَاِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ یَعْنِیْ اَبَابَكْرٍ۔

۲۴۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو کوئی راہِ خدا میں کسی شے کا جوڑا خرچ کرے تو وہ جنت کے دروازوں میں سے پکارا جائے گا' اے خدا کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے اور جنت کے دروازوں میں جو نمازی ہوگا تو وہ شخص نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا اور دنیا میں جو شخص صدقہ وخیرات کرنے والا ہوگا تو اس کو صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور روزہ دار کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! جو شخص ان دروازوں سے بلایا جائے تو اس کو کسی قسم کی کوئی فکر نہیں ہے لیکن کیا کوئی شخص اس قسم کا بھی ہوگا جس کو تمام دروازوں سے بلایا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اور مجھے توقع ہے کہ (اے ابوبکرؓ!) تم ان ہی میں سے ہوگے۔

۱۲۴۳: باب التَّغْلِیْظِ فِیْ حَبْسِ الزَّكٰوةِ

باب: زکوۃ ادا نہ کرنے کی وعید اور عذاب سے متعلق احادیث

۲۴۴۴: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جِئْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِیْ مُقْبِلًا قَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ مَالِیْ لَعَلِّیْ اُنْزِلَ فِیَّ شَیْءٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ قَالَ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا حَتّٰی بَیْنَ یَدَیْهِ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یَمُوْتُ رَجُلٌ فَیَدَعُ اِبِلًا اَوْبَقَرًا لَمْ یُؤَدِّ زَكٰوتَهَا اِلَّا جَاءَ تْ یَوْمَ

۲۴۴۴: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہؐ اس وقت بیت اللہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ جب آپؐ نے مجھے اپنی طرف آتے دیکھا تو ارشاد فرمایا: رب کعبہ کی قسم وہی لوگ نقصان اور خسارے والے ہیں۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں کون لوگ؟ فرمایا: جو بہت زیادہ دولت جمع رکھتے ہیں لیکن جو اس قسم کے ہیں اور اس جانب اشارہ کیا اور دائیں اور بائیں بھی۔ پھر ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو کوئی اونٹ اور بیل چھوڑ کر فوت ہو جائے کہ جن کی اُس نے زکوۃ نہ دی ہو وہ قیامت کے دن حاضر ہو کر اُسے اپنے قدموں سے

الْقِيَامَةِ اَعْظَمَ مَاكَانَتْ وَاَسْمَنَهُ تَطُؤُهُ بِاَخْفَافِهَا وَ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرَاهَا اُعِيْدَتْ اُوْلَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔

۲۴۴۵: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَامِعِ بْنِ اَبِىْ رَاشِدٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَهُ مَالٌ لَا يُؤَدِّىْ حَقَّ مَالِهٖ اِلَّا جُعِلَ لَهُ طَوْقًا فِىْ عُنُقِهٖ شُجَاعٌ اَقْرَعُ وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ وَهُوَ يَتْبَعُهُ ثُمَّ قَرَاَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّلَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَابَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۲۴۴۶: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الْغُدَانِىِّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ اِبِلٌ لَا يُعْطِىْ حَقَّهَا فِىْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَانَجْدَتُهَا وَرِسْلُهَا قَالَ فِىْ عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا فَاِنَّهَا تَاْتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَغَذِّ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنِهٖ وَآشَرِهٖ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُهُ بِاَخْفَافِهَا اِذَا جَاءَتْ اُخْرَاهَا اُعِيْدَتْ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ وَاَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ بَقَرٌ لَا يُعْطِىْ حَقَّهَا فِىْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا فَاِنَّهَا تَاْتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَغَذَّ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهُ وَآشَرَهُ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَنْطَحُهُ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا وَتَطَؤُهُ كُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ

روندیں گے اور سینگوں سے ماریں گے۔ حتیٰ کہ آخری جانور آ جائے۔ پھر دوبارہ یہی سلسلہ شروع کر دیا جائے گا یہاں تک کہ انسانوں میں حکم ہو کہ یعنی لوگوں کے دوزخی اور جنتی ہونے کا۔

۲۴۴۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مالدار ہو اور اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو وہ دولت ایک گنجے سانپ کی شکل میں اس کی گردن پر طوق ہو گی۔ وہ اس سے بھاگے گا اور وہ اس کا پیچھا کرے گا۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ''اور ہرگز گمان نہ کریں جو بخل کرتے ہیں اس میں جو دے رکھا ہے انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے کہ یہ بخل بہتر ہے ان کے لیے بلکہ یہ بخل بہت برا ان کے لیے طوق پہنایا جائے گا انہیں وہ مال جس میں انہوں نے بخل کیا قیامت کے دن''۔

۲۴۴۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ نے سنا جس کے پاس اونٹ ہوں وہ ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تنگی اور وسعت میں (مراد جب اونٹ موٹے تازے ہوں اور دولت صحیح حالت میں ہو تو اس وقت زکوٰۃ ادا نہ کرے اس لیے کہ موٹے تازے قسم کے اونٹ صدقہ کرنا نفس پر بھاری گزرتا ہے اور جب اونٹ دبلے پتلے ہوں تو ان کو برا اور خراب خیال کر کے خیرات کرے یا قحط سالی کا زمانہ ہو تو زکوٰۃ ادا نہ کرے)۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! تنگی اور وسعت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: مشکل اور دشواری کے دور میں۔ پس روزِ قیامت وہ فربہ ہو کر آئیں گے اور ان کا مالک ان اونٹوں کے سامنے ایک صاف میدان میں الٹے منہ لٹکا دیا جائے گا اور وہ اونٹ اس کو روند ڈالیں گے یہاں تک کہ آخری جب روند لے گا تو پھر از سر نو پہلا لایا جائے گا۔ اسی طرح سے ہو گا اُس دن جو پچاس ہزار سال کا ہو گا۔ یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہوا اور وہ اپنا راستہ دیکھ لیں (جنت یا دوزخ کا) اور جس کے پاس بکریاں ہوں اور وہ تنگی

بِظِلْفِهَا إِذَا جَاوَزَتْهُ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ لَا يُعْطِيْ حَقَّهَا فِيْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا فَإِنَّهَا تَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغَذِّ مَا كَانَتْ وَأَكْثَرِهِ وَأَسْمَنِهِ وَآشَرِهِ ثُمَّ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُهُ كُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا وَتَنْطَحُهُ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ إِذَا جَاوَزَتْهُ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ.

۱۲۳۴: باب مَانِعِ الزَّكٰوةِ

۲۴۴۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِأَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَ الزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْمَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ مَاهُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

وآسانی میں اُن کی زکوۃ ادانہ کرے تو قیامت کے دن وہ بکریاں خوب فربہ بن کر آئیں گی اور اُن کے مالک کو اُنکے سامنے ڈال دیا جائے گا ایک ہموار میدان میں۔ اور ہر قدم والی بکری اس کو اپنے قدموں سے روندے گی اور سینگوں والی اپنے سینگوں سے اس کو مارے گی اور کوئی ان میں مڑے یا ٹوٹے سینگوں کی نہیں ہوگی بلکہ تمام کے سینگ طاقتور اور سیدھے ہوں گے تاکہ مالک کو زیادہ اذیت اور تکلیف ہو۔ اور جب آخری بکری نکل جائے گی تو پھر پہلے والی کو لایا جائے گا ایسے دن میں جو کہ پچاس ہزار سال کا ہو گا۔ یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو اور وہ اپنے ٹھکانہ (جنت اور دوزخ) میں پہنچ جائیں۔

باب: زکوۃ ادانہ کرنے والے کے متعلق

۲۴۴۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ کی جب وفات ہوئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر فرمائے گئے۔ اہل عرب میں سے جنہوں نے انکار (زکوۃ کا) کیا کافر ہو گئے۔ عمرؓ نے ابوبکرؓ سے دریافت فرمایا۔ آپ کس طرح ان سے جہاد کریں گے؟ حالانکہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے قتال کا یہاں تک کہ لوگ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس جس نے یہ اقرار کیا اس نے اپنے جان اور مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا مگر کسی حق کے عوض۔ اس کا حساب اللہ پر ہے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا میں لازماً قتال کروں گا اس سے جو نماز اور زکوۃ کے درمیان تفریق کرے گا کہ بے شک زکوۃ دولت پر ایک حق ہے اللہ کی قسم! اگر وہ رسول اللہؐ کی خدمت میں بکری کا ایک بچہ بھی پیش کیا کرتے تھے وہ مجھے نہیں دیں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا اس کے ادانہ کرنے پر۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کچھ نہیں مگر مجھے اس کا علم ہے کہ اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے جہاد کے لیے پھر میں نے بھی جان لیا یہی حق ہے۔

۱۲۳۵: باب عُقُوْبَةِ مَانِعِ الزَّكوٰةِ

۲۴۴۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ جَدِّىْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِىْ كُلِّ اِبِلٍ سَائِمَةٍ فِىْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ لَايُفَرَّقُ اِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهٗ اَجْرُهَا وَمَنْ اَبٰى فَاِنَّا آخِذُوْهَا وَشَطْرَ اِبِلِهٖ عَزْمَةٌ مِّنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَايَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَىْءٌ.

باب: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کے لیے وعید

۲۴۴۸: حضرت بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے دادا سے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہر چالیس اونٹوں میں جو جنگل میں چرائے جاتے ہیں ایک دو سال کی اونٹنی زکوٰۃ میں ادا کرنا ضروری ہے اور اونٹ علیحدہ نہیں کیے جائیں گے اپنے حساب سے اور جو زکوٰۃ ثواب کیلئے دے گا اس کو ثواب ملے گا اور جو انکار کرے گا ہم اس سے بھی زکوٰۃ لے لیں گے' یہ ایک سزا ہے اللہ کی سزاؤں میں سے۔ اس مال و دولت میں سے نبی کی اولاد و اہل و عیال کے لیے کچھ لینا درست نہیں ہے۔

۱۲۳۶: باب زَكوٰةِ الْاِبِلِ

۲۴۴۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ وَمَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ.

باب: اونٹوں کی زکوٰۃ

۲۴۴۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم غلہ میں (جو زمین سے پیدا ہوا) زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے (اور پانچ وسق غلہ سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہے)۔

وسق کی مقدار:

وسق اہلِ عرب کا ایک پیمانہ ہے جو کہ چار صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے یا پانچ رطل کا ہوتا ہے (دوسرے قول کی مطابق) اور ایک رطل ہمارے پرانے وزن کے اعتبار سے آدھ سیر یعنی تقریباً چار سو پچاس گرام کے قریب قریب ہوتا ہے اور ایک اوقیہ (جو کہ عرب کا ایک پیمانہ ہے) چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ اس طرح سے پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہو گئے اور ایک درہم تین ماشہ اور ایک رتی کا ہوتا ہے اور پانچ حصہ رتی کے برابر ہوتا ہے اگر یہ پورا ماشہ ہو تو دو سو درہم باون تولہ چاندی بن جاتی ہے اور اگر کم زیادہ ہو تو اس اعتبار سے حساب لگا سکتے ہیں۔

۲۴۵۰: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْهِ

۲۴۵۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اونٹوں سے کم میں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ۣالْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

۲۴۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ مُدْرِكٍ اَبُوْكَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَخَذْتُ هٰذَا الْكِتَابَ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَتَبَ لَهُمْ اَنَّ هٰذِهٖ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا رَسُوْلَهٗ ﷺ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی وَجْهِهَا فَلْيُعْطِ وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَ ذٰلِكَ فَلَا يُعْطِ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فِیْ كُلِّ خَمْسٍ ذَوْدٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰی خَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰی خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَّاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْفَحْلِ اِلٰی سِتِّيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰی وَسِتِّيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلٰی خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ اِلٰی تِسْعِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰی وَتِسْعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْفَحْلِ اِلٰی عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِیْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِیْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ فَاِذَا تَبَايَنَ اَسْنَانُ الْاِبِلِ فِیْ فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ وَ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ حِقَّةٌ وَعِنْدَهٗ جَذَعَةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ

زکوۃ واجب نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوۃ واجب نہیں ہے اور پانچ وسق غلہ سے کم میں زکوۃ لازم نہیں ہے۔

۲۴۵۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو تحریر فرمایا یہ زکوۃ کے فرائض جو رسول اللہ نے اہل اسلام پر اللہ کے حکم سے لازم قرار دیے ہیں چنانچہ مسلمانوں سے اس کے موافق طلب کرو تو وہ ادا کرے اور جب اس سے زیادہ مانگا جائے وہ ۲۵ سے کم اونٹوں میں سے ہر ایک پانچ اونٹ پر ایک بکری زکوۃ ہے اور جب ان کی تعداد ۲۵ تک پہنچ جائے تو ایک نسبت معاض ہے (وہ اونٹنی جو ایک سال کی ہو کر دوسرے میں لگ جائے) اگر ایک سال کی اونٹنی نہ ہو تو ان میں دو سال کی اونٹنی ہے ۲۵ اونٹ تک اور جب ۴۶ اونٹ ہو جائیں تو ان میں تین سال کی اونٹنی ہے ساٹھ اونٹ تک۔ جب ۶۱ اونٹ ہو جائیں تو چار سال کی ایک اونٹنی جو پانچویں سال میں لگ جائے ۷۵ اونٹ تک۔ جب ۷۶ ہو جائیں تو ان میں دو اونٹنیاں ہیں دو سال کی نوے اونٹ تک۔ جب ۹۱ ہو جائیں تو ان میں دو اونٹنیاں ہیں تین تین سال کی کہ جن سے نر جفتی کر سکے ۱۲۰ اونٹ تک۔ جب ۱۲۱ ہو جائیں تو ہر ایک چالیس اونٹوں میں ایک اونٹنی ہے دو سال کی۔ ۱۵۰ اونٹوں میں ایک اونٹنی ہے تین سال کی ہے۔ اگر اونٹوں کے دانتوں میں اختلاف ہو جائے (یعنی زکوۃ کے لائق نہ ہوں چھوٹے بڑے ہوں تو) مثلاً جسے چار سالہ اونٹنی دینا لازم ہو مگر اس کے پاس تین سالہ ہو تو وہ اس کے ساتھ دو بکرے ادا کرے ورنہ بیس درہم ادا کرے اور جس کے ذمہ تین سالہ اونٹنی ہو مگر اس کے پاس چار سالہ ہو تو اس سے وہی لی جائے گی اور مصدق (زکوۃ وصول کرنے والا) اس کو بیس درہم واپس کر دے گا یا دو بکری ادا کر دے گا۔ جس کے ذمہ ۳ سالہ اونٹنی ہو تو نہ ہونے کی صورت میں وہ دو سال کی اونٹنی مع دو بکری دے یا بیس درہم

عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْشَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ وَ عِنْدَهٗ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَالَهٗ اَوْعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُوْنٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ اِلَّا حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَ يُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْشَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُوْنٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَعِنْدَهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَالَهٗ اَوْعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ ابْنَةِ مَخَاضٍ وَلَيْسَ عِنْدَهٗ اِلَّا ابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ فَاِنَّهٗ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ اِلَّا اَرْبَعٌ مِنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَ فِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا شَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْمُصَّدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِّنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فَاِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِّنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةٌ وَّاحِدَةٌ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَّةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةَ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا.

۱۲۳۷: باب مَانِعِ زَكٰوةِ الْاِبِلِ

۲۳۵۲: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ

ادا کرے۔ اور جس کے ذمہ دو سالہ اونٹنی دینا ہو مگر اس کے پاس تین سال کی اونٹنی ہو تو اس سے وہی وصول کی جائے گی اور مصدق اس کو بیس درہم یا دو بکری دے دے گا۔ اور جس پر دو سالہ اونٹنی لازم ہو مگر اس کے پاس نہ ہو تو وہ دو بکری یا بیس درہم ادا کرے۔ اگر کسی کے ذمہ ایک سالہ اونٹنی واجب ہے اور اس کے پاس دو سالہ اونٹ ہے تو اس سے وہی وصول کیا جائے گا اور اس کو کچھ نہیں دیا جائے گا نہ لیا جائے گا۔ پھر اگر کسی کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان پر کسی قسم کی زکوٰۃ واجب نہیں البتہ مالک اگر مرضی سے دینا چاہے تو وہ دوسری بات ہے۔ پھر چرنے بکریوں کی تعداد اگر چالیس سے ۱۲۰ تک ہو تو ایک بکری۔ ۱۲۱ سے اوپر تک دو بکریاں۔ اور ۲۰۱ سے لے کر ۳۰۰ تک تین بکریاں اور اس کے بعد ہر ایک سو پر ایک بکری زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔ پھر زکوٰۃ میں بوڑھے اور ایک آنکھ والے عیب دار یا مذکر جانور قبول نہ کئے جائیں گے مگر یہ کہ صدقہ قبول کرنے والا شخص چاہے تو وہ لے سکتا ہے اور زکوٰۃ سے بچ جانے کے لیے دو مالوں کو جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی ایک مال کو علیحدہ کیا جائے۔ پھر اگر کسی دولت میں دو آدمی حصہ دار ہوں تو وہ باہمی طریقے سے ایک دوسرے سے برابر برابر حساب کر لیں۔ چالیس سے کم بکریوں پر کسی قسم کی زکوٰۃ واجب نہیں مگر یہ کہ مالک خود زکوٰۃ ادا کرنا چاہے۔ اگر دو سو درہم چاندی وہ جائے یا دو سو درہم ہو جائے تو اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کی جائے۔ لیکن اگر ۱۹۰ درہم ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے مگر یہ کہ مالک خوشی سے زکوٰۃ ادا کرنا چاہے۔

باب: زکوٰۃ نہ دینے والے سے متعلق احادیث

۲۳۵۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اونٹوں کے مالک نے ان کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی

مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاْتِى الْاِبِلُ عَلٰى رَبِّهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ اِذَا هِىَ لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِاَخْفَافِهَا وَتَاْتِى الْغَنَمُ عَلٰى رَبِّهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ اِذَا لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا اَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ اَلَا لَا يَاْتِيَنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيْرٍ يَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ اَلَا لَا يَاْتِيَنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلٰى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ قَالَ وَيَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَيَطْلُبُهُ اَنَا كَنْزُكَ فَلَا يَزَالُ حَتّٰى يُلْقِمَهُ اُصْبُعَهُ.

تو وہ دنیا کے مقابلہ میں فربہ ہو کر اپنے مالک کی جانب دوڑیں گے اور اس کو پاؤں کے نیچے روندیں گے۔ اس طرح بکریاں بھی اگر ان کی زکوۃ ادا نہیں کی ہوگی تو اپنے مالک کے پاس فربہ ہو کر آئیں گی اور اس کو اپنے قدم کے نیچے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی۔ ان کے حقوق یہ ہیں کہ ان کا دودھ اس وقت نکالو جب ان کو پانی پلانے کے لیے لاؤ۔ خبردار ایسا نہ ہو کہ تم میں سے روزِ قیامت کوئی اونٹ کو اپنی گردن پر سوار کر کے حاضر ہو اور چیخ و پکار کرتا ہوا کہے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں کہوں گا میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں تو اللہ کا پیغام پہنچا چکا۔ اسی طرح کوئی آدمی روزِ قیامت اپنی بکری کو گردن پر سوار کر کے چیختا ہوا نہ آئے اور کہے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اور میں اس سے کہہ دوں کہ میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں تو اللہ کا پیغام پہنچا چکا۔ پھر تم میں سے کسی کا خزانہ روزِ قیامت گنجا سانپ بن کر آئے گا وہ اس کا سے خوفزدہ ہو کر بھاگے گا اور وہ اس کے پیچھے یہ کہتا ہوا کہ میں تمہارا خزانہ ہوں یہاں تک کہ وہ اپنی انگلی اس کے منہ میں ڈال دے گا۔

۱۲۳۸: بَابُ سُقُوْطِ الزَّكٰوةِ عَنِ الْاِبِلِ اِذَا كَانَتْ رِسْلاً لِاَهْلِهَا وَلِحَمُوْلَتِهِمْ

باب: گھریلو استعمال والے اونٹوں پر زکوۃ معاف ہے

۲۴۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ بَهْزَ بْنَ حَكِيْمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِىْ كُلِّ اِبِلٍ سَائِمَةٍ مِّنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ لَا تُفَرَّقُ اِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا لَهُ اَجْرُهَا وَمَنْ مَّنَعَهَا فَاِنَّا آخِذُوْهَا وَشَطْرَ اِبِلِهِ عَزْمَةٌ مِّنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَيْءٌ.

۲۴۵۳: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چرنے والے اونٹوں میں سے ہر چالیس میں ایک دو سال کی اونٹنی زکوۃ ہے اور ان میں تفریق نہ کی جائے اور جو آدمی ثواب کے لیے زکوۃ ادا کرے گا تو وہ اجر و ثواب حاصل کرے گا اور جو زکوۃ سے انکار کرے گا تو ہم اس سے بھی زکوۃ وصول کریں اور آدھے اونٹ بھی وصول کریں گے۔ اس لیے کہ یہ اللہ کی جانب سے واجب اور لازم کیے ہوئے ایثار میں سے ایک واجب ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس میں سے کچھ لینا حلال نہیں ہے۔

۱۲۳۹: باب زَكٰوةِ الْبَقَرِ

۲۴۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَهُوَ ابْنُ مُهَلْهَلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ وَاَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ وَمِنَ الْبَقَرِ مِنْ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً.

۲۴۵۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ وَالْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا قَالَ مُعَاذٌ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بَقَرَةً ثَنِيَّةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ.

۲۴۵۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ.

۲۴۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ وَائِلِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ بَعَثَنِيْ اِلَى الْيَمَنِ اَنْ لَّا آخُذَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْئًا حَتّٰى تَبْلُغَ ثَلَاثِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ ثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا عِجْلٌ تَابِعٌ جَذَعٌ اَوْ جَذَعَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بَقَرَةٌ مُسِنَّةٌ.

باب: گائے بیل کی زکوٰۃ سے متعلق

۲۴۵۴: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن روانہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑا جزیہ وصول کریں اس کے بعد ہر تیس گایوں' بیلوں پر ایک سال کا بیل یا گائے اور چالیس گایوں' بیلوں پر دو سال کی ایک گائے بطور زکوٰۃ وصول کریں۔

۲۴۵۵: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملک یمن روانہ کرتے وقت فرمایا اگر چالیس گائے بیل موجود ہوں تو ان پر ایک دو سال کی گائے اور اگر تیس موجود ہوں تو ایک سال کی گائے زکوٰۃ میں وصول کرنا۔ پھر ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس قیمت کا کپڑا بطور جزیہ وصول کرنا۔

۲۴۵۶: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملک یمن روانہ کرتے وقت فرمایا اگر چالیس گائے بیل موجود ہوں تو ان پر ایک دو سال کی گائے اور اگر تیس موجود ہوں تو ایک سال کی گائے زکوٰۃ میں وصول کرنا۔ پھر ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس قیمت کا کپڑا بطور جزیہ وصول کرنا۔

۲۴۵۷: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یمن روانگی کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر کسی گائے بیل تیس تک پہنچ جائیں تو اُس سے گائے کا ایک دودھ پیتا بچہ یا ایک سال کا مذکر یا مونث بطور زکوٰۃ وصول کرنا یہاں تک کہ وہ چالیس ہو جائیں تو ایک دو سال کی گائے وصول کرنا۔

۱۲۴۰: باب مَانِعِ زَكٰوةِ الْبَقَرِ

۲۴۵۸: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّىْ حَقَّهَا اِلَّا وُقِفَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهُ ذَاتُ الْاَظْلَافِ بِاَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقُرُوْنِ بِقُرُوْنِهَا لَيْسَ فِيْهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاذَا حَقُّهَا قَالَ اِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا صَاحِبِ مَالٍ لَا يُؤَدِّىْ حَقَّهُ اِلَّا يُخَيَّلُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ اَقْرَعُ يَفِرُّمِنْهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يَتْبَعُهُ يَقُوْلُ لَهُ هٰذَا كَنْزُكَ الَّذِىْ كُنْتَ تَبْخَلُ بِهٖ فَاِذَا رَاٰى اَنَّهُ لَابُدَّلَهُ مِنْهُ اَدْخَلَ يَدَهُ فِىْ فِيْهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ.

باب: گائے بیل کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی سزا

۲۴۵۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اونٹ بیل یا بکریاں رکھتا ہو اور ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ ایک چٹیل میدان میں کھڑا کیا جائے گا اور اس کو کھر والے جانور اپنے کھروں سے اور سینگوں والے اپنے سینگوں سے ماریں گے اور ان میں کوئی ٹوٹے سینگوں والا نہ ہوگا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: نذکر جانور کو جفتی دینا اور پانی پلانے کا ڈول مانگنے والے کو دینا اور راہِ خدا میں لانے لے جانے کے لیے (لینا) اور جو مالدار دولت کا حق ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن وہ دولت ایک گنجے سانپ کی شکل میں آئے گی وہ اس کو دیکھ کر بھاگے گا اور وہ گنجا سانپ اس کے پیچھے پیچھے یہ کہتا ہوا کہ میں تیرا خزانہ ہوں جس سے تو دنیا میں کنجوسی کرتا تھا جب وہ شخص دیکھے گا کہ اب کوئی علاج نہیں تو مجبور ہو کر وہ اپنا ہاتھ اس اژدہے کے منہ میں ڈال دے گا اور وہ اژدہا اس کے ہاتھ کو اونٹ کی طرح سے چبا لے گا۔

۱۲۴۱: باب زَكٰوةِ الْغَنَمِ

۲۴۵۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ النَّسَائِىُّ قَالَ اَنْبَاَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَتَبَ لَهُ اَنَّ هٰذِهٖ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِىْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِىْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهٖ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فِىْ خَمْسِ ذَوْدٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰى خَمْسٍ

باب: بکریوں کی زکوٰۃ سے متعلق

۲۴۵۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کیلئے یہ تحریر فرمایا: یہ زکوٰۃ کے فرائض ہیں جو رسول اللہ نے مسلمانوں پر مقرر فرمائے ہیں کہ جن کا اللہ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حکم فرمایا اور جب اس سے زیادہ (جو کہ پچھلی احادیث میں گزرے) مانگا جائے وہ ۲۵ سے کم اونٹوں میں سے ہر ایک پانچ اونٹ پر ایک بکری زکوٰۃ ہے اور جب ان کی تعداد ۲۵ تک پہنچ جائے تو ایک نسبت مخاض ہے (وہ اونٹنی جو ایک سال کی ہو کر دوسرے میں لگ جائے) اگر ایک سال کی اونٹنی نہ ہو تو ان میں دو سال کی اونٹنی ہے ۲۵ اونٹ تک اور جب ۳۶ اونٹ ہو

وَّثَلاثِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَكُنِ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ فَاِذَا
بَلَغَتْ سِتَّةً وَّثَلاثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰى خَمْسٍ
وَّاَرْبَعِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَّاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ
الْفَحْلِ اِلٰى سِتِّيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَّسِتِّيْنَ فَفِيْهَا
جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسَةٍ وَّسَبْعِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَّسَبْعِيْنَ
فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ
فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْفَحْلِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا
زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ
وَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ فَاِذَا تَبَايَنَ اَسْنَانُ الْاِبِلِ فِيْ
فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ
وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ
الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ اَوْعِشْرِيْنَ
دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ
اِلَّا جَذَعَةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَ يُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ
دِرْهَمًا اَوْشَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ
وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ وَ عِنْدَهٗ ابْنَةُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ
مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَالَهٗ اَوْعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ
بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ بِنْتِ لَبُوْنٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ اِلَّا حِقَّةٌ
فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَ يُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا
اَوْشَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ بِنْتِ لَبُوْنٍ وَلَيْسَتْ
عِنْدَهٗ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَعِنْدَهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ
وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ اَوْعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا
وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ
اِلَّا ابْنَ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ فَاِنَّهٗ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ وَمَنْ
لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ اِلَّا اَرْبَعَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا
اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَفِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا اِذَا كَانَتْ
اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ

جائیں تو ان میں تین سال کی اونٹنی ہے ساٹھ اونٹ تک۔ جب
۶۱ اونٹ ہو جائیں تو چار سال کی ایک اونٹنی جو پانچویں سال میں
لگ جائے ۷۵ اونٹ تک۔ جب ۷۶ ہو جائیں تو ان میں دو
اونٹنیاں ہیں دو سال کی نوے اونٹ تک۔ جب ۹۱ ہو جائیں تو
ان میں دو اونٹنیاں ہیں تین تین سال کی کہ جن سے نر جفتی کر سکے
۱۲۰ اونٹ تک۔ جب ۱۲۱ ہو جائیں تو ہر ایک چالیس اونٹوں میں
ایک اونٹنی ہے دو سال کی۔ ۱۵۰ اونٹوں میں ایک اونٹنی ہے تین
سال کی ہے۔ اگر اونٹوں کے دانتوں میں اختلاف ہو جائے
(یعنی زکوۃ کے لائق نہ ہوں چھوٹے بڑے ہوں تو) مثلاً جسے چار
سالہ اونٹنی دینا لازم ہو مگر اس کے پاس تین سالہ ہو تو وہ اس کے
ساتھ دو بکرے ادا کرے ورنہ بیس درہم ادا کرے اور جس کے
ذمہ تین سالہ اونٹنی ہو مگر اس کے پاس چار سالہ ہو تو اس سے وہی
لی جائے گی اور مصدق (زکوۃ وصول کرنے والا) اس کو بیس درہم
واپس کر دے گا یا دو بکری ادا کر دے گا۔ جس کے ذمہ ۳ سالہ اونٹنی
ہو تو نہ ہونے کی صورت میں وہ دو سال کی اونٹنی مع دو بکری دے یا
بیس درہم ادا کرے۔ اور جس کے ذمہ دو سالہ اونٹنی دینا ہو مگر اس
کے پاس تین سال کی اونٹنی ہو تو اس سے وہی وصول کی جائے گی
اور مصدق اس کو بیس درہم یا دو بکری دیدے گا اور جس پر دو سالہ
اونٹنی لازم ہو مگر اسکے پاس نہ ہو تو وہ دو بکری یا بیس درہم
ادا کرے۔ اگر کسی کے ذمہ ایک سالہ اونٹنی واجب ہے اور اسکے
پاس دو سالہ اونٹ ہے تو اس سے وہی وصول کیا جائے گا اور اس کو
کچھ نہیں دیا جائے گا نہ لیا جائے گا۔ پھر اگر کسی کے پاس صرف
چار اونٹ ہوں تو ان پر کسی قسم کی زکوۃ واجب نہیں البتہ مالک اگر
مرضی سے دینا چاہے تو وہ دوسری بات ہے۔ پھر چرنے بکریوں
کی تعداد اگر چالیس سے ۱۲۰ تک ہو تو ایک بکری۔ ۱۲۱ سے اوپر
تک دو بکریاں۔ اور ۲۰۱ سے لے کر ۳۰۰ تک تین بکریاں اور اس
کے بعد ہر ایک سو پر ایک بکری زکوۃ وصول کی جائے گی۔ پھر

وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا شَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلَاثِمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِىْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا تُؤْخَذُ فِى الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ الْمُصَّدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَاِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةٌ وَاحِدَةٌ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَفِى الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنِ الْمَالُ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا.

زکوٰۃ میں بوڑھے اور ایک آنکھ والے' عیب دار یا نر جانور قبول نہ کئے جائیں گے مگر یہ کہ صدقہ قبول کرنے والا شخص چاہے تو وہ لے سکتا ہے اور زکوٰۃ سے بچ جانے کیلئے دو مالوں کو جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی ایک مال کو علیحدہ کیا جائے پھر اگر کسی دولت میں دو آدمی حصہ دار ہوں تو وہ باہمی طریقے سے ایک دوسرے سے برابر برابر حساب کرلیں۔ چالیس سے کم بکریوں پر کسی قسم کی زکوٰۃ واجب نہیں مگر یہ کہ مالک خود زکوٰۃ ادا کرنا چاہے۔ اگر دو سو درہم چاندی وہ جائے یا دو سو درہم ہو جائے تو اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کی جائے لیکن اگر ۱۹۰ درہم ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے مگر یہ کہ مالک خوشی سے زکوٰۃ ادا کرنا چاہے۔

۱۲۴۲: باب مَانِعِ زَكٰوةِ الْغَنَمِ

باب: بکریوں کی زکوٰۃ نہ ادا کرنے کے بارے میں

۲۴۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّىْ زَكٰوتَهَا اِلَّا جَاءَ تْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْظَمَ مَاكَانَتْ وَاَسْمَنَهُ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِاَخْفَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرَاهَا اَعَادَتْ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ.

۲۴۶۰: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اونٹ اور گائے اور بکریاں رکھے اور اُن کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو روزِ قیامت وہ جانور خوب موٹے تازہ اور فربہ ہوکر آئیں گے اور اپنے سینگوں سے اپنے مالک کو (زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے) ماریں گے اور اپنے قدموں سے روند ڈالیں گے۔ جب آخری جانور نکل جائے گا تو پھر پہلا جانور آ جائے گا اسی طرح ہوتا رہے گا یہاں تک کہ لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں (جنت یا دوزخ) میں پہنچ جائیں۔

۱۲۴۳: باب الْجَمْعِ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَالتَّفْرِيْقِ بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ

باب: مال و دولت کو ملانا اور ملے مال کو الگ کرنے کی ممانعت

۲۴۶۱: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ مَيْسَرَةَ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ غَفَلَةَ قَالَ اَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِىِّ فَاَتَيْتُهُ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ فِىْ عَهْدِىْ اَنْ

۲۴۶۱: حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق ہمارے پاس پہنچا تو میں اُس کے پاس بیٹھ گیا۔ پس میں نے سنا وہ کہتا تھا ہم سے اقرار لیا گیا کہ ہم زکوٰۃ میں اضافے کے لیے دودھ پلانے والے جانور کو وصول نہ کریں'

لَانَاْخُذَ رَاضِعَ لَبَنٍ وَلَا تَجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا نُفَرِّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ فَاَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ فَقَالَ خُذْهَا فَاَبٰى.

۲۴۶۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ يَزِيْدَ يَعْنِى ابْنَ اَبِى الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ بَعَثَ سَاعِيًا فَاَتٰى رَجُلًا فَاَتَاهُ فَصِيْلًا مَخْلُوْلًا فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ بَعَثْنَا مُصَدِّقَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنَّ فُلَانًا اَعْطَاهُ فَصِيْلًا مَخْلُوْلًا اَللّٰهُمَّ لَا تُبَارِكْ فِيْهِ وَلَا فِىْ اِبِلِهٖ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَجَاءَ بِنَاقَةٍ حَسْنَاءَ فَقَالَ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِلٰى نَبِيِّهٖ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَ فِىْ اِبِلِهٖ.

۱۲۴۴:باب صَلٰوةِ الْاِمَامِ عَلٰى صَاحِبِ الصَّدَقَةِ

۲۴۶۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ اَخْبَرَنِىْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِىْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِىْ اَوْفٰى.

۱۲۴۵: باب اِذَا جَاوَزَ فِى الصَّدَقَةِ

۲۴۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ جَرِيْرٌ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ

الگ مال کو ایک جگہ وصول نہ کریں' ملی دولت کو علیحدہ نہ کریں اور الگ مال کو ایک جگہ جمع نہ کریں۔ ایک آدمی اُن کے پاس بلند کوہان والی اونٹنی لے کر پہنچا اور کہا لیجیے مگر اس نے انکار کر دیا۔

۲۴۶۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مصدق بھیجا۔ وہ ایک آدمی کے پاس پہنچا تو اس نے (زکوٰۃ میں) ایک دبلا پتلا اونٹ دیا۔ یہ دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم نے اللہ اور اس کے رسول کے مصدق کو بھیجا مگر فلاں شخص نے اس کو دبلا پتلا اونٹ کا بچہ دے دیا۔ اللہ اس کے مال و دولت میں برکت عطا نہ کرے۔ یہ اطلاع اس آدمی تک پہنچ گئی پھر وہ ایک عمدہ اونٹنی لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف توبہ کی۔ آپؐ نے فرمایا: اے اللہ! اس میں اور اس کے اونٹوں میں برکت عطا فرما۔

باب: زکوٰۃ نکالنے والے کے حق میں دعائے خیر سے متعلق

۲۴۶۳: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی قوم زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتی تو آپؐ ارشاد فرماتے: اے اللہ! فلاں شخص پر رحمت نازل فرما اور فلاں کے اہل و عیال میں برکت عطا فرما۔ جب میرے والد زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا اے اللہ! ابن ابی اوفیٰ کے اہل و عیال میں رحمت نازل فرما۔

باب: مصدق کی جانب سے زکوٰۃ وصولی میں زیادتی

۲۴۶۴: حضرت عبدالرحمٰن بن ہلال رضی اللہ عنہ سے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند حضرات آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ کے مصدق زکوٰۃ وصول کرنے میں ہم پر زیادتی کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اپنے

فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَأْتِيْنَا نَاسٌ مِّنْ مُصَدِّقِيْكَ يَظْلِمُوْنَ قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا وَاِنْ ظَلَمَ قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ ثُمَّ قَالُوْا وَ اِنْ ظَلَمَ قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالَ جَرِيْرٌ فَمَا صَدَرَ عَنِّيْ مُصَدِّقٌ مُنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَهُوَ رَاضٍ.

٢٤٦٥: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ هُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا دَاوٗدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ جَرِيْرٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ.

١٢٤٦: باب اِعْطَاءِ السَّيِّدِ الْمَالَ بِغَيْرِ اخْتِيَارِ الْمُصَدِّقِ

٢٤٦٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ ثَفِنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ ابْنُ عَلْقَمَةَ اَبِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى عِرَافَةِ قَوْمِهٖ وَاَمَرَهٗ اَنْ يُصَدِّقَهُمْ فَبَعَثَنِيْ اَبِيْ اِلٰى طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ لِاٰتِيَهٗ بِصَدَقَتِهِمْ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ يُقَالُ لَهٗ سَعْرٌ فَقُلْتُ اِنَّ اَبِيْ بَعَثَنِيْ اِلَيْكَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ قَالَ ابْنَ اَخِيْ وَاَيَّ نَحْوٍ تَاْخُذُوْنَ قُلْتُ نَخْتَارُ حَتّٰى اِنَّا لَنَشْبُرُ ضُرُوْعَ الْغَنَمِ قَالَ ابْنَ اَخِيْ فَاِنِّيْ اُحَدِّثُكَ اَنِّيْ كُنْتُ فِيْ شِعْبٍ مِّنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَنَمٍ لِيْ فَجَاءَ نِيْ رَجُلَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ فَقَالَا اِنَّا رَسُوْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلَيْكَ

زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو رضامند کر لو۔ انہوں نے عرض کیا: اگرچہ زکوٰۃ وصول کرنے میں ظلم کرے۔ آپؐ نے پھر وہی ارشاد فرمایا: لوگوں نے پھر عرض کیا اگرچہ وہ ظلم کرے۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دن سے کوئی زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص رضامند ہوئے بغیر میرے پاس سے نہیں گیا۔ جب میں سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مذکورہ ارشاد فرماتے سنا۔

٢٤٦٥: حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تمہارے پاس کوئی مصدق پہنچے تو تم اسے رضامند کر لو اور اس کو رضامند کر کے واپس کرنا چاہیے۔

باب: دولت کا مالک خود ہی زکوٰۃ لگا کر ادا کر سکتا ہے

٢٤٦٦: حضرت مسلم بن ثفنہ سے روایت ہے کہ ابن علقمہ نے میرے والد کو اپنی قوم کی عرافت پر مقرر فرمایا اور حکم دیا ان صدقہ وصول کرنے کا۔ میرے والد نے مجھے ایک جماعت کی جانب بھیجا چنانچہ میں ان سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے نکلا اور ایک بوڑھے کے پاس پہنچا جس کو سعر کہا جاتا تھا۔ میں نے عرض کیا میرے والد نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم مجھے اپنی بکریوں کا صدقہ دو۔ انہوں نے عرض کیا تم کس طرح سے صدقہ وصول کرتے ہو؟ میں نے کہا ہم بکریوں کے تھنوں کو ہاتھ سے تلاش کرتے ہیں یعنی عمدہ مال وصول کرتے ہیں۔ اس نے کہا اے بھتیجے! میں تم سے حدیث نقل کرتا ہوں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان ہی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں اپنی بکریاں ساتھ لیے پھرتا تھا کہ اس دوران دو اونٹ سوار آئے اور کہنے لگے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے بھیجے ہیں تاکہ تم اپنی بکریوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ میں نے دریافت کیا میرے ذمے ان

لِتُؤَدِّیَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ قَالَ قُلْتُ وَمَا عَلَیَّ فِیهَا قَالَا شَاةٌ فَاَعْمِدُ اِلٰی شَاةٍ قَدْ عَرَفْتُ مَكَانَهَا مُمْتَلِئَةً مَحْضًا وَّ شَحْمًا فَاَخْرَجْتُهَا اِلَیْهِمَا فَقَالَ هٰذِهِ الشَّافِعُ وَ الشَّافِعُ الْحَائِلُ وَقَدْ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّاْخُذَ شَافِعًا قَالَ فَاَعْمِدُ اِلٰی عَنَاقٍ مُعْتَاطٍ وَالْمُعْتَاطُ الَّتِیْ لَمْ تَلِدْ وَلَدًا وَقَدْ حَانَ وِلَادُهَا فَاَخْرَجْتُهَا اِلَیْهِمَا فَقَالَا نَاوِلْنَاهَا فَرَفَعْتُهَا اِلَیْهِمَا فَجَعَلَاهَا مَعَهُمَا عَلٰی بَعِیْرٍ هِمَا ثُمَّ انْطَلَقَا.

بکریوں میں کس قدر زکوٰۃ واجب ہے؟ فرمایا ایک بکری۔ میں نے ارادہ کیا ایک بکری کی طرف جس کے مقام سے میں واقف تھا وہ بکری دودھ سے بھری تھی اور اس میں کافی چربی تھی میں اس کو لے آیا۔ انہوں نے کہا یہ بکری گابھن ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بچہ والی بکری کے قبول کرنے سے منع کیا ہے۔ پھر میں نے ارادہ کیا دوسری ایک سال کی حاملہ بکری کا لیکن اس نے کبھی بچہ پیدا نہیں کیا تھا مگر اب بچہ ہونے والا تھا۔ میں اس کو نکال کر لایا تو انہوں نے کہا ہمیں وہ بکری دے دو چنانچہ میں نے وہ بکری ان کو دے دی۔ انہوں نے وہ بکری اونٹ پر رکھ لی اور روانہ ہو گئے۔

۲۴۶۷: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِیَّا بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُسْلِمُ بْنُ ثَفِنَةَ اَنَّ ابْنَ عَلْقَمَةَ اسْتَعْمَلَ اَبَاهُ عَلٰی صَدَقَةِ قَوْمِهٖ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ.

۲۴۶۷: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

عرافت کیا ہے؟

عرافت دراصل ایک خدمت کا نام ہے جو کہ ہر ایک قوم میں اس شخص کے سپرد کی جاتی ہے جو کہ لوگوں کے ہر قسم کے حالات کی معلومات رکھتا ہے اور حاکم وقت تک لوگوں کے حالات' احوال وکوائف پہنچاتا ہے۔ گویا کہ وہ لوگ کہ جن کے حالات سے وقت کے حکمران آشنا نہ ہوں اور وہ جس بھی پریشانی میں مبتلا ہوں ان کی پریشانی کا ازالہ کر دیا جائے۔

۲۴۶۸: اَخْبَرَنِیْ عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ عَیَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوالزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ قَالَ وَ قَالَ عُمَرُ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصَدَقَةٍ فَقِیْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِیْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِیْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ اَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ

۲۴۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا (تین اشخاص صدقہ ادا نہیں کرتے) ابن جمیل' خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن جمیل ناشکری کرتا ہے' پہلے وہ محتاج تھا پھر اللہ عزوجل نے اس کو غنی کر دیا اور خالد بن ولید پر تم ظلم کرتے ہو اس لئے کہ انہوں نے اپنی زرہیں اور اسباب اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں (اس وجہ سے ان پر زکوٰۃ لاگو نہیں ہوتی) اور (رہا) عباس بن عبدالمطلب کا معاملہ تو وہ اللہ کے رسولؐ کے چچا ہیں' اُن کی زکوٰۃ

عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا.

اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ہے اور اتنی اور (یعنی وہ پچھلے سال ہی اس سال کی زکوٰۃ ادا کر چکے ہیں)۔

۲۴۶۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوالزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصَدَقَةٍ مِثْلَهُ سَوَاءً.

۲۴۶۹: اس حدیث کا ترجمہ مذکورہ بالا حدیث کے مطابق ہے ماسوا اس کے کہ اس حدیث مبارکہ کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

۲۴۷۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هِلَالٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِدْتُّ اُقْتَلُ بَعْدَكَ فِيْ عَنَاقٍ اَوْشَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّهَا تُعْطٰى فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ مَا اَخَذْتُهَا.

۲۴۷۰: حضرت عبداللہ بن ہلال ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ عین ممکن تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بکری کے ایک بچہ یا بکری کی زکوٰۃ کی وجہ سے میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ زکوٰۃ مہاجرین کے غرباء اور فقراء کو نہ دی جاتی تو میں یہ زکوٰۃ وغیرہ وصول نہ کرتا۔

۱۲۴۷: باب زَكٰوةِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں کی زکوٰۃ کے متعلق

۲۴۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ.

۲۴۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے ذمہ اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۴۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ الْوَضَّاحِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ وَهُوَ ابْنُ اُمَيَّةَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا زَكٰوةَ عَلَى الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فِيْ فَرَسِهٖ.

۲۴۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے ذمہ اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۴۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ

۲۴۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے ذمہ اس

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فِيْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ.

کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۴۷۴: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ خُثَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمَرْءِ فِيْ فَرَسِهٖ وَلَا فِيْ مَمْلُوْكِهٖ صَدَقَةٌ.

۲۴۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے ذمہ اس کے مملوکہ غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۱۲۴۸: باب زَكٰوةِ الرَّقِيْقِ

باب: غلاموں کی زکوٰۃ سے متعلق

۲۴۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فِيْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ.

۲۴۷۵: اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ بھی گزشتہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہے۔ مراد یہ ہے کہ گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۴۷۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خُثَيْمِ ابْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِيْ غُلَامِهٖ وَ لَا فِيْ فَرَسِهٖ.

۲۴۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے ذمہ اس کے مملوکہ غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۱۲۴۹: باب زَكٰوةِ الْوَرِقِ

باب: چاندی کی زکوٰۃ سے متعلق

۲۴۷۷: اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

۲۴۷۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۴۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ

۲۴۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ نے ارشاد فرمایا: پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں بھی زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ.

۲۴۷۹: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا صَدَقَةَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَلَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ.

۲۴۷۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ نے ارشاد فرمایا: پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوۃ واجب نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں بھی زکوۃ واجب نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں۔

غلاموں کی زکوۃ سے متعلق مسئلہ:

واضح رہے کہ اگر غلام خدمت کیلئے ہوں تو ان میں زکوۃ واجب نہیں ہے جس طریقہ سے کہ استعمال کے سامان میں زکوۃ واجب نہیں ہے اور اگر غلام تجارت کے واسطے ہوں تو ان میں زکوۃ ہے اس کے نصاب کی تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۴۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ وَكَانَا ثِقَةً عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِيْ حَسَنٍ وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

۲۴۸۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ نے ارشاد فرمایا: پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوۃ واجب نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں بھی زکوۃ واجب نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں۔

۲۴۸۱: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ مِّنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً.

۲۴۸۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے گھوڑوں اور غلاموں میں زکوۃ معاف کر دی ہے اس لیے تم لوگ مال و دولت کی زکوۃ ادا کیا کرو اور دوسو درہم میں سے پانچ درہم (چالیسواں حصہ) زکوۃ میں نکالا کرو۔

۲۴۸۲: اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ

۲۴۸۲: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ مِائَتَيْنِ زَكٰوةٌ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے اور دو سو درہم سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۲۵۰: باب زَكٰوةِ الْحُلِيِّ

باب: زیور کی زکوٰۃ کے متعلق

۲۴۸۳: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتٌ لَهَا فِيْ يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيْظَتَانِ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَتُؤَدِّيْنَ زَكٰوةَ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالَ اَيَسُرُّكِ اَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِّنْ نَّارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَاَلْقَتْهُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔

۲۴۸۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یمنی خاتون خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئی۔ اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی' جس کے ہاتھ میں موٹے موٹے سونے کے دو کنگن تھے۔ آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا کیا تمہیں اچھا لگتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تم کو آگ کے دو کنگن پہنائے۔ یہ بات سن کر اُس نے دونوں کنگن اتار دیئے اور عرض کیا یہ دونوں کنگن اللہ اور اس کے رسولؐ کے لیے ہیں۔

۲۴۸۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حُسَيْنًا قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ وَّمَعَهَا بِنْتٌ لَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ نَحْوَهٗ مُرْسَلٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ خَالِدٌ اَثْبَتُ مِنَ الْمُعْتَمِرِ.

۲۴۸۴: اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

تشریح ☆ سونے' چاندی کے زیورات سے عورتوں کی محبت سب پر عیاں ہے۔ خواتین اس معاملے میں قدرے غفلت برتتی ہیں اور مرد حضرات بھی اس معاملے میں عورتوں کی تعلیم و تربیت سے غافل رہتے ہیں۔ خواتین کو ایسی احادیث کی تعلیم ضرور دی جانی چاہیے تا کہ وہ اپنی دُنیا و آخرت کے نفع و نقصان کو سمجھ سکیں۔ (جامی)

۱۲۵۱: باب مَانِعِ زَكٰوةِ مَالِهٖ

باب: مال و دولت کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے متعلق

۲۴۸۵: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالنَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الَّذِیْ لَا يُؤَدِّیْ زَكٰوةَ مَالِهٖ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ

۲۴۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس شخص کا مال ایک گنجا سانپ بن کر آئے گا جس کی آنکھوں پر دو نقطے کالے رنگ کے ہوں گے وہ سانپ اس شخص سے لپٹ جائے گا اور کہے گا کہ میں تیرا خزانہ

قَالَ فَيَلْتَزِمُهٗ اَوْيُطَوِّقُهٗ قَالَ يَقُوْلُ اَنَا كَنْزُكَ اَنَا كَنْزُكَ.

ہوں۔

۲۴۸۶: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ : وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتَاهُمُ ......

۲۴۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ جسے دولت عطا فرمائے پھر وہ اس کی زکوۃ ادا نہ کرے تو روزِ قیامت اُس کی دولت گنجے سانپ کی شکل میں آئے گی جس کی آنکھ پر دو نقطے ہوں گے وہ اس کی باچھیں پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال' تیرا خزانہ ہوں۔ اس کے بعد آپ نے آیت تلاوت فرمائی: ''کنجوس لوگ یہ نہ خیال کریں کہ ان کا بخل اچھی چیز ہے بلکہ وہ تو بہت بری چیز ہے اور روزِ قیامت جس دولت سے یہ لوگ کنجوسی کیا کرتے تھے تو ان کے لیے وہی دولت گلے کا طوق اور باعث عذاب ہوگی''۔

۱۲۵۲: باب زَكٰوةُ التَّمَرِ

باب: کھجوروں کی زکوۃ

۲۴۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ مِّنْ حَبٍّ اَوْتَمْرٍ صَدَقَةٌ.

۲۴۸۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ وسق غلہ سے کم میں زکوۃ نہیں ہے یا پانچ وسق کھجور سے کم میں کسی قسم کی زکوۃ نہیں ہے۔

۱۲۵۳: باب زَكٰوةِ الْحِنْطَةِ

باب: گیہوں کی زکوۃ سے متعلق

۲۴۸۸: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ فِي الْبُرِّ وَالتَّمْرِ زَكٰوةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَلَا يَحِلُّ فِي الْوَرِقِ زَكٰوةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوَاقٍ وَلَا يَحِلُّ فِيْ اِبِلٍ زَكٰوةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ.

۲۴۸۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گیہوں اور کھجور میں زکوۃ نہیں ہے جب تک کہ وہ پانچ وسق نہ ہوں اور چاندی میں زکوۃ نہیں جب تک وہ پانچ اوقیہ نہ ہو اور اونٹوں میں زکوۃ واجب نہیں جب تک کہ پانچ اونٹ نہ ہوں۔

۱۲۵۴: باب زَكٰوةِ الْحُبُوْبِ

باب: غلوں کی زکوۃ سے متعلق

۲۴۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِىْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

۲۴۸۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی دانے اور کھجور میں صدقہ واجب نہیں جب تک کہ پانچ وسق نہ ہوں اور پانچ اونٹ سے کم اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوۃ واجب نہیں ہے۔

۱۲۵۵: باب الْقَدْرِ الَّذِىْ تَجِبُ فِيْهِ الصَّدَقَةُ

باب: کس قدر دولت میں زکوۃ واجب ہے؟

۲۴۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِدْرِيْسُ الْاَوْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِى الْبَخْتَرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

۲۴۹۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوۃ واجب نہیں ہے۔

۲۴۹۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

۲۴۹۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوۃ واجب نہیں ہے اور پانچ وسق غلہ سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔

۱۲۵۶: باب مَا يُوْجِبُ الْعُشْرَ وَمَا يُوْجِبُ نِصْفَ الْعُشْرِ

باب: عشر کس میں واجب ہے اور بیسواں حصہ کس میں؟

۲۴۹۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْهَيْثَمِ اَبُوْجَعْفَرٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ اَوْكَانَ بَعْلًا الْعُشْرُ وَمَا سُقِىَ بِالسَّوَانِىْ وَالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

۲۴۹۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غلہ بارش، نہر اور چشموں کے پانی سے پیدا ہو یا زمین کی تری سے اس کی پیداوار ہو تو اس میں دسواں حصہ وصول کیا جائے گا اور جو کچھ اونٹوں سے سینچا جائے یا ڈول سے تو اس میں سے بیسواں حصہ وصول کیا جائے گا۔

۲۴۹۳: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو

۲۴۹۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے

وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ الْعُشْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو پیداوار آسمان یا نہر یا چشموں کے پانی سے ہوتو اس میں سے دسواں حصہ نکالا جائے گا اور جو پیداوار جانوروں پر پانی لانے سے ہوتو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے گا اور جو پیداوار جانوروں پر پانی لانے سے ہوتی ہوتو اس میں بیسواں حصہ ہے۔

پیداوار میں عشر نکالنے سے متعلق مسئلہ:

کھیت کی پیدوار میں مذکورہ عشر یعنی دسواں حصّہ نکالنے کا آج کل حکم نہیں ہے کیونکہ ہندوستان کی زمین اب عشری نہیں رہی بلکہ غیر مسلموں کے غلبہ کی وجہ سے اب عشر کا حکم نہیں ہے۔ ہاں البتہ پیداوار میں سے کچھ غلّہ حسب گنجائش صدقہ کر دینا افضل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ

۲۴۹۴: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ آخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرَ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالدَّوَالِيْ نِصْفَ الْعُشْرِ.

۲۴۹۴: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن روانگی کے وقت فرمایا: جو پیداوار بارش کے پانی سے پیدا ہو اس میں سے دسواں حصہ وصول کرنا اور جو پیداوار ڈول کے پانی سے پیدا ہو اس میں سے بیسواں حصہ۔

۱۲۵۷: باب كَمْ يَتْرُكُ الْخَارِصُ

باب: اندازا چھوڑنے والا کس قدر چھوڑے؟

۲۴۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خُبَيْبَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُوْدِ بْنِ نِيَارٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ اَتَانَا وَنَحْنُ فِي السُّوْقِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَ دَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَاْخُذُوْا اَوْ تَدَعُوا الثُّلُثَ شَكَّ شُعْبَةُ فَدَعُوا الرُّبُعَ.

۲۴۹۵: حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ درختوں پر پھل کا اندازہ کرو تو تیسرا حصہ چھوڑ دیا کرو اگر تیسرا حصہ نہ چھوڑ سکو تو پھر چوتھائی حصہ چھوڑ دو۔

درخت پر حصہ چھوڑنا:

عرب میں دستور تھا اور آج کل بھی دستور ہے کہ جس وقت درخت پھل دار ہوتے ہیں تو پھل درخت ہی پر چھوڑ دیتے ہیں اور درخت پر باقی رہنے والے پھلوں کا اندازہ کرتے ہیں اور درخت سے پھل اترنے کے بعد اس کا دسواں حصّہ مالک سے وصول کرتے ہیں اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو چوتھائی حصّہ چھوڑنے کو فرمایا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ رعایت کے طور سے تم چوتھائی حصّہ چھوڑ دو تا کہ مالک کو گنجائش رہ جائے اپنے احباب اور رشتہ داروں کو کھلانے اور ہدیہ دینے کی۔

۱۲۵۸: باب قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ [البقرة: ٢٦٧]

۲۴۹۶: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُالْجَلِيْلِ بْنُ حُمَيْدٍ الْيَحْصَبِىُّ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْاُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فِى الْاٰيَةِ الَّتِىْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ قَالَ هُوَ الْجُعْرُوْرُ وَلَوْنُ حُبَيْقٍ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُؤْخَذَ فِى الصَّدَقَةِ الرُّذَالَةُ.

۲۴۹۷: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيٰى عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ صَالِحُ بْنُ اَبِىْ عَرِيْبٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِىِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَبِيَدِهٖ عَصًا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ قِنْوَحَشَفٍ فَجَعَلَ يَطْعَنُ فِىْ ذٰلِكَ الْقِنْوِ فَقَالَ لَوْشَاءَ رَبُّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِاَطْيَبَ مِنْ هٰذَا اِنَّ رَبَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ يَاْكُلُ حَشَفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

باب: آیۂ کریمہ ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ﴾ کی تفسیر

۲۴۹۶: حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیۂ کریمہ ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ﴾ کی تفسیر کے سلسلہ میں کہ ''تم لوگ خراب اور ردی مال دینے کا ارادہ نہ کرو اس کو تم خرچ کرتے ہو مگر تم وہ خراب اور ردّی مال نہیں لیتے ......''۔ انہوں نے بیان کیا خبیث سے مراد (کھجور کی بہت خراب قسم) جعرور اور لون حبیق ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ میں خراب اور ردی مال قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۴۹۷: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں چھڑی تھی۔ ایک آدمی خشک اور خراب قسم کی کھجور لٹکا کر چلا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے اس خوشہ پر لکڑی مارتے اور فرماتے اگر اس کا مالک چاہتا تو عمدہ قسم کی کھجور دے سکتا تھا بلاشبہ (روز قیامت) وہ شخص ایسی ہی خراب کھجور کھائے گا۔

۱۲۵۹: باب الْمَعْدِنِ

۲۴۹۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَاكَانَ فِىْ طَرِيْقٍ مَاْتِىٍّ اَوْفِىْ قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَلَكَ وَ مَالَمْ يَكُنْ فِىْ طَرِيْقٍ مَاْتِىٍّ وَلَا فِىْ قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَفِيْهِ وَفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

باب: کان (معدنیات) کی زکوۃ سے متعلق

۲۴۹۸: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (راستہ میں) پڑی ہوئی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ فرمایا: جو شخص آمد و رفت کے راستہ پر آیا یا کسی آباد گاؤں میں ملاقات کرے تو ایک سال تک اس کا اعلان اور شہرت کرو اگر اس چیز کا مالک آ جائے تو اس کو واپس دے دو۔ اگر اس کا مالک نہ آئے تو وہ چیز تمہاری ہے اور جو راستہ آباد نہ ہو یا جو گاؤں آباد نہ ہو تو اس میں سے اور کان میں سے پانچواں حصہ وصول کرو باقی تمام حصہ اس کا ہے جس کو وہ چیز ملی ہے۔

تشریح ☆ راستہ میں پڑی چیز کو پہلے تو کوئی شخص نہ اٹھائے جو کہ اس علاقہ سے کافی دور کا رہنے والا ہے اور اٹھانے والے شخص کے لئے ضروری ہے کہ ایک سال تک اس میں بالکل ہی تصرف نہ کرے کیونکہ اس میں سے خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کی خوب تشہیر کی جائے اور جب وہ چیز مالک تک پہنچ جائے' اس پر کوئی چیز وہ خوشی سے دیتا ہے تو انکار کرنا چاہیے اگر اصرار کرے تو لے لینے میں کوئی مضائقہ بھی نہیں۔ مگر دورِ حاضر میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اٹھانے والا فوراً اس میں سے تصرف شروع کر دیتا ہے حالانکہ اسلام میں استعمال ناجائز ہے۔ (جامی)

۲۴۹۹: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ح وَاَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

۲۴۹۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانور کے زخم کا بدلہ نہیں ہے اور کنواں کھودنے میں اگر کسی مزدور کی وفات ہو جائے تو کسی قسم کا بدلہ نہیں اور اگر کان میں (دوران کھدائی یا کام میں) مزدور مر جائے تو کسی قسم کا بدلہ نہیں اور کفار کے دفن کیے ہوئے خزانہ میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے۔

۲۵۰۰: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ.

۲۵۰۰: اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۲۵۰۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جُرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

۲۵۰۱: ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جانور کے زخم کا بدلہ نہیں' کنواں کھودنے میں کسی مزدور کی وفات ہو جائے تو بدلہ نہیں اور اگر کان میں مزدور مر جائے تو کسی قسم کا بدلہ نہیں اور کفار کے دفن کیے ہوئے خزانہ میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے۔

۲۵۰۲: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ وَهِشَامٌ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

۲۵۰۲: ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جانور کے زخم کا بدلہ نہیں' کنواں کھودنے میں کسی مزدور کی وفات ہو جائے تو بدلہ نہیں اور اگر کان میں مزدور مر جائے تو کسی قسم کا بدلہ نہیں اور کفار کے دفن کیے ہوئے خزانہ میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے۔

۱۲۶۰: باب زَكٰوةِ النَّحْلِ

باب: شہد کی زکوٰۃ

۲۵۰۳: اَخْبَرَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ شُعَيْبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَعْيَنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ

۲۵۰۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ شہد کا دسواں حصہ لے کر خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ آپؐ ایک جنگل' جس کا نام

عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ هِلَالٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُشُوْرِ نَحْلٍ لَهٗ وَسَأَلَهٗ اَنْ يَحْمِيَ لَهٗ وَادِيًا يُقَالُ لَهٗ سَلَبَةُ فَحَمٰى لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ الْوَادِيَ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَتَبَ سُفْيَانُ بْنُ وَهْبٍ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَسْأَلُهٗ فَكَتَبَ عُمَرُ اِنْ اَدّٰى اِلَيَّ مَا كَانَ يُؤَدِّيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عُشْرِ نَحْلِهٖ فَاحْمِ لَهٗ سَلَبَةَ ذٰلِكَ وَاِلَّا فَاِنَّمَا هُوَ ذُبَابُ غَيْثٍ يَّاْكُلُهٗ مَنْ شَاءَ.

سلبہ تھا' میرے لیے مقرر فرمادیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جنگل ان کے لیے مقرر کر دیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو سفیان بن وصب نے ان کو تحریر فرمایا اور بذریعہ تحریر دریافت کیا کہ وہ جنگل بلال رضی اللہ عنہ کے پاس رہے یا نہ رہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا اگر وہ تجھے شہد کا دسواں حصہ دیتے ہیں تو وہ جنگل بلال رضی اللہ عنہ کے پاس ہی رہنے دو اور اگر وہ اس قدر حصہ ادا نہ کریں تو بارش کی مکھیاں شہد دیتی ہیں' جس شخص کا دل چاہے وہ اس کو کھائے۔

بارش کی مکھی کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں بارش کی مکھیاں اس وجہ سے فرمایا گیا کہ مکھیاں بارش سے پیدا ہونے والے پھول اور گھاس وغیرہ کھا کر پرورش پاتی ہیں پھر ان مکھیوں کے منہ سے شہد نکلتا ہے۔ بعض علاقے الحمدللہ اب بھی ایسے ہیں کہ صحرا میں اگنے والے درخت' پھل اور پھول جو کہ بارش کی وجہ سے خوب بڑھتے' پھلتے پھولتے ہیں اور شہد کی مکھیاں اپنا ڈیرہ لگا کر جلد چھتے کو شہد سے بھر دیتی ہیں ان میں سے خاصا شہد موصول ہوتا ہے۔ بعض لوگ اس میں سے کچھ نکال کر اللہ کے لئے دینے میں عار محسوس کرتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ اس میں سے غریبوں کو دے کر اللہ سے اجر لیں چونکہ یہ اللہ عزوجل کی طرف سے ان پر نعمت ہے۔ کیونکہ وہ علاقہ اس کے لیے مختص ہے اور آمد اور کاروبار کے سلسلے بھی اسی ذریعہ سے ہیں۔ (جامی)

۱۲۶۱: باب فَرْضِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ

باب: صدقہ فطر کے بارے میں احکام

۲۵۰۴: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ رَمَضَانَ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهٖ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ.

۲۵۰۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ماہِ رمضان کی زکوٰۃ (صدقہ فطر) فرض قرار دی ہے۔ آزاد غلام اور مرد اور عورت پر کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع۔ اس کے بعد لوگوں نے آدھا صاع گیہوں کا مقرر فرمایا (اس لیے کہ وہ قیمت میں جو کے ایک صاع کے برابر ہے)۔

صدقۃ الفطر کا جدید وزن:

واضح رہے کہ آج کل کے حساب سے صدقہ فطر کا جدید وزن ایک کلو چھ سوتینتیس گرام گیہوں' آٹا یا چاول ہے یا بوقت ادائیگی ان کی جو قیمت ہو وہ ہی مقدار تسلیم ہوگی اور ایک نماز کا فدیہ بھی وہی ہے اور مقدار صدقۃ الفطر میں صاع کی مقدار کے بارے میں حضرت ابنِ عمر رض ۳ کا یہ مذہب ہے کہ گیہوں کا آدھا صاع' جو کے ایک صاع کے برابر قیمت کے اعتبار سے ہے۔

۱۲۶۲: باب فَرْضِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ عَلَى الْمَمْلُوْكِ

باب: ماہِ رمضان کی زکوٰۃ غلام اور باندی پر لازم ہے

۲۵۰۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ اِلٰى نِصْفِ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ.

۲۵۰۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ماہِ رمضان کی زکوٰۃ (صدقۂ فطر) فرض قرار دی ہے۔ آزاد غلام اور مرد اور عورت پر کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع۔ اس کے بعد لوگوں نے آدھا صاع گیہوں کا مقرر فرمایا (اس لیے کہ وہ قیمت میں جو کے ایک صاع کے برابر ہے)۔

۱۲۶۳: باب فَرْضِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّغِيْرِ

باب: نابالغ پر رمضان کی زکوٰۃ یعنی نابالغ کا صدقۃ الفطر

۲۵۰۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ وَاُنْثٰى صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ.

۲۵۰۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی زکوٰۃ (صدقۂ فطر) لازم کی ہر ایک چھوٹے اور بڑے اور آزاد اور غلام مرد اور عورت پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض قرار دیا۔

نابالغ کا صدقۃ الفطر:

واضح رہے کہ اگر نابالغ صاحب نصاب ہو تو اس کے سرمایہ میں سے زکوٰۃ ادا کی جائے اور اگر وہ مفلس اور نادار ہے تو اس کا ولی اس کی طرف سے زکوٰۃ رمضان (یعنی صدقۃ الفطر) ادا کرے اس طریقہ سے غلام اور باندی کی جانب سے اس کا مالک صدقہ فطر ادا کرے۔

۱۲۶۴: باب فَرْضِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ دُوْنَ الْمُعَاهِدِيْنَ

باب: صدقۂ فطر مسلمانوں پر ہے نہ کہ کفار پر

۲۵۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِّنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ

۲۵۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر فرض قرار دیا لوگوں پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو۔ ہر ایک آزاد اور غلام مرد اور عورت پر اہل اسلام میں سے۔

حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

۲۵۰۸: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَبِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلَاةِ.

۲۵۰۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کی زکوٰۃ مقرر فرمائی۔ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو' کا آزاد اور غلام مرد وعورت پر اور چھوٹے اور بڑے ہر اہل اسلام میں سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس کو نماز عید الفطر کے لیے جانے سے قبل ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

۱۲۶۵: باب كَمْ فَرَضَ

باب: مقدار صدقۃ الفطر

۲۵۰۹: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ.

۲۵۰۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کی زکوٰۃ مقرر فرمائی ہر چھوٹے اور بڑے ہر اہل اسلام میں سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لوگوں پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو۔

۱۲۶۶: باب فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ نُزُوْلِ الزَّكٰوةِ

باب: زکوٰۃ فرض ہونے سے قبل صدقہ فطر لازم تھا

۲۵۱۰: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كُنَّا نَصُوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَ نُؤَدِّيْ زَكٰوةَ الْفِطْرِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ وَنَزَلَتِ الزَّكٰوةُ لَمْ نُؤْمَرْبِهٖ وَلَمْ نُنْهَ عَنْهُ وَكُنَّا نَفْعَلُهُ.

۲۵۱۰: حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے اور عید الفطر کا صدقہ ادا کرتے تھے یہاں تک کہ ماہِ رمضان کے روزے لازم ہوئے اور زکوٰۃ لازم ہوئی اس دن سے نہ تو ہم کو حکم ہوا عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا اور نہ ہی اس کی ممانعت ہوئی۔

۲۵۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصَدَقَةِ

۲۵۱۱: حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم فرمایا صدقہ فطر کا زکوٰۃ کے لازم ہونے سے قبل پھر جب زکوٰۃ لازم ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو حکم فرمایا اور نہ ہی ممانعت فرمائی اور ہم لوگ اس

الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الزَّكٰوةُ فَلَمَّا نَزَلَتِ الزَّكٰوةُ لَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهٗ قَالَ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْعَمَّارٍ اِسْمُهٗ عَرِيْبُ بْنُ حُمَيْدٍ وَعَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيْلٍ يُكَنّٰى اَبَامَيْسَرَةَ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ خَالَفَ الْحَكَمَ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَالْحَكَمُ اَثْبَتُ مِنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ.

کو کرتے رہے۔

۱۲۶۷: باب مَكِيْلَةُ زَكٰوةِ الْفِطْرِ

باب: صدقہ فطر میں کتنی مقدار میں غلہ ادا کیا جائے؟

۲۵۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ اَمِيْرُ الْبَصْرَةِ فِيْ آخِرِ الشَّهْرِ اَخْرِجُوْا زَكٰوةَ صَوْمِكُمْ فَنَظَرَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُوْمُوْا فَعَلِّمُوْا اِخْوَانَكُمْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ هٰذِهِ الزَّكٰوةَ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى كُلِّ ذَكَرٍ وَاُنْثٰى حُرٍّ وَمَمْلُوْكٍ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ فَقَامُوْا خَالَفَهٗ هِشَامٌ فَقَالَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ.

۲۵۱۲: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب بصرہ کے امیر تھے تو رمضان کے آخر میں فرمایا: تم اپنے روزوں کی زکوٰۃ ادا کرو لوگ یہ سن کر ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگے۔ انہوں نے نقل کیا کہ یہاں پر مدینہ کے لوگوں میں سے کون موجود ہے۔ تم اٹھ جاؤ اور اپنے بھائیوں کو سکھلاؤ وہ واقف نہیں۔ اس زکوٰۃ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرد اور عورت آزاد اور غلام پر لازم فرمایا (جس کی مقدار) ایک صاع جَو ایک صاع کھجور آدھا صاع گیہوں ہے پھر وہ لوگ اٹھ گئے (تاکہ ہم تمہیں سمجھا سکیں)۔

۲۵۱۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ مَخْلَدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَكَرَ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَالَ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ سُلْتٍ.

۲۵۱۳: حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صدقۃ الفطر کے بارے میں نقل فرمایا ایک صاع گیہوں کا اور ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا اور ایک صاع سلت (نامی جو کی ایک قسم) کا۔

۲۵۱۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَخْطُبُ عَلٰى مِنْبَرِكُمْ يَعْنِيْ مِنْبَرَ الْبَصْرَةِ يَقُوْلُ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا اَثْبَتُ الثَّلَاثَةِ.

۲۵۱۴: حضرت ابو رجاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے میں نے تمہارے منبر پر دورانِ خطبہ سنا کہ صدقہ فطر غلہ کا ایک صاع ہے۔

۱۲۶۸: باب التَّمْرِ فِيْ زَكٰوةِ الْفِطْرِ

باب: صدقہ فطر میں کھجور دینے سے متعلق

۲۵۱۵: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ الْوَضَّاحِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ وَهُوَ ابْنُ اُمَيَّةَ عَنِ

۲۵۱۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر متعین فرمایا

الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ.

ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے۔

۱۲۶۹: باب الزَّبِیْبِ

باب: صدقہ فطر میں انگور دینے سے متعلق

۲۵۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ اِذْ كَانَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِیْبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ.

۲۵۱۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صدقہ فطر نکالتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں صدقہ فطر نکالتے تھے ایک صاع گیہوں کا اور ایک صاع جو کا اور ایک صاع انگور اور ایک صاع پنیر کا۔

۲۵۱۷: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنْ وَكِیْعٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَیْسٍ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ اِذْ كَانَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰی قَدِمَ مُعَاوِیَةُ مِنَ الشَّامِ وَكَانَ فِیْمَا عَلَّمَ النَّاسَ اَنَّهٗ قَالَ مَا اَرٰی مُدَّیْنِ مِّنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ اِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ هٰذَا قَالَ فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ.

۲۵۱۷: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زکوٰۃ نکالتے تھے ایک صاع گیہوں سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے اور پھر ہم ہمیشہ اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ملک شام سے تشریف لائے اور انہوں نے لوگوں کو جو کچھ سکھلایا اس میں یہ بات بھی شامل تھی کہ ملک شام کے گیہوں کا دو مد (یعنی آدھا صاع اس لیے کہ صاع کے چار مد ہوتے ہیں) جس کو تم لوگ (قیمت میں) نکالتے ہو اس دن سے لوگوں نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا اور لوگ گیہوں کا نصف صاع ادا کرنے لگے۔

۱۲۷۰: باب الدَّقِیْقُ

باب: صدقہ فطر میں آٹا دینا

۲۵۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِیَاضَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ یُخْبِرُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَمْ نُخْرِجْ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِیْبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ دَقِیْقٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا

۲۵۱۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقہ فطر نہیں نکالتے تھے مگر ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع خشک انگور کا یا ایک صاع آٹے کا یا ایک پنیر کا۔ (یعنی مذکورہ وزن سے ہم صدقہ فطر میں نکالا کرتے

مِنْ سُلْتٍ ثُمَّ شَكَّ سُفْيَانُ فَقَالَ دَقِيقٍ اَوْ سُلْتٍ.

تھے)۔

۱۲۷۱: باب الْحِنْطَةُ

۲۵۱۹: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ اَدُّوْا زَكٰوةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُوْمُوْا اِلٰى اِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى نِصْفَ صَاعٍ بُرٍّ اَوْصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْشَعِيْرٍ قَالَ الْحَسَنُ فَقَالَ عَلِيٌّ اَمَّا اِذَا اَوْسَعَ اللّٰهُ فَاَوْسِعُوْا اَعْطُوْا صَاعًا مِّنْ بُرٍّاَوْغَيْرِهٖ.

باب: صدقہ فطر میں گیہوں ادا کرنا

۲۵۱۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے شہر بصرہ میں خطبہ پڑھا تو بیان کیا کہ تم اپنے روزوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ لوگ یہ سن کر ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگے۔ انہوں نے کہا یہاں پر مدینہ والوں میں سے کون موجود ہے۔ اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھلاؤ وہ نہیں جانتے رسول اللہ نے فرض کیا صدقہ فطر کو چھوٹے اور بڑے اور آزاد اور غلام ہر مرد و عورت پر آدھا صاع گیہوں کا یا ایک صاع کھجور کا یا جو کا۔ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا علیؓ نے فرمایا جب اللہ نے تم کو گنجائش عطا فرمائی تو تم لوگ بھی وسعت اور گنجائش کرو۔ ایک صاع دو گیہوں کا یا اور اشیاء کا چیزوں کا۔ حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کچھ بھی نہیں سنا۔

۱۲۷۲: باب السُّلْتِ

۲۵۲۰: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُوْنَ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْتَمْرٍ اَوْسُلْتٍ اَوْزَبِيْبٍ.

باب: سلت صدقہ فطر میں دینا

۲۵۲۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ صدقہ فطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں نکالا کرتے تھے ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع خشک انگور۔

۱۲۷۳: باب الشَّعِيْرِ

۲۵۲۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيَاضٌ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ زَبِيْبٍ اَوْ اَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ فِيْ عَهْدِ مُعَاوِيَةَ قَالَ مَااَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ اِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ.

باب: صدقہ فطر میں جو ادا کرنا

۲۵۲۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک صاع جو یا کھجور یا انگور یا پنیر کا نکالا کرتے تھے پھر اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا۔ انہوں نے فرمایا میرے نزدیک ملک شام کے دو مد یعنی آدھا صاع جو کے ایک صاع کے برابر ہے۔

۱۲۷۴: باب الْاَقِطِ

۲۵۲۲: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ لَا نُخْرِجُ غَيْرَهُ.

باب: صدقہ فطر میں پنیر دینا

۲۵۲۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کھجور کا ایک صاع پنیر (صدقۃ الفطر میں) ان کے علاوہ اور دوسری اشیاء نہیں دیا کرتے تھے۔

۱۲۷۵: باب كَمِ الصَّاعُ

۲۵۲۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْقَاسِمُ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ الصَّاعُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُدًّا وَّثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيْدَ فِيْهِ.

باب: صاع کی مقدار

۲۵۲۳: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دورِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں صاع تم لوگوں کے ایک مد اور ایک تہائی مد کا ہوا کرتا تھا لیکن اب مد میں زیادتی ہوگئی ہے۔

صاع کی قسمیں اور اس کی مقدار:

واضح رہے کہ صاع دو ہوتے ہیں ایک حجازی اور دوسرا عراقی اور ہر ایک صاع کی مقدار چار مد ہوتی ہے لیکن حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اعتبار عراقی مد کا ہے لیکن جمہور ائمہ کرام کے نزدیک دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جو مد رائج تھا اس مد کا اعتبار ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مد ایک رطل اور تہائی رطل کا تھا۔ جس کی مقدار تقریباً اٹھاون تولہ چھ ماشہ ہوتی ہے تو اس اعتبار سے صاع کی مقدار دو سو چونتیس تولہ ہوگئی اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مد دو رطل کا ہوتا ہے تو اس اعتبار سے صاع کے آٹھ رطل ہوتے ہیں اور عربی اوزان صاع' مد رطل وغیرہ کی تفصیلی بحث حضرت مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کے تحقیقی رسالہ جواہر الفقہ میں شامل رسالہ اوزانِ شرعیہ میں موجود ہے۔ وہاں پر ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

۲۵۲۴: قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ وَحَدَّثَنِيْهِ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالْوَزْنُ وَزْنُ اَهْلِ مَكَّةَ.

۲۵۲۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پیمائش مدینہ منورہ کے حضرات کی قابل اعتبار ہے اور وزن مکہ مکرمہ کے حضرات کا معتبر ہے۔

۱۲۷۶: باب الْوَقْتِ الَّذِيْ يُسْتَحَبُّ اَنْ تُؤَدّٰى صَدَقَةُ الْفِطْرِ فِيْهِ

باب: صدقہ فطر کس وقت دینا افضل ہے؟

۲۵۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلَاةِ قَالَ ابْنُ بَزِيْعٍ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ.

۲۵۲۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہمیں) حکم فرمایا صدقہ فطر ادا کرنے کا نمازِ عید کیلئے جانے سے قبل۔

۱۲۷۷: باب اِخْرَاجِ الزَّكٰوةِ مِّنْ بَلَدٍ اِلٰى بَلَدٍ

باب: ایک شہر سے دوسرے شہر زکوٰۃ منتقل کرنے کے بارے میں

۲۵۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِىْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِىْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِىْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُوْضَعُ فِىْ فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حِجَابٌ.

۲۵۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ملک یمن کی جانب روانہ کیا اور ارشاد فرمایا: تم ایک قوم کے پاس جا رہے ہو جو کہ اہل کتاب ہیں تو تم ان کو بلانا کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ کوئی پروردگار برحق نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے اور میں اللہ عزوجل کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اگر وہ تمہارا حکم مان لیں پھر ان کو بتلاؤ کہ اللہ عزوجل نے ان پر پانچ وقت کی نماز فرض قرار دی ہیں۔ ہر ایک روز اور ہر ایک رات میں اگر وہ تسلیم کر لیں پھر ان کو بتلاؤ کہ اللہ عزوجل نے ان پر صدقہ فرض اور لازم قرار دیا ہے ان لوگوں کے مال دولت میں جو کہ ان کے دولت مند لوگوں سے وصول کیا جائے گا اور ان کے محتاج اور ضرورت مند لوگوں کو دیا جائے گا اور اگر وہ لوگ اس کو تسلیم کر لیں تو تم ان کے بہترین قسم کے مال سے بچو اور تم مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ مظلوم کی دُعا اور اللہ عزوجل کے درمیان میں کسی قسم کی آڑ اور رکاوٹ نہیں ہے۔

۱۲۷۸: باب اِذَا اَعْطَاهَا غَنِيًّا وَّهُوَ لَا يَشْعُرُ

باب: جس وقت زکوٰۃ دولت مند شخص کو ادا کر دی جائے اور یہ علم نہ ہو کہ یہ شخص دولت مند ہے

۲۵۲۷: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ

۲۵۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ابْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ وَعَلٰى سَارِقٍ وَعَلٰى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيْلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ تُقُبِّلَتْ أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ بِهِ مِنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ السَّارِقَ أَنْ يَسْتَعِفَّ بِهِ عَنْ سَرِقَتِهِ وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ أَنْ يَعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

نے ارشادفرمایا کہ ایک آدمی نے خدمت نبوی میں عرض کیا کہ میں صدقہ ادا کروں گا پھر وہ شخص اپنا صدقہ لے کرنکل پڑا اور وہ شخص اپنا صدقہ ایک چور کے ہاتھ میں رکھ آیا تو فجر کی نماز کے وقت لوگ کہنے لگ گئے کہ چور کو صدقہ مل گیا ہے تو اس شخص نے کہا کہ اللہ عزوجل تیرا شکر اور احسان ہے چور کے صدقہ پڑ میں اب اور زیادہ صدقہ خیرات کروں گا۔ اس کے بعد وہ شخص اپنا صدقہ کے مال لے کرنکل پڑا اور وہ شخص ایک بدکار عورت کے ہاتھ میں رکھ آیا۔ صبح کو لوگ کہنے لگ گئے کہ گذشتہ رات ایک بدکار عورت کو صدقہ خیرات مل گیا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ اے خدا تیرا شکر ہے کہ میں بدکار عورت کے اوپر مزید صدقہ خیرات کروں گا۔ پھر وہ شخص صدقہ لے کرنکل گیا اور ایک دولت مند شخص کے ہاتھ رکھ آیا صبح کے وقت لوگ کہنے لگے کہ ایک دولت مند شخص کو صدقہ مل گیا ہے اس شخص نے کہا کہ اے خدا تیرا شکر احسان ہے کہ بدکار چور اور دولت مند شخص کو میں نے صدقہ خیرات دیا ہے پھر (منجانب اللہ) خواب میں اس شخص سے کہا گیا کہ اے بندے! تیرا صدقہ خیرات مقبول ہو گیا اور بدکار عورت کو دیا گیا صدقہ خیرات اس وجہ سے قبول ہوا کہ ہوسکتا ہے کہ وہ عورت بدکاری سے بچ جائے اور چور کو دیا گیا صدقہ اس وجہ سے قبول ہوا کہ ہوسکتا ہے کہ چور چوری سے بچ جائے اور مالدار شخص کو دیا گیا صدقہ اس وجہ سے قبول ہوا کہ ہوسکتا ہے کہ وہ غور کرے اور اس کو شرم وحیا محسوس ہو اور وہ اس مال میں سے خرچ کرے جو کہ اللہ نے اس کو دیا ہے۔

غیر مستحق کو صدقہ دینا:

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کسی نے ناواقفیت یا لاعلمی کی وجہ سے غیر مستحق کو صدقہ خیرات دے دیا تو دینے والے کو ثواب بہر حال جب بھی ملے گا لیکن شرط یہ ہے کہ نیت خالص ہو اور رضاء الٰہی حاصل کرنا مقصود ہو۔

۱۲۷۹: باب الصَّدَقَةِ مِنَ الْغُلُوْلِ

باب: خیانت کے مال سے صدقہ دینا

۲۵۲۸: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّارِعُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاَنْبَأَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ

۲۵۲۸: حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد صاحب سے سنا انہوں نے نقل فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نماز قبول

ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَاللَّفْظُ لِبِشْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا یَقْبَلُ صَلَاةً بِغَیْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةً مِّنْ غُلُوْلٍ.

نہیں فرماتا بغیر پاکی کی حالت کے اور صدقہ چوری کے مال میں سے (یعنی ناپاک شخص کی عبادت قبول نہیں اور چوری کے مال سے خیرات قبول نہیں)۔

۲۵۲۹: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِّنْ طَیِّبٍ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا الطَّیِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ عَزَّوَجَلَّ بِیَمِیْنِهٖ وَاِنْ کَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُوْ فِیْ کَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰی تَکُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ فَصِیْلَهٗ.

۲۵۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حلال مال میں سے صدقہ ادا کرے تو اس کو چاہئے کہ حلال مال میں سے صدقہ ادا کرے اور اللہ عزوجل نہیں قبول فرماتا مگر حلال مال کو تو پروردگار اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے اگرچہ صرف ایک ہی کھجور کا صدقہ ہو پھر اس میں اضافہ ہوتا ہے اس کی ہتھیلی میں یہاں تک کہ پہاڑ کے برابر وہ صدقہ ہو جاتا ہے جس طریقہ سے کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے۔

تشریح ☆ صدقہ دینا ایک کثیر اجر وثواب والا عمل ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اور بے شمار مصائب کو رفع کرتا ہے مگر اس وقت کہ مال اپنا ہو جب وہ مال خود بھی حلال نہیں ہے اور خیانت کا مال ہے اس میں سے صدقہ ثواب کی نیت سے دینا (چہ معنی دارد) وہ تو خود بھی کھانا اور بچوں کو کھلانا ہر طرح سے ناجائز ہے۔ مال خیانت والا واپس بھی کیا جائے اور اسپر اس سے معافی بھی مانگی جائے۔ (جامی)

۱۲۸۰: بَاب جَهْدِ الْمُقِلِّ

باب: کم دولت والا شخص کوشش کے بعد خیرات کرے تو اس کا اجر

۲۵۳۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْحَکَمِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَلِیٍّ الْاَزْدِیِّ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُبْشِیٍّ الْخَثْعَمِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ لَاشَکَّ فِیْهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُوْلَ فِیْهِ وَحَجَّةٌ مَّبْرُوْرَةٌ قِیْلَ فَاَیُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قِیْلَ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جَهْدُ الْمُقِلِّ قِیْلَ فَاَیُّ

۲۵۳۰: حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا کام کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ایمان کہ جس میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہ ہو اور جہاد کہ جس میں چوری نہ ہو مال غنیمت میں سے اور حج مبرور یعنی جس میں گناہ شامل نہ ہو۔ پھر دریافت کیا گیا کہ نماز کونسی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جس میں دیر تک قیام ہو۔ پھر دریافت کیا گیا کہ صدقہ خیرات کونسا افضل ہے آپ نے فرمایا کہ جو کہ مال والا (غریب) محنت کر کے ادا کرے پھر دریافت کیا گیا کہ ہجرت

الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قِيْلَ فَاَىُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ قِيْلَ فَاَىُّ الْقَتْلِ اَشْرَفُ قَالَ مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ.

کونسی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جو حرام کاموں کو چھوڑ دے۔ پھر دریافت کیا گیا کہ جہاد کونسا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جو آدمی مشرکین سے جہاد کرے اپنے مال اور جان کو خرچ کر کے۔ پھر دریافت کیا گیا کہ قتل ہونا کونسا افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کا خون بہایا گیا اور اس کا گھوڑا قتل کیا گیا۔

۲۵۳۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَالْقَعْقَاعُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ اَلْفِ دِرْهَمٍ قَالُوْا وَكَيْفَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ دِرْهَمَانِ تَصَدَّقَ بِاَحَدِهِمَا وَانْطَلَقَ رَجُلٌ اِلٰى عُرْضِ مَالِهٖ فَاَخَذَ مِنْهُ مِائَةَ اَلْفِ دِرْهَمٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا.

۲۵۳۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم ایک لاکھ درہم سے زیادہ بڑھ گیا۔ لوگوں نے عرض کیا: کس طریقہ سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کے دو درہم ہوں اور وہ شخص ایک درہم صدقہ دے (اس طریقہ سے یہ ایک درہم افضل ہوگا) اور ایک آدمی اپنے مال کی جانب جائے اور ایک لاکھ درہم صدقہ کرے یعنی مالدار آدمی کے ایک لاکھ درہم کے برابر غریب شخص کا ایک درہم ہے۔

۲۵۳۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ اَلْفٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ قَالَ رَجُلٌ لَهٗ دِرْهَمَانِ فَاَخَذَ اَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهٖ وَرَجُلٌ لَهٗ مَالٌ كَثِيْرٌ فَاَخَذَ مِنْ عُرْضِ مَالِهٖ مِائَةَ اَلْفٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا.

۲۵۳۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم ایک لاکھ درہم سے آگے بڑھ گیا اس پر صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس طریقہ سے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم صدقہ دے دیا اور ایک آدمی کے پاس بہت مال تھا اس نے اپنے مال میں سے ایک حصہ میں سے لاکھ درہم اُٹھائے اور صدقہ دیئے (اُس شخص کے لاکھ درہم سے اِس کا ایک درہم افضل ہے)۔

۲۵۳۳: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِالصَّدَقَةِ فَمَا يَجِدُ اَحَدُنَا شَيْئًا يَتَصَدَّقُ بِهٖ حَتّٰى يَنْطَلِقَ اِلَى السُّوْقِ فَيَحْمِلَ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَجِئَ بِالْمُدِّ فَيُعْطِيَهٗ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَاَعْرِفُ الْيَوْمَ رَجُلًا لَهٗ مِائَةُ اَلْفٍ مَا كَانَ لَهٗ يَوْمَئِذٍ دِرْهَمٌ.

۲۵۳۳: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم فرماتے تھے اور ہم لوگوں کے پاس کچھ موجود نہیں ہوتا تھا جو ہم صدقہ ادا کریں تو ہمارے میں سے کوئی شخص بازار میں جاتا تھا اور وزن برداشت کرتا تھا۔ پھر ایک مد کھانا لاتا (محنت مزدوری کر کے) اور وہ کھانا خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرتا۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک آدمی سے واقف ہوں کہ جس کے پاس اب ایک لاکھ درہم موجود ہیں اور اس وقت اس کے پاس ایک درہم موجود نہ تھا۔

۲۵۳۴: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَتَصَدَّقَ اَبُوْعَقِيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِنِصْفِ صَاعٍ وَجَاءَ اِنْسَانٌ بِشَيْءٍ اَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا وَمَا فَعَلَ هٰذَا الْاٰخَرُ اِلَّا رِيَاءً فَنَزَلَتْ: ﴿الَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ﴾.

[التوبة : ۱۹]

۲۵۳۴: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت ہم لوگوں کو صدقہ خیرات کرنے کا حکم فرمایا تو ابوعقیل رضی اللہ عنہ آدھا صاع لے کر حاضر ہوئے اور ایک آدمی زیادہ لے کر حاضر ہوا تو اس پر منافقین نے کہا کہ اس (ابوعقیل) کے صدقہ سے اللہ بے نیاز ہے (یعنی اس قدر معمولی صدقہ خیرات کی اس کو کیا ضرورت ہے؟) اور دوسرے شخص نے ریاکاری کیلئے صدقہ خیرات کیا ہے اس پر آپ پر یہ آیت: اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ تلاوت کی۔ یعنی جو لوگ کھلے دِل سے صدقہ دینے والے مسلمانوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں اور ان لوگوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں جو کہ (صرف) اپنی محنت و مزدوری (سے کما کر) صدقہ خیرات کرتے ہیں پھر ان کا مذاق اُڑاتے ہیں تو اللہ عزوجل نے ان سے مذاق کیا اور ان کو عذاب میں مبتلا کیا۔

تشریح ☆ ظاہر ہے ایک شخص وہ ہے جو کہ خوب دولت والا ہے' خاصی رقم بھی رکھتا ہے اور ایک وہ محنت کرنے والا مزدور ہے جو کہ اپنے گزر اوقات خوب محنت کے بعد پورے کرتا ہے وہ اس میں سے کچھ نہ کچھ حصہ بچا کر صدقہ کرتا ہے وہ برابر تو نہیں مالدار کے' جو کروڑوں کا مالک ہے اور لاکھوں خرچ کرسکتا ہے اور مزدوری کرنے والا ۵ روپے یا اس سے بھی کم دے تو اس کا اجر زیادہ ہوگا۔ بات تو اخلاص کی ہے۔ (جامی)

۱۲۸۱: بابُ الْيَدُ الْعُلْيَا

باب: اُوپر والا ہاتھ یعنی دینے والے ہاتھ کی فضیلت

۲۵۳۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدٌ وَعُرْوَةُ سَمِعَا حَكِيْمَ ابْنَ حِزَامٍ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى.

۲۵۳۵: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دست سوال پھیلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو (کچھ) عطا فرما دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت فرمایا پھر ارشاد فرمایا کہ مال دولت سرسبز اور شاداب ہے جو کوئی اس کو خوشی سے حاصل کرے گا تو اس کو برکت حاصل ہوگی اور جو شخص لالچ سے حاصل کرے گا (مراد یہ ہے کہ اس کا انتظار کر کے لالچ سے) تو کسی قسم کی خیر و برکت حاصل نہیں ہوگی وہ اس شخص کی طرح ہوگا کہ جو کھانا کھاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور (دینے والا صدقہ کرنے والا) اُوپر والا ہاتھ نیچے والے (یعنی صدقہ وصول

کرنے والے ہاتھ) سے افضل ہے۔

۱۲۸۲: باب اَيَّتُهُمَا الْيَدُ الْعُلْيَا

باب: اُوپر والا ہاتھ کونسا ہے؟

۲۵۳۶: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زِيَادِ ابْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ طَارِقِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَدُ الْمُعْطِى الْعُلْيَا وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ اُمَّكَ وَاَبَاكَ وَاُخْتَكَ وَاَخَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ مُخْتَصَرٌ۔

۲۵۳۶: حضرت طارق محاربیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مدینہ میں پہنچے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ (صدقہ) دینے والے کا ہاتھ اوپر ہے اور تم لوگ صدقہ ان لوگوں سے شروع کرو کہ جن کی روٹی تم پر ذمہ داری ہے (یعنی) والدکی بہن بھائی کی (طرف سے) صدقہ خیرات کرنا شروع کرو۔ پھر اس طریقہ سے دوسرے رشتہ داروں کی طرف سے۔ زیرنظر حدیث ایک طویل حدیث کا خلاصہ ہے۔

۱۲۸۳: باب اَلْيَدُ السُّفْلٰى

باب: نیچے والا (یعنی صدقہ لینے والا) ہاتھ

۲۵۳۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلٰى السَّائِلَةُ۔

۲۵۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ صدقہ خیرات کا تذکرہ فرماتے تھے اور آپؐ مانگنے سے بچتے رہنے کا حکم فرماتے اور فرمایا کہ اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے افضل ہے اور اوپر والا ہاتھ وہ ہے جو کہ خرچہ کرے اور نیچے والا ہاتھ وہ ہے جو کہ سوال کرے۔

تشریح ☆ جو مسلمان ایسے ذرائع وصلاحیتوں کا مالک ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے معاش کے لیے دوڑ دھوپ کر سکے اُس کے لئے جائز نہیں کہ وہ صدقات پر صبر کر کے بیٹھ جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''صدقہ کسی غنی کے لیے جائز نہیں اور نہ ہی ایسے شخص کے لیے جو توانا اور تندرست ہو''۔ تندرست شخص اگر صدقہ لے عادتاً تو یہ غریب' نادان' کمزور کی حق تلفی ہو گی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: السوال ذله ۔ کہ سوال کرنا ذلت ہے تو ہر طرح سے عادتاً صدقہ لینا تندرست آدمی کے لئے اچھا نہیں ہے بلکہ جرم ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ پکڑ فرمائیں گے اور پھر حق تلفی بھی ہے تو کیوں نہ اپنی صحت اور تندرستی سے فائدہ اٹھا کر محنت کر کے رزق حاصل کیا جائے اور ذلت سے بچا جائے۔ (جامی)

۱۲۸۴: باب الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى

باب: اس طرح کا صدقہ کرنا کہ انسان دولت مند رہے افضل ہے

۲۵۳۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ

۲۵۳۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افضل صدقہ وہ ہے جو کہ انسان اس کے دینے

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَاکَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ.

کے بعد دولت مند رہے افضل ہے تا کہ خود اس کو سوال کرنا نہ پڑے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور تم صدقہ اس سے شروع کرو جس کی پرورش تمہارے ذمہ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث کے الفاظ ''جس کی پرورش تمہارے ذمہ ہے'' کا معنی یہ ہے کہ قریب سے قریب رشتہ دار جیسے والدین' بھائی بہن وغیرہ کو صدقہ نفلی دینا افضل ہے۔

۱۲۸۵: باب تَفْسِیْرُ ذٰلِكَ

باب: زیر نظر حدیث شریف کی تفسیر

۲۵۳۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَقَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِیْ دِیْنَارٌ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِیْ آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی زَوْجَتِكَ قَالَ عِنْدِیْ آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَبْصَرُ.

۲۵۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صدقہ ادا کرو اس پر ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک اشرفی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے اوپر صدقہ کرو (مراد یہ ہے کہ تم اپنے کام میں خرچ کیا کرو) اس شخص نے عرض کیا ایک اور ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے لڑکے پر (نفلی) صدقہ کرو۔ اُس شخص نے عرض کیا: ایک اور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے خادم پر صدقہ خیرات کرو۔ اس شخص نے عرض کیا: ایک اور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب تم خود سمجھ لو (یعنی جس شخص کو مستحق صدقہ خیال کرو اس کو دیا کرو)۔

۱۲۸۶: باب اِذَا تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ اِلَیْهِ هَلْ یُرَدُّ عَلَیْهِ

باب: اگر کوئی آدمی صدقہ ادا کرے اور وہ خود محتاج ہو تو اُس شخص کا صدقہ واپس کر دیا جائے

۲۵۴۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عِیَاضٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فَقَالَ صَلِّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ جَاءَ الْجُمُعَةَ الثَّانِیَةَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فَقَالَ صَلِّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ جَاءَ الْجُمُعَةَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ صَلِّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقُوْا

۲۵۴۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے دن حاضر ہوا' رسول کریم خطبہ دے رہے تھے آپ نے فرمایا: تم دو رکعت پڑھو۔ پھر وہ شخص دوسرے جمعہ میں حاضر ہوا اور آپ خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: تم دو رکعت پڑھو پھر وہ شخص تیسرے جمعہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ دو رکعت ادا کرو اور آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ صدقہ نکالیں چنانچہ لوگوں نے صدقہ خیرات دیا۔ آپ نے اس شخص کو دو کپڑے

فَتَصَدَّقُوْا فَاَعْطَاهُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقُوْا فَطَرَحَ اَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَوْا اِلٰى هٰذَا اِنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَرَجَوْتُ اَنْ تَفْطُنُوْا لَهُ فَتَتَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَلَمْ تَفْعَلُوْا فَقُلْتُ تَصَدَّقُوْا فَتَصَدَّقْتُمْ فَاَعْطَيْتُهُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ تَصَدَّقُوْا فَطَرَحَ اَحَدَ ثَوْبَيْهِ خُذْ ثَوْبَكَ وَانْتَهَرَهُ.

عنایت فرمائے پھر آپؐ نے لوگوں سے فرمایا: تم صدقہ ادا کرو۔ اس آدمی نے ایک کپڑا نکال کر ڈال دیا ان دو کپڑوں میں سے جو کہ ابھی آپؐ نے اس کو عنایت فرمائے تھے تو ارشاد فرمایا رسول کریمؐ نے کہ تم لوگ اس آدمی کو نہیں دیکھتے کہ یہ آدمی مسجد میں بوسیدہ لباس میں حاضر ہوا تو میں اسکی ظاہری حالت دیکھ کر سمجھا کہ تم لوگ اس کی حالت دیکھ کر خود ہی سمجھ لو گے اور تم خود ہی اس کو صدقہ خیرات دیدو گے لیکن تم نے صدقہ نہیں دیا تو میں نے کہہ دیا کہ تم صدقہ ادا کرو اور جس وقت تم نے صدقہ کر دیا تو میں نے اس کو دو کپڑے عنایت کئے استعمال کرنے کے واسطے۔ اسکے بعد میں نے اس شخص سے کہا کہ تم صدقہ کرو تو اس شخص نے ایک کپڑا نکال کر ڈال دیا آپؐ نے فرمایا: اپنا کپڑا اٹھا کر اور اس کو ڈانٹ دیا۔

تنگ دست کا صدقہ کرنا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو صدقہ دینے کی وجہ سے اس کو ڈانٹ دیا کیونکہ وہ شخص خود ہی ضرورت مند اور محتاج تھا اور اس کے پاس پہننے کے لئے لباس تک نہ تھا تو اس کو صدقہ کرنا مناسب نہیں تھا۔ اس واسطے کہ انسان کے لئے پہلے اس کی ذاتی ضرورت سب کام سے مقدم ہے۔

تنگ دست اور محتاج کا صدقہ دینا ٹھیک نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا ہے' اس میں ان لوگوں کے لئے بھی خوب سبق ہے جو کہ ایک تنگدست شخص کو ثواب کی غرض سے صدقہ دے رہا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہوں لیکن افسوس اور صد حیف ان لوگوں پر جو کہ تندرست ہو کر بھی ہاتھ پھیلا کر کھاتے پیتے ہیں اور اپنے آپ کو ذلیل کرتے ہیں اور معاشرہ میں بھی اپنی قدر و منزلت کم کراتے ہیں۔ (جامی)

۱۲۸۷: باب صَدَقَةِ الْعَبْدِ

باب: غلام کے صدقہ کرنے سے متعلق

۲۵۴۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَوْلٰى اَبِى اللَّحْمِ قَالَ اَمَرَنِىْ مَوْلَاىَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَ مِسْكِيْنٌ فَاَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَاىَ فَضَرَبَنِىْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ

۲۵۴۱: حضرت عمیرؓ سے روایت ہے جو کہ ابی لحم کے غلام تھے کہ مجھ کو میرے مالک نے حکم کیا گوشت کے بھوننے کا کہ اس دوران ایک مسکین شخص آیا' میں نے اسے تھوڑا سا گوشت کھلا دیا۔ جس وقت میرے مالک کو اس کی خبر اور اطلاع ملی تو اس شخص نے مجھ کو مارا' میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے میرے مالک کو طلب فرمایا اور دریافت کیا: تم نے اس کو کس وجہ سے مارا؟ اس

فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهٗ فَقَالَ يُطْعِمُ طَعَامِيْ بِغَيْرِ اَنْ آمُرَهٗ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى بِغَيْرِ اَمْرِيْ قَالَ الْاَجْرُ بَيْنَكُمَا.

نے جواب دیا یہ غلام دوسرے لوگوں کو میرا کھانا کھلا دیتا ہے اور مجھ سے اسکی اجازت بھی نہیں لیتا' آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو اسکا اَجر وثواب ملے گا یعنی جس وقت غلام' مالک کے مال میں سے یا کوئی عورت شوہر کے مال میں سے صدقہ خیرات کرے تو اس کا ثواب غلام اور مالک کو اور شوہر و بیوی دونوں کو ملے گا۔

۲۵۴۲: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَجِدْهَا قَالَ يَعْتَمِلُ بِيَدِهٖ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قِيْلَ فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ يَاْمُرُ بِالْخَيْرِ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ.

۲۵۴۲: حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: ہر ایک مسلمان کے ذمہ صدقہ ہے لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر اس شخص کے پاس کچھ نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا: اس شخص کو چاہیے کہ وہ خود ہاتھوں سے محنت کرے پھر وہ خود اپنے کو نفع پہنچائے۔ یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے اپنے نفس پر۔ یہ سن کر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر وہ آدمی اس طرح سے نہ کرے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو چاہیے کہ وہ کسی محتاج اور پریشان حال شخص کی مدد کرے۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر وہ شخص اس طریقہ سے نہ کرے۔ آپؐ نے فرمایا: حکم کرے نیک باتوں کا۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر یہ کام بھی نہ وہ کر سکے تو کیا حکم ہے؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: برے کاموں سے باز رہے۔ یہ بھی ایک صدقہ ہے۔

۱۲۸۸: باب صَدَقَةِ الْمَرْاَةِ مِّنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

باب: اگر عورت' شوہر کے مال سے خیرات کرے؟

۲۵۴۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْاَةُ مِّنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا اَجْرٌ وَ لِلزَّوْجِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنْ اَجْرِ صَاحِبِهٖ شَيْئًا لِلزَّوْجِ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ.

۲۵۴۳: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت' عورت' شوہر کے مال میں سے صدقہ خیرات کرے تو اس کو اَجر وثواب مل جائے گا اور اسی قدر اَجر وثواب اس کے شوہر کو ملے گا اور اس قدر اَجر و ثواب تحویل دار کو ملے گا اور ان میں سے کوئی ایک دوسرے کا اَجر و ثواب کم نہیں کرے گا۔ شوہر کے کمانے کی وجہ سے اور عورت کو خرچ کرنے کی وجہ سے اَجر ملے گا۔

۱۲۸۹: باب عَطِيَّةِ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا

باب :عورت شوہر کی بلا اجازت صدقہ نہ کرے

۲۵۴۴: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ لَا يَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ عَطِيَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا مُخْتَصَرٌ۔

۲۵۴۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح فرمایا تو خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور دورانِ خطبہ ارشاد فرمایا کہ عورت کو شوہر کی بغیر اجازت صدقہ دینا جائز نہیں ہے۔

تشریح ☆ دراصل چونکہ خاوند کما کر لاتا ہے اور گھر کا بجٹ چلاتا ہے' صدقہ دے کر اسے تنگدست کرنا اچھا فعل نہیں ہے۔ ہاں! اگر اس قدر پیسے کی فراوانی ہے کہ بچا کر صدقہ بھی کیا جا سکتا ہے تو بہت اچھی بات ہے لیکن یہ پیسہ تو خاوند کا تھا۔ اس سے اجازت لے کر صدقہ کرنا دو طرح کا ثواب رکھتا ہے ایک تو اللہ کی رضا اور خاوند کی اجازت اور پھر خاوند' بیوی دونوں کو ثواب ملتا ہے۔ خاوند کو اس کا مال ہونے کی وجہ سے اور بیوی کو صدقہ دینے کی وجہ سے۔ (جامی)

۱۲۹۰: باب فَضْلِ الصَّدَقَةِ

باب :فضیلت صدقہ

۲۵۴۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعْنَ عِنْدَهٗ فَقُلْنَ اَيَّتُنَا بِكَ اَسْرَعُ لُحُوْقًا فَقَالَ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَاَخَذْنَ قَصَبَةً فَجَعَلْنَ يَذْرَعْنَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَسْرَعَهُنَّ بِهٖ لُحُوْقًا فَكَانَتْ اَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ كَثْرَةِ الصَّدَقَةِ

۲۵۴۵: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئیں اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے پہلے کونسی اہلیہ ملاقات کرے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو لمبے ہاتھ والی ہے۔ پھر انہوں نے ایک لکڑی لی اور ہاتھ کی پیمائش کرنے لگیں تو ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے سب سے زیادہ جلدی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملیں (یعنی وہ سب سے زیادہ صدقہ دینے والی تھیں پہلے ان کا انتقال ہوا)۔

سب سے پہلے کونسی زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی؟

لمبے ہاتھ والی یعنی تم میں سے جو سب سے زیادہ سخاوت کرنے والی ہے پہلے مجھ سے وہ ملاقات کرے گی۔ لیکن ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کا یہ خیال ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اس سے یہی ہے کہ جس کا ہاتھ ظاہری طور لمبا ہو۔ مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی لیکن بعض دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے سب سے زیادہ سخاوت کرنے والی خاتون تھیں [illegible] یہی

قول راجح ہے اور رسالہ ''الصالحات'' یعنی نیک بیویاں میں مصنف حضرت مولانا سیّد اصغر حسین محدث دارالعلوم نے اس مسئلہ کی تفصیلی بحث فرمائی ہے۔ تفصیل وہاں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

۱۲۹۱: باب اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ

باب: سب سے زیادہ افضل کونسا صدقہ ہے؟

۲۵۴۶: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَاْمُلُ الْعَيْشَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ.

۲۵۴۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا صدقہ دینا اس وقت افضل ہے کہ جس وقت کہ تم صحت مند ہو' تمہارے اندر دولت کا لالچ موجود ہو' تم عیش و عشرت کی تمنا رکھتے ہو اور تم تنگ دستی سے ڈرنے والے ہو۔

۲۵۴۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ.

۲۵۴۷: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افضل صدقہ وہ ہے کہ جس کے بعد انسان دولت مند رہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے (دینے والا ہاتھ لینے والے سے بہتر ہے) اور تم صدقہ اس طرف سے یعنی ان رشتہ داروں کی طرف سے دینا شروع کرو کہ تمہارے ذمہ جن کی پرورش کی ذمہ داری ہے۔

۲۵۴۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَاكَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ.

۲۵۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمدہ قسم کا صدقہ یہ ہے کہ انسان' مال دار ہی رہے اور صدقہ خیرات کرنے کا آغاز' ان لوگوں سے کرنا چاہیے کہ جن کی ذمہ داری تمہارے اوپر ہے۔

۲۵۴۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِیَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ.

۲۵۴۹: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی آدمی اپنی عورت پر بھی اجر کی نیت سے خرچہ کرے گا تو اس شخص کو بھی صدقہ کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔

۲۵۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ عُذْرَةَ عَبْدًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۵۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قبیلہ بنو عذرہ کے ایک آدمی نے اپنی وفات کے بعد اپنے غلام کو آزاد کیا' جس وقت یہ خبر' رسول کریم تک پہنچی تو رسول کریم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَكَ مَالٌ غَيْرُهٗ قَالَ وَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَآءَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِبْدَاْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ عَنْ اَهْلِكَ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَقُوْلُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَّمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ.

پاس اس کے علاوہ کچھ اور موجود ہے؟ اس شخص نے عرض کیا:نہیں۔اس پر آپ ؐ نے فرمایا:اس کو کوئی آدمی مجھ سے خریدتا ہے۔اس پر نعیم بن عبداللہ عدوی نے آٹھ سو درہم میں خرید لیا اور اس کو ساتھ لے کر خدمت نبوی میں آئے۔آپ ؐ نے وہ درہم ان کو عنایت فرما دیئے اور فرمایا:تم پہلے اپنی ذات سے اس کا آغاز کرو اور تم اس پر خیرات کرو اگر اس سے کچھ باقی بچ جائے تو بیوی کو دو پھر اگر اس سے کچھ باقی بچ جائے تو تم اس کو رشتہ داروں کو دے دو اگر اسکے بعد بھی باقی رہ جائے تو اسی طریقہ سے کرو اسکے بعد آپ ؐ نے سامنے کی جانب اور دائیں بائیں جانب اشارہ کیا۔

۱۲۹۲: باب صَدَقَةِ الْبَخِيْلِ

باب: کنجوس آدمی کا صدقہ خیرات کرنا

۲۵۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ الْمُنْفِقِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيْلِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ اَوْجُنَّتَانِ مِّنْ حَدِيْدٍ مِّنْ لَّدُنْ ثُدِيِّهِمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَاِذَا اَرَادَ الْمُنْفِقُ اَنْ يُّنْفِقَ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ الدِّرْعُ اَوْ مَرَّتْ حَتّٰى تُجِنَّ بَنَانَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ وَاِذَا اَرَادَ الْبَخِيْلُ اَنْ يُّنْفِقَ قَلَصَتْ وَلَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتّٰى اِذَا اَخَذَتْهُ بِتَرْقُوَتِهٖ اَوْبِرَقَبَتِهٖ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ قَالَ طَاوُسٌ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ وَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ.

۲۵۵۱:حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:خرچہ کرنے اور خیرات کرنے والے شخص اور کنجوس آدمی کی مثال اس طرح سے ہے کہ دو آدمی جن پر کرتہ یا لوہے کی زرہ ہے جو کہ اس کے سینہ سے لے کر ہنسلی تک ہے جس وقت خرچہ کرنے والا خرچہ کرنا چاہتا ہے تو اس کی زرہ لمبی چوڑی ہو جاتی ہے اور اس کے قدم تک کو وہ ڈھانپ لیتی ہے اور اس کے چلنے کے نشان مٹ جاتے ہیں لیکن جس وقت کوئی کنجوس آدمی خرچہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زرہ سمٹ جاتی ہے اور اس کا سر ایک چھلہ دوسرے چھلہ کو پکڑ لیتا ہے حتی کہ اس کی گردن یا ہنسلی کو پکڑ لیتی ہے۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کشادہ فرماتے اور وہ زرہ کشادہ نہیں ہوتی تھی۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دونوں ہاتھ سے اشارہ کر کے اس کو کشادہ فرماتے ہوئے (خود) دیکھا ہے۔لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی تھی۔

۲۵۵۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ طَاوُسٍ

۲۵۵۲:حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ؐ نے ارشاد فرمایا: کنجوس آدمی کی مثال اور صدقہ خیرات نکالنے والے کی مثال ان دو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِّنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطَرَّتْ اَیْدِیَهُمَا اِلٰی تَرَاقِیْهِمَا فَکُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَیْهِ حَتّٰی تُعَفِّیَ اَثَرَهٗ وَکُلَّمَا هَمَّ الْبَخِیْلُ بِصَدَقَةٍ تَقَبَّضَتْ کُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰی صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَیْهِ وَانْضَمَّتْ یَدَاهُ اِلٰی تَرَاقِیْهِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَیَجْتَهِدُ اَنْ یُّوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ.

آدمیوں کی سی ہے جو کہ لوہے کے دو چوغے پہنے ہوئے ہوں انکے ہاتھ چمٹائے گئے ہوں۔ حلق کی لکڑی سے تو جس وقت صدقہ نکالنے والا شخص ارادہ کرتا ہے صدقہ دینے کا تو وہ چونہ وسیع ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اسکے پاؤں کا نشان مٹا دیتا ہے اور جس وقت کوئی کنجوس شخص خیرات نکالنے کی کوشش کرتا ہے تو ہر ایک حلقہ اسکا دوسرے سے مل جاتا ہے اور چوغہ اکٹھا ہو جاتا ہے' دونوں ہاتھ کو ہنسلی پر جوڑ دیتا ہے۔ میں نے نبیؐ سے سنا' آپؐ فرماتے تھے وہ کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن کشادہ نہیں ہوتا۔

۱۲۹۳: باب الْاِحْصَاءِ فِی الصَّدَقَةِ

باب: بےحساب صدقہ خیرات نکالنا

۲۵۵۳: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَکَمِ عَنْ شُعَیْبٍ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ اُمَیَّةَ بْنِ هِنْدٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ ابْنِ حُنَیْفٍ قَالَ کُنَّا یَوْمًا فِی الْمَسْجِدِ جُلُوْسًا وَنَفَرٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلٰی عَآئِشَةَ لِیَسْتَاْذِنَ فَدَخَلْنَا عَلَیْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ سَآئِلٌ مَرَّةً وَّعِنْدِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرْتُ لَهٗ بِشَیْءٍ ثُمَّ دَعَوْتُ بِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تُرِیْدِیْنَ اَنْ لَّا یَدْخُلَ بَیْتَكِ شَیْءٌ وَلَا یَخْرُجَ اِلَّا بِعِلْمِكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَهْلًا یَا عَآئِشَةُ لَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْكِ.

۲۵۵۳: حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم لوگ ایک دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور متعدد مہاجر اور انصار تشریف فرما تھے کہ ہم نے ایک آدمی کو بھیجا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اجازت حاصل کرنے کے واسطے۔ پھر ہم لوگ ان کے پاس گئے انہوں نے کہا ایک مرتبہ میرے پاس فقیر آیا اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے میں نے اس کو کچھ دے دینے کا حکم کیا پھر میں نے اس شے کو منگا کر دیکھا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ چاہتی ہو کہ تمہارے مکان میں کوئی چیز نہ آئے اور نہ جائے بغیر تمہارے علم کے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! تم اس کو چھوڑ دو اور تم اس کو شمار نہ کرو (ورنہ) پھر اللہ عزوجل بھی تم کو شمار کر کے (یعنی محدود رزق اور حساب سے) عنایت فرمائے گا۔

۲۵۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ لَهَا لَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْكِ.

۲۵۵۴: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم شمار نہ کرو ورنہ اللہ عزوجل بھی تم کو شمار کر کے عنایت فرمائے گا۔

۲۵۵۵: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ

۲۵۵۵: حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں: یا رسول

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا جَآءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ لِيْ شَيْءٌ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فِيْ اَنْ اَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ فَقَالَ ارْضِخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ وَلَا تُوْكِيْ فَيُوْكِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْكِ.

اللہ! میرے پاس (صدقہ کیلئے) کچھ نہیں ہے مگر وہ جو کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے (گھریلو اخراجات کیلئے) عنایت فرماتے ہیں۔ اس صورت میں کیا میں گناہ گار ہوں گی اگر میں اس میں سے فقراء کو کچھ دے دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (جہاں تک ممکن ہو) صدقہ دیا کرو اور تم روک ٹوک نہ کرو ورنہ اللہ عزوجل بھی تم پر روک ٹوک کرے گا (یعنی بے حساب رزق عطا نہ فرمائے گا)۔

۱۲۹۴: باب الْقَلِيْلِ فِي الصَّدَقَةِ

باب: قلیل صدقہ سے متعلق

۲۵۵۶: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُحِلِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ.

۲۵۵۶: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صدقہ نکال کر دوزخ سے بچو اگر چہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو (وہ ہی صدقہ دے دو)۔

۲۵۵۷: اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَاَشَاحَ بِوَجْهِهٖ وَتَعَوَّذَ مِنْهَا ذَكَرَ شُعْبَةُ اَنَّهٗ فَعَلَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ التَّمْرَةِ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.

۲۵۵۷: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دوزخ کا تذکرہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مُنہ مبارک کو نیچے کی جانب کیا (ہم نے خیال کیا شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ دیکھ رہے ہیں) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ سے پناہ مانگی۔ شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے کیا پھر فرمایا: تم لوگ دوزخ کی آگ سے بچتے رہو اگر چہ یہ کھجور کا ٹکڑا دے کر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اچھی بات (ہی) کہہ کر۔

تشریح ☆ اللہ عزوجل کی خوشنودی کی خاطر کسی کو صدقہ دینا چاہیے اور صدقہ لینے والے پر اپنا احسان نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ اس کا احسان جانے کہ اس نے قبول کیا' جس پر اسے ثواب ملا کہ جہنم کی آگ سے بچ گیا۔ گویا کہ صدقہ دینا اپنے پہ احسان کرنا ہے' جو شخص جس قدر کھلے دِل سے صدقہ کرے گا اللہ عزوجل اتنا ہی اسے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا اور دعا کرتے رہنا چاہیے کہ اس کا یہ صدقہ قبول ہو جائے اور آخرت میں خزانہ بن کر اس کے سامنے آئے۔ (جامی)

۱۲۹۵: باب التَّحْرِيْضِ عَلَى الصَّدَقَةِ

باب: فضیلت صدقہ

۲۵۵۸: اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَذَكَرَ عَوْنُ ابْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُنْذِرَ بْنَ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۵۵۸: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک روز نبیؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ابھی دن کا آغاز ہی ہوا تھا۔ اس دوران کچھ لوگ ننگے جسم' ننگے پاؤں اور تلواروں کو لٹکائے ہوئے آئے قبیلہ مضر میں سے' بلکہ تمام کے تمام لوگ قبیلہ

وَسَلَّمَ فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ فَجَآءَ قَوْمٌ عُرَاةٌ حُفَاةٌ مُتَقَلِّدِى السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِّنْ مُّضَرَبَلْ كُلُّهُمْ مِّنْ مُّضَرَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِّنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَ لُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهٖ مِّنْ دِرْهَمِهٖ مِّنْ ثَوْبِهٖ مِّنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِّنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِ تَمْرَةٍ فَجَآءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ مِّنْ طَعَامٍ وَّ ثِيَابٍ حَتّٰى رَاٰى وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِى الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِّنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِّنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ فِى الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِّنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِّنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

مضر کے تھے۔ یہ دیکھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک تبدیل ہوگیا ان کی غربت کی کیفیت دیکھ کر پہلے آپ اندر تشریف لے گئے اور پھر آپ باہر تشریف لائے اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اذان پڑھنے کا۔ چنانچہ انہوں نے اذان پڑھی اور نماز تیار ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی پھر خطبہ پڑھا اور ارشاد فرمایا: يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ ...... اے ایمان والو تم لوگ اپنے پروردگار سے ڈرو کہ جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا پھر اس میں سے اس کی بیوی پیدا کی پھر ان دونوں سے بہت سے مردوں اور خواتین کو پھیلایا (یعنی لوگ اس سے باہمی ہمدردی اور خیر سگالی سے کام لیں) اور تم لوگ اس خدا سے ڈرو کہ تم جس کے نام کے ذریعہ سے مانگتے ہو ایک دوسرے سے اور رشتوں کے ذریعہ سے بلاشبہ اللہ عزوجل تم کو دیکھ رہا ہے اور تم لوگ اللہ عزوجل سے ڈرو اور ہر ایک آدمی دیکھ لے کہ جو اس نے کل کے دن کے لئے کیا۔ صدقہ خیرات انسان کا اشرفی سے ہے رقم سے ہے اور کپڑے سے ہے ایک صاع گیہوں سے ہے ایک صاع جو سے ہے یہاں تک کہ کھجور کے ٹکڑے سے پھر ایک انصاری آدمی ایک تھیلی لے کر آیا (جو کہ اشرفی کی تھی) اور اس میں نہیں سما رہی تھی اسکے بعد لوگوں کا اس طرح سے سلسلہ شروع ہوگیا۔ حتیٰ کہ دو ڈھیر اونچے درجہ کے اور اونچے کھانے و کپڑے کے ہوگئے۔ میں نے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کی زیارت کی کہ وہ چمک دمک رہا تھا جس طرح سے کہ سونا چمکتا ہے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام میں نیک اور بھلائی کا راستہ نکالے تو اس شخص کو اس نیک راستہ پر چلنے کا اَجر و ثواب ہے اور ان لوگوں کا ثواب بھی اس کو ملے گا جو کہ اس پر عمل کرتے جائیں گے لیکن عمل کرنے والا کا اَجر و ثواب کم نہ ہوگا اور جو شخص اسلام میں برا طریقہ جاری کرے گا تو اس پر اس راستہ کے نکالنے کا عذاب ہے اور ان لوگوں کا عذاب بھی اس شخص پر ہے جو کہ اس پر عمل کریں گے لیکن عمل کرنے والوں کا عذاب میں کسی قسم کی کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو سونے کی طرح چمکنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر معمولی خوشی حاصل ہونا مذکور ہے۔ تو اس سلسلہ میں واضح رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور کا چمکنا خوشی کی وجہ سے تھا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعظ و نصیحت کا اثر ہوا اور غرباء کو فائدہ پہنچا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فصاحت و بلاغت سے کام لیا جس کا غیر معمولی اثر ہوا۔

۲۵۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ ابْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهُ سَيَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ يُعْطَاهَا لَوْجِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا.

۲۵۵۹: حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم لوگ صدقہ دو کیونکہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جس وقت انسان اپنا صدقہ ایک آدمی کو دینے جائے گا وہ شخص کہے گا اگر تم گذشتہ کل یہ لے کر آتے تو میں اس کو لے لیتا آج نہ لوں گا کیونکہ میں آج دولت مند ہو گیا ہوں۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ رقم آخر دور میں بہت جلدی ہاتھ آئے گی (بوجہ فساد اور بد انتظامی کے) اور لوگوں میں دولت کی ریل پیل ہوگی لیکن اس کے لینے والے نہ ہوں گے۔

۱۲۹۶: باب الشَّفَاعَةِ فِي الصَّدَقَةِ

باب: صدقہ خیرات کرنے کی سفارش سے متعلق

۲۵۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اشْفَعُوْا تُشَفَّعُوْا وَيَقْضِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَا شَآءَ.

۲۵۶۰: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ سفارش کرو اور سفارش قبول کرو۔ اللہ عزوجل اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جو کچھ چاہے گا حکم کرے گا۔ (اللہ عزوجل کو جو منظور ہے وہی حکم ہوگا اس وجہ سے کسی کی (جائز) سفارش میں حرج نہیں ہے)۔

۲۵۶۱: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْاَلُنِي الشَّيْءَ فَاَمْنَعُهٗ حَتّٰى تَشْفَعُوْا فِيْهِ فَتُؤْجَرُوْا وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوْا تُوْجَرُوْا.

۲۵۶۱: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے کوئی آدمی مانگتا ہے میں اس کو نہیں دیتا جس وقت تک کہ تم لوگ اس کی سفارش نہیں کرتے۔ جس وقت تم سفارش کرتے ہو تو تم کو اجر و ثواب ہوتا ہے تو تم لوگ سفارش کرو اس کا تم کو اجر و ثواب ملے گا۔

۱۲۹۷: باب الْاِخْتِيَالِ فِي الصَّدَقَةِ

باب: صدقہ کرنے میں فخر سے متعلق احادیث

۲۵۶۲: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۲۵۶۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: ایک تو وہ

مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنَ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَاَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ وَاَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِيْ يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِيْ غَيْرِ رِيْبَةٍ وَالْاِخْتِيَالُ الَّذِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اخْتِيَالُ الرَّجُلِ بِنَفْسِهٖ عِنْدَ الْقِتَالِ وَعِنْدَ الصَّدَقَةِ وَالْاِخْتِيَالُ الَّتِيْ يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْخُيَلَاءُ فِي الْبَاطِلِ.

غیرت ہے کہ جس کو اللہ محبوب رکھتا ہے اور ایک وہ غیرت ہے کہ جس کو اللہ ناپسندیدہ قرار دیتا ہے۔ اسی طریقہ سے ایک تو وہ فخر ہے کہ جس کو اللہ پسندیدہ قرار دیتا ہے اور دوسرا وہ فخر ہے کہ جس کو اللہ ناپسندیدہ قرار دیتا ہے۔ اس طریقہ سے وہ غیرت جو کہ اللہ کو پسندیدہ ہے یہ ہے کہ انسان تہمت اور الزام تراشی کی جگہ غیرت سے کام لے اور اللہ کو جو غیرت ناپسندیدہ ہے وہ یہ ہے کہ انسان اس جگہ غیرت سے کام لے کہ جس جگہ تہمت اور الزام تراشی کا اندیشہ نہیں ہے اور اللہ عزوجل کو فخر پسندیدہ ہے وہ یہ ہے کہ انسان جہاد کے موقع پر فخر کرے تاکہ زیادہ سے زیادہ بہادری سے کام لے سکے اور دوسروں کو بھی جہاد کرنے کی رغبت ہو یا صدقہ خیرات کرتے وقت فخر کرے اور اللہ عزوجل کو جو فخر ناپسندیدہ ہے وہ یہ ہے کہ انسان گناہوں کے کاموں میں فخر کرے۔

تہمت کی جگہ سے بچنا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں تہمت اور الزام لگنے کی جگہ جو غیرت سے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جس جگہ پر الزام لگنے کا اندیشہ ہو یا تہمت لگنے کا ڈر ہو وہاں سے بچے جیسے کہ شراب خانہ میں بیٹھنا یا شراب خانہ کے پاس سے گذرنا یا اس طریقہ سے نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا وغیرہ وغیرہ تو اس سے کرنے سے انسان گناہوں سے بچ جائے گا جیسا کہ فرمایا گیا ہے: **اتقوا مواضع التھم** یعنی تہمت لگنے کی جگہ سے بچا کرو۔

۲۵۶۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا فِيْ غَيْرِ اِسْرَافٍ وَّلَا مَخِيْلَةٍ.

۲۵۶۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کھاؤ اور صدقہ خیرات کرتے رہو اور کپڑا پہنو لیکن فضول خرچی سے بچتے رہو۔

فضول خرچی سے بچنے کا حکم:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں فضول خرچی سے بچنے کا حکم فرمایا گیا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ یعنی تم لوگ فضول خرچی نہ کرو کیونکہ اللہ عزوجل فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ واضح رہے کہ اگر کسی کے پاس خدا کی دی ہوئی نعمت اور خوش حال زندگی کا موقعہ حاصل ہے تو اس نعمت کے اظہار میں حرج نہیں بلکہ اس کے

اظہار کا حکم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: و اما بنعمته ربك فحدث اور مذکورہ بالا احادیث شریفہ دراصل حکمت کے ارشادات پر مشتمل جامع ترین احادیث ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام حکمت اور دانش کے اعلیٰ ترین منصب پر فائز ہوتے ہیں اس وجہ سے نیک کاموں میں فخر کی اجازت دی تاکہ دوسروں کو بھی اس کی طرف ترغیب ہو اور گناہ کے کام میں فخر کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۱۲۹۸: باب اَجْرِ الْخَادِمِ اِذَا تَصَدَّقَ بِاِذْنِ مَوْلَاهُ

۲۵۶۴: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا وَ قَالَ الْخَازِنُ الْاَمِيْنُ الَّذِیْ يُعْطِیْ مَا اُمِرَبِهٖ طَيِّبًا بِهَا نَفْسُهٗ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ.

باب: کوئی ملازم یا غلام' آقا کی مرضی سے صدقہ خیرات نکالے

۲۵۶۴: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان' دوسرے مسلمان کیلئے ایک عمارت کے مثل ہے جس طریقہ سے کہ اس میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط رکھتی ہے (اسی طریقہ سے دوسرے مؤمن کو چاہیے دوسرے مؤمن کو طاقت بخشے اور سہارا دے) اور ارشاد فرمایا: خزانچی (یعنی امین شخص) جو کہ اپنے مالک کے حکم سے خوش ہو کر دیتا ہے تو وہ شخص (راہ خدا میں) خیرات نکالنے کے برابر ہے۔

۱۲۹۹: باب الْمُسِرّ بِالصَّدَقَةِ

۲۵۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ.

باب: خفیہ طریقہ سے خیرات نکالنے والا

۲۵۶۵: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پکار کر (یعنی بلند آواز سے) تلاوت قرآن کرنے والا شخص ایسا ہے کہ جس طریقہ سے کہ سامنے صدقہ نکالنے والا' یعنی ایسے شخص کا اجر کم ہے اور قرآن کریم ہلکی آواز سے پڑھنے والا شخص ایسا ہے کہ جس طریقہ سے خفیہ طریقہ سے صدقہ خیرات نکالنے والا شخص۔

۱۳۰۰: باب اَلْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰی

۲۵۶۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ

باب: صدقہ نکال کر احسان جتلانے والے کے متعلق

۲۵۶۶: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: تین انسانوں کی جانب اللہ عزوجل قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔ ایک تو وہ شخص جو کہ دنیا کے کاموں میں فرمانبرداری کرے (والدین کی) اور دوسرے وہ عورت جو کہ مردوں کا حلیہ

عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْاَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالدَّيُّوْثُ وَثَلَاثَةٌ لَايَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمُدْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ وَالْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰى.

بنائے اور تیسرے وہ دیوث شخص جو کہ بیوی کو دوسرے کے پاس لے کر جائے اور تین انسان جنت میں داخل نہیں ہونگے ایک تو (والدین کی) نافرمانی کرنے والا شخص اور دوسرے ہمیشہ شراب پینے والا مسلمان اور تیسرے احسان کر کے احسان جتلانے والا۔

۲۵۶۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُدْرِكِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَايَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فَقَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ الْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ وَالْمَنَّانُ عَطَآءَهٗ.

۲۵۶۷: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین شخصوں سے اللہ عزوجل کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ہی ان کی جانب دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو تکلیف دہ عذاب ہوگا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ لوگ نقصان میں پڑ گئے اور ان کو نقصان پہنچا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غرور اور تکبر کی وجہ سے تہہ بند ٹخنہ سے نیچے لٹکانے والا شخص اور اپنے سامان کو جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرنے والا شخص اور تیسرے احسان کر کے احسان جتلانے والا شخص۔

۲۵۶۸: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ وَهُوَ الْاَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَايُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَايُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اَلْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰى وَالْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ.

۲۵۶۸: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین شخصوں سے اللہ عزوجل کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ہی ان کی جانب دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو تکلیف دہ عذاب ہوگا پھر نبیؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ابوذرؓ نے فرمایا: وہ لوگ نقصان میں پڑ گئے اور ان کو نقصان پہنچا۔ آپؐ نے فرمایا ایک جو غرور اور تکبر کی وجہ سے تہہ بند' ٹخنہ سے نیچے لٹکائے' دوسرا اپنے سامان کو جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرنے والا اور تیسرے احسان کر کے احسان جتلانے والا۔

تشریح ☆ قربان جایئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ پر کہ اپنی امت کے لوگوں کو ان بیماریوں سے بچنے کے لئے پہلے ہی بتا دیا کہ ایسا شخص دوزخی بھی ہے جو کہ ان بیماریوں کا مریض ہو۔ الامان الحفیظ۔ دورِ حاضر میں تو یہ بیماریاں اس قدر عام ہیں کہ ان کو بیماری ہی نہیں سمجھا جاتا گویا کہ ان بڑے گناہوں کو گناہ ہی نہیں شمار کیا جاتا۔ اس معاشرے میں ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا اور شراب کو نعوذ باللہ پانی کی طرح پینے والا جس میں ذرا بھر شرم و حیاء محسوس نہیں ہوتی اس کے لئے دنیا میں بھی لعنت ہے اور آخرت میں بھی وہ واصل جہنم ہوگا۔ (جامی)

۱۳۰۱: باب رَدِّ السَّآئِلِ

۲۵۶۹: اَخْبَرَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَاَنْبَاَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ بُجَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُدُّوا السَّآئِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ فِيْ حَدِيْثِ هٰرُوْنَ مُحْرَقٍ.

باب: مانگنے والے شخص کو انکار

۲۵۶۹: حضرت ابن مجید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی دادی سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مانگنے والے شخص کو کچھ صدقہ دے کر رخصت کرو چاہے جلا ہوا (گھوڑے وغیرہ کا) کھر ہی کیوں نہ ہو۔

۱۳۰۲: باب مَنْ يَّسْاَلُ وَلَا يُعْطِي

۲۵۷۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ بَهْزَ بْنَ حَكِيْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَاْتِيْ رَجُلٌ مَوْلَاهُ يَسْاَلُهٗ مِنْ فَضْلٍ عِنْدَهٗ فَيَمْنَعُهٗ اِيَّاهُ اِلَّا دُعِيَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعٌ اَقْرَعُ يَتَلَمَّظُ فَضْلَهُ الَّذِيْ مَنَعَ.

باب: جس شخص سے سوال کیا جائے اور صدقہ نہ دے

۲۵۷۰: حضرت بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبیؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے: جو شخص اپنے مالک کے پاس پہنچے اور وہ ضرورت سے زائد اور بچی ہوئی چیز مانگے پھر کوئی شخص اس کو نہ دے تو قیامت کے دن ایک گنجا سانپ نمودار ہوگا جو کہ اپنی زبان سے اس چیز کو چباتا ہوا اُس کا پیچھا کرے گا۔

۱۳۰۳: باب مَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

۲۵۷۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنِ اسْتَجَارَ بِاللّٰهِ فَاَجِيْرُوْهُ وَمَنْ اَتٰى اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰى تَعْلَمُوْا اَنْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ.

باب: جو آدمی اللہ عزوجل کے نام سے سوال کرے

۲۵۷۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پناہ مانگے اللہ عزوجل کی تو اس کو پناہ دے دو اور جو شخص تم سے مال مانگے اللہ کے نام نامی پر تو تم اس کو مال (صدقہ) دے دو اور جو شخص اللہ کے نام پر پناہ اور امان چاہے تو تم اس کو امان دے دو اور جو شخص تمہارے ساتھ عمدہ سلوک کرے تو تم اس کا بدلہ دو اگر بدلہ نہ دے سکو تو اس کے لئے دُعا مانگو یہاں تک کہ تم کو احساس ہو جائے کہ تمہارا بدلہ پورا ہو چکا ہے۔

۱۳۰۴: باب مَنْ سَاَلَ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

۲۵۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ بَهْزَ بْنَ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ

باب: اللہ عزوجل کی ذات کا واسطہ دے کر سوال سے متعلق

۲۵۷۲: حضرت بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے دادا سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ

تَعَالٰی عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَتَيْتُكَ حَتّٰى حَلَفْتُ اَكْثَرَ مِنْ عَدَدِهِنَّ لِاَصَابِعَ يَدَيْهِ اَلَّا آتِيَكَ وَلَا اٰتِيَ دِيْنَكَ وَاِنِّيْ كُنْتُ امْرَاً لَا اَعْقِلُ شَيْئًا اِلَّا مَا عَلَّمَنِيَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ اِلَيْنَا قَالَ بِالْاِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ وَمَا اٰيَاتُ الْاِسْلَامِ قَالَ اَنْ تَقُوْلَ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَتَخَلَّيْتُ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ كُلُّ مُسْلِمٍ عَلٰى مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ اَخَوَانِ نَصِيْرَانِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ مُشْرِكٍ بَعْدَ مَا اَسْلَمَ عَمَلًا اَوْ يُفَارِقَ الْمُشْرِكِيْنَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ.

میں نے عرض کیا کہ اے خدا کے رسول! میں آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا یہاں تک کہ میں نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے زیادہ قسمیں کھائی تھیں کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہوں گا اور نہ میں آپ کا دین قبول کروں گا اور میں ایک کم عقل شخص تھا اور میں اب بھی کوئی علم نہیں رکھتا لیکن جو خدا اور اس کے رسول نے سکھلایا میں اللہ عزوجل کے منہ (ذات باری) کا واسطہ دے کر آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل نے کیا حکم دے کر بھیجا ہے۔ آپ نے ارشادفرمایا: اسلام کا۔ میں نے یہ سن کر عرض کیا کہ مذہب اسلام کی کیا کیا نشانیاں ہیں؟ آپ نے ارشادفرمایا: تم اقرار کرو کہ میں نے اپنا چہرہ اللہ عزوجل کے سامنے رکھ دیا۔ وہ جو کچھ اور جس قسم کا حکم صادر فرمائے گا اس کی تعمیل کروں گا اور میں خالی ہوا خدا کے علاوہ کسی دوسرے کے خیال سے (یعنی میں ہر قسم کے شرک سے بالکل بے زار اور علیحدہ ہوں) اور تم نماز ادا کرو زکوٰۃ ادا کرو اور ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر حرام ہے اور مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور ایک دوسرے کے مددگار رہیں اور اللہ مشرک اور کافر کا کوئی اور کسی قسم کا کوئی عمل قبول نہیں فرمائے گا اگرچہ وہ مسلمان ہو جائے جس وقت تک وہ مشرکین کو چھوڑ کر مسلمانوں کے ساتھ شامل نہ ہو جائے (یعنی ہجرت نہ کرے)۔

ہجرت کی فرضیت:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے ہجرت کرنے کی فرضیت معلوم ہوتی ہے اور بعض حضرات نے فرمایا کہ اس حکم کا تعلق ابتداء اسلام میں تھا جس وقت کہ اہلِ اسلام کافی کم تعداد میں تھے اور ان کا یکجا ہونا لازم تھا تا کہ پورے اتحاد و اتفاق کے ساتھ مشرکین اور کفار کا پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کرسکیں۔

۱۳۰۵: باب مَنْ يَّسْاَلُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يُعْطٰى بِهٖ

باب: جس شخص سے خدا کے نام سے سوال کیا جائے لیکن اس کو صدقہ نہ دیا جائے

۲۵۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ خَالِدِ الْقَارِظِيِّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

۲۵۷۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: کیا میں تم کو نہ بتلاؤں وہ آدمی جو کہ اللہ عزوجل کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ بہتر ہے۔ اس پر ہم لوگوں نے عرض کیا: ضرور۔ آپ نے فرمایا: جو آدمی اپنا گھوڑا لے کر راہ خدا میں (جنگ کیلئے)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلًا قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ آخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَمُوْتَ اَوْ يُقْتَلَ وَاُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَلِيْهِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ شِعْبٍ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ يُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْتَزِلُ شُرُوْرَ النَّاسِ وَ اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الَّذِيْ يَسْاَلُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يُعْطِي بِهٖ.

نکلے یہاں تک کہ وہ شخص فوت ہو جائے (یا جہاد میں شہید ہو جائے) پھر میں اس کو بتلاؤں جو کہ اس کے نزدیک ہے ہم نے عرض کیا کہ جی ہاں' یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی لوگوں سے علیحدہ ہو کر کسی گھاٹی میں فوت ہو جائے اور نماز ادا کرے اور زکوۃ ادا کرے اور لوگوں کے شر سے محفوظ رہے پھر میں تم کو مطلع کر دوں کہ جو تم سب میں بدترین انسان ہے ہم نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: وہ آدمی جس سے کہ اللہ کا واسطہ دے کر سوال کیا جائے اور لیکن پھر بھی وہ نہ دے یعنی صدقہ نہ دے تو ایسا شخص سب سے زیادہ بدتر آدمی ہے۔

۱۳۰۶: باب ثَوَابُ مَنْ يُّعْطِيْ

باب: صدقہ دینے والے کا اجر و ثواب

۲۵۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيًّا يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ رَفَعَهُ اِلٰى اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَهٗ رَجُلٌ بِاَعْقَابِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِيْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ نَزَلُوْا فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْ آيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يَفْتَحَ اللّٰهُ لَهٗ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ.

۲۵۷۴: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: تین شخصوں کو اللہ عزوجل چاہتا ہے اور اللہ تین آدمیوں سے دشمنی رکھتا ہے اور جن کو اللہ عزوجل پسند فرماتا ہے وہ یہ ہیں ایک تو وہ شخص جو کہ لوگوں کے پاس پہنچے اور اللہ کے نام پر ان سے کچھ سوال کرے اور وہ شخص ان لوگوں سے کسی قسم کی رشتہ داری نہیں رکھتا تھا' لیکن لوگوں نے اس کو کچھ (صدقہ) نہیں دیا۔ پھر ان لوگوں میں سے ایک آدمی خاموشی سے اٹھا اور لوگوں کو اس نے پیچھے چھوڑ دیا اور خاموشی سے مانگنے والے کو کچھ صدقہ دے آیا۔ جس کا کہ دوسرے کو علم نہ ہو سکا لیکن اللہ عزوجل کو اس کا علم تھا یا اس شخص کو اس کا علم تھا کہ جس نے کہ وہ صدقہ دیا تھا۔ چند لوگ پوری رات چلے اور جس وقت ان کو تمام چیزوں سے زیادہ عمدہ چیز نیند' ان کو بہتر معلوم ہوئی تو وہ لوگ اس سواری سے اتر کر سو گئے تو ان میں سے ایک آدمی اٹھا اور میرے سامنے وہ آدمی زار و قطار رونے لگا اور آیات قرآنی پڑھنے لگا۔ ایک وہ آدمی جو لشکر کے ایک ٹکڑے میں تھا جس وقت دشمن سے جنگ کی نوبت آئی تو تمام کے تمام لوگ بھاگ کھڑے ہوئے لیکن وہ شخص سینہ سامنے کی جانب کر کے آیا یہاں

تک کہ وہ مارا گیا یعنی قتل ہو گیا یا اللہ عزوجل نے اس شخص کو فتح نصیب فرمائی۔ وہ تین آدمی کہ جن سے کہ اللہ عزوجل کو دشمنی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں ایک تو بوڑھا بدکار (زنا کار) شخص اور دوسرا تنگدست تکبر کرنے والا اور تیسرے دولت مند ظلم کرنے والا۔

۱۳۰۷: باب تَفْسِيرُ الْمِسْكِيْنِ

باب: مسکین کس کو کہا جاتا ہے؟

۲۵۷۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِىْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ الْمُتَعَفِّفُ اقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ : لَا يَسْاَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا۔

۲۵۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین وہ شخص نہیں ہے جو کہ ایک لقمہ دو لقمے ایک کھجور یا دو کھجور لوگوں سے مانگے بلکہ (دراصل) مسکین تو وہ ہے جو کہ لوگوں سے بھیک نہیں مانگتا اگر تمہارا دِل چاہے تو تم آیت: لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا پڑھو یعنی: ''وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے''۔

۲۵۷۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِهٰذَا الطَّوَّافِ الَّذِىْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوْا فَمَا الْمِسْكِيْنُ قَالَ الَّذِىْ لَا يَجِدُ غِنًى يُّغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهٗ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلَ النَّاسَ۔

۲۵۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی مسکین نہیں ہے جو کہ ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں لوگوں سے سوال کرنے کے لئے گھومتا پھرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا پھر یا رسول اللہ! مسکین کون شخص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس اس قدر مال نہیں کہ اس کے لئے کافی ہو اور نہ ہی لوگوں کو اس کی حالت کا علم ہو کہ لوگ اس کو صدقہ خیرات کریں اور نہ وہ خود ہی لوگوں سے سوال کرتا ہو۔

۲۵۷۷: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِىْ تَرُدُّهُ الْاُكْلَةُ وَالْاُكْلَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوْا فَمَا الْمِسْكِيْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِىْ لَا يَجِدُ غِنًى وَّلَا يَعْلَمُ النَّاسُ حَاجَتَهٗ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ۔

۲۵۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین وہ شخص نہیں جو کہ ایک لقمہ دو لقمہ یا ایک کھجور دو کھجور کے لئے لوگوں سے سوال کرتا پھرتا ہو۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ مسکین کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس نہ تو مال ہو اور نہ ہی اس کی (مالی) حالت سے لوگ واقف ہوں کہ اس کو صدقہ خیرات دیں۔

۲۵۷۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهٖ

۲۵۷۸: حضرت اُمّ بجید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جنہوں نے رسول کریمؐ سے بیعت کی تھی ان سے منقول ہے کہ انہوں نے نبی

اُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلٰى بَابِىْ فَمَا اَجِدُ لَهٗ شَيْئًا اُعْطِيْهِ اِيَّاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ تَجِدِىْ شَيْئًا تُعْطِيْنَهٗ اِيَّاهُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيْهِ اِلَيْهِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! (کیا ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ) کوئی مسکین شخص دروازہ پر کھڑا ہوا اور میرے پاس اس کو صدقہ کرنے کے لئے کچھ موجود نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم کو جلے ہوئے کھر کے علاوہ اس کو دینے کے لئے کوئی شے نصیب نہ ہو تو تم اس کو وہ ہی (کوئی معمولی) شے دے دو۔

۱۳۰۸: باب الْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ

باب: متکبر فقیر سے متعلق احادیث

۲۵۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الشَّيْخُ الزَّانِىْ وَالْعَائِلُ الْمَزْهُوُّ وَالْاِمَامُ الْكَذَّابُ۔

۲۵۷۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل قیامت کے روز ان سے کلام نہ فرمائیں گے (۱) بوڑھا زنا کار (۲) مغرور فقیر (۳) جھوٹ بولنے والا بادشاہ (یا حاکم)۔

۲۵۸۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمُقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَةٌ يُّبْغِضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالشَّيْخُ الزَّانِىْ وَالْاِمَامُ الْجَآئِرُ۔

۲۵۸۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ عزوجل نفرت فرماتے ہیں (۱) قسم کھا کر سامان و اشیاء بیچنے والا (۲) متکبر فقیر (۳) بوڑھا بدکار (۴) ظلم کرنے والا حاکم و بادشاہ۔

تشریح ☆ ① رزاق اللہ عزوجل کی ذات پاک ہے۔ تجارت' دکان سب اسباب ہیں ان کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ کھلا سکتا ہے بغیر قسم کے مال بیچنا' حلال کر کے کھانا ہے۔ جھوٹ' فریب اور قسم کھا کر مال بیچنا جو کہ دورِ حاضر میں ایک عمومی سلسلہ ہے حلال کو بھی حرام کر دیتا ہے۔ ② متکبر فقیر عام طور پر وہ ہوتا ہے کہ بعض لوگ مانگتے بھی ہیں اور پھر ایسی گھٹیا حرکات پہ بھی اتر آتے ہیں کہ میں تو پانچ روپے سے کم نہیں لوں گا۔ ③ بوڑھا شخص زنا کار' جس کے بال سفید ہو رہے ہوں کہ ان سفید بالوں سے اللہ بھی حیاء کرتا ہو۔ زنا تو خود ایک لعنت والا عمل ہے چہ جائیکہ بڑھاپا آنے پر بھی توبہ کے بجائے اس فعل غلیظ کا مرتکب ہونا۔ ④ کوئی خوش نصیب حاکم ہوگا جو اب ظلم نہ کرتا ہو۔ تو جن لوگوں سے اللہ عزوجل نفرت فرمائیں' خود ہی سوچ لیجئے کہ ان کا کیا بنے گا۔ اللہ ہم سب کو محفوظ فرمائے۔ (جامی)

۱۳۰۹: باب فَضْلُ السَّاعِىْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ

باب: بیوہ خواتین کے لئے محنت کرنے والے شخص کی فضیلت کے متعلق

۲۵۸۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ

۲۵۸۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی

بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدَّيْلِيِّ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

۱۳۱۰: باب الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ

۲۵۸۲: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ بِتُرْبَتِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ الْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ وَ عُيَيْنَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ كِلَابٍ وَزَيْدِ الطَّائِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ نَبْهَانَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى صَنَادِيْدُ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا تُعْطِيْ صَنَادِيْدَ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا تُعْطِيْ صَنَادِيْدَ نَجْدٍ وَتَدَعُنَا قَالَ اِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِاَتَاَلَّفَهُمْ فَجَآءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَآئِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِنْ عَصَيْتُهٗ اَيَاْمَنُنِيْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَاْذَنَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فِيْ قَتْلِهٖ يَرَوْنَ اَنَّهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَ يَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ خواتین اور مساکین کے لئے محنت ومشقت کرنے والے شخص کی اوران کی نگرانی اور حفاظت کرنے والے شخص کی مثال راہ الٰہی میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔

باب: جن کو تالیف قلب کے لئے مال دولت دیا جائے

۲۵۸۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ اور میں نے نبیؐ کو سونے کا ایک ٹکڑا بھیجا جو کہ مٹی میں شامل ہو چکا تھا۔ آپؐ نے اس کو چار آدمیوں کے درمیان تقسیم فرمایا وہ چار شخص یہ ہیں: ۱) اقرع بن حابس ۲) عیینہ بن بدر ۳) علقمہ بن علاثہ عامری۔ اسکے بعد آپؐ نے قبیلہ بنی کلاب کے ایک شخص کو دیا پھر زید طان کو اور پھر قبیلہ بنی نبہان کے آدمی کو اس پر قریش ناراض ہو گئے۔ راوی نے دوسری مرتبہ بیان کیا قریش کے قبیلہ کے سربرآوردہ لوگ ناراض ہو گئے اور ان کو غصہ آ گیا اور کہنے لگے کہ آپؐ لوگ نجد کے سرداران کو تو (صدقہ) دیتے ہیں اور ہم لوگوں کو نظر انداز کرتے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس واسطے ان کو دیا ہے کہ یہ لوگ تازہ تازہ مسلمان ہوئے ہیں اسلئے انکے قلوب کو اسلام کی جانب متوجہ کرنے کیلئے میں نے یہ کیا۔ اسی دوران ایک آدمی حاضر ہوا جس کی داڑھی گھنی اور اسکے رخسار اُبھرے ہوئے تھے اور اس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں اور اسکی پیشانی بلند اور اس کا سر گھٹا ہوا تھا اور عرض کرنے لگا۔ اے محمد! تم خدا سے ڈرو۔ آپؐ نے فرمایا: اگر میں بھی اللہ کی نافرمانی کرنے لگ جاؤں تو کون شخص ہے جو کہ اللہ کی فرمانبرداری کرے گا اور کیا وہ میرے اوپر امین مقرر کرتا ہے اور تم لوگ محمد کو قابل بھروسہ نہیں خیال کرتے پھر وہ آدمی رخصت ہو گیا اور ایک شخص نے اس کو مار ڈالنے کی آپؐ سے اجازت مانگی۔ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ خالد بن ولیدؓ تھے پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا: اس

اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ.

۱۳۱۱: باب الصَّدَقَةِ لِمَنْ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ

۲۵۸۳: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ هٰرُوْنَ بْنِ رِئَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ كِنَانَةُ ابْنُ نُعَيْمٍ ح وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ هٰرُوْنَ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَاَلْتُهُ فِيْهَا فَقَالَ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَاتَحِلُّ اِلَّا لِثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ بَيْنَ قَوْمٍ فَسَاَلَ فِيْهَا حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ.

۲۵۸۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هٰرُوْنَ بْنِ رِئَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهُ فِيْهَا فَقَالَ اَقِمْ يَا قَبِيْصَةُ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قَبِيْصَةُ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَّ رَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى

شخص کی نسل سے اس طرح کے لوگ پیدا ہوں گے جو کہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا وہ لوگ دین اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے۔ اگر ان کو میں نے پالیا تو میں ان کو قوم عاد کی طرح سے قتل کر ڈالوں گا۔ (واضح رہے کہ مذکورہ لوگوں سے مراد خارجی لوگ ہیں)

باب: اگر کوئی شخص کسی کے قرض کا ذمہ دار ہو تو اس کیلئے اس قرض کیلئے سوال کرنا درست ہے

۲۵۸۳: حضرت قبیصہ بن مخارق ہلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے ذمہ ایک قرضہ لیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں میں نے حاضر ہو کر سوال (کچھ مانگا) کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف تین شخصوں کے لئے سوال کرنا (مانگنا) جائز ہے۔ اُن میں سے ایک تو وہ شخص ہے جس نے کسی قوم کی ذمہ داری (یعنی قرضہ ادا کرنے کی ضمانت لی) اور اس کو ادا کرنے کے لئے اس نے لوگوں سے سوال کیا پھر جس وقت قرضہ ادا ہو گیا تو اس نے سوال کرنا بھی چھوڑ دیا۔

۲۵۸۴: حضرت قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے کہ میں نے ایک قرضہ کی ذمہ داری (ضمانت) قبول کی تو میں ایک دن کچھ مانگنے کے لئے خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: اے قبیصہ! تم ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ ہم لوگوں کے پاس کچھ صدقہ خیرات آ جائے اور ہم وہ تم کو دینے کا حکم دیں۔ پھر فرمایا: صدقہ خیرات تین قسم کے لوگوں میں سے ایک قسم کے لوگوں کیلئے جائز ہے ایک تو اس آدمی کیلئے صدقہ لینا جائز ہے کہ جس نے کہ قرضہ ادا کرنے کی ذمہ داری لی تو اس آدمی کیلئے سوال کرنا درست ہے یہاں تک کہ اسکی ضرورت کی تکمیل ہو جائے۔ دوسرے وہ آدمی کہ جس پر کوئی مصیبت آئی اور اس کا مال و اسباب برباد کر دیا گیا تو اس کیلئے بھی سوال کرنا درست ہے یہاں تک کہ اسکی مصیبت دور

يَشْهَدُ ثَلَاثَةٌ مِّنْ ذَوِى الْحِجَا مِّنْ قَوْمِهٖ قَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوٰى هٰذَا مِنَ الْمَسْاَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا۔

ہو جائے اور تیسرے وہ آدمی جو کہ فقر و فاقہ میں مبتلا ہو اور اسکے بارے میں تین عقل مند لوگ اس بات کی شہادت دیں کہ یہ شخص فاقہ کشی کا شکار ہو گیا ہے تو اس کیلئے بھی سوال کرنا درست ہے یہاں تک کہ اس آدمی کا گذراوقات ہو اور اسکی ضرورت کی تکمیل ہو جائے۔ اے قبیصہ! ان تین قسم کے لوگوں کے علاوہ جو کوئی دوسرا آدمی سوال (بھیک مانگنا) ہے تو وہ شخص حرام خوری کرتا ہے۔

۱۳۱۲: باب الصَّدَقَةُ عَلَى الْيَتِيْمِ

۲۵۸۵: اَخْبَرَنِىْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ هِلَالٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِىْ مَا يُفْتَحُ لَكُمْ مِّنْ زَهْرَةِ وَذَكَرَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَقَالَ رَجُلٌ اَوَ يَاْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ مَا شَاْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ قَالَ وَ رَاَيْنَا اَنَّهٗ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَاَفَاقَ يَمْسَحُ الرُّحَضَآءَ وَقَالَ اَشَاهِدُ السَّآئِلَ اِنَّهٗ لَايَاْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ اِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ فَاِنَّهَا اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ ثُمَّ بَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَ نِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ اِنْ اَعْطٰى مِنْهُ الْيَتِيْمَ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَ اِنَّ الَّذِىْ يَاْخُذُهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَالَّذِىْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَ يَكُوْنُ عَلَيْهِ شَهِيْدًا

باب: یتیم کو صدقہ خیرات دینا

۲۵۸۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریمؐ تشریف لائے اور ہم لوگ آپؐ کے چاروں طرف بیٹھ گئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنے بعد تم لوگوں کے بارے میں دنیا کی عیش و عشرت اور رونق سے ڈرتا ہوں جو کہ تم لوگوں کے لئے کھول دی جائیں گی۔ پھر آپؐ نے دنیا اور اس کی زیب و زینت کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ ایک آدمی نے خدمت نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ! نیک عمل برائی کو لے آئے گا۔ یہ سن کر رسول کریمؐ خاموش ہو گئے اس شخص سے لوگ کہنے لگے' کیا وجہ ہے کہ تم رسول کریمؐ سے گفتگو کرتے ہو اور آپؐ تمہاری گفتگو کا جواب نہیں دیتے۔ پھر ہم لوگوں نے دیکھا کہ آپؐ پر وحی نازل ہوئی جس وقت وحی آنے کا سلسلہ موقوف ہو گیا تو آپؐ نے (جسم مبارک) سے پسینہ مبارک خشک فرمایا اور ارشاد فرمایا گیا وہ دریافت کرنے والا شخص موجود ہے یقیناً نیکی سے برائی نہیں آتی۔ لیکن تم لوگ دیکھتے ہو کہ موسم بہار میں جو چیزیں اُگتی ہیں وہ قتل بھی کرتی ہیں یا قتل کے قریب قریب کر دیتی ہیں مگر یہ کہ جس وقت تک جانور کھاتا ہے تو وہ اس قدر مقدار میں کھاتا ہے اس کی کوکھ پھول جاتی ہیں پھر وہ جانور' سورج اور دھوپ کی طرف جاتا ہے اور وہ پیشاب اور گوبر کرتا ہے اور پھر چرنے لگ جاتا ہے یہ مال سرسبز اور شاداب ہے مسلمان کی

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

دولت اس کی بہترین دولت ہے بشرطیکہ وہ اس میں سے یتیم مسکین اور مسافر کو دیتا ہو پھر کوئی اس کو ناحق قبضہ میں کرے وہ اس جیسا ہے جو کہ کھاتا تو ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور وہ ہی مال و دولت قیامت کے روز اس پر شہادت دیں گے۔

موسم بہار کی گھاس سے متعلق ضروری تشریح:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں موسم بہار میں چیزوں کے اُگنے سے نقصان کے بارے میں فرمایا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ موسم بہار کی وجہ سے جو گھاس پھونس پیدا ہوتی ہے وہ دلوں کو پسند اور مرغوب ہوتی ہے لیکن اگر اس پر دھیان نہ دیا جائے تو وہ نقصان دہ بھی ہوسکتا ہے اس طریقہ سے دولت بھی ہے اگر اس کو صحیح جگہ اور اس کے جائز مصرف پر خرچ کیا جائے تو وہ بلاشبہ دین اور دنیا میں نفع بخش ہے۔ ورنہ وہ دین دنیا کو تباہ اور برباد کرنے کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: انما اموالکم و اولادکم فتنه۔

۱۳۱۴: باب الصَّدَقَةُ عَلَى الْاَقَارِبِ

باب: رشتہ داروں کو صدقہ دینا

۲۵۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ الرَّآئِحِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَعَلٰى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ.

۲۵۸۶: حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین کو صدقہ خیرات دینے پر ایک اَجر ہے اور رشتہ دار کو صدقہ خیرات دینے پر دو اَجر ملتے ہیں ایک تو صدقہ کرنے کا اور دوسرے صلہ رحمی کرنے کا۔

۲۵۸۷: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ خَفِيْفَ ذَاتِ الْيَدِ فَقَالَتْ لَهُ اَيَسَعُنِيْ اَنْ اَضَعَ صَدَقَتِيْ فِيْكَ وَفِيْ بَنِيْ اَخٍ لِّيْ يَتَامٰى فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ سَلِيْ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا عَلٰى بَابِهِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ تَسْاَلُ عَمَّا اَسْاَلُ عَنْهُ فَخَرَجَ اِلَيْنَا

۲۵۸۷: عبداللہ بن مسعودؓ کی اہلیہ محترمہ زینبؓ فرماتی ہیں کہ نبیؐ نے خواتین سے فرمایا: تم لوگ صدقہ دیا کرو چاہے اپنے زیور ہی صدقہ میں دو۔ زینبؓ فرماتی ہیں: (میرے شوہر) عبداللہ بن مسعودؓ بہت غریب آدمی تھے۔ میں نے عرض کیا: کیا یہ بات ممکن ہے کہ میں اپنا صدقہ خیرات آپ کو اور آپ کے یتیم بھتیجوں کو دیدیا کروں؟ اس پر انہوں نے فرمایا: تم یہ مسئلہ نبیؐ سے دریافت کرو۔ زینبؓ فرماتی ہیں: میں خدمت نبوی میں حاضر ہوئی تو ایک انصاری خاتون کہ جس کا نام زینب ہی تھا یہی حکم دریافت کرنے کے لئے دروازۂ نبوی پر کھڑی تھی۔ اسی دوران بلالؓ بھی وہاں پر پہنچ گئے۔ تو ہم نے ان سے عرض کیا کہ جاؤ اور نبیؐ سے تم یہ مسئلہ

بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ انْطَلِقْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُ عَنْ ذٰلِكَ وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ فَانْطَلَقَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ قَالَ زَيْنَبُ امْرَاَةُ عَبْدِاللّٰهِ وَزَيْنَبُ الْاَنْصَارِيَّةُ قَالَ نَعَمْ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ.

دریافت کرو۔لیکن آپ ؐ کے سامنے ہمارا نام مت ذکر کرنا۔ چنانچہ بلالؓ خدمت نبوی میں گئے تو آپ ؐ نے دریافت فرمایا: کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا: زینب! آپ ؐ نے فرمایا: کونسی زینب؟ بلالؓ نے عرض کیا: ایک تو عبداللہ بن مسعود کی اہلیہ اور دوسری قبیلہ انصار کی کہ جن کا نام بھی زینب ہی ہے۔ آپ ؐ نے حکم ارشاد فرمایا: ہاں' انکا (شوہر کو) صدقہ خیرات دے دینا درست ہے بلکہ ان کو صدقہ کرنے کا ثواب بھی ملے گا اور صلہ رحمی کا بھی۔

۱۳۱۴: بابُ الْمَسْئَلَةِ

باب: سوال کرنے سے متعلق احادیث

۲۵۸۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ يَّحْتَزِمَ اَحَدُكُمْ حُزْمَةَ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّسْاَلَ رَجُلًا فَيُعْطِيَهُ اَوْ يَمْنَعَهُ.

۲۵۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگوں میں سے کوئی شخص لکڑیوں کا ایک گٹھا اپنی پشت پر رکھ کر لائے اور فروخت کرے تو یہ اس کے کسی سے سوال کرنے سے کہیں زیادہ بہتر ہے پھر یہ ممکن ہے کہ وہ شخص صدقہ دے یا انکار کر دے۔

۲۵۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ حَتّٰى يَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةٌ مِّنْ لَّحْمٍ.

۲۵۸۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی ہمیشہ سوال کرتا ہے تو وہ شخص قیامت کے روز ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کے چہرہ پر کچھ بھی گوشت نہ ہوگا۔

۲۵۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بِسْطَامِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَلِيْفَةَ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ فَسَاَلَهُ فَاَعْطَاهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ عَلٰى اُسْكُفَّةِ الْبَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْمَسْئَلَةِ مَا مَشٰى اَحَدٌ اِلٰى اَحَدٍ يَسْاَلُهُ شَيْئًا.

۲۵۹۰: حضرت عائذ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور اس نے کچھ سوال کیا (یعنی بھیک مانگی) تو آپ ﷺ نے اس کو کچھ عنایت فرما دیا۔ پھر جس وقت وہ شخص رخصت ہونے لگا اور دروازہ کی چوکھٹ پر اس نے پاؤں رکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگ یہ جان لو کہ سوال کرنا کس قدر بری حرکت ہے تو کبھی کوئی شخص کسی سے سوال کرنے کے لئے نہ جاتا (یعنی کوئی بھیک نہ مانگتا)۔

۱۳۱۵: باب سُؤَالُ الصَّالِحِيْنَ

۲۵۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ ابْنِ مَخْشِيٍّ عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ اَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ اَسْاَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا وَ اِنْ كُنْتَ سَآئِلًا لَا بُدَّ فَاسْاَلِ الصَّالِحِيْنَ.

باب: نیک لوگوں سے سوال کرنا

۲۵۹۱: حضرت فراسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں سوال کر لیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں اور اگر بغیر سوال کرے کوئی چارہ کار نہ ہو تو تم نیک لوگوں سے سوال کر لیا کرو۔

۱۳۱۶: باب اَلْاِسْتِعْفَافُ عَنِ الْمَسْاَلَةِ

۲۵۹۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى اِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ قَالَ مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مِّنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ يَّصْبِرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَآءً هُوَ خَيْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ.

باب: بھیک سے بچتے رہنے کا حکم

۲۵۹۲: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ انصار میں سے کچھ حضرات نے نبیؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم کو کچھ (بھیک) دیں۔ چنانچہ آپؐ نے ان کو کچھ عنایت فرما دیا۔ ان لوگوں نے دوسری مرتبہ مانگا تو پھر آپؐ نے عنایت فرما دیا۔ پھر تیسری مرتبہ ان لوگوں نے مانگا تو جب بھی آپؐ نے ان کو کچھ عنایت فرما دیا۔ یہاں تک کہ جس وقت آپؐ کے پاس ان کو دینے کیلئے کچھ باقی نہ بچا تو فرمایا: اگر میرے پاس کوئی چیز موجود ہو تو میں اس کو تم لوگوں سے پوشیدہ کر کے نہیں رکھوں گا لیکن جو آدمی مانگنے سے محفوظ رہے گا تو اللہ اس کو سوال کرنے سے محفوظ فرمائیں گے اور جو کوئی صبر سے کام لے گا تو اللہ اس کو صبر عطا فرمائے گا نیز کسی کو بھی صبر سے عمدہ اور کوئی دوسری شے نہیں عطا کی گئی۔

۲۵۹۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِّنْ اَنْ يَّاْتِيَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِّنْ فَضْلِهٖ فَيَسْاَلَهٗ اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ.

۲۵۹۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی آدمی اپنی رسی لے کر لکڑیوں کا ایک گٹھا اپنی کمر پر لا دے تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ کسی آدمی کے سامنے دست سوال پھیلائے جس کو اللہ عزوجل نے عطا فرمایا ہو پھر وہ اس کو کچھ دے یا نہ دے۔

۱۳۱۷: باب فَضْلُ مَنْ لَّا يَسْاَلُ

باب: لوگوں سے سوال نہ کرنے کی فضیلت

النَّاسَ شَيْئًا

سے متعلق

٢٥٩٤: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَّضْمَنْ لِّيْ وَاحِدَةً وَلَهُ الْجَنَّةُ قَالَ يَحْيٰى هٰهُنَا كَلِمَةٌ مَّعْنَاهَا اَنْ لَّا يَسْاَلَ النَّاسَ شَيْئًا.

٢٥٩٤: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی مجھ سے لوگوں سے سوال نہ کرنے کی ذمہ داری دیتا ہے میں اس کو جنت کی خوشخبری دیتا ہوں۔

٢٥٩٥: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ هٰرُوْنَ بْنِ رِئَابٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ قَبِيْصَةَ ابْنِ الْمُخَارِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَصْلُحُ الْمَسْاَلَةُ اِلَّا لِثَلَاثَةٍ رَجُلٍ اَصَابَتْ مَالَهُ جَائِحَةٌ فَيَسْاَلُ حَتّٰى يُصِيْبَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَيَسْاَلُ حَتّٰى يُؤَدِّيَ اِلَيْهِمْ حَمَالَتَهُمْ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْاَلَةِ وَرَجُلٍ يَحْلِفُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ مِّنْ ذَوِي الْحِجَا بِاللّٰهِ لَقَدْ حَلَّتِ الْمَسْاَلَةُ لِفُلَانٍ فَيَسْاَلُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ مَّعِيْشَةٍ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْاَلَةِ فَمَا سِوٰى ذٰلِكَ سُحْتٌ.

٢٥٩٥: حضرت قبیصہ بن مخارقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: تین آدمیوں کے علاوہ کسی دوسرے کیلئے سوال کرنا جائز نہیں۔ ایک تو وہ کہ جس کے مال دولت پر کوئی آفت یا مصیبت پڑ گئی ہو اور وہ اس قدر سوال کرے کہ اس کا گذارہ ہو جائے اور وہ شخص پھر سوال کرنا چھوڑ دے۔ دوسرے وہ شخص کہ جس نے کسی دوسرے کے قرض کی ضمانت لے لی ہو اور اس کو ادا کرنے کیلئے وہ شخص سوال کرے اور جس وقت قرض ادا ہو جائے تو وہ شخص سوال کرنا چھوڑ دے۔ تیسرے ایسا آدمی کہ جس کے بارے میں اسکی قوم کے تین عقل مند لوگ اللہ کی قسم کھا کر اس بات کی شہادت دیں کہ اس شخص کیلئے مانگنا جائز ہے۔ یہاں تک کہ اس کا گذارہ ہو جائے پھر وہ شخص بھی مانگنا چھوڑ دے۔ انکے علاوہ کسی دوسرے کیلئے مانگنا حرام ہے۔

١٣١٨: باب حَدُّ الْغِنٰى

باب: دولت مند کون ہے؟

٢٥٩٦: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَكِيْمِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ جَآءَتْ خُمُوْشًا اَوْكُدُوْحًا فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا ذَا يُغْنِيْهِ اَوْمَاذَا اَغْنَاهُ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْحِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ قَالَ يَحْيٰى

٢٥٩٦: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اپنے پاس بقدر ضرورت مال دولت ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے تو وہ شخص قیامت کے دن ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کا چہرہ نوچ لیا گیا ہوگا (یعنی اس کے چہرہ پر گوشت نہ ہو گا) لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس قدر مال دولت اس کے سوال نہ کرنے کے لئے کافی ہے؟

رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ وَسَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچاس درہم یا اس کے بقدر سونا۔

۱۳۱۹: باب الْاِلْحَافِ فِي الْمَسْئَلَةِ

باب: لوگوں سے لپٹ کر مانگنا

۲۵۹۷: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْاَلَةِ وَلَا يَسْاَلُنِيْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا وَاَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتُهٗ.

۲۵۹۷: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گڑگڑا کر یا لپٹ کر نہ مانگا کرو اس لئے کہ جس وقت کوئی آدمی مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو پسند نہیں کرتا اور اللہ اسی میں برکت عطا فرمائے گا جو میں اس کو دیتا ہوں۔

۱۳۲۰: باب مَنِ الْمُلْحِفُ؟

باب: لوگوں سے لپٹ کر سوال کرنا

۲۵۹۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُوْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاَلَ وَلَهٗ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا فَهُوَ الْمُلْحِفُ.

۲۵۹۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس چالیس درہم موجود ہوں اور وہ شخص سوال کرتا ہو تو یہ لپٹ کر مانگنے اور سوال کرنے والا ہے۔

۲۵۹۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَرَّحَتْنِيْ اُمِّيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ وَ قَعَدْتُ فَاسْتَقْبَلَنِيْ وَ قَالَ مَنِ اسْتَغْنٰى اَغْنَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنِ اسْتَعَفَّ اَعَفَّهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنِ اسْتَكْفٰى كَفَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ مَنْ سَاَلَ وَلَهٗ قِيْمَةُ اُوْقِيَّةٍ فَقَدْ اَلْحَفَ فَقُلْتُ نَاقَتِي الْيَاقُوْتَةُ خَيْرٌ مِّنْ اُوْقِيَّةٍ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَسْاَلْهُ.

۲۵۹۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ محترمہ نے مجھ کو ایک دن خدمت نبویؐ میں کچھ مانگنے کیلئے بھیجا تو میں آپؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپؐ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپؐ نے میری جانب چہرۂ انور کر کے ارشاد فرمایا: جو کوئی لوگوں سے بے پرواہ ہو جائے تو اللہ اس کو غنی (مالدار بنا دیتے ہیں) اور جو شخص لوگوں سے بھیک مانگنے سے بچ جائے تو اللہ اسکو بھیک سے محفوظ رکھتے ہیں اور جو کوئی ایک اوقیہ کے برابر مال ہونے کے باوجود مانگتا ہے تو وہ لپٹ کر مانگنے والا ہے میں نے دل میں سوچا کہ میری اونٹنی یاقوتہ ایک اوقیہ سے تو بہتر ہے اس وجہ سے میں واپس آ گیا اور میں نے بھیک نہیں مانگی۔

اصل غناء:

مذکورہ حدیث میں لوگوں سے بے پرواہ ہونے کی وجہ سے مالدار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح کرنے سے انسان کو غنا حاصل ہو جائیگا اور مالداری اور غنا دراصل دِل کا مالدار اور مستغنی ہونا ہے نہ کہ ظاہری مال کا جمع ہونا اور اوقیہ عرب کا پیمانہ ہے۔

۱۳۲۱: باب اِذَا لَمْ يَكُنْ لَّهٗ دَرَاهِمُ وَكَانَ لَهٗ عِدْلُهَا

۲۶۰۰: اَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ اَنْبَانَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ قَالَ نَزَلْتُ اَنَا وَ اَهْلِيْ بِبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَقَالَتْ لِيْ اَهْلِيَ اذْهَبْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُ لَنَا شَيْئًا نَّاْكُلُهٗ فَذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهٗ رَجُلًا يَّسْاَلُهٗ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا اَجِدُ مَا اُعْطِيْكَ فَوَلَّى الرَّجُلُ عَنْهُ وَهُوَ مُغْضَبٌ وَهُوَ يَقُوْلُ لَعَمْرِيْ اِنَّكَ لَتُعْطِيْ مَنْ شِئْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَيَغْضَبُ عَلَيَّ اَنْ لَّا اَجِدَ مَا اُعْطِيْهِ مَنْ سَاَلَ مِنْكُمْ وَلَهٗ اُوْقِيَّةٌ اَوْعِدْلُهَا فَقَدْ سَاَلَ اِلْحَافًا قَالَ الْاَسْدِيُّ فَقُلْتُ لَلَقْحَةٌ لَنَا خَيْرٌ مِّنْ اُوْقِيَّةٍ وَالْاُوْقِيَّةُ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَسْاَلْهُ فَقَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَعِيْرٌ وَزَبِيْبٌ فَقَسَّمَ لَنَا مِنْهُ حَتّٰى اَغْنَانَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

۲۶۰۱: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

۱۳۲۲: باب مَسْئَلَةُ الْقَوِيِّ الْمُكْتَسِبِ

باب: جس شخص کے پاس دولت نہ ہولیکن اس قدر مالیت کی اشیا موجود ہوں

۲۶۰۰: حضرت عطاء بن یسار قبیلہ بنو اسد کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اور میرے گھر والے بقیع گئے تو میری اہلیہ نے مجھ سے بیان کیا کہ تم نبیؐ کے پاس جاؤ اور کھانے کیلئے کچھ مانگ کر لاؤ چنانچہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ (میں نے دیکھا کہ) وہاں پر ایک دوسرے صاحب بھی موجود تھے جو کہ آپؐ سے کچھ مانگ رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: میرے پاس تم کو دینے کیلئے کچھ نہیں۔ اس پر وہ آدمی رخ بدل کر جانے لگا اور یہ کہتا ہوا چل دیا کہ اس ذات کی قسم کہ جس نے مجھ کو زندگی بخشی آپؐ اسی کو (صدقہ) دیتے ہیں جس کو چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ شخص اس بات پر ناراض ہو رہا ہے کہ میرے پاس اس کو دینے کے لئے کچھ نہیں۔ اگر تم میں سے کوئی آدمی ایک اوقیہ یا اس مالیت کی شے کا مالک ہونے کے باوجود سوال کرتا ہے تو یہ ناجائز ہے۔ اسدی بیان کرتے ہیں کہ مجھ کو خیال ہوا کہ میرے پاس تو ایک اُونٹ موجود ہے جو کہ ایک اوقیہ سے بہتر ہے اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ چنانچہ میں واپس ہو گیا اور میں نے آپؐ سے کچھ نہیں مانگا۔ پھر خدمت نبوی میں جو اور خشک انگور پیش کئے گئے تو آپؐ نے اس میں سے حصہ عنایت فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ نے ہم کو (مانگنے سے) مستغنی کر دیا۔

۲۶۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار صحت مند اور طاقتور آدمی کے لئے صدقہ لینا جائز نہیں ہے۔

باب: کمانے کی طاقت رکھنے والے شخص کے لئے سوال کرنا

۲۶۰۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَنَّ رَجُلَيْنِ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْاَلَانِهٖ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَلَّبَ فِيْهِمَا الْبَصَرَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ بَصَرَهٗ فَرَآهُمَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ شِئْتُمَا وَلَا حَظَّ فِيْهِمَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ۔

۲۶۰۲: حضرت عبداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ان سے نقل کیا وہ دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صدقہ میں سے کچھ مانگنے کے لئے حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر نگاہ دوڑائی اور ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو تم لے لو۔ لیکن مالدار اور کمانے کی طاقت رکھنے والے کا صدقہ میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

۱۳۲۳: باب مَسْاَلَةُ الرَّجُلِ ذَا سُلْطَانٍ

باب: حاکم وقت سے سوال کرنا

۲۶۰۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمَسَآئِلَ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ فَمَنْ شَآءَ تَرَكَ اِلَّا اَنْ يَّسْاَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ اَوْ شَيْئًا لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا۔

۲۶۰۳: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھیک مانگنا زخمی کرنا ہے اس وجہ سے جس شخص کا دل چاہے وہ لوگوں سے بھیک مانگ کر اپنے چہرہ کو زخمی کرلے اور جس کا دل چاہے نہ کرے ہاں اگر کوئی آدمی بادشاہ سے یا حاکم سے کوئی اس قسم کی چیز مانگ لے کہ جس کے بغیر گذر نہ ہو سکے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۳۲۴: باب مَسْئَلَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَمْرٍ لَّا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ

باب: ضروری شے کے لئے مانگنے کا بیان

۲۶۰۴: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَسْاَلَةُ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ اِلَّا اَنْ يَّسْاَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا اَوْ فِيْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ۔

۲۶۰۴: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مانگنا (اپنے چہرہ کو) نوچ ڈالنا ہے اور مانگنے والا اپنے چہرہ کو نوچ ڈالتا ہے۔ لیکن بادشاہ سے سوال کرنے والا یا کسی دوسری شے سے متعلق سوال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۶۰۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ

۲۶۰۵: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی سے ایک مرتبہ سوال کیا تو آپ نے مجھ کو کچھ عنایت فرمایا، دوسری مرتبہ مانگا تو آپ نے پھر عنایت فرمایا، تیسری مرتبہ سوال کیا تو جب بھی آپ نے عنایت کیا اور فرمایا: حکیم! یہ مال دولت سرسبز اور شیریں ہے جو کوئی اسکو خوشی سے قبول کریگا تو اس کیلئے برکت عطا فرما دی

خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى.

جائیگی اور جوشخص لالچ سے کام لے گا تو اس خیر و برکت عطانہیں کی جائیگی اور وہ آدمی اس شخص کی طرح ہوگا جو کہ کھاتا تو ہے لیکن وہ شکم سیر نہیں ہوتا نیز اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

۱۳۲۵: باب اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى

باب: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہونے سے متعلق

۲۶۰۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْكِيْنُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاحَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ مَّنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهُ بِاَشْرَافِ النَّفْسِ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى.

۲۶۰۶: حکیم بن حزامؓ فرماتے ہیں میں نے نبیؐ سے ایک مرتبہ سوال کیا تو آپؐ نے مجھ کو کچھ عنایت فرمایا' دوسری مرتبہ مانگا تو آپؐ نے پھر عنایت فرمایا' تیسری مرتبہ سوال کیا تو جب بھی آپؐ نے عنایت کیا اور فرمایا: حکیم! یہ مال دولت سرسبز اور شیریں ہے جو کوئی اسکو خوشی سے قبول کریگا تو اس کیلئے برکت عطا فرما دی جائیگی اور جوشخص لالچ سے کام لے گا تو اس خیر و برکت عطانہیں کی جائیگی اور وہ آدمی اس شخص کی طرح ہوگا جو کہ کھاتا تو ہے لیکن وہ شکم سیر نہیں ہوتا نیز اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

۲۶۰۷: اَخْبَرَنِي الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاحَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهُ بِاَشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ.

۲۶۰۷: اس حدیث شریف کا مضمون بھی سابقہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہے۔ البتہ اس میں یہ اضافہ ہے: ''اس پر حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسولِ برحق بنا کر بھیجا ہے آج کے بعد سے مرنے تک میں کسی شخص سے کوئی چیز نہ لوں گا (یعنی میں اب کبھی بھی سوال نہیں کروں گا)۔

۱۳۲۶: باب مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا مِّنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ

باب: جس کسی کو اللہ عزوجل بغیر مانگے عطا فرمائے

۲۶۰۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِ وَالْمَالِكِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا فَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَلِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَجْرِیْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ خُذْ مَا اَعْطَيْتُكَ فَاِنِّیْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَ فَكُلْ وَ تَصَدَّقْ.

۲۶۰۸: حضرت عبداللہ بن ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو صدقہ وصول کرنے کے لئے متعین فرمایا تو میں جس وقت فارغ ہوا تو میں نے ان کو صدقہ لے جا کر دے دیا انہوں نے میری مزدوری ادا کرنے کا حکم دے دیا تو میں نے عرض کیا کہ میں نے یہ خدمت رضاء الٰہی حاصل کرنے کیلئے انجام دی تھی۔ اس کا اجر بھی وہی عطا فرمائے گا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جو کچھ دے رہا ہوں تم وہ لے لو کیونکہ میں نے بھی نبیؐ کے زمانہ میں ایک خدمت انجام دی تھی اور یہی بات کہی تھی کہ جو تم نے ابھی ابھی مجھ سے کہی تھی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: اگر تم کو بغیر مانگے ہوئے کوئی شے عنایت کر دی جائے تو تم وہ شے قبول کر لیا کرو پھر چاہے تم وہ شے کھا لو یا اس کو صدقہ خیرات کر دو۔

۲۶۰۹: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْ عُبَيْدِاللّٰهِ الْمَخْزُوْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ حُوَيْطِبِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ السَّعْدِیِّ اَنَّهٗ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الشَّامِ فَقَالَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَعْمَلُ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ الْمُسْلِمِيْنَ فَتُعْطٰى عَلَيْهِ عُمَالَةً فَلَا تَقْبَلُهَا قَالَ اَجَلْ اِنَّ لِیْ اَفْرَاسًا وَّاَعْبُدًا وَاَنَا بِخَيْرٍ وَّ اُرِيْدُ اَنْ يَّكُوْنَ عَمَلِیْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ اَرَدْتُّ الَّذِیْ اَرَدْتَّ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِی الْمَالَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّیْ وَاِنَّهٗ اَعْطَانِیْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهٗ اَعْطِهٖ مَنْ هُوَ اَحْوَجَ اِلَيْهِ مِنِّیْ فَقَالَ مَا اٰتَاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ مِّنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ وَّلَا اِشْرَافٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ اَوْ تَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ.

۲۶۰۹: حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ ملک شام سے عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تم مسلمانوں کا کوئی کام انجام دیتے ہو اور تم اس کا معاوضہ نہیں لیتے ہو۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگ گئے کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں خیریت سے ہوں اس وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ میں کچھ خدمت انجام دوں وہ مسلمانوں پر صدقہ کر دوں۔ اس بات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میری بھی یہی خواہش تھی جو کہ تمہاری خواہش تھی چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو مال دولت عطا فرماتے تو میں کہتا کہ اس کو عنایت فرما دیں جو کہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مال دولت اللہ عزوجل بغیر مانگے اور بغیر کسی قسم کے لالچ کے تم کو عنایت فرما دیں تم اس کو قبول کر لیا کرو۔ پھر تم چاہے اس کو پاس رکھو یا صدقہ خیرات کر و لیکن اگر کوئی مال دولت اللہ عزوجل تم کو نہ عطا کرے تو تم کو اس کو حاصل کرنے کی جدوجہد نہ کرنی چاہیے (کیونکہ مال نہ دینے کی مصلحت وہ ہی خوب جانتا ہے)

۲۶۱۰: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ

۲۶۱۰: حضرت عبداللہ بن سعدی بیان کرتے ہیں کہ وہ ملک شام

حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِالْعُزّٰى اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ خِلاَفَتِهٖ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَلَمْ اُحَدَّثْ اَنَّكَ تَلِيْ مِنْ اَعْمَالِ النَّاسِ اَعْمَالاً فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ رَدَدْتَّهَا فَقُلْتُ بَلٰى فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَا تُرِيْدُ اِلٰى ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِيْ اَفْرَاسٌ وَّاَعْبُدٌ وَّاَنَا بِخَيْرٍ وَّاُرِيْدُ اَنْ يَّكُوْنَ عَمَلِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَرَدْتُّ مِثْلَ الَّذِيْ اَرَدْتَّ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ اَوْ تَصَدَّقْ بِهٖ مَاجَآءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَ اَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَآئِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ.

۲۶۱۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي السَّآئِبُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِالْعُزّٰى اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ خِلاَفَتِهٖ فَقَالَ عُمَرُ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَلِيْ مِنْ اَعْمَالِ النَّاسِ اَعْمَالاً فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا قَالَ فَقُلْتُ بَلٰى قَالَ فَمَا تُرِيْدُ اِلٰى ذٰلِكَ فَقُلْتُ اِنَّ لِيْ اَفْرَاسًا وَّاَعْبُدًا وَّاَنَا بِخَيْرٍ وَ اُرِيْدُ اَنْ يَّكُوْنَ عَمَلِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَرَدْتُّ الَّذِيْ اَرَدْتَّ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ

سے عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تم مسلمانوں کا کوئی کام انجام دیتے ہو اور تم اس کا معاوضہ نہیں لیتے ہو۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگ گئے کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں خیریت سے ہوں اس وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ میں کچھ خدمت انجام دوں وہ مسلمانوں پر صدقہ کر دوں۔ اس بات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میری بھی یہی خواہش تھی جو کہ تمہاری خواہش تھی چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو مال دولت عطا فرماتے تو میں کہتا کہ اس کو عنایت فرما دیں جو کہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مال دولت اللہ عزوجل بغیر مانگے اور بغیر کسی قسم کے لالچ کے تم کو عنایت فرما دیں تم اس کو قبول کرلیا کرو۔ پھر تم چاہے اس کو پاس رکھو یا صدقہ خیرات کرو لیکن اگر کوئی مال دولت اللہ عزوجل تم کو نہ عطا کرے تو تم کو اس کو حاصل کرنے کی جدوجہد نہ کرنی چاہیے (کیونکہ مال نہ دینے کی مصلحت وہ ہی خوب جانتا ہے)

۲۶۱۱: حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ ملک شام سے عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تم مسلمانوں کا کوئی کام انجام دیتے ہو اور تم اس کا معاوضہ نہیں لیتے ہو۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگ گئے کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں خیریت سے ہوں اس وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ میں کچھ خدمت انجام دوں وہ مسلمانوں پر صدقہ کر دوں۔ اس بات پر عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ میری بھی یہی خواہش تھی جو کہ تمہاری خواہش تھی چنانچہ رسول کریمؐ مجھ کو مال دولت عطا فرماتے تو میں کہتا کہ اس کو عنایت فرما دیں جو کہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ آپؐ نے فرمایا: جو مال دولت اللہ عزوجل بغیر مانگے اور بغیر کسی قسم کے لالچ کے تم کو عنایت فرما دیں تم اس کو قبول کرلیا کرو۔ پھر تم چاہے اس کو پاس رکھو یا صدقہ خیرات کرو لیکن اگر کوئی مال دولت اللہ عزوجل تم کو نہ عطا کرے تو تم کو اس کو

وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَآءَ كَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَاسَآئِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ.

۲۶۱۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ عَلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهٗ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا جَآءَ كَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَآئِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ.

۱۳۲۷: باب اسْتِعْمَالِ اٰلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ

۲۶۱۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيِّ اَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ رَبِيْعَةَ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحٰرِثِ وَالْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ائْتِيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُوْلَا لَهٗ اسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَاَتٰى عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَ نَحْنُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَقَالَ لَهُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَا يَسْتَعْمِلُ مِنْكُمْ اَحَدًا عَلَى الصَّدَقَةِ قَالَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَالْفَضْلُ حَتّٰى اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَنَا اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

حاصل کرنے کی جدوجہد نہ کرنی چاہیے (کیونکہ مال نہ دینے کی مصلحت وہ ہی خوب جانتا ہے)

۲۶۱۲: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو (مال دولت) عنایت فرماتے تو میں عرض کرتا کہ جو شخص مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے آپ اس کو عطا فرما دیں۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو مال عطا کیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مال اس کو عنایت فرما دیں جو کہ مجھ سے زیادہ مال دولت کا ضرورت مند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وہ قبول کرو اور اس کو استعمال میں لے آؤ اور اس کا صدقہ کر دو اور اگر تمہارے بغیر مانگے ہوئے یا لالچ کے تمہارے پاس مال آ جائے تو تم وہ مال قبول کر لیا کرو ورنہ اس کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کیا کرو۔

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل وعیال کو صدقہ لینے کیلئے مقرر کرنے سے متعلق احادیث

۲۶۱۳: حضرت ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم دونوں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کرو کہ ہم کو صدقات کی وصولی کے لئے مقرر کر دیا جائے۔ اس دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی وہاں تشریف لے آئے۔ انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم دونوں میں سے کسی کو صدقات کی وصولی پر مقرر نہیں فرمائیں گے۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں پھر میں اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اپنا حاضری کا مقصد عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ خیرات لوگوں کا میل کچیل ہے جو کہ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل و عیال کے لئے جائز نہیں ہے۔

۱۳۲۸: باب ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ

۲۶۱۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ أَسَمِعْتَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالَ نَعَمْ.

۲۶۱۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

باب: کسی قوم کا بھانجا اسی قوم میں شمار ہونے سے متعلق

۲۶۱۴: حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوایاس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث شریف سنی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی قوم کا بھانجہ بھی ان ہی میں سے شمار ہوگا تو انہوں نے (جواب میں) فرمایا: جی ہاں سنی ہے۔

۲۶۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی قوم کا بھانجہ بھی ان ہی میں سے ہے۔

۱۳۲۹: باب مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ

۲۶۱۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَرَادَ أَبُو رَافِعٍ أَنْ يَتْبَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

باب: کسی قوم کا آزاد کیا ہوا غلام (یعنی مولیٰ) بھی ان ہی میں سے ہے

۲۶۱۶: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنومخزوم کے ایک آدمی کو صدقہ خیرات وصول کرنے کے لئے عامل متعین فرمایا۔ اس موقعہ پر ابورافع رضی اللہ عنہ نے بھی خواہش ظاہر کی کہ میں بھی ان ہی کے ساتھ چلا جاؤں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے واسطے صدقہ خیرات لینا حلال نہیں ہے اور کسی قوم کا مولیٰ (یعنی آزاد کردہ غلام) بھی ان ہی میں سے ہے (یعنی اس کا شمار بھی اسی قوم میں سے ہوگا)۔

۱۳۳۰: باب الصَّدَقَةُ لَا تَحِلُّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۶۱۷: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِشَيْءٍ سَأَلَ

باب: صدقہ خیرات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال نہیں ہے

۲۶۱۷: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد صاحب اور ان کے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کوئی چیز پیش کی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے: یہ ہدیہ ہے

عَنْهُ اَهَدِيَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ لَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ بَسَطَ يَدَهُ.

یا صدقہ خیرات ہے؟ اگر وہ چیز صدقہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کھاتے اور اگر ہدیہ ہوتا تو کھانے کے لئے ہاتھ بڑھاتے۔

۱۳۳۱: باب اِذَا تُحُوِّلَتِ الصَّدَقَةُ

باب: اگر صدقہ کسی شخص کے پاس ہو کر آئے؟

۲۶۱۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِىَ بَرِيْرَةَ فَتُعْتِقَهَا وَاِنَّهُمُ اشْتَرَطُوْا وَلَآءَهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَآءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَخُيِّرَتْ حِيْنَ اُعْتِقَتْ وَاُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا.

۲۶۱۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید کر اس کو آزاد کرنا چاہا تو اس کے مالکان نے شرط لگائی کہ ہم اس کا ترکہ لیں گے۔ عائشہؓ نے یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی تو فرمایا: تم اس کو خرید لو اور آزاد کر دو ولاء (مرنے والا جو چھوڑتا ہے وہ تو) اسی کا ہوتا ہے' جو کہ آزاد کرتا ہے پھر جس وقت اس کو آزاد کیا گیا تو اختیار دیا گیا کہ دل چاہے تو شوہر کے پاس رہے یا اس کو چھوڑ دے' پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں گوشت پیش کیا گیا اور عرض کیا گیا: یہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں ملا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس کے لئے صدقہ تھا اور ہمارے واسطے تو یہ ہدیہ ہے۔ نیز بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند آزاد شخص تھا۔

۱۳۳۲: باب شِرَاءُ الصَّدَقَةِ

باب: صدقہ خیرات میں دیا ہوا مال کا دوبارہ خریدنا کیسا ہے؟

۲۶۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاَضَاعَهُ الَّذِىْ كَانَ عِنْدَهُ وَ اَرَدْتُّ اَنْ اَبْتَاعَهُ مِنْهُ وَ ظَنَنْتُ اَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَ اِنْ اَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَآئِدَ فِىْ صَدَقَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِىْ قَيْئِهٖ.

۲۶۱۹: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے راہ خدا میں ایک گھوڑا صدقہ کیا تو وہ جس آدمی کو ملا تھا اس نے اس کی اچھی طرح سے دیکھ بھال نہیں کی۔ میں نے خواہش کی کہ اس سے خرید لوں اس لئے کہ میں سمجھ رہا تھا کہ یہ کم قیمت میں فروخت کروں گا جس وقت میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ اس کو ایک درہم کے عوض بھی دے تو تم اس کو نہ خریدنا کیونکہ صدقہ کر کے اس کو واپس لینے والا شخص اس کتے کی مانند ہے جو کہ قے کرنے کے بعد اس کو کھانے لگتا ہے۔

۲۶۲۰: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ

۲۶۲۰: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک گھوڑا راہ خدا میں دے دیا۔ پھر میں نے ایک دفعہ اس گھوڑے کو فروخت ہوتا

عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَرَاٰهَا تُبَاعُ فَاَرَادَ شِرَاءَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ لَا تَعْرِضْ فِیْ صَدَقَتِكَ.

ہوا دیکھا تو میں نے اس کو خرید نے کا ارادہ کیا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے صدقہ کی جانب واپس نہ جاؤ۔

صدقہ کر کے واپس لینا:

مطلب یہ ہے کہ صدقہ کر کے واپس نہ لو اس طرح سے ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینا گناہ ہے اور مکروہ تحریمی ہے۔ شریعت میں اس سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

۲۶۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا حُجَیْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَوَجَدَهَا تُبَاعُ بَعْدَ فَاسْتَاْمَرَهٗ فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ فَاَرَادَ اَنْ یَّشْتَرِیَهٗ ثُمَّ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ.

۲۶۲۱: حضرت ابن عمر ؓ بیان فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک گھوڑا راہ خدا میں دیا۔ پھر ایک روز اس گھوڑے کو فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو میں نے (یعنی عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بذاتِ خود) چاہا کہ میں اس کو خرید لوں لیکن جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے مشورہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا صدقہ واپس لے لو۔

۲۶۲۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَّیَزِیْدُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ عَتَّابَ بْنَ اُسَیْدٍ اَنْ یَّخْرِصَ الْعِنَبَ فَتُؤَدّٰى زَكٰوتَهٗ زَبِیْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا.

۲۶۲۲: حضرت سعید بن مسیب ؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے عتاب بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انگور کا اندازہ لگانے کا حکم فرمایا تا کہ خشک ہونے کے بعد اس کی زکوۃ دے دی جائے جس طریقہ سے کہ کھجوروں کی زکوۃ تیار ہونے کے بعد دی جاتی ہے۔

(۲۴)

کِتَابُ مَنَاسِكِ الْحَجِّ

مناسکِ حج سے متعلقہ احادیث

۱۳۳۳: باب وُجُوْبِ الْحَجِّ

باب: فرضیت و وجوبِ حج

۲۶۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ وَاسْمُهُ الْمُغِیْرَةُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَیْكُمُ الْحَجَّ فَقَالَ رَجُلٌ فِیْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ عَنْهُ حَتّٰى اَعَادَهُ ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْقُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا ذَرُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِیَآئِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِالشَّیْءِ فَخُذُوْا بِهٖ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَیْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ.

۲۶۲۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبیؐ نے لوگوں سے خطاب میں ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے تم پر حج فرض قرار دیا ہے ایک شخص نے عرض کیا: کیا ہر سال۔ آپؐ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ اس نے تین مرتبہ یہی سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو واجب ہوتا اور اگر واجب ہو جاتا تو تم نہ کر سکتے۔ اگر میں کچھ بیان نہ کروں تو تم بھی مجھ سے سوال نہ کیا کرو۔ اسلئے کہ اگر کوئی چیز شروع ہوگئی تو میرا تو کام ہی یہی ہے کہ تم لوگوں تک (پیغام) پہنچاؤں کیونکہ تم سے قبل اُمتیں سوالات کی تشریح اور اپنے پیغمبروں کے بارے میں اختلاف کی وجہ سے ہلاک و برباد کر دی گئیں۔ اس وجہ سے اگر میں تم کو کسی کام کا حکم دوں تو تم لوگ اپنی قدرت کے مطابق اس پر عمل کیا کرو اور اگر کسی کام سے منع کروں تو تم لوگ اس سے بچا کرو۔

۲۶۲۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ النَّیْسَابُوْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُوْسٰى بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْجَلِیْلِ بْنُ حُمَیْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ الدُّؤَلِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَامَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ عَلَیْكُمُ الْحَجَّ فَقَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ اِلتَّمِیْمِیُّ كُلَّ عَامٍ یَا

۲۶۲۴: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: اللہ عزوجل نے تم لوگوں پر حج فرض قرار دیا ہے اس پر حضرت اقرع بن حابسؓ نے عرض کیا: کیا ہر سال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور پھر ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو حج ہر سال لازم ہو جاتا اور پھر تم لوگ نہ سنتے اور نہ فرمانبرداری کرتے لیکن حج

رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ فَقَالَ لَوْقُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ ثُمَّ اِذًا لَّا تَسْمَعُوْنَ وَلَا تُطِيْعُوْنَ وَلٰكِنَّهٗ حَجَّةٌ وَّاحِدَةٌ.

ایک ہی مرتبہ ادا کرنا لازم ہے۔

١٣٣٤: باب وُجُوْبُ الْعُمْرَةِ

باب: عمرہ کے وجوب سے متعلق

٢٦٢٥: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ رُزَيْنٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَبِىْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ فَحُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ.

٢٦٢٥: حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد ماجد بہت بوڑھے ہو چکے ہیں وہ نہ تو حج کر سکتے ہیں اور نہ عمرہ اور نہ وہ اونٹ پر چڑھ سکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ ادا کرو۔

١٣٣٥: باب الْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ

باب: حج مبرور کی فضیلت

٢٦٢٦: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ الْبَصْرِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِىُّ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ سُمَىٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْحَجَّةُ الْمَبْرُوْرَةُ لَيْسَ لَهَا جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ وَالْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا.

٢٦٢٦: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج مبرور کا جنت کے علاوہ کوئی صلہ نہیں ہے اور ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

٢٦٢٧: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سُهَيْلٌ عَنْ سُمَىٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ الْحَجَّةُ الْمَبْرُوْرَةُ لَيْسَ لَهَا ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ مِثْلَهٗ سَوَآءً اَنَّهٗ قَالَ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا.

٢٦٢٦: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج مبرور کا جنت کے علاوہ کوئی صلہ نہیں ہے اور ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

١٣٣٦: باب فَضْلِ الْحَجِّ

باب: فضیلت حج سے متعلق

٢٦٢٨: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِىَّ ﷺ

٢٦٢٨: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا عمل سب سے زیادہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل پر ایمان

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ.

لانا۔ اس نے پھر دریافت کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہ خدا میں جہاد کرنا۔ اس نے عرض کیا اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج مبرور۔

۲۶۲۹: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَثْرُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ سُهَيْلَ بْنَ اَبِىْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ الْغَازِىْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ.

۲۶۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عز وجل کا وفد تین آدمی ہیں۔ غزوہ کرنے والا' حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا۔

۲۶۳۰: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكِيْمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِىْ هِلَالٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ جِهَادُ الْكَبِيْرِ وَالصَّغِيْرِ وَالضَّعِيْفِ وَالْمَرْاَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ.

۲۶۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے حج کیا اس گھر کا اور اس نے لغو کلام نہیں کیا اور نہ گناہ کا ارتکاب کیا تو وہ شخص اس طرح سے واپس ہوگا جیسے کہ اس کی ماں نے اس کو آج ہی پیدا کیا (یعنی وہ بالکل گناہ سے پاک وصاف ہوگا)۔

۲۶۳۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ وَهُوَ ابْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهُ.

۲۶۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس گھر کا حج کیا اور اس دوران نہ تو اس نے فحش کلام کیا اور نہ کوئی گناہ یا نافرمانی کی تو وہ شخص اس طرح سے واپس ہوگا کہ جس طرح سے اس کی ماں نے اس کو آج ہی پیدا کیا ہو۔

۲۶۳۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ حَبِيْبٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِىْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِىْ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَخْرُجُ فَنُجَاهِدَ مَعَكَ فَاِنِّىْ لَا اَرٰى عَمَلًا فِى الْقُرْاٰنِ اَفْضَلَ مِنَ الْجِهَادِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ اَحْسَنُ الْجِهَادِ وَاَجْمَلُهُ حَجُّ الْبَيْتِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ.

۲۶۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے نہ نکل جایا کریں۔ کیونکہ میں پورے قرآن کریم میں جہاد سے زیادہ افضل عمل نہیں پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تمہارے واسطے افضل ترین اور سب سے زیادہ بہتر جہاد حج بیت اللہ ہے جو کہ حج مبرور بھی ہے۔

تشریح ☆ حج فرض ہے اور اسلام کا رکن ہے جس کی فرضیت قرآنِ حکیم سے ثابت ہے۔ اس کی فرضیت کا منکر بلاشبہ کافر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو شخص حج کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ جلدی کرے اور فرمایا کہ جو شخص بغیر حج کئے مر جائے باوجود استطاعت کے تو چاہے وہ یہودی مرے یا کافر۔ (جامع)

١٣٣٧: باب فَضْلِ الْعُمْرَةِ

باب: فضیلت عمرہ سے متعلق احادیث

٢٦٣٣: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ.

٢٦٣٣: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور حج مبرور کا صلہ صرف جنت ہے۔

١٣٣٨: باب فَضْلُ الْمُتَابَعَةِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: حج کے ساتھ عمرہ کرنے سے متعلق

٢٦٣٤: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ.

٢٦٣٤: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ (دونوں) ایک کے بعد (ایک یعنی ایک دوسرے کے بعد کیا کرو) اس لئے کہ یہ عمل گناہوں اور غربت کو اس طریقہ سے دور کرتے ہیں جس طریقہ سے کہ آگ کی بھٹی لوہے سے میل کو دور کر دیتی ہے۔

٢٦٣٥: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ اَبُوْخَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ ثَوَابٌ دُوْنَ الْجَنَّةِ.

٢٦٣٥: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایک دوسرے کے بعد حج اور عمرہ کیا کرو اس لئے کہ یہ دونوں تنگ دستی اور گناہوں کو اس طریقہ سے دور کرتے ہیں کہ جس طریقہ سے کہ بھٹی لوہے سے سونے اور چاندی سے میل کو دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کا اَجر وثواب صرف جنت ہے۔

١٣٣٩: باب الْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِيْ نَذَرَ اَنْ يَّحُجَّ

باب: اس مرنے والے کی طرف سے حج کرنا کہ جس نے حج کی منت مانی ہو۔

٢٦٣٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُّحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَاَتٰى اَخُوْهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اُخْتِكَ دَيْنٌ

٢٦٣٦: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک خاتون نے منت مانی کہ وہ حج کرے گی لیکن اس کا انتقال ہو گیا۔ اس خاتون کا بھائی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم غور کرو کہ اگر تمہاری بہن کے ذمہ کسی قسم کا قرض ہوتا تو کیا تم وہ قرضہ ادا کرتے۔ اس نے

اَكُنْتَ قَاضِيَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُو اللّٰهَ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ.

جواب دیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ عزوجل کا قرضہ ادا کرنا اس سے زیادہ ادا کرنا ضروری ہے۔

۱۳۴۰: باب اَلْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِيْ لَمْ يَحُجَّ

باب: اس مرنے والے کی جانب سے حج کرنا کہ جس نے حج نہ ادا کیا ہو

۲۶۳۷: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالتَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ سَلَمَةَ الْهُذَلِيُّ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَتِ امْرَاَةٌ سِنَانَ بْنَ سَلَمَةَ الْجُهَنِيَّ اَنْ يَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اُمَّهَا مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ اَفَيُجْزِئُ عَنْ اُمِّهَا اَنْ تَحُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّهَا دَيْنٌ فَقَضَتْهُ عَنْهَا اَلَمْ يَكُنْ يُّجْزِئُ عَنْهَا فَلْتَحُجَّ عَنْ اُمِّهَا.

۲۶۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک خاتون نے سنان بن سلمہ جہنی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول کریم ﷺ سے دریافت کرو کہ میری والدہ حج کے بغیر انتقال فرما گئیں کیا میں ان کی جانب سے حج کرسکتا ہوں؟ تو ایسا کرنا صحیح ہوگا اور ان کی طرف سے حج درست ہوجائے گا؟ انہوں نے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگر اُن کے ذمہ قرضہ ہوتا اور وہ اس کو ادا کرتی تو کیا اس کا قرض ادا نہ ہوتا اس وجہ سے اس کو چاہئے کہ اپنی والدہ کی جانب سے حج ادا کرے۔

۲۶۳۸: اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَوْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ اَبِيْهَا مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ قَالَ حُجِّيْ عَنْ اَبِيْكِ.

۲۶۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ایک خاتون نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد ماجد کے بارے میں دریافت کیا کہ ان کا انتقال بغیر حج کیے ہوئے ہوگیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کی جانب (اپنے والد کی طرف) سے حج کرلو۔

۱۳۴۱: باب اَلْحَجُّ عَنِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّحْلِ

باب: اگر کوئی آدمی سواری پر سوار نہیں ہوسکتا تو اس کی جانب سے حج کرنا کیسا ہے؟

۲۶۳۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمَ سَاَلَتِ النَّبِيَّ غَدَاةَ جَمْعٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّحْلِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ.

۲۶۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے صبح کے وقت مقام مزدلفہ میں خدمت نبوی میں عرض کیا: یارسول اللہ! جس وقت اللہ عزوجل نے حج فرض قرار دیا تو میرے والد بہت زیادہ بوڑھے ہوگئے تھے اور وہ اونٹ پر بھی نہیں سوار ہوسکتے تھے؟ کیا میں ان کی جانب سے حج کرسکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

٢٦٤٠: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْ عُبَيْدِاللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

٢٦٤٠: اس حدیث شریف کا ترجمہ سابقہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہے۔

١٣٤٢: باب اَلْعُمْرَةُ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ لَا يَسْتَطِيْعُ

باب: جوکوئی عمرہ نہ ادا کر سکے تو اس کی جانب سے عمرہ کرنا کیسا ہے؟

٢٦٤١: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنِ الْعُقَيْلِيِّ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَالظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ.

٢٦٤١: حضرت ابو زین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد صاحب بہت بوڑھے ہو گئے ہیں وہ نہ تو حج کر سکتے ہیں اور نہ عمرہ اور نہ وہ اونٹ پر چڑھ سکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والد کی جانب سے حج اور عمرہ کرلو۔

١٣٤٣: باب تَشْبِيْهُ قَضَاءِ الْحَجِّ بِقَضَاءِ الدَّيْنِ

باب: حج قضا کرنا قرضہ ادا کرنے جیسا ہے

٢٦٤٢: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ خَثْعَمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الرُّكُوْبَ وَ اَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ فَهَلْ يُجْزِئُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ اَنْتَ اَكْبَرُ وَلَدِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْكَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ اَكُنْتَ تَقْضِيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْهُ.

٢٦٤٢: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قبیلہ خثعم کا ایک آدمی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے والد بہت زیادہ بوڑھے ہو گئے ہیں اور وہ سوار نہیں ہو سکتے حالانکہ انکے ذمہ حج لازم ہے کیا میں انکی جانب سے حج کروں تو وہ کافی ہو جائے گا؟ آپ نے پوچھا: تم انکے سب سے بڑے لڑکے ہو؟ اُس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا: اگر تمہارے والد صاحب کے ذمہ کسی قسم کا قرضہ ہوتا تو کیا ادا کرتے (یا نہیں)؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ان کی جانب سے حج بھی کرلو۔

٢٦٤٣: اَخْبَرَنَا اَبُوْعَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَانَا مَعْمَرٌ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبِيْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْكَانَ عَلٰى

٢٦٤٣: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں ایک دن خدمت نبوی میں ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد کی وفات ہوگئی ہے وہ حج نہیں کر سکے تھے' کیا میں اب ان کی جانب سے حج ادا کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارے والد صاحب قرض چھوڑتے تو کیا تم ان کا قرض ادا کرتے؟ اس نے عرض کیا: جی

اَبِيْكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ.

☆☆ہاں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ عزوجل کا قرضہ ادا کرنے کا زیادہ حق ہے۔

۲۶۴۴: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبِيْ اَدْرَكَهُ الْحَجُّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَثْبُتُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَاِنْ شَدَدْتُهٗ خَشِيْتُ اَنْ يَّمُوْتَ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهٗ اَكَانَ مُجْزِئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ اَبِيْكَ.

۲۶۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! جس وقت حج فرض قرار دیا گیا تو میرے والد بہت زیادہ بوڑھے ہو گئے تھے (بوجہ کمزوری) اونٹ پر نہیں بیٹھ سکتے تھے اور اگر میں ان کو نہ باندھوں تو مجھ کو اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ان کی وفات ہو جائے کیا میں ان کی جانب سے حج کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ان کے ذمہ قرضہ ہوتا تو تم وہ قرض ادا کرتے یا نہیں اور کیا تمہارے قرض ادا کرنے سے وہ قرض ادا ہوتا؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اپنے والد صاحب کی جانب سے حج بھی ادا کرو۔

۱۳۴۴: باب حَجُّ الْمَرْاَةِ عَنِ الرَّجُلِ

باب: عورت کا مرد کی جانب سے حج ادا کرنا

۲۶۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيْهِ وَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

۲۶۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون آئی اور اس نے مسئلہ دریافت کیا تو حضرت فضل رضی اللہ عنہ اُس کی جانب دیکھنے لگے اور وہ ان کی جانب دیکھنے لگی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری جانب پھیر دیا۔ اُس خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جس وقت اللہ عزوجل کی جانب سے بندوں پر حج فرض قرار دیا گیا تو میرے والد صاحب بہت زیادہ بوڑھے ہو گئے تھے اور وہ سواری پر بھی نہیں بیٹھ سکتے تھے۔ کیا میں ان کی جانب سے حج ادا کرلوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ حج کرلو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔

۲۶۴۶: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ

۲۶۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون آئی اور اس نے مسئلہ دریافت کیا تو حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس کی جانب دیکھنے

حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَوِيْ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَأَخَذَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً حَسْنَاءَ وَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ.

لگے اور وہ ان کی جانب دیکھنے لگی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ دوسری جانب پھیر دیا۔

۱۳۴۵: باب حَجُّ الرَّجُلِ عَنِ الْمَرْأَةِ

باب: مرد کا عورت کی جانب سے حج کرنے سے متعلق

۲۶۴۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ أَنْبَأَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ وَإِنْ حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَإِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيتُ أَنْ أَقْتُلَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أُمِّكَ.

۲۶۴۷: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا کہ ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ صاحبہ بہت زیادہ بوڑھی ہوگئی ہیں اگر میں ان کو سوار کرتا ہوں تو وہ بیٹھ بھی نہیں سکتیں اور اگر باندھتا ہوں تو مجھ کو اس کا خوف ہے کہ ان کو قتل نہ کر ڈالوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہاری والدہ پر قرضہ ہے تو کیا تم وہ قرض ادا کرتے۔ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم اپنی والدہ کی جانب سے حج بھی ادا کرو۔

۱۳۴۶: باب مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَحُجَّ عَنِ الرَّجُلِ أَكْبَرُ وَلَدِهِ

باب: والد کی طرف سے بڑے بیٹے کا حج کرنا مستحب ہے

۲۶۴۸: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ أَنْتَ أَكْبَرُ وَلَدِ أَبِيكَ فَحُجَّ عَنْهُ.

۲۶۴۸: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد صاحب کے بڑے لڑکے ہو اس وجہ سے تم ان کی جانب سے حج ادا کرو۔

۱۳۴۷: باب الْحَجُّ بِالصَّغِيرِ

باب: نابالغ بچہ کو حج کرانے سے متعلق

۲۶۴۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى

۲۶۴۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک خاتون نے

قَالَ سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا لَهَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ.

اپنے بچہ کو اٹھایا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس پر بھی حج ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور تم کو اجر، ثواب ملے گا۔

۲۶۵۰: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا لَهَا مِنْ هَوْدَجٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ.

۲۶۵۰: اس حدیث شریف کا مضمون سابقہ حدیث مبارکہ جیسا ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ اس خاتون نے بچہ و ہودج سے اُٹھایا۔

۲۶۵۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ.

۲۶۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک خاتون نے اپنے بچہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا اور عرض کیا: کیا اس کے ذمہ بھی حج کرنا ضروری ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اور تم کو اس کا اجر وثواب ملے گا۔

۲۶۵۲: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَدَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ لَقِيَ قَوْمًا فَقَالَ مَنْ اَنْتُمْ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ قَالُوْا مَنْ اَنْتُمْ قَالُوْا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ فَاَخْرَجَتِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا مِنَ الْمَحِفَّةِ فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ.

۲۶۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے جانے کے لئے واپس ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات (مقام) روحاء پر ایک جماعت سے ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ مسلمان ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بات سن کر ایک خاتون نے اپنے بچہ کو ہودج سے نکالا اور دریافت کیا کہ کیا اس بچہ پر حج فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور اس کے حج کرنے کا اجر وثواب تم کو ملے گا۔

۲۶۵۳: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ دَاوٗدَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَخِيْ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ اَبُو الرَّبِيْعِ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۲۶۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خاتون کے پاس سے گذرے تو اُس کے ہمراہ اس نے گود میں ایک بچہ اُٹھایا ہوا تھا۔ اُس (خاتون) نے عرض کیا: کیا اس بچہ پر حج لازم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! لیکن اس کے حج کرنے کا ثواب

ﷺ مَرَّ بِامْرَاَةٍ وَهِيَ فِيْ خِدْرِهَا مَعَهَا صَبِيٌّ فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ.

تم کو ملے گا۔

۱۳۴۸: باب اَلْوَقْتُ الَّذِيْ خَرَجَ فِيْهِ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ لِلْحَجِّ

باب: جب رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ سے حج کرنے کے لئے نکلے

۲۶۵۴: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِّنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى اِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَّكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ هَدْيٌ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ اَنْ يَّحِلَّ.

۲۶۵۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک دن رسول کریم ﷺ کے ساتھ ماہ ذوالقعدہ کے ختم سے پانچ دن قبل حج کی نیت سے نکلے۔ چنانچہ جس وقت ہم لوگ مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو رسول کریم ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ جن کے ہمراہ قربانی کا جانور نہ تھا کہ وہ لوگ طواف کرنے کے بعد احرام کھول ڈالیں۔

۱۳۴۹: باب مِيْقَاتُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ

باب: مدینہ منورہ کے لوگوں کا میقات

۲۶۵۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِّنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ يُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِّنْ يَلَمْلَمَ.

۲۶۵۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ کے لوگوں کو چاہئے کہ وہ مقام ذوالحلیفہ سے اور ملک شام کے لوگ جحفہ سے اور نجد کے لوگ قرن المنازل سے احرام باندھا کریں۔ پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یمن کے لوگ یلملم سے احرام باندھ لیا کریں۔

۱۳۵۰: باب مِيْقَاتُ اَهْلِ الشَّامِ

باب: ملک شام کے لوگوں کا میقات

۲۶۵۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَيْنَ تَاْمُرُنَا اَنْ نُّهِلَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِّنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَ يُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَ يُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَ

۲۶۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہو گیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ ہم کو کس جگہ سے احرام کے باندھ لینے کا حکم فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ کے لوگ مقام ذوالحلیفہ سے اور ملک شام کے لوگ جحفہ سے اور نجد کے لوگ قرن سے احرام باندھیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ یہ بھی بیان کرتے

يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ يُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَمْ اَفْقَهْ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے باشندوں کو یلملم سے احرام باندھنے کا حکم فرمایا لیکن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا ہے۔

۱۳۵۱: باب مِيْقَاتُ اَهْلِ مِصْرَ

باب: مصر کے لوگوں کا میقات

۲۶۵۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰى عَنْ اَفْلَحَ ابْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَ لِاَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ.

۲۶۵۷: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے لوگوں کے لئے ذوالحلیفہ' اور ملک شام اور مصر والوں کیلئے جحفہ اور عراق کے لوگوں کے لئے ذات عرق اور یمن کے لوگوں کے لئے یلملم میقات مقرر فرمایا۔

۱۳۵۲: باب مِيْقَاتُ اَهْلِ الْيَمَنِ

باب: یمن والوں کے میقات

۲۶۵۸: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ صَاحِبُ الشَّافِعِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ آتٍ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ فَمَنْ كَانَ اَهْلُهٗ دُوْنَ الْمِيْقَاتِ حَيْثُ يُنْشِئُ حَتّٰى يَاْتِيَ ذٰلِكَ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ.

۲۶۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ والوں کے لئے مقام ذوالحلیفہ اور ملک شام والوں کے لئے جحفہ اور نجد والوں کیلئے قرن اور یمن والوں کیلئے یلملم میقات مقرر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: ان لوگوں کیلئے بھی حج کا میقات مقرر ہے جو کہ یہاں پر رہتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی میقات ہے جو کہ یہاں سے گذریں اور جو اس جگہ کے رہنے والے نہ ہوں ان کیلئے بھی میقات مقرر ہے۔ پھر جو لوگ ان میقاتوں اور مکہ کے درمیان رہائش رکھتے ہوں ان کا میقات وہی ہے جہاں سے وہ لوگ روانہ ہوں۔ یہاں تک کہ مکہ والوں کا میقات مکہ ہے۔

۱۳۵۳: باب مِيْقَاتُ اَهْلِ نَجْدٍ

باب: نجد والوں کے میقات

۲۶۵۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَذُكِرَ لِيْ وَلَمْ اَسْمَعْ اَنَّهٗ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ.

۲۶۵۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ کے لوگ مقام ذوالحلیفہ سے اور ملک شام کے لوگ جحفہ سے اور نجد کے لوگ قرن سے احرام باندھ لیا کریں۔ پھر مجھ کو بتلایا گیا لیکن میں نے نہیں سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو یلملم سے احرام باندھنے کا حکم فرمایا۔

۱۳۵۴: باب مِيقَاتُ اَهْلِ الْعِرَاقِ

۲۶۶۰: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْهَاشِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْمُعَافَى عَنْ اَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَ لِاَهْلِ الشَّامِ وَ مِصْرَ الْجُحْفَةَ وَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ.

باب: اہلِ عراق کا میقات

۲۶۶۰: امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے لوگوں کا میقات ذوالحلیفہ مقرر فرمایا پھر اہل مصر کا جحفہ اور اہل عراق کا ذات عرق اور نجد والوں کا قرن اور یمن کے لوگوں کا میقات یلملم مقرر کیا۔

۱۳۵۵: باب مَنْ كَانَ اَهْلُهٗ دُوْنَ الْمِيْقَاتِ

۲۶۶۱: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ هُنَّ لَهُمْ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِمَّنْ سِوَاهُنَّ لِمَنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ مِنْ حَيْثُ بَدَا حَتّٰى يَبْلُغَ ذٰلِكَ اَهْلَ مَكَّةَ.

باب: میقات کے اندر جو لوگ رہتے ہوں ان سے متعلق

۲۶۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے جس وقت حج کے میقات مقرر فرمائے تو آپؐ نے مدینہ منورہ والوں کیلئے ذوالحلیفہ اور شام کے لوگوں کے لئے جحفہ اور نجد کے لوگوں کے لئے قرن اور یمن کے لوگوں کیلئے یلملم میقات مقرر فرمایا پھر فرمایا: یہ ان لوگوں کیلئے بھی ہیں جو کہ انکے پاس گذرتے ہیں اور وہ وہاں نہیں رہتے۔ لیکن حج یا عمرے کی نیت سے وہاں پہنچے ہوں پھر جو لوگ انکے اندر میقات اور مکہ مکرمہ کے درمیان رہتے ہوں ان کا میقات وہ ہی ہے جہاں سے وہ لوگ روانہ ہوں یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کے لوگوں کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

۲۶۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَ لِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُمْ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا.

۲۶۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ کو اور شام والوں کے لئے جحفہ کو اور یمن والوں کے لئے یلملم کو اور نجد والوں کے لئے قرن کو میقات مقرر کیا اور جو یہاں رہتے ہوں یا آئیں یہاں اور مقاموں سے مگر قصد رکھتے ہوں حج یا عمرے کا اور جو لوگ ان مقاموں کے اس طرف رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں اور مکہ مکرمہ کے رہائشی مکہ سے احرام باندھ کر آئیں۔

۱۳۵۶: باب التَّعْرِيْسُ بِذِى الْحُلَيْفَةِ

باب: مقام ذوالحلیفہ میں رات میں رہنا

۲۶۶۳: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَثْرُوْدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ بَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِذِى الْحُلَيْفَةِ بِبَيْدَاءَ وَصَلّٰى فِىْ مَسْجِدِهَا.

۲۶۶۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام بیداء کے مقام پر ذوالحلیفہ میں رات گذاری اور وہاں کی مسجد میں انہوں نے نماز ادا فرمائی۔

۲۶۶۴: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ سُوَيْدٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ وَهُوَ فِى الْمُعَرَّسِ بِذِى الْحُلَيْفَةِ اُتِىَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ.

۲۶۶۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت معرس یعنی ذوالحلیفہ کے نزدیک ٹھہرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مبارک وادی میں ہیں۔

۲۶۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّذِىْ بِذِى الْحُلَيْفَةِ وَصَلّٰى بِهَا.

۲۶۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام بطحا میں جو کہ ذوالحلیفہ میں ہے اونٹ بٹھلایا اور نماز ادا فرمائی۔

۱۳۵۷: باب الْبَيْدَاءِ

باب: بیداء کے متعلق حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۲۶۶۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَاءِ ثُمَّ رَكِبَ وَ صَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَاءِ فَاَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ.

۲۶۶۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر مقام بیداء پر ادا فرمائی پھر سوار ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیداء کے پہاڑ کے اُوپر چڑھ گئے اور حج اور عمرہ کے لئے نماز ظہر ادا فرمانے کے بعد لبیک کہا۔

۱۳۵۸: باب الْغُسْلُ لِلْاِهْلَالِ

باب: احرام باندھنے کے لئے غسل سے متعلق

۲۶۶۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّهَا وَلَدَتْ

۲۶۶۷: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان سے بیداء کے مقام پر حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ صاحبزادہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا تو آپ صلی

مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ بِالْبَیْدَاءِ فَذَکَرَ اَبُوْبَکْرٍ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لْتُهِلَّ.

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان سے کہہ دو کہ وہ غسل کر لیں اور لبیک کہیں۔

۲۶۶۸: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ النَّسَائِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی وَهُوَ ابْنُ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّهٗ خَرَجَ حَاجًّا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَمَعَهٗ امْرَاَتُهٗ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ الْخَثْعَمِیَّةُ فَلَمَّا کَانُوْا بِذِی الْحُلَیْفَةِ وَلَدَتْ اَسْمَاءُ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَتَی اَبُوْبَکْرٍ النَّبِیَّ فَاَخْبَرَهٗ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ یَّاْمُرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ ثُمَّ تُهِلَّ بِالْحَجِّ وَتَصْنَعَ مَا یَصْنَعُ النَّاسُ اِلَّا اَنَّهَا لَا تَطُوْفُ بِالْبَیْتِ.

۲۶۶۸: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول کریم ﷺ کے ساتھ حج ادا کرنے کے لئے نکلے ان کے ساتھ ان کی اہلیہ اسماء ؓ بنت عمیس بھی تھیں جس وقت وہ لوگ مقام ذوالحلیفہ پہنچ گئے تو اسماء ؓ کے پیٹ سے محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی اس پر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کو حکم دو کہ غسل کرنے کے بعد احرام باندھ لیں اور حج کی نیت کر لیں پھر حج بیت اللہ کے طواف کے علاوہ تمام کام کریں جو کہ دوسرے لوگ کرتے ہیں۔

۱۳۵۹: باب غُسْلِ الْمُحْرِمِ

باب: محرم کے غسل سے متعلق

۲۶۶۹: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَیْنٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهٗ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا یَغْسِلُ رَاْسَهٗ فَاَرْسَلَنِی ابْنُ عَبَّاسٍ اِلٰی اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَوَجَدْتُهٗ یَغْتَسِلُ بَیْنَ قَرْنَیِ الْبِئْرِ وَهُوَ مُسْتَتِرٌ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ وَقُلْتُ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَسْاَلُكَ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ اَبُوْاَیُّوْبَ یَدَهٗ عَلَی الثَّوْبِ فَطَاْطَاَهٗ حَتّٰی بَدَا رَاْسُهٗ ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ یَصُبُّ عَلٰی رَاْسِهٖ ثُمَّ حَرَّكَ رَاْسَهٗ بِیَدَیْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَ

۲۶۶۹: حضرت عبداللہ بن حنین ؓ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ اور مسعود بن مخرمہؓ کے درمیان مقام ابواء پر اختلاف ہو گیا چنانچہ ابن عباسؓ فرمانے لگے کہ جو کوئی احرام باندھ چکا ہو تو وہ سر دھو سکتا ہے جبکہ مسعود ؓ کا کہنا تھا کہ وہ سر نہیں دھو سکتا۔ اس بات پر ابن عباسؓ نے مجھ کو ابوایوب انصاریؓ کی خدمت میں یہ مسئلہ معلوم کرنے کیلئے بھیجا۔ میں ان کے پاس حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ کنویں کی دو لکڑیوں کے درمیان میں ایک کپڑے کی آڑ میں غسل فرما رہے تھے۔ میں نے ان کو السلام علیکم کہا اور بتلایا کہ ابن عباسؓ نے مجھ کو آپ کی خدمت میں یہ دریافت کرنے کے واسطے بھیجا ہے کہ نبیؐ اگر حالت احرام میں ہوتے تو کس طریقہ سے سر مبارک دھویا کرتے؟ انہوں نے کپڑے پر ہاتھ رکھ کر اس کو سر سے نیچا کر دیا یہاں تک کہ ان کا سر مبارک دکھلائی دینے لگا تو پانی ڈالنے والے سے پانی ڈالنے کو کہا پھر اپنا سر دونوں ہاتھ سے ملایا پھر دونوں ہاتھ آگے کی

اَدْبَرَ وَ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

جانب لائے پھر پیچھے کی طرف لے گئے اس کے بعد فرمایا: میں نے نبیؐ کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (واضح رہے کہ سر کے دھونے میں اس قدر احتیاط سے کام لیا کہ آپؐ کے سر مبارک کے بال نہ اُکھڑنے پائے بلکہ اسی طرح سے اپنی جگہ قائم رہے)۔

۱۳۶۰: باب النَّهْىُ عَنِ الثِّيَابِ الْمَصْبُوْغَةِ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ فِي الْاِحْرَامِ

باب: حالت احرام میں زعفران وغیرہ میں رنگا ہوا کپڑا پہننے کی ممانعت کا بیان

۲۶۷۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْ بِوَرْسٍ.

۲۶۷۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران اور ورس (یہ ایک قسم کی رنگین گھاس ہے) میں رنگ کیا ہوا کپڑا پہن لینے کی ممانعت فرمائی۔

۲۶۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهٗ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا خُفَّيْنِ اِلَّا لِمَنْ لَّا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

۲۶۷۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ محرم کون سے کپڑے استعمال کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قمیص' ٹوپی' پائجامہ' پگڑی اور زعفران یا ورس میں رنگ دیا ہوا کپڑا نہ پہنے (یہی حکم جراب اور موزوں کا بھی ہے یعنی حالت احرام میں موزہ پہننا بھی ممنوع ہے)۔

۱۳۶۱: باب الْجُبَّةُ فِي الْاِحْرَامِ

باب: حالت احرام میں چوغہ استعمال کرنے سے متعلق

۲۶۷۲: اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ الْقَوْمَسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى ابْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لَيْتَنِیْ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَبَيْنَا نَحْنُ بِالْجِعِرَّانَةِ

۲۶۷۲: حضرت یعلی بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: کیا ہی اچھا ہوتا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے نزول کے وقت دیکھ سکوں۔ چنانچہ ایک دفعہ جس وقت ہم لوگ مقام جعرانہ پر ٹھہر گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قبہ میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونا شروع ہوگئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری جانب اشارہ فرمایا کہ آؤ میں

وَالنَّبِيُّ فِيْ قُبَّةٍ فَاَتَاهُ الْوَحْيُ فَاَشَارَ اِلَى عُمَرُ اَنْ تَعَالَ فَاَدْخَلْتُ رَاْسِي الْقُبَّةَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ قَدْ اَحْرَمَ فِيْ جُبَّةٍ بِعُمْرَةٍ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ قَدْ اَحْرَمَ فِيْ جُبَّةٍ اِذْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ يَغِطُّ لِذٰلِكَ فَسُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ الرَّجُلُ الَّذِيْ سَاَلَنِيْ اٰنِفًا فَاُتِيَ بِالرَّجُلِ فَقَالَ اَمَّا الْجُبَّةُ فَاخْلَعْهَا وَاَمَّا الطِّيْبُ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اَحْدِثْ اِحْرَامًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ثُمَّ اَحْدِثْ اِحْرَامًا مَا اَعْلَمُ اَحَدًا قَالَهٗ غَيْرَ نُوْحِ بْنِ حَبِيْبٍ وَلَا اَحْسِبُهٗ مَحْفُوْظًا وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ.

نے اپنا سر قبہ میں داخل کیا تو ایک شخص' جبہ میں احرام باندھے ہوئے خوشبو لگا کر آیا اور اس نے خدمت نبوی میں عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے کہ جس نے جبہ پہن لینے کے بعد احرام باندھ لیا اور اس وقت آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ سے (منہ مبارک سے) اس قسم کی آواز آ رہی تھی جس طریقہ سے کہ سونے کی حالت میں خراٹے کی آواز آتی ہے جس وقت وحی آنا بند ہو گئی تو آپ نے دریافت کیا: وہ آدمی کہاں چلا گیا کہ جس نے ابھی ابھی مجھ سے معلوم کیا تھا۔ چنانچہ لوگ اس کو لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم جبہ اتار دو اور خوشبو دھو ڈالو۔ پھر دوسری مرتبہ احرام باندھو۔ اس جملہ کو راوی نوح بن حبیب کے علاوہ کسی دوسرے راوی نے نقل نہیں کیا اور میں اس کو محفوظ نہیں خیال کرتا۔

۱۳۶۲: باب النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْقَمِيْصِ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم کے لئے قمیص پہن لینا ممنوع ہے

۲۶۷۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَّا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ.

۲۶۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حالت احرام میں کپڑے پہن لینے سے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قمیص' پگڑی اور شلوار (پائجامہ) اور ٹوپیاں نہ پہنا کرو اور نہ ہی موزے پہنو۔ لیکن اگر کسی کے پاس جوتے موجود نہ ہوں تو وہ شخص موزے پہن سکتا ہے لیکن ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالے پھر اس طریقہ سے زعفران یا ورس لگے ہوئے کپڑے بھی حالت احرام میں نہ پہنو۔

۱۳۶۳: باب النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ السَّرَاوِيْلِ فِي الْاِحْرَامِ

باب: حالت احرام میں پائجامہ پہننا منع ہے

۲۶۷۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ

۲۶۷۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ حالت احرام میں کون سے کپڑے پہن سکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيْصَ وَقَالَ عَمْرٌو مَرَّةً اُخْرَى الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَّا يَكُوْنَ لِاَحَدِكُمْ نَعْلَانِ فَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهٗ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ.

فرمایا: کرتے' پگڑیاں' پائجامہ اور موزے نہیں پہنا کرو لیکن اگر تم میں سے کسی شخص کے پاس جوتے موجود نہ ہوں تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن لے۔ پھر جس کپڑے میں زعفران یا ورس لگا ہو تم وہ بھی نہ پہنا کرو۔

١٣٦٤: باب الرُّخْصَةُ فِيْ لُبْسِ السَّرَاوِيْلَ لِمَنْ لَّا يَجِدُ الْاِزَارَ

باب: اگر تہ بند موجود نہ ہو تو اس کو پائجامہ پہن لینا درست ہے

٢٦٧٥: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ السَّرَاوِيْلُ لِمَنْ لَّا يَجِدُ الْاِزَارَ وَالْخُفَّيْنِ لِمَنْ لَّا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ لِلْمُحْرِمِ.

٢٦٧٥: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پائجامہ اس محرم کے لئے ہے کہ جس کے پاس تہ بند موجود نہ ہو اور موزے اس کے لئے ہیں جس کے پاس جوتے موجود نہ ہوں۔

٢٦٧٦: اَخْبَرَنِیْ اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ لَّمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ.

٢٦٧٦: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو تہ بند نہ مل سکے تو وہ شخص پائجامہ پہن لے اور جس شخص کو جوتے نہ مل سکیں تو وہ شخص موزے پہن سکتا ہے۔

١٣٦٥: باب وَالنَّهْيُ عَنْ اَنْ تَنْتَقِبَ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ

باب: عورت کے لئے بحالت احرام (چہرہ پر) نقاب ڈالنا ممنوع ہے

٢٦٧٧: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْاِحْرَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيْصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اَحَدٌ لَيْسَتْ لَهٗ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَيْئًا مِّنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ

٢٦٧٧: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت احرام کون کون سے کپڑے پہن لینے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قمیص' پائجامہ' پگڑیاں' ٹوپیاں اور موزے نہ پہنا کرو لیکن اگر کسی شخص کے پاس جوتے موجود نہ ہوں تو اس کو موزے پہن لینے کی اجازت ہے بشرطیکہ ٹخنوں سے نیچے تک ہوں پھر اس طرح کے کپڑے بھی نہ پہنا کرو کہ جن میں زعفران یا ورس لگا ہوا ہو اس کے علاوہ یہ کہ خواتین بحالت احرام نہ تو نقاب

الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ.

دستانے پہنیں۔

١٣٦٦: باب النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْبَرَانِسِ فِي الْإِحْرَامِ

باب: بحالت احرام ٹوپی پہننے کی ممانعت سے متعلق

٢٦٧٨: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ.

٢٦٧٨: اس حدیث شریف کا مضمون سابقہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہی ہے۔ البتہ اس میں فرق صرف یہ ہے کہ زعفران اور ورس (جو کہ عرب کی ایک قسم کی گھاس ہے اور مختلف کاموں میں استعمال ہوتی تھی) تک پہننے کی ممانعت تک مذکور ہے۔ (اور احرام والی خواتین کی بابت ذکر نہیں)۔

٢٦٧٩: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ.

٢٦٧٩: اس حدیث شریف کا مضمون بھی سابقہ حدیث مبارکہ جیسا ہی ہے البتہ اس میں فرق صرف یہ ہے کہ زعفران اور ورس (جو کہ عرب کی ایک قسم کی گھاس ہے اور مختلف کاموں میں استعمال ہوتی تھی) تک پہننے کی ممانعت تک مذکور ہے۔ باقی حدیث مبارکہ وہی ہے۔

١٣٦٧: باب النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْعِمَامَةِ فِي الْإِحْرَامِ

باب: بحالت احرام پگڑی باندھنا ممنوع ہے

٢٦٨٠: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى النَّبِيَّ رَجُلٌ فَقَالَ مَا نَلْبَسُ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسِ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدَ نَعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ

٢٦٨٠: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم لوگ احرام باندھ لیں تو ہم کیا پہنا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قمیص‘ پگڑی‘ پائجامہ‘ ٹوپی اور موزے نہ پہنا کرو لیکن اگر تم لوگوں کے پاس جوتے موجود نہ ہوں تو ٹخنوں کے نیچے تک موزے پہن لیا کرو (اس کی

تَجِدِ النَّعْلَيْنِ مَا دُوْنَ الْكَعْبَيْنِ.

اجازت ہے)۔

۲۶۸۱: اَخْبَرَنَا اَبُوالْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ مَا نَلْبَسُ اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسِ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ لَّا يَكُوْنَ نِعَالٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ نِعَالٌ فَخُفَّيْنِ دُوْنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِوَرْسٍ اَوْ زَعْفَرَانٍ اَوْ مَسَّهُ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ.

۲۶۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم لوگ احرام باندھ لیں تو ہم کیا پہنا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قمیص‘ پگڑی‘ پائجامہ‘ ٹوپی اور موزے نہ پہنا کرو لیکن اگر تم لوگوں کے پاس جوتے موجود نہ ہوں تو ٹخنوں کے نیچے تک موزے پہن لیا کرو البتہ زعفران یا ورس لگے ہوئے کپڑے پہن لینے کی ممانعت مذکور ہے۔

۱۳۶۸: باب النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ فِي الْاِحْرَامِ

باب: بحالتِ احرام موزے پہن لینے کی ممانعت

۲۶۸۲: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوْا فِي الْاِحْرَامِ الْقَمِيْصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ.

۲۶۸۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حالت احرام میں قمیص‘ پائجامہ‘ پگڑی‘ ٹوپی اور موزے نہ پہنا کرو۔

۱۳۶۹: باب الرُّخْصَةُ فِيْ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ فِي الْاِحْرَامِ لِمَنْ لَّا يَجِدُ نَعْلَيْنِ

باب: (محرم کے پاس) اگر جوتے موجود نہ ہوں تو موزے پہننا درست ہے

۲۶۸۳: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَاِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

۲۶۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کسی کو تہ بند نہ مل سکے تو پائجامہ پہن لے اور اگر اس کے پاس جوتے موجود نہ ہوں تو وہ شخص موزے پہن لے لیکن ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے۔

۱۳۷۰: باب قَطْعُهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

باب: موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹنا

۲۶۸۴: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ اِذَا لَمْ یَجِدِ الْمُحْرِمُ النَّعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ.

۲۶۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر محرم شخص کو جوتے نہ مل سکیں تو موزے پہن لے لیکن ان کو ٹخنوں کے نیچے تک سے کاٹ لے۔

۱۳۷۱: باب النَّهْیُ عَنْ اَنْ تَلْبَسَ الْمُحْرِمَةُ الْقُفَّازَیْنِ

باب: عورت کے لئے بحالت احرام دستانے پہن لینا ممنوع ہے

۲۶۸۵: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّیَابِ فِی الْاِحْرَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِیْلَاتِ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ یَكُوْنَ رَجُلٌ لَهُ نَعْلَانِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ وَلَا یَلْبَسْ شَیْئًا مِنَ الثِّیَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَیْنِ.

۲۶۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو احرام کی حالت میں کون کون سے کپڑے پہن لینے کا حکم فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قمیص پائجامہ (شلوار) اور جراب نہ پہنا کرو لیکن اگر کسی شخص کے پاس جوتے موجود نہ ہوں تو وہ شخص جراب کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن سکتا ہے۔ پھر تم لوگ اس قسم کا کپڑا بھی نہ پہنا کرو کہ جس میں زعفران یا ورس لگا ہوا ہو نیز خواتین نہ تو نقاب ڈالیں اور نہ وہ دستانے (حالت احرام میں) پہنا کریں۔

۱۳۷۲: باب التَّلْبِیْدُ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب: بحالت احرام بالوں کو جمانے سے متعلق

۲۶۸۶: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اُخْتِهِ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ هَدْیِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اُحِلَّ مِنَ الْحَجِّ.

۲۶۸۶: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے خدمت نبوی میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے احرام کھول دیا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کرنے کے بعد بھی نہیں کھولا؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے بالوں کو بھی جمایا ہے اور قربانی کی تقلید بھی کی ہے' اس وجہ سے حج تک احرام نہ کھولوں گا۔

ہدی کا مفہوم اور تقلید کی تشریح:

شریعت کی اصطلاح میں ہدی اس جانور کو کہا جاتا ہے جو کہ حرم شریف میں اجر وثواب کی نیت سے ذبح کئے جاتے ہیں ان میں صحت' عمر وغیرہ دو ہی مطلوب ہیں جو کہ قربانی کے جانور میں ہوتی ہیں۔ جس کی تفصیل اردو، ص ۱۱ تاریخ قربانی اور ہدایہ

وغیرہ کتب فقہ میں مذکور ہیں اور حج کے زمانہ میں جو جانور ہدی کے لئے لے جائے جاتے ہیں ان کے گلے میں ہار وغیرہ ڈالے جانے کو شریعت کی اصطلاح میں تقلید یعنی قلادہ پہنایا جانا کہا جاتا ہے اور اس جانور کے گلے میں یہ ہار وغیرہ اسی مقصد سے ڈالے جاتے ہیں تاکہ یہ محسوس اور ظاہر ہو سکے کہ یہ جانور ہدی کا جانور ہے اور اس کی دوران حج قربانی ہوگی۔ شروحات حدیث میں اور کتب فقہ میں حج اور ہدی کے متعلق تفصیل مذکور ہے۔

۲۶۸۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا.

۲۶۸۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے (ایک دن) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بال جمائے ہوئے تھے اور لبیک فرما رہے تھے۔

۱۳۷۳: باب اِبَاحَةُ الطِّيْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب: بوقت احرام خوشبو لگانے کی اجازت کے متعلق

۲۶۸۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ اِحْرَامِهٖ حِيْنَ اَرَادَ اَنْ يُّحْرِمَ وَعِنْدَ اِحْلَالِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحِلَّ بِيَدَيَّ.

۲۶۸۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے دیکھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے باندھنے کے وقت خوشبو لگائی۔ اسی طریقہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کھولنے کے وقت بھی اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی۔

۲۶۸۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ.

۲۶۸۹: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام سے قبل اور احرام کے کھولنے کے وقت طواف سے قبل خوشبو لگائی۔

۲۶۹۰: اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ حِيْنَ اَحَلَّ.

۲۶۹۰: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کے لئے اور احرام کھولنے کے لئے اور احرام کھولنے کے بعد خوشبو لگائی۔

۲۶۹۱: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْعُبَيْدِاللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

۲۶۹۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کے وقت اور احرام کھولنے کے وقت خوشبو

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِحُرْمِهِ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ بَعْدَ مَارَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ.

لگائی اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف سے قبل خوشبو لگائی۔

۲۶۹۲: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْعُمَيْرٍ عَنْ ضَمْرَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِاِحْلَالِهِ وَطَيَّبْتُهُ لِاِحْرَامِهِ طِيْبًا لَايُشْبِهُ طِيْبُكُمْ هٰذَا تَعْنِيْ لَيْسَ لَهُ بَقَاءٌ.

۲۶۹۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے کے وقت اور احرام کھولتے وقت خوشبو لگائی لیکن وہ تم لوگوں کی خوشبو جیسی نہیں تھی۔

۲۶۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِاَطْيَبِ الطِّيْبِ عِنْدَ حُرْمِهِ وَحِلِّهِ.

۲۶۹۳: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ نے نبیؐ کے کس قسم کی خوشبو لگائی تھی؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمدہ قسم کی خوشبو لگائی تھی' احرام کے باندھنے کے وقت بھی اور کھولنے کے وقت بھی۔

۲۶۹۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ اِحْرَامِهِ بِاَطْيَبِ مَا اَجِدُ.

۲۶۹۴: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کے وقت نہایت عمدہ قسم کی خوشبو لگائی تھی۔

۲۶۹۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاَطْيَبِ مَااَجِدُ لِحُرْمِهِ وَلِحِلِّهِ وَحِيْنَ يُرِيْدُ اَنْ يَّزُوْرَ الْبَيْتَ.

۲۶۹۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کے وقت بھی خوشبو لگائی اور احرام کھولنے کے وقت بھی اور طواف سے قبل بھی اپنے پاس جو خوشبو موجود تھیں ان میں سے سب سے عمدہ قسم کی خوشبو لگائی۔

۲۶۹۶: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ.

۲۶۹۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام سے قبل اور قربانی کے دن' طواف بیت اللہ شریف سے قبل ایسی قسم کی خوشبو لگائی کہ جس میں مشک شامل ہوتی ہے۔

۲۶۹۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ ابْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ يَعْنِي الْعَدَنِيَّ عَنْ سُفْيَانَ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْحٰقُ يَعْنِي الْاَزْرَقَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ

۲۶۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک سر میں خوشبو کی مہک دیکھ رہی ہوں اور (ایسا لگ رہا ہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہیں اور ایک دوسری روایت ہے کہ ایسا

عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَبَيْصِ طِيْبِ الْمِسْكِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ.

لگ رہا ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں مشک کی مہک محسوس کر رہی ہوں۔

۲۶۹۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ يُرٰى وَبِيْصُ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۶۹۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی مہک نظر آتی تھی حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے تھے۔

۱۳۷۴: باب مَوْضِعُ الطِّيْبِ

باب: خوشبو لگانے کی جگہ سے متعلق

۲۶۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۶۹۹: ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں خوشبو کی چمک ملاحظہ کیا کرتی تھیں اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے تھے۔

۲۷۰۰: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ اُصُوْلِ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۷۰۰: ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں خوشبو کی چمک ملاحظہ کیا کرتی تھیں اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے تھے۔

۲۷۰۱: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۷۰۱: ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں خوشبو کی چمک ملاحظہ کیا کرتی تھیں اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے تھے۔

۲۷۰۲: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ غُنْدُرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۲۷۰۲: ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں خوشبو کی چمک ملاحظہ کیا کرتی تھیں اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے تھے۔

وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۷۰۳: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَهُوَ يُهِلُّ.

۲۷۰۳: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں گویا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں میں خوشبو دیکھتی ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک فرما رہے ہیں۔

۲۷۰۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَ هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّحْرِمَ ادَّهَنَ بِاَطْيَبِ مَا يَجِدُهُ حَتّٰى اَرٰى وَبِيْصَهُ فِيْ رَاْسِهٖ وَ لِحْيَتِهٖ تَابَعَهُ اِسْرَائِيْلُ عَلٰى هٰذَا الْكَلَامِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ.

۲۷۰۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت احرام باندھنے کی نیت فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خوشبوؤں میں سے سب سے عمدہ قسم کی خوشبو ہوتی یہاں تک کہ اس کا اثر اور اس کی چمک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں نظر آتی۔

۲۷۰۵: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاَطْيَبِ مَاكُنْتُ اَجِدُ مِنَ الطِّيْبِ حَتّٰى اَرٰى وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ.

۲۷۰۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے قبل میرے پاس جو عمدہ قسم کی خوشبو ہوتی ان میں سے سب سے اعلیٰ قسم کی خوشبو لگائی یہاں تک کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی اور سر مبارک میں اس کی چمک دیکھتی۔

۲۷۰۶: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ثَلَاثٍ.

۲۷۰۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگوں میں تین روز کے بعد بھی خوشبوؤں کی چمک نظر آتی۔

۲۷۰۷: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَرٰى وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ثَلَاثٍ.

۲۷۰۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگوں میں تین روز کے بعد بھی خوشبوؤں کی چمک نظر آتی۔

۲۷۰۸: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطِّيْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ فَقَالَ لَاَنْ اَطَّلِيَ بِالْقَطِرَانِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ

۲۷۰۸: حضرت منتشرؒ فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگانے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بیان فرمایا کہ میرے نزدیک قطران کا تیل ملنا خوشبو لگانے سے کہیں بہتر ہے۔ اس حدیث کے راوی نقل فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات عائشہؓ سے بتلائی تو انہوں نے ارشاد فرمایا: خدا تعالیٰ ابو

يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَقَدْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوْفُ فِىْ نِسَائِهٖ ثُمَّ يُصْبِحُ يَنْضَحُ طِيْبًا.

عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے میں تو خود آنحضرت کے خوشبو لگاتی اور پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جاتے اور جس وقت صبح ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوشبو (کی مہک) چھوٹ رہی ہوتی۔

۲۷۰۹: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ لَاَنْ اُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصْبِحَ مُحْرِمًا اَنْضَحُ طِيْبًا فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَاَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهٖ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَطَافَ فِىْ نِسَائِهٖ ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا.

۲۷۰۹: اس حدیث کا ترجمہ گزشتہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہے البتہ اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ پھر صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھ لیتے۔

۱۳۷۵: باب اَلزَّعْفَرَانُ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم کے لئے زعفران لگانا

۲۷۱۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ.

۲۷۱۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانے کی ممانعت ارشاد فرمائی۔

۲۷۱۱: اَخْبَرَنِىْ كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنِ التَّزَعْفُرِ.

۲۷۱۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانے کی ممانعت ارشاد فرمائی۔

۲۷۱۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِىْ لِلرِّجَالِ.

۲۷۱۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے منع فرمایا۔ حدیث شریف کے راوی حضرت حماد فرماتے ہیں ممانعت مذکورہ کا تعلق مردوں سے ہے۔

۱۳۷۶: باب فِى الْخَلُوْقِ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم شخص کے لئے خلوق کا استعمال

۲۷۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ وَقَدْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِخَلُوْقٍ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَمَا اَصْنَعُ فَقَالَ النَّبِيُّ مَا كُنْتُ صَانِعًا فِىْ حَجِّكَ قَالَ كُنْتُ اَتَّقِىْ هٰذَا وَ اَغْسِلُهٗ فَقَالَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِىْ حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِىْ

۲۷۱۳: حضرت یعلی بن اُمیہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عمرہ کیلئے احرام باندھا ہوا تھا اور سلے کپڑے پہن کر خوشبو لگا رکھی تھی' چنانچہ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے عمرہ کرنے کی نیت کر رکھی ہے میرے واسطے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے جس طریقہ سے حج کا فریضہ انجام دیا تھا تم اسی طرح سے کرو اس نے کہا: حج کے دوران تو میں اس (خوشبو) سے پرہیز کیا کرتا تھا اور اس کو دھویا کرتا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جس طریقہ

عُمْرَتِكَ.

سے حج کیلئے کیا تھا اسی طریقہ سے عمرہ کیلئے بھی کرو۔

۲۷۱۴: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ قَیْسَ بْنَ سَعْدٍ یُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ یَعْلٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَیْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْیَتَهٗ وَرَاْسَهٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَاَنَا كَمَا تَرٰی فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِیْ حَجَّتِكَ فَاصْنَعْهُ فِیْ عُمْرَتِكَ.

۲۷۱۴: حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (مقام) جعرانہ پر ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اس نے جبہ پہن رکھا تھا اور اس نے داڑھی اور سر کو زعفران سے زرد رنگ کا بنا رکھا تھا وہ شخص عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے عمرہ کے لئے احرام باندھا ہے اور میری جو حالت ہے اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جبہ اتار دو اور زردی دھوڈالو اور تم جس طریقہ سے حج میں کیا کرتے تھے تم اسی طرح سے کرو۔

۱۳۷۷: باب الْكُحْلِ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم کے لئے سرمہ لگانا

۲۷۱۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ نُبَیْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبَانَ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْمُحْرِمِ اِذَا اشْتَكٰی رَاْسَهٗ وَعَیْنَیْهِ اَنْ یُضَمِّدَهُمَا بِصَبِرٍ.

۲۷۱۵: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر محرم کی آنکھوں یا سر میں تکلیف ہو جائے تو وہ ایلوے کا لیپ کرے۔

۱۳۷۸: باب الْكَرَاهِیَةِ فِی الثِّیَابِ الْمُصْبَغَةِ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم کے لئے رنگین کپڑے استعمال کرنے کی کراہت سے متعلق

۲۷۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ اَتَیْنَا جَابِرًا فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْیَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ لَّمْ یَكُنْ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلْیُحْلِلْ وَلْیَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَقَدِمَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْیَمَنِ بِهَدْیٍ وَسَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ

۲۷۱۶: حضرت جعفر بن محمد کہتے ہیں کہ ہم لوگ جابرؓ کے پاس پہنچے اور نبیؐ کے حج کے بارے میں ہم نے دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: یعنی مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد جو کچھ مجھ کو اب معلوم ہو گیا اگر مجھے اس سے پہلے معلوم ہوتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لے کر آتا اور میں عمرہ کرتا۔ اس وجہ سے جس شخص کے پاس قربانی کا جانور (یعنی ہدی نہ ہو) وہ عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول ڈالے۔ اسی وجہ سے علیؓ ملک یمن سے اور مدینہ سے نبیؐ کی ہدی یعنی قربانی کا جانور ساتھ لے کر آئے تھے ان حضرات نے دفعتاً فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ رنگین لباس زیب تن کئے ہوئے تھیں اور

الْمَدِيْنَةِ هَدْيًا وَإِذَا فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيْغًا وَاكْتَحَلَتْ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مُحَرِّشًا اَسْتَفْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَاطِمَةَ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيْغًا وَاكْتَحَلَتْ وَقَالَتْ اَمَرَنِيْ بِهٖ اَبِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ اَنَا اَمَرْتُهَا.

سرمہ بھی لگا رکھا تھا۔ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں شکایت کرنے کے مقصد سے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے خدمت نبویؐ میں عرض کیا: یا رسول اللہؐ! فاطمہؓ نے رنگین کپڑے پہن رکھے ہیں اور انہوں نے سرمہ بھی لگا رکھا ہے پھر یہ بات ہے کہ وہ یہ بھی فرما رہی ہیں کہ مجھ کو میرے والد ماجد (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس طرح کا حکم فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں یہ بات درست ہے وہ سچ کہہ رہی ہیں میں نے ہی اس طرح کا حکم دیا تھا۔

۱۳۷۹: باب تَخْمِيْرِ الْمُحْرِمِ وَجْهَهٗ وَرَاْسَهٗ

باب: محرم کا سر اور چہرہ ڈھانکنے سے متعلق

۲۷۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَابِشْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَاَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَ يُكَفَّنُ فِيْ ثَوْبَيْنِ خَارِجًا رَاْسُهٗ وَوَجْهُهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

۲۷۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی اونٹ سے نیچے گر گیا تو اس کی گردن ٹوٹ گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کو دو کپڑوں میں ہی غسل دو نیز اس کا چہرہ اور سر ننگے رکھو اس لئے کہ قیامت کے دن یہ اس طریقہ سے لبیک کہتے ہوئے اٹھے گا۔

۲۷۱۸: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ يَعْنِي الْحَفَرِيَّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثِيَابِهٖ وَلَا تُخَمِّرُوْا وَجْهَهٗ وَرَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

۲۷۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کا انتقال ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کے کپڑوں میں اس کو کفن دو پھر اس کا چہرہ اور سر ڈھانک دو اس لیے کہ قیامت کے روز یہ شخص لبیک کہتا ہوا اُٹھے گا۔

۱۳۸۰: باب اِفْرَادُ الْحَجِّ

باب: حج اِفراد کا بیان

۲۷۱۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَاِسْحٰقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفْرَدَ الْحَجَّ.

۲۷۱۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کے لئے احرام باندھا۔

۲۷۲۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ.

۲۷۲۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کے لئے احرام باندھا (یعنی حج افراد کے لئے)۔

۲۷۲۱: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَاءَ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ شَاءَ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ.

۲۷۲۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم لوگ ماہ ذوالحجہ سے کچھ دن قبل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (تم میں سے) جو کوئی حج کا احرام باندھنا چاہے تو وہ شخص حج کا اور جو شخص عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو وہ شخص عمرہ کا احرام باندھے۔

۲۷۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الطَّبَرَانِيُّ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مَنْصُوْرٌ وَّ سُلَيْمَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا نَرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ.

۲۷۲۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے ارادہ سے روانہ ہوئے تو میرے خیال کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کی ہی نیت فرمائی تھی۔

۱۳۸۱: بَابُ الْقِرَانُ

باب: حج قران سے متعلق

۲۷۲۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيُّ ابْنُ مَعْبَدٍ كُنْتُ اَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمْتُ فَكُنْتُ حَرِيْصًا عَلَى الْجِهَادِ فَوَجَدْتُّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَاَتَيْتُ رَجُلًا مِّنْ عَشِيْرَتِيْ يُقَالُ لَهٗ هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ اجْمَعْهُمَا ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَاَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا اَتَيْتُ الْعُذَيْبَ لَقِيَنِيْ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ وَاَنَا اُهِلُّ بِهِمَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا هٰذَا بِاَفْقَهَ مِّنْ بَعِيْرِهٖ فَاَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَاَنَا حَرِيْصٌ عَلَى الْجِهَادِ وَاِنِّيْ وَجَدْتُّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ

۲۷۲۳: حضرت ابووائل فرماتے ہیں: الصبی بن معبد کا بیان ہے کہ میں ایک عیسائی اعرابی تھا جس وقت میں نے اسلام قبول کیا تو جہاد کی بڑی خواہش اور تمنا تھی۔ لیکن مجھ کو علم ہوا کہ میرے ذمہ حج اور عمرہ دونوں واجب ہیں تو میں اپنے خاندان کے ایک شخص کے پاس پہنچا۔ اسکا نام ہریم بن عبداللہ تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ دونوں (حج اور عمرہ) تم ساتھ ساتھ ہی ادا کرلو اور پھر آسانی اور سہولت کے ساتھ جو تم قربانی کرسکو وہ کرو اس بات پر میں نے دونوں (یعنی حج اور عمرہ) کی نیت کرلی۔ بہرحال جس وقت میں (مقام) عذیب پہنچا تو میری ملاقات سلمان بن ربیعہ اور زید بن صرحان سے ہوئی اس وقت یہ حج اور عمرہ دونوں کیلئے لبیک کہہ رہا تھا (یعنی حج اور عمرہ میں مشغول تھا) اس بات پر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا یہ شخص اپنے اونٹ سے زیادہ عقل وشعور نہیں رکھتا

عَلَیَّ فَاَتَیْتُ هُرَیْمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَقُلْتُ یَا هَنَاهُ اِنِّیْ وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَکْتُوْبَیْنِ عَلَیَّ فَقَالَ اجْمَعْهُمَا ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ فَاَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا اَتَیْنَا الْعُذَیْبَ لَقِیَنِیْ سَلْمَانُ بْنُ رَبِیْعَةَ وَ زَیْدُ بْنُ صُوْحَانَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا هٰذَا بِاَفْقَهَ مِنْ بَعِیْرِهٖ فَقَالَ عُمَرُ هُدِیْتَ لِسُنَّةِ نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

ہے پھر میں عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! میں نے اسلام قبول کرلیا اور میرے دل میں جہاد کی تمنا ہے چونکہ میرے ذمہ حج اور عمرہ دونوں لازم ہیں اس واسطے میں ہدیم بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا تو وہ فرمانے لگے کہ دونوں ایک ساتھ ہی ادا کرلو اور پھر (اگر قربانی کا جانور مل جائے تو) قربانی کرو۔ بہرحال جس وقت ہم مقامِ عذیب پہنچ گئے تو مجھ کو سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان مل گئے اور وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے یہ شخص تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ عقل وشعور نہیں رکھتا۔ عمرؓ فرمانے لگے: تم کو نبیؐ کی سنت بتلا دی گئی۔

۲۷۲۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ شَقِیْقٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الصُّبَیُّ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ قَالَ فَاَتَیْتُ عُمَرَ فَقَصَصْتُ عَلَیْهِ الْقِصَّةَ اِلاَّ قَوْلَهٗ یَا هَنَاهُ.

۲۷۲۴: اس حدیث کا مضمون سابقہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہے۔

۲۷۲۵: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَیْبٌ یَعْنِی ابْنَ اِسْحٰقَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَغَیْرِهٖ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ یُقَالُ لَهٗ شَقِیْقُ بْنُ سَلَمَةَ اَبُوْ وَائِلٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ تَغْلِبَ یُقَالُ لَهُ الصُّبَیُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَکَانَ نَصْرَانِیًّا فَاَسْلَمَ فَاَقْبَلَ فِیْ اَوَّلِ مَاحَجَّ فَلَبّٰی بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ جَمِیْعًا فَهُوَ کَذٰلِكَ یُلَبِّیْ بِهِمَا جَمِیْعًا فَمَرَّ عَلٰی سَلْمَانَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَزَیْدِ بْنِ صُوْحَانَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لَاَنْتَ اَضَلُّ مِّنْ جَمَلِكَ هٰذَا فَقَالَ الصُّبَیُّ فَلَمْ یَزَلْ فِیْ نَفْسِیْ حَتّٰی لَقِیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ هُدِیْتَ لِسُنَّةِ نَبِیِّكَ ﷺ قَالَ شَقِیْقٌ وَکُنْتُ اَخْتَلِفُ اَنَا وَ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ اِلَی الصُّبَیِّ بْنِ مَعْبَدٍ نَسْتَذْکِرُهٗ فَلَقَدِ اخْتَلَفْنَا اِلَیْهِ مِرَارًا اَنَا وَمَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ.

۲۷۲۵: ابووائل بیان کرتے ہیں کہ بنی تغلب کا ایک آدمی جسے صبی بن معبد کہا جاتا تھا' نصرانیت چھوڑ کر مسلمان ہوگیا تو جب وہ اپنا پہلا حج کرنے آیا تو اس نے حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھا اور دونوں کی تلبیہ کہتا رہا۔ دریں اثناء اس کا گزر سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے ہوا تو ان میں سے ایک نے کہا تو اپنے اس اونٹ سے بھی زیادہ بےشعور ہے۔ صبی کہتا ہے یہ بات میرے دل میں کھٹکتی رہی یہاں تک کہ میری ملاقات حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی' میں نے اُن سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے فرمایا: تیرا عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق ہے۔ (اس لئے تو اس کی بات کی فکر نہ کر اور اپنے آپ کو رنج میں مبتلا نہ کر اور عمل کئے چلا جا)۔

۲۷۲۶: اَخْبَرَنِیْ عِمْرَانُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عِیْسٰی وَهُوَ ابْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِیْنِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُثْمَانَ فَسَمِعَ عَلِیًّا یُلَبِّیْ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ فَقَالَ اَلَمْ نَكُنْ نُنْهٰی عَنْ هٰذَا قَالَ بَلٰی وَلٰكِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُلَبِّیْ بِهِمَا جَمِیْعًا فَلَمْ اَدَعْ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِقَوْلِكَ.

۲۷۲۶: مروان بن حکم نقل کرتے ہیں میں ایک دن حضرت عثمان ؓ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے حضرت علی ؓ کو حج اور عمرہ دونوں کے لئے لبیک کہتے ہوئے سنا تو بیان کیا کہ کیا تم کو اس کی نہیں ممانعت کی گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں منع تو کیا گیا ہے لیکن میں نے رسول کریم ﷺ کو اس طریقہ سے کہتے ہوئے سنا ہے اس وجہ سے میں تمہارے کہنے کی وجہ سے رسول کریم ﷺ کا فرمان مبارک نہیں چھوڑ سکتا۔

۲۷۲۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْعَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ ابْنَ حُسَیْنٍ یُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ اَنَّ عُثْمَانَ نَهٰی عَنِ الْمُتْعَةِ وَ اَنْ یَّجْمَعَ الرَّجُلُ بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِیٌّ لَبَّیْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا فَقَالَ عُثْمَانُ اَتَفْعَلُهَا وَاَنَا اَنْهٰی عَنْهَا فَقَالَ عَلِیٌّ لَمْ اَكُنْ لِاَدَعَ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ.

۲۷۲۷: حضرت مروان فرماتے ہیں: حضرت عثمان ؓ نے متعہ حج اور عمرہ کو اکٹھا کرنے سے (یعنی قران) کی ممانعت بیان فرمائی اس لئے ایک دفعہ حضرت علی ؓ نے فرمایا: لَبَّیْكَ بِحَجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ مَعًا تو یہ سن کر حضرت عثمان ؓ نے فرمایا کہ میں نے اس طرح کہنے کو ممنوع قرار دیا ہے اور تم وہی کام کر رہے ہو۔ تو حضرت علی ؓ فرمانے لگے: میں تو سنت رسول ﷺ کو کسی کے کہنے کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتا۔

۲۷۲۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

۲۷۲۸: اس حدیث شریف کا مضمون سابقہ حدیث مبارکہ جیسا ہے۔

۲۷۲۹: اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ مُعِیْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حِیْنَ اَمَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْیَمَنِ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِیٌّ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَیْفَ صَنَعْتَ قُلْتُ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِكَ قَالَ فَاِنِّیْ سُقْتُ الْهَدْیَ وَقَرَنْتُ قَالَ وَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ لَوِاسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَفَعَلْتُ كَمَا

۲۷۲۹: حضرت براء ؓ فرماتے ہیں: جس وقت رسول کریم ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ملک یمن کا حاکم مقرر فرمایا تو میں اس وقت علی ؓ کے ہمراہ تھا۔ جس وقت علی ؓ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو فرماتے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم نے کونسی شے کی نیت کی ہے؟ اس پر میں نے عرض کیا: جس طریقہ سے آپ ﷺ نے حج اور عمرہ کی نیت کی ہے میں نے بھی اسی طریقہ سے نیت کی ہے۔ اس پر آپ ؐ نے فرمایا: میں تو قربانی کا جانور ساتھ لے کر آیا ہوں اور قران کی نیت کی ہے پھر رسول کریم ﷺ نے حضرات صحابہ کرام ؓ سے ارشاد فرمایا: اگر مجھ کو پہلے اس بات کا علم حاصل ہو جاتا جو کہ اس وقت حاصل ہوا ہے تو میں بھی اسی طریقہ سے کرتا۔ جس طریقہ سے کہ تم لوگوں نے کیا

فَعَلْتُمْ وَلٰكِنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ وَ قَرَنْتُ.

ہے لیکن میں تو قربانی اپنے ساتھ لے کر آیا ہوں اور میں نے قران (حج وعمرہ) کی نیت کی ہے اس وجہ سے میں احرام نہیں کھول سکتا۔

۲۷۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يَقُوْلُ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ حَجٍّ وَّ عُمْرَةٍ ثُمَّ تُوُفِّيَ قَبْلَ اَنْ يَّنْهٰى عَنْهَا وَقَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ الْقُرْآنُ بِتَحْرِيْمِهٖ.

۲۷۳۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ فرمایا اور اس سے منع کرنے سے قبل ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور نہ ہی قرآن مجید میں اس کی حرمت سے متعلق کوئی آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۲۷۳۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيْهَا كِتَابٌ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُمَا النَّبِيُّ قَالَ فِيْهِمَا رَجُلٌ بِرَاْيِهٖ مَا شَاءَ.

۲۷۳۱: حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ فرمایا اس کے بعد نہ تو قرآن مجید میں اس کے بارے میں کسی قسم کا کوئی حکم نازل ہوا اور نہ ہی آپ نے اس کی ممانعت ارشاد فرمائی چنانچہ ان کے بارے میں ایک آدمی نے اپنے خیال کے موافق عمل کیا۔

۲۷۳۲: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ هٰذَا اَحَدُهُمْ لَا بَاْسَ بِهٖ وَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ شَيْخٌ يَّرْوِيْ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ لَا بَاْسَ بِهٖ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ يَرْوِي عَنِ الزُّهْرِيِّ وَالْحَسَنُ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

۲۷۳۲: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں: ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج) تمتع کیا۔

۲۷۳۳: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ يَحْيٰى وَعَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدُ الطَّوِيْلُ ح وَاَنْبَاَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدُ الطَّوِيْلُ وَيَحْيَى بْنُ اَبِي اِسْحٰقَ كُلُّهُمْ عَنْ اَنَسٍ سَمِعُوْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

۲۷۳۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَ حَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَ حَجًّا

(یعنی (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) حج اور عمرہ دونوں کے لئے لبیک فرماتے)۔

اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَّحَجًّا لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَّحَجًّا.

۲۷۳۴: اَخْبَرَنَا ھَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یُلَبِّیْ بِھِمَا.

۲۷۳۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں کے لئے لبیک فرماتے ہوئے سنا۔

۲۷۳۵: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ھُشَیْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ الطَّوِیْلُ قَالَ اَنْبَاَنَا بَکْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ الْمُزَنِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یُلَبِّیْ بِالْعُمْرَۃِ وَالْحَجِّ جَمِیْعًا فَحَدَّثْتُ بِذَالِکَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبّٰی بِالْحَجِّ وَحْدَہٗ فَلَقِیْتُ اَنَسًا فَحَدَّثْتُہٗ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَنَسٌ مَا تَعُدُّوْنَا اِلَّا صِبْیَانًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عُمْرَۃً وَّحَجًّا مَعًا.

۲۷۳۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ دونوں کے لئے لبیک کہتے ہوئے سنا جس وقت میں نے یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بتلائی تو فرمانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کے لئے لبیک فرمایا تھا۔ حضرت بکر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول بتلایا تو فرمانے لگے: کیا تم ہم کو بچے خیال کرتے ہو۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے کہتے ہوئے سنا ہے: لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَ حَجًّا مَعًا.

یاد رکھئے!

عندالاحناف قران، تمتع سے افضل ہے اور مکی نیز داخل میقات رہنے والے کو اور جو شخص قبل اشہر حج مکہ میں مقیم ہو اس کے لئے قران جائز نہیں۔

قران کا طریقہ:

اشہر حج میں احرام باندھنے اور دوگانہ کے بعد یہ: اللھم انی ارید الحج والعمرہ فیسیرھما لی وتقبلھما منی۔ پھر حج اور عمرہ کی نیت سے تلبیہ کہے اور باقی طرز احرام وہی ہے جو عقد میں ہے اور اگر قبل اشہر حج احرام باندھے تو بھی کراہت تحریمی کے ساتھ قران ہو جاتا ہے۔ جب طواف کرے تو پہلے عمرے کا طواف کرے۔ رمل اور اضطباع کے ساتھ پھر سعی عمرہ کرے اور حلق نہ کرے کہ احرام حج میں ہے۔ اگر حلق کر بھی لیا تو بھی حلال نہ ہوگا اور دو دم جنایت اور دو دم احرام کے دینے واجب ہوں گے اور بعد سعی عمرہ کے پھر اک طوافِ قدوم رمل اور اضطباع کے ساتھ کر کے سعی کرے اور قارن کو سعی طواف قدوم کے ساتھ کر لینا افضل ہے۔ خلاف مفرد کے اور اگر سعی بعد طواف زیارت کے منظور ہو تو طوافِ قدوم میں رمل اور اضطباغ نہ کرے اور باقی سب مسائل کتب فقہ سے دیکھے جا سکتے ہیں۔ (جامی)

۱۳۸۲: باب اَلتَّمَتُّعُ

باب: حج تمتع کے متعلق احادیث

۲۷۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ

۲۷۳۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں نبیؐ نے حجۃ الوداع میں تمتع

الْمَخْزُوْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَیْنُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ وَاَهْدٰی وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْیَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ فَکَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰی فَسَاقَ الْهَدْیَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ یُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَکَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ اَهْدٰی فَاِنَّهُ لَا یَحِلُّ مِّنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَجَّهٗ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ اَهْدٰی فَلْیَطُفْ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْیُقَصِّرْ وَلْیَحْلِلْ ثُمَّ لِیُهِلَّ بِالْحَجِّ ثُمَّ لِیُهْدِ وَمَنْ لَّمْ یَجِدْ هَدْیًا فَلْیَصُمْ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَدِمَ مَکَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّکْنَ اَوَّلَ شَیْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشٰی اَرْبَعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ رَکَعَ حِیْنَ قَضٰی طَوَافَهٗ بِالْبَیْتِ فَصَلّٰی عِنْدَ الْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَی الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ یَحِلَّ مِّنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰی قَضٰی حَجَّهٗ وَ نَحَرَ هَدْیَهٗ یَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ حَلَّ مِّنْ کُلِّ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهْدٰی وَسَاقَ الْهَدْیَ مِنَ النَّاسِ

فرمایا۔ اس وجہ سے آپ ؐ نے پہلے عمرہ اور پھر حج ادا فرمایا اور آپ ؐ حج میں قربانی کیلئے جانور اپنے ہمراہ ذوالحلیفہ لے گئے پھر آپ ؐ نے پہلے عمرہ کرنے کیلئے احرام باندھا اور اسکے بعد حج کرنے کیلئے احرام باندھا۔ اس طریقہ سے دوسرے لوگوں نے بھی آپ ؐ کے ہمراہ تمتع کیا۔ اس وجہ سے چند حضرات قربانی کے جانور ساتھ لے گئے اور بعض حضرات نے قربانی نہیں کی جس وقت رسول کریم ؐ مکہ مکرمہ پہنچے تو لوگوں سے فرمایا: تم میں سے جو لوگ قربانی کا جانور ہمراہ لائے ہیں وہ حج سے فارغ ہونے تک احرام نہ کھولیں اور ان کے لئے جو اشیاء حرام ہوگئی تھیں وہ حج سے فراغت تک حرام ہی رہیں گی لیکن جو حضرات (ہدی) قربانی کا جانور ہمراہ لے کر نہیں آئے ان کو چاہئے کہ وہ حضرات خانہ کعبہ کا طواف اور سعی صفا و مروہ اور حلق کرانے کے بعد احرام کھول دیں اور اسکے بعد حج کرنے کیلئے دوسری مرتبہ احرام باندھ لیں اور قربانی کر لیں اور جس کسی کو قربانی کرنے کا موقعہ نہ مل سکے تو اس کو چاہئے کہ وہ تین روز ایام حج میں اور سات روز مکان واپس ہونے کے بعد روزے رکھ لے۔ پھر نبی ؐ جس وقت مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور آپ ؐ نے خانہ کعبہ کا طواف فرمایا تو آپ ؐ نے سب سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا اس کے بعد تین طواف میں تیزی کے ساتھ چلے اور چار طواف میں اپنی عادت مبارکہ کے مطابق چلے۔ پھر جس وقت آپ ؐ طواف خانہ کعبہ سے فارغ ہو گئے تو آپ ؐ نے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت ادا فرمائیں اور آپ ؐ سلام پھیرنے کے بعد صفا کی جانب روانہ ہو گئے اسکے بعد آپ ؐ نے کوہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی اور سات طواف فرمائے پھر حج ہونے تک آپ ؐ حالت احرام میں ہی رہے اس وجہ سے آپ ؐ نے (ذوالحجہ کی) دسویں تاریخ کو قربانی فرمائی پھر آپ ؐ مکہ واپس تشریف لے گئے اور خانہ کعبہ کا طواف کرنے کے بعد آپ ؐ نے احرام کھول دیا اس وجہ سے جو حضرات قربانی کے جانور ساتھ لے گئے تھے انہوں نے بھی نبی ؐ کے عمل مبارک کے مطابق ہی عمل فرمایا۔

۲۷۳۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ حَجَّ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ نَهٰى عُثْمَانُ عَنِ التَّمَتُّعِ فَقَالَ عَلِيٌّ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ قَدِ ارْتَحَلَ فَارْتَحِلُوْا فَلَبّٰى عَلِيٌّ وَاَصْحَابُهُ بِالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَنْهَهُمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيٌّ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَنْهٰى عَنِ التَّمَتُّعِ قَالَ بَلٰى قَالَ لَهُ عَلِيٌّ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ قَالَ بَلٰى.

۲۷۳۷: حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ عثمان اور علی رضی اللہ عنہما نے حج کا فریضہ انجام دیا تو راستہ ہی میں عثمان رضی اللہ عنہ نے تمتع کرنے کی ممانعت فرمائی۔ اس پر علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: جس وقت تم لوگ دیکھو کہ وہ روانہ ہو گئے ہیں تو تم اس وقت روانہ ہو جانا۔ اسی طریقہ سے علی رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء نے عمرہ کرنے کی نیت فرمائی اور عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو منع نہ فرمایا۔ اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو تمتع کرنے کی ممانعت فرماتے ہیں انہوں نے جواب میں فرمایا: جی ہاں۔ پھر انہوں نے فرمایا: کیا تم نے یہ بات نہیں سنی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کرنے سے منع فرمایا تھا۔ اس پر فرمایا: جی ہاں۔

۲۷۳۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ.

۲۷۳۸: حضرت محمد بن عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کو جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج فرمایا تمتع کا تذکرہ فرماتے ہوئے سنا چنانچہ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ فرمانے لگے حج تمتع تو وہ ہی شخص کرسکتا ہے جو کہ حکم خداوندی سے جاہل ہو۔ اس پر حضرت سعدؓ نے فرمایا: اے میرے بھائی کے صاحبزادے! تم نے ایک غلط بات کہہ ڈالی' ضحاک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ بھی اس کی ممانعت فرماتے ہیں۔ اس بات پر سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریمؐ نے بھی تمتع فرمایا اور ہم لوگوں نے بھی آپؐ کے ہمراہ اسی طریقہ سے کیا ہے۔

۲۷۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّهُ كَانَ يُفْتِيْ بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ اَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ فِي النُّسُكِ بَعْدُ حَتّٰى لَقِيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ وَلٰكِنْ كَرِهْتُ اَنْ يَّظَلُّوْا

۲۷۳۹: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا تمتع کے جائز ہونے کا فتویٰ تھا ایک دن ایک آدمی نے ان سے عرض کیا: آپؐ اپنے بعض فتویٰ اس وقت تک نہ صادر کریں کہ جس وقت تک آپؐ کی امیر المومنین سے ملاقات نہ ہو جائے۔ اس لئے کہ آپؐ کو اس کا علم نہیں کہ انہوں نے آپؐ کے بعد کیا حکم فرمایا ہے۔ ابوموسیٰ فرماتے ہیں: اس بات پر میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے عمل فرمایا ہے لیکن مجھ کو یہ

مُعَرِّسِيْنَ بِهِنَّ فِي الْاَرَاكِ ثُمَّ يَرُوْحُوْا بِالْحَجِّ تَقْطُرُ رُؤُوْسُهُمْ.

بات پسندیدہ نہیں محسوس ہوئی کہ لوگ اراک کے نزدیک اپنی بیویوں کے ساتھ شب باشی کریں اور صبح حج کرنے کے لئے روانہ ہوں تو ان کے سروں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں۔

۲۷۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ ابْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبِيْ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْحَمْزَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُتْعَةِ وَاِنَّهَا لَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَقَدْ فَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ.

۲۷۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم میں تم کو حج تمتع کرنے سے ممانعت کرتا ہوں جبکہ اس سے متعلق حکم قرآن مجید میں بھی مذکور ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حج تمتع فرمایا ہے۔

۲۷۴۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَعَلِمْتَ اَنِّيْ قَصَّرْتُ مِنْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ قَالَ لَايَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا مُعَاوِيَةُ يَنْهَى النَّاسَ عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَدْ تَمَتَّعَ النَّبِيُّ.

۲۷۴۱: حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہے کہ میں نے (مقام) مروہ کے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کو کترا تھا؟ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلق کیا تھا) انہوں نے فرمایا: نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرمایا کرتے تھے کہ یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تمتع کی ممانعت بیان فرماتے ہیں حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع فرمایا تھا۔

۲۷۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ وَهُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قُلْتُ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِ النَّبِيِّ قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً مِنْ قَوْمِيْ فَمَشَطَتْنِيْ وَغَسَلَتْ رَاْسِيْ فَكُنْتُ اُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَ اِمَارَةِ عُمَرَ وَاِنِّيْ لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ اِذْجَاءَ نِيْ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّكَ لَاتَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ

۲۷۴۲: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مقام بطحا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم نے کس شے کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کیا: جس شے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم قربانی کا جانور ساتھ لے کر آئے ہو؟ اس پر میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر بیت اللہ شریف اور کوہ صفا اور مروہ کا طواف کرنے کے بعد احرام کھول دو۔ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں: میں نے طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کرنے کے بعد اپنی ایک خاتون کے نزدیک آیا تو اس نے میرے سر میں کنگھا کیا اور سر کو دھویا۔ اس لیے میں ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے خلافت کے زمانہ میں اسی بات کا فتویٰ دیتا رہا حتیٰ کہ ایک

اَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ شَاْنِ النُّسُكِ قُلْتُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا اَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَاِنَّ اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَائْتَمُّوْابِهٖ فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَحْدَثْتَ فِيْ شَاْنِ النُّسُكِ قَالَ اِنْ تَاْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَاِنْ تَاْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا فَاِنَّ نَبِيَّنَا ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ.

کے وقت میں کھڑا تھا کہ ایک آدمی آیا اور وہ بیان کرنے لگا کہ آپ ﷺ کو اس کا علم نہیں حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے بعد حج کے بارے میں کوئی نیا حکم صادر فرمایا ہے۔ اس پر انہوں نے فرمایا: اگر ہم لوگوں کا عمل قرآن مجید پر ہے تو حکم یہی ہے کہ حج اور عمرہ کو رضاء الٰہی کے لئے انجام دو اور اگر رسول کریم ﷺ کے طریقہ مبارکہ کے مطابق ہمارا عمل ہے تو آپ ﷺ نے قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولا؟

حج اور عمرہ جمع کرنا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں مذکور آیت کریمہ: وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ کی تشریح کے سلسلہ میں بعض علماء کرام نے فرمایا ہے کہ اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ حج اور عمرہ دونوں کو علیحدہ علیحدہ انجام دو اور حدیث مذکورہ کے آخری جملہ ''قربان کرنے تک'' کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے قران کیا ہے اور احناف کے نزدیک قران ہی افضل ہے۔

۲۷۴۳: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ تَمَتَّعَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ قَالَ فِيْهَا قَائِلٌ بِرَاْيِهٖ.

۲۷۴۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع فرمایا اور ہم لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج تمتع کیا ہے۔ لیکن ایک آدمی نے اس سلسلہ میں (اپنے خیال کے مطابق عمل کیا ہے) اپنی رائے کے مطابق بیان کیا۔

۱۳۸۳: باب تَرْكُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْاِهْلَالِ

باب: لبیک کہنے کے وقت حج یا عمرہ کے نام نہ لینے کے بارے میں

۲۷۴۴: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ حِجَجٍ ثُمَّ اُذِّنَ فِي النَّاسِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ حَاجٍّ هٰذَا الْعَامِ فَنَزَلَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ اَنْ يَاْتَمَّ بِرَسُوْلِ

۲۷۴۴: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ ایک دن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ہم نے حج نبوی سے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے نقل فرمایا کہ رسول کریمؐ نے مدینہ منورہ میں نو حج پورے فرمائے اور اس کے بعد دسویں مرتبہ یہ اعلان کیا گیا کہ رسول کریمؐ اس سال حج بیت اللہ شریف کے لئے تشریف لے جائیں گے۔ اس بات پر مدینہ منورہ میں کافی لوگ جمع ہو گئے اور ان تمام ہی حضرات کا یہ خیال تھا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْعَلُ فَخَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ جَابِرٌ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا عَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْاٰنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَاْوِيْلَهُ وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا فَخَرَجْنَا لَا نَنْوِيْ اِلَّا الْحَجَّ۔

کہ آنحضرتؐ کی تقلید میں حج کریں اور اس طریقہ سے حج کریں کہ جس طریقہ سے آپؐ حج کریں۔ اس وجہ سے جس وقت ماہ ذوالقعدہ کے مکمل ہونے میں صرف پانچ روز باقی رہ گئے۔ تو رسول کریمؐ روانہ ہوئے ہم لوگ بھی آپؐ کے ہمراہ تھے' جابرؓ فرماتے ہیں: ہم لوگوں کے درمیان رسول کریمؐ تشریف فرما تھے اور آپؐ کی ذاتِ گرامی پر نزولِ قرآن ہوتا تھا اور آپؐ قرآن کی تفسیر اور اسکے مفہوم سے بخوبی واقف تھے۔ اس لیے جس طریقہ سے آپؐ عمل فرماتے تھے اسی طریقہ سے ہم لوگ بھی عمل کیا کرتے تھے۔ اسکے علاوہ جس وقت ہم لوگ روانہ ہوئے تو صرف حج کی نیت سے روانہ ہوئے تھے۔

۲۷۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا لَا نَنْوِيْ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ اَحِضْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْمُحْرِمُ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ۔

۲۷۴۵: حضرت عائشہ ؓ بیان فرماتی ہیں: ہم لوگ صرف حج کرنے کی نیت سے روانہ ہو گئے تھے کہ جس وقت ہم لوگ مقام سرف آئے تو مجھ کو (اچانک) حیض آنا شروع ہو گیا۔ اس واسطے جس وقت نبیؐ میرے پاس تشریف لائے تو میں اس وقت رو رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم کو حیض آنا شروع ہو گیا ہے؟ اس پر میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ ایک ایسا سلسلہ ہے کہ جس کو اللہ عزوجل نے آدم کی لڑکیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے اس وجہ سے تم وہ سب کام انجام دو جو کام بحالت احرام دوسرے لوگ انجام دیتے ہیں لیکن تم (ایسی حالت میں) خانہ کعبہ کا طواف نہ کرتا۔

۱۳۸۴: باب الْحَجِّ بِغَيْرِ نِيَّةٍ يَقْصِدُهُ الْمُحْرِمُ

باب: دوسرے کسی شخص کی نیت کے موافق حج کرنے سے متعلق

۲۷۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى اَقْبَلْتُ مِنَ الْيَمَنِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِيْخٌ بِالْبَطْحَاءِ حَيْثُ حَجَّ فَقَالَ اَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِاِهْلَالٍ

۲۷۴۶: حضرت ابوموسیٰ ؓ فرماتے ہیں: میں ملک یمن سے واپس آیا تو (دیکھا کہ) آنحضرتؐ بطحاء میں اونٹ بٹھلائے ہوئے تھے کہ جس جگہ آپؐ نے حج انجام دیا تھا۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے [illegible] ارادہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: [illegible] طریقہ سے؟ میں نے عرض کیا: میں [illegible] اس طریقہ سے [illegible] میں بالکل اسی طرح کی نیت کرتا ہوں [illegible]

اَمِيرُالْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ شَاْنِ النُّسُكِ قُلْتُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا اَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَاِنَّ اَمِيرَالْمُؤْمِنِيْنَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَائْتَمُّوْابِهِ فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا اَمِيرَالْمُؤْمِنِيْنَ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَحْدَثْتَ فِيْ شَاْنِ النُّسُكِ قَالَ اِنْ تَاْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَاِنْ تَاْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا فَاِنَّ نَبِيَّنَا ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ.

کے وقت میں کھڑا تھا کہ ایک آدمی آیا اور وہ بیان کرنے لگا کہ آپ ﷺ کو اس کا علم نہیں حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے بعد حج کے بارے میں کوئی نیا حکم صادر فرمایا ہے۔ اس پر انہوں نے فرمایا: اگر ہم لوگوں کا عمل قرآن مجید پر ہے تو حکم یہی ہے کہ حج اور عمرہ کو رضاء الٰہی کے لئے انجام دو اور اگر رسول کریم ﷺ کے طریقہ مبارکہ کے مطابق ہمارا عمل ہے تو آپ ﷺ نے قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولا؟

حج اور عمرہ جمع کرنا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں مذکور آیت کریمہ: وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ کی تشریح کے سلسلہ میں بعض علماء کرام نے فرمایا ہے کہ اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ حج اور عمرہ دونوں کو علیحدہ علیحدہ انجام دو اور حدیث مذکورہ کے آخری جملہ ''قربان کرنے تک'' کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے قران کیا ہے اور احناف کے نزدیک قران ہی افضل ہے۔

۲۷۴۳: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ تَمَتَّعَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهٗ قَالَ فِيْهَا قَائِلٌ بِرَاْيِهٖ.

۲۷۴۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع فرمایا اور ہم لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج تمتع کیا ہے۔ لیکن ایک آدمی نے اس سلسلہ میں (اپنے خیال کے مطابق عمل کیا ہے) اپنی رائے کے مطابق بیان کیا۔

۱۳۸۳: باب تَرْكُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْاِهْلَالِ

باب: لبیک کہنے کے وقت حج یا عمرہ کے نام نہ لینے کے بارے میں

۲۷۴۴: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ حِجَجٍ ثُمَّ اُذِّنَ فِي النَّاسِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ حَاجٍّ هٰذَا الْعَامَ فَنَزَلَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ اَنْ يَاْتَمَّ بِرَسُوْلِ

۲۷۴۴: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ ایک دن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ہم نے حج نبوی سے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے نقل فرمایا کہ رسول کریمؐ نے مدینہ منورہ میں نو حج پورے فرمائے اور اس کے بعد دسویں مرتبہ یہ اعلان کیا گیا کہ رسول کریمؐ اس سال حج بیت اللہ شریف کے لئے تشریف لے جائیں گے۔ اس بات پر مدینہ منورہ میں کافی لوگ جمع ہو گئے اور ان تمام ہی حضرات کا یہ خیال تھا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْعَلُ فَخَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِّنْ ذِی الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ جَابِرٌ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا عَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَاْوِيْلَهُ وَمَا عَمِلَ بِهٖ مِّنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا فَخَرَجْنَا لَا نَنْوِیْ اِلَّا الْحَجَّ.

کہ آنحضرتؐ کی تقلید میں حج کریں اور اس طریقہ سے حج کریں کہ جس طریقہ سے آپؐ حج کریں۔اس وجہ سے جس وقت ماہ ذوالقعدہ کے مکمل ہونے میں صرف پانچ روز باقی رہ گئے۔تو رسول کریمؐ روانہ ہوئے ہم لوگ بھی آپؐ کے ہمراہ تھے جابرؓ فرماتے ہیں: ہم لوگوں کے درمیان رسول کریمؐ تشریف فرما تھے اور آپؐ کی ذاتِ گرامی پر نزولِ قرآن ہوتا تھا اور آپؐ قرآن کی تفسیر اور اسکے مفہوم سے بخوبی واقف تھے۔اس لیے جس طریقہ سے آپؐ عمل فرماتے تھے اسی طریقہ سے ہم لوگ بھی عمل کیا کرتے تھے۔اسکے علاوہ جس وقت ہم لوگ روانہ ہوئے تو صرف حج کی نیت سے روانہ ہوئے تھے۔

۲۷۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا لَا نَنْوِیْ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِیْ فَقَالَ اَحِضْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ هٰذَا شَیْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِیْ مَا يَقْضِی الْمُحْرِمُ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِیْ بِالْبَيْتِ.

۲۷۴۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: ہم لوگ صرف حج کرنے کی نیت سے روانہ ہو گئے تھے کہ جس وقت ہم لوگ مقام سرف آئے تو مجھ کو (اچانک) حیض آنا شروع ہوگیا۔اس واسطے جس وقت نبیؐ میرے پاس تشریف لائے تو میں اس وقت رو رہی تھی۔آپؐ نے فرمایا: کیا تم کو حیض آنا شروع ہوگیا ہے؟ اس پر میں نے عرض کیا: جی ہاں۔آپؐ نے فرمایا: یہ ایک ایسا سلسلہ ہے کہ جس کو اللہ عزوجل نے آدم کی لڑکیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے اس وجہ سے تم وہ سب کام انجام دو جو کام بحالت احرام دوسرے لوگ انجام دیتے ہیں لیکن تم (ایسی حالت میں) خانہ کعبہ کا طواف نہ کرنا۔

۱۳۸۴: باب الْحَجُّ بِغَيْرِيَّةٍ يَقْصِدُهُ الْمُحْرِمُ

باب: دوسرے کسی شخص کی نیت کے موافق حج کرنے سے متعلق

۲۷۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى اَقْبَلْتُ مِنَ الْيَمَنِ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِيْخٌ بِالْبَطْحَاءِ حَيْثُ حَجَّ فَقَالَ اَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِاِهْلَالٍ

۲۷۴۶: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ملک یمن سے واپس آیا تو (دیکھا کہ) آنحضرتؐ مقام بطحاء میں اونٹ بٹھلائے ہوئے تھے کہ جس جگہ آپؐ نے فریضہ حج انجام دیا تھا۔آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے حج کا ارادہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔آپؐ نے فرمایا: کس طریقہ سے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس طریقہ سے نیت کی تھی: میں بالکل اسی طرح کی نیت کرتا ہوں کہ

كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاَحِلَّ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً فَفَلَتْ رَأْسِيْ فَجَعَلْتُ اُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا اَبَا مُوْسٰى رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ فَاِنَّكَ لَاتَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ قَالَ اَبُوْمُوْسٰى يَاَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا اَفْتَيْنَاهُ فَلْيَتَّئِدْ فَاِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَائْتَمُّوْا بِهٖ وَقَالَ عُمَرُ اِنْ نَّاْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَاِنْ نَّاْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ.

جس طریقہ کی نیت رسول کریمؐ نے فرمائی تھی۔ یہ سن کر آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم طواف کرو اور کوہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد احرام کھول دو۔ بہر حال میں نے حکم کے مطابق اس طریقہ سے عمل کیا اور پھر میں ایک خاتون کے پاس پہنچا اس نے میرے سر کی جوئیں نکال دیں پھر میں عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت تک اسی طریقہ سے لوگوں کو فتویٰ دیتا رہا کہ ایک روز ایک آدمی نے کہا: اے ابوموسیٰ! تم اس طرح کا فتویٰ دینا ترک کر دو اس لئے کہ تم کو علم نہیں کہ تمہارے بعد میں امیر المؤمنینؓ نے حج کے بارے میں نیا حکم جاری فرمایا ہے۔ یہ سن کر میں نے لوگوں سے کہا کہ میں نے جس کو فتویٰ بتلایا ہو تو وہ شخص اس پر عمل نہ کرے اسلئے کہ امیر المؤمنینؓ خود تشریف لانے والے ہیں۔ تم ان ہی کے حکم کے مطابق عمل کرنا۔ بہر حال عمرؓ نے ارشاد فرمایا: اگر ہم لوگ قرآن پر عمل کرتے ہیں تو وہ ہم کو دونوں (حج اور عمرہ کو) پورا کرنے کا حکم فرماتا ہے اور اگر ہم لوگ سنت رسولؐ پر عمل پیرا ہوتے ہیں تو نبیؐ نے قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولا۔

۲۷۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا اَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ بِهَدْيٍ وَسَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ هَدْيًا قَالَ لِعَلِيٍّ بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ الْهَدْيُ قَالَ فَلَا تَحِلَّ.

۲۷۴۷: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان کے والد نے بیان کیا کہ ہم لوگ جابرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے نبیؐ کے حج کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: علیؓ ملک یمن سے اپنی قربانی کرنے کیلئے جانور (ہدی) لے کر آئے تھے اور نبیؐ مدینہ منورہ سے آپؐ نے علیؓ سے دریافت کیا کہ تم نے کیا نیت کی تھی؟ انہوں نے کہا: میں نے اس طریقہ سے کہا ہے کہ اے اللہ! میں بھی اس شے کی نیت کرتا ہوں کہ جس شے کی نبیؐ نے نیت فرمائی ہے اور میں اپنے ہمراہ قربانی کا جانور بھی لے کر آیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں پھر احرام نہیں کھولتا۔

۲۷۴۸: اَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ قَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهٖ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِمَا اَهْلَلْتَ يَاعَلِيُّ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَهْدِ

۲۷۴۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ملک یمن سے اپنے کام سے فراغت کے بعد واپس ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کس چیز کی نیت کی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جس شے کی رسول کریمؐ نے نیت فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا: پھر تم قربانی کر لو اور

وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا اَنْتَ قَالَ وَاَهْدٰى عَلِیٌّ لَهٗ هَدْيًا.

تم اسی طریقہ سے حالت احرام میں رہو۔ جابر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی قربانی کا جانور ہمراہ لے کر آئے تھے۔

۲۷۴۹: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِیٍّ حِيْنَ اَمَّرَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَنِ فَاَصَبْتُ مَعَهٗ اَوَاقِیَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِیٌّ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِیٌّ وَجَدْتُّ فَاطِمَةَ قَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوْحٍ قَالَ فَتَخَطَّيْتُهٗ فَقَالَتْ لِیْ مَالَكَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ فَاَحَلُّوْا قَالَ قُلْتَ اِنِّیْ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ كَيْفَ صَنَعْتَ قُلْتُ اِنِّیْ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ فَاِنِّیْ قَدْ سُقْتُ الْهَدْیَ وَقَرَنْتُ.

۲۷۴۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جس وقت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا جس وقت کہ رسول کریمؐ نے ان کو ملک یمن کا امیر متعین فرمایا میں نے ان کے ساتھ چند اوقیہ کی آمدن کی۔ اس کے بعد جس وقت علی رضی اللہ عنہ نبیؐ کی خدمت میں واپس تشریف لائے تو فرماتے ہیں: میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے پورے مکان میں خوشبو کر رکھی ہے جس وقت میں نے ان سے کہا کہ تم نے غلط بات کی ہے تو انہوں نے جواب دیا: رسول کریمؐ نے اپنے صحابہؓ کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا ہے تو آپؐ کو کیا ہو گیا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے تو اسی طرح کی نیت کی ہے کہ جو نیت رسول کریمؐ نے کی ہے۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر میں رسول کریمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپؐ نے دریافت فرمایا: تم نے کس طرح سے نیت کی ہے؟ میں نے عرض کیا: جس طریقہ سے آپؐ نے نیت فرمائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: میں تو ہدی یعنی قربانی کا جانور ساتھ لے کر آیا ہوں اور میں نے قران کی نیت کی ہے۔

۱۳۸۵: باب اِذَا اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ هَلْ يَجْعَلُ مَعَهَا حَجًّا

باب: اگر عمرہ کا احرام باندھ لیا ہو تو وہ ساتھ میں حج کر سکتا ہے؟

۲۷۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهٗ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَاَنَا اَخَافُ اَنْ يَّصُدُّوْكَ قَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اِذَا اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَاْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا

۲۷۵۰: حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس سال حجاج بن یوسف عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے لڑائی کرنے کے لئے پہنچا تو اس سال عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کرنے کا ارادہ فرمایا تھا۔ ان کو بتلایا گیا کہ وہاں تو لڑائی شروع ہونے والی ہے اور مجھ کو خدشہ ہے کہ وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منع نہ کر دیں وہ لوگ کہنے لگے کہ رسول کریمؐ کی تقلید کرنا زیادہ بہتر ہے اس وجہ سے میں وہ ہی کام کروں گا جو کہ آپؐ کرتے تھے (یعنی میں تو پوری طرح سے آپؐ کی اتباع کروں گا) اور میں تم کو گواہ مقرر کرتا ہوں کہ میں نے اپنے ذمہ عمرہ کرنا لازم کیا ہے اور

وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَّعَ عُمْرَتِیْ وَاَهْدٰی هَدْیًا اِشْتَرَاهُ بِقُدَیْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ یُهِلُّ بِهِمَا جَمِیْعًا حَتّٰی قَدِمَ مَکَّةَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ یَزِدْ عَلٰی ذٰلِكَ وَلَمْ یَنْحَرْ وَلَمْ یَحْلِقْ وَلَمْ یُقَصِّرْ وَلَمْ یَحِلَّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰی کَانَ یَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ فَرَاٰی اَنْ قَدْ قَضٰی طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

پھر وہ وہاں سے نکل گئے اور مقام بیداء پہنچ گئے تو فرمایا: حج اور عمرہ دونوں ایک ہی ہیں میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے تو دونوں چیزیں اپنے ذمہ لازم لازم کر لی ہیں اور میں نے ساتھ ہی ساتھ ایک قربانی کا جانور (اپنے ذمہ لازم کرلیا ہے) منتخب کرلیا ہے اور ساتھ لے کر روانہ ہوگئے جو کہ انہوں نے مقام قدید سے خریدا پھر دونوں کے لئے لبیک کہتے ہوئے مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا اور صفاء اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔ اس سے زیادہ نہیں کیا نہ تو آپؐ نے قربانی فرمائی اور نہ ہی بال منڈائے۔ نہ بال کتروائے اور نہ احرام کھولا یہاں تک کہ قربانی کے دن' پہلے قربانی کی اور سر کے بال منڈوائے (یعنی حلق کرایا) اور خیال ظاہر فرمایا کہ طواف اول سے حج اور عمرہ دونوں کا طواف ادا ہوگیا۔ اس کے بعد فرمایا: رسول کریمؐ نے اسی طریقہ سے عمل فرمایا تھا۔

۱۳۸۶: باب کَیْفَ التَّلْبِیَةُ

باب: کیفیت تلبیہ سے متعلق احادیث

۲۷۵۱: اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اِنَّ سَالِمًا اَخْبَرَنِیْ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُهِلُّ یَقُوْلُ لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَرْکَعُ بِذِی الْحُلَیْفَةِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَةِ اَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ.

۲۷۵۱: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو اس طریقہ سے تلبیہ کہتے ہوئے سنا: لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ...... یعنی ''اے اللہ عزوجل میں حاضر ہوں' اے اللہ میں حاضر ہوں' اے اللہ میں حاضر ہوں۔ تمام قسم کی تعریف اور تمام قسم کی نعمتیں تیرے ہی واسطے ہیں اور شہنشاہیت بھی تیری ہی قائم ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے'' اور حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ مقام ذوالحلیفہ میں دو رکعت ادا فرمانے کے بعد اپنے اونٹ کو کھڑا کرتے اور ذوالحلیفہ کی مسجد کے نزدیک ہی مذکورہ بالا کلمات فرماتے۔

۲۷۵۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَکَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ زَیْدًا وَاَبَا بَکْرٍ اِبْنَیْ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا نَافِعًا یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ اَنَّهُ کَانَ یَقُوْلُ

۲۷۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا:

لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ.

وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ۔

۲۷۵۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ.

۲۷۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طریقہ سے لبیک پڑھتے تھے: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ۔

۲۷۵۴: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ وَزَادَ فِيْهِ ابْنُ عُمَرَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

۲۷۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ اس طریقہ سے تھا: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس میں ان الفاظ کا اضافہ فرماتے لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ...... یعنی میں حاضر ہوں' اے اللہ میں حاضر ہوں۔ میری نیک بختی' تیری فرمانبرداری میں ہے اور تمام کی تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے رغبت بھی تیری ہی طرف سے ہے اور عمل بھی تیرے ہی واسطے ہے۔

۲۷۵۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ.

۲۷۵۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طریقہ سے پڑھتے تھے: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ'......۔

۲۷۵۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ قَالَ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَ هٰذَا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ اِلَّا عَبْدَالْعَزِيْزِ رَوَاهُ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْهُ مُرْسَلًا.

۲۷۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طریقہ سے تلبیہ کہتے تھے: لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ عبدالعزیز کے علاوہ بھی کسی دوسرے راوی نے حضرت عبداللہ بن فضل سے متصل سند کے ساتھ روایت نقل کی ہو۔ اسمٰعیل بن امیہ نے اس کو ان سے ہی مرسلاً نقل اور روایت فرمایا ہے۔

۱۳۸۷: باب رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْاِهْلَالِ

باب: تلبیہ کے وقت آواز بلند کرنا

۲۷۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا

۲۷۵۷: حضرت خلاد بن سائب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ

سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّآئِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ جَآءَ نِیْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لِیْ يَا مُحَمَّدُ مُرْ اَصْحَابَكَ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ.

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک روز حضرت جبرئیل امین علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد ﷺ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرما دیں کہ وہ حضرات (تلبیہ) لبیک اُونچی آواز سے پڑھا کریں۔

۱۳۸۸: باب الْعَمَلُ فِی الْاِهْلَالِ

باب: وقت تلبیہ

۲۷۵۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالسَّلَامِ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ.

۲۷۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرنے کے بعد تلبیہ پڑھا۔

۲۷۵۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَآءِ ثُمَّ رَكِبَ وَصَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَآءِ وَاَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ.

۲۷۵۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے مقام بیداء پر نماز ظہر ادا فرمائی اس کے بعد آپ ﷺ سوار ہوئے اور آپ ﷺ بیداء کے پہاڑ پر چڑھنے کے بعد حج اور عمرہ دونوں کے لئے تلبیہ پڑھا یعنی آپ ﷺ نماز ظہر سے فارغ ہو گئے تھے۔

۲۷۶۰: اَخْبَرَنِیْ عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ ابْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ فِیْ حَجَّةِ النَّبِیِّ ﷺ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلّٰى وَهُوَ صَامِتٌ حَتّٰى اَتَى الْبَيْدَآءَ.

۲۷۶۰: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ جابر رضی اللہ عنہ سے حج نبوی کے بارے میں روایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جس وقت رسول کریم ﷺ مقام ذوالحلیفہ پہنچے اور آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی تو آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ جس وقت مقام بیداء پہنچ گئے تو آپ ﷺ نے لبیک کہنا شروع کیا۔

۲۷۶۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِیْ تَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ مَّسْجِدِ ذِی الْحُلَيْفَةِ.

۲۷۶۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: تم لوگوں کا یہی (مقام) بیداء ہے کہ جس کے بارے میں تم لوگ رسول کریم ﷺ پر جھوٹ باندھتے تھے (یعنی آپ ﷺ کی جانب غلط بات منسوب کرتے تھے) آپ ﷺ نے مقام ذوالحلیفہ سے تلبیہ پڑھنے کا آغاز فرمایا تھا۔

۲۷۶۲: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهٗ بِذِی

۲۷۶۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذوالحلیفہ ایک اونٹنی پر سوار ہونے کے بعد جس وقت وہ اونٹنی سیدھی کھڑی ہو جاتی تو لبیک پڑھتے۔

الْحُلَیْفَةِ ثُمَّ یُهِلُّ حِیْنَ تَسْتَوِیْ بِهٖ قَآئِمَةً.

۲۷۶۳: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَیْبٌ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ ح وَاَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ یُخْبِرُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَهَلَّ حِیْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ.

۲۷۶۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ دوران حج رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تلبیہ پڑھتے یعنی لَبَّیک کہتے کہ جس وقت اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر سیدھی کھڑی ہوتی۔

۲۷۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ وَابْنُ جُرَیْجٍ وَابْنُ اِسْحٰقَ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ جُرَیْجٍ قَالَ قُلْتُ لِاِبْنِ عُمَرَ رَاَیْتُكَ تُهِلُّ اِذَا اسْتَوَتْ بِكَ نَاقَتُكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُهِلُّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ وَانْبَعَثَتْ.

۲۷۶۴: حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ ﷺ اس وقت اور اس کیفیت میں تلبیہ پڑھتے کہ جس وقت آپ ﷺ کی اونٹنی آپ ﷺ کو لے کر کھڑی ہوتی۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ بھی اسی وقت تلبیہ پڑھتے کہ جس وقت اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر کھڑی ہوتی اور روانہ ہوتی۔

۱۳۸۹: باب اِهْلَالُ النُّفَسَآءِ

باب: جس خاتون کو نفاس جاری ہو وہ کس طریقہ سے لبیک پڑھے؟

۲۷۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَکَمِ عَنْ شُعَیْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ سِنِیْنَ لَمْ یَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ فَلَمْ یَبْقَ اَحَدٌ یَقْدِرُ اَنْ یَّاْتِیَ رَاکِبًا اَوْ رَاجِلًا اِلَّا قَدِمَ فَتَدَارَكَ النَّاسُ لِیَخْرُجُوْا مَعَهٗ حَتّٰی جَآءَ ذَا الْحُلَیْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْتَسِلِیْ وَاسْتَثْفِرِیْ بِثَوْبٍ ثُمَّ اَهِلِّیْ فَفَعَلَتْ مُخْتَصَرٌ.

۲۷۶۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے نو سال تک حج نہیں فرمایا پھر دسویں سال اعلان کیا گیا کہ رسول کریم ﷺ اس سال حج ادا فرمائیں گے۔ اس وجہ سے جس آدمی میں بھی سوار ہونے یا پیدل چلنے کی طاقت تھی وہ شخص لازمی طور سے حاضر ہوا اور لوگ آپ ﷺ کے ہمراہ جانے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں مشغول ہو گئے جس وقت رسول کریم ﷺ مقام ذوالحلیفہ پہنچ گئے تو اسماء بنت عمیس کے محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ولادت مبارکہ ہوئی اور رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کرایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ غسل کرو اور ایک کپڑا رکھ کر لبیک لبیک کہو اس کے بعد انہوں نے اسی طریقہ سے عمل فرمایا (زیر نظر حدیث دراصل طویل حدیث کا خلاصہ ہے)۔

۲۷۶۶: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِیْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَفِسَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ تَسْاَلُهٗ كَیْفَ تَفْعَلُ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتَسْتَثْفِرَ بِثَوْبِهَا وَتُهِلَّ.

۲۷۶۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء بن عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جنم دیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرایا کہ اب کیا کیا جائے؟ آپ ﷺ نے ان کو غسل کر کے کپڑا باندھنے اور تلبیہ پڑھنے کا حکم فرمایا۔

۱۳۹۰: باب فِی الْمُهِلَّةِ بِالْعُمْرَةِ تَحِیْضُ وَ تَخَافُ فَوْتَ الْحَجِّ

باب: اگر کسی خاتون نے عمرہ ادا کرنے کے لئے تلبیہ پڑھا اور اس کو حیض کا سلسلہ شروع ہو جائے جس کی وجہ سے حج فوت ہونے کا اندیشہ ہو جائے؟

۲۷۶۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْنَا مُهِلِّیْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ مُّفْرَدٍ وَاَقْبَلَتْ عَآئِشَةُ مُهِلَّةً بِعُمْرَةٍ حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكَتْ حَتّٰی اِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّحِلَّ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَكُنْ مَعَهٗ هَدْیٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا قَالَ الْحِلُّ كُلُّهٗ فَوَاقَعْنَا النِّسَآءَ وَتَطَیَّبْنَا بِالطِّیْبِ وَلَبِسْنَا ثِیَابَنَا وَلَیْسَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ عَرَفَةَ اِلَّا اَرْبَعُ لَیَالٍ ثُمَّ اَهْلَلْنَا یَوْمَ التَّرْوِیَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَوَجَدَهَا تَبْكِیْ فَقَالَ مَا شَاْنُكِ فَقَالَتْ شَاْنِیْ اَنِّیْ قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ اُحْلِلْ وَ لَمْ اَطُفْ بِالْبَیْتِ وَالنَّاسُ یَذْهَبُوْنَ اِلَی الْحَجِّ الْاٰنَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ فَاغْتَسِلِیْ ثُمَّ اَهِلِّیْ بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتّٰی اِذَا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ

۲۷۶۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ نبی کریمؐ کے ہمراہ صرف فریضہ حج ادا کرنے کیلئے تلبیہ پڑھتے ہوئے حاضر ہوئے۔ اس وقت عائشہؓ عمرہ کرنے کیلئے تلبیہ پڑھتی ہوئی پہنچ رہی تھیں جس وقت ہم لوگ مقام سرف آ گئے تو ان کو حیض کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ جس وقت ہم لوگ مکہ مکرمہ پہنچ گئے تو ہم نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور کوہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی پھر آپؐ نے ہم لوگوں کو حکم فرمایا: جو شخص اپنے ہمراہ قربانی کا جانور نہیں لایا ہو تو وہ شخص احرام کھول دے۔ اس پر ہم نے دریافت کیا کہ ہمارے واسطے کون کون سے کام حلال ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہر ایک چیز حلال اور جائز ہو جائے گی اس کے بعد ہم لوگوں نے اپنی بیویوں سے ہم بستری بھی کی اور خوشبو کا بھی استعمال کیا اور کپڑے بھی تبدیل کئے جبکہ عرفات کے روز تک صرف چار رات باقی رہی تھیں۔ اسکے بعد ہم لوگوں نے آٹھویں تاریخ کو احرام باندھ لیا۔ جس وقت رسول کریمؐ عائشہؓ کے پاس تشریف لے گئے تو اس وقت وہ رو رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھ کو حیض آنا شروع ہو گیا ہے اور لوگوں نے تو احرام بھی کھول ڈالا ہے اور میں نہ تو خانہ کعبہ کا طواف کر سکی ہوں اور نہ ہی میں نے

وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذٰلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ.

احرام کھولا ہے پھر اب اس وقت لوگ حج کرنے کے لئے پہنچ رہے ہیں۔ اس پر آپؐ نے ارشاد فرمایا: یہ تو (یعنی عورت کے لئے حیض) ایک ایسی شے ہے کہ اللہ عزوجل نے آدم کی لڑکیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے تم لوگ یہ کرو کہ غسل کرنے کے بعد تم حج کرنے کے لئے تلبیہ پڑھو۔ چنانچہ عائشہؓ نے اسی طریقہ سے کیا اور انہوں نے دوران حج تمام ہی مقامات پر قیام فرمایا۔ پھر وہ جس وقت پاک ہو گئیں (یعنی حیض آنا بند ہو گیا اور غسل بھی فرما لیا) تو انہوں نے خانہ کعبہ کا طواف فرمایا اور صفا اور مروہ (پہاڑوں) کے درمیان سعی کی پھر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: تم حج اور عمرہ دونوں سے اب حلال ہو گئی ہو۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! میرے قلب میں یہ خیال آتا ہے کہ میں نے تو حج سے قبل کسی قسم کا طواف نہیں کیا (تو ایسی صورت میں میرا عمرہ کس طریقہ سے ادا ہوا ہو گا؟) اس بات پر آپؐ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے فرمایا: اے عبدالرحمٰن تم ان کو لے کر مقام تنعیم چلے جاؤ اور عمرہ کرنے کی نیت کرا کے لاؤ۔ یہ واقعہ ایام تشریق کے بعد لیلۃ الحصبہ کا واقعہ ہے۔

۲۷۶۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ

۲۷۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہم لوگ رسول کریمؐ کے ہمراہ روانہ ہوئے تو ہم نے عمرہ کرنے کی نیت کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: جو شخص قربانی ہمراہ لے کر جا رہا ہے تو وہ شخص عمرہ اور حج کی نیت کرے اور اس شخص کو چاہیے کہ وہ دونوں کام سے فراغت حاصل کرنے کے بعد تک احرام نہ کھولے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں جس وقت مکہ مکرمہ آئی تو مجھ کو حیض آنا شروع ہو گیا۔ جس کی وجہ سے میں خانہ کعبہ شریف کا اور کوہ صفا و مروہ کی کوشش نہ کر سکی۔ اس حیض اور ماہواری کے شروع ہونے کے بارے میں جس وقت میں نے رسول کریمؐ کے سامنے عرض کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم سر کے بال کھول ڈالو اور تم کنگھا کر لو اور تم حج کی نیت کر و اور عمرہ چھوڑ دو۔ چنانچہ میں نے اسی طریقہ سے کیا۔ چنانچہ میں جس وقت حج سے فارغ ہو چکی تو آنحضرتؐ نے مجھ کو

اَرْسَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاعْتَمَرْتُ قَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِیْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِّنًی لِحَجِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِیْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کے ہمراہ مقام تنعیم بھیج دیا پھر میں نے عمرہ کیا تو رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے پھر جن لوگوں نے صرف عمرہ کرنے کی نیت کی تھی انہوں نے مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف اور سعی کی اور وہ لوگ حلال ہو گئے اور جس وقت منیٰ سے واپس پہنچے تو ایک اور طواف کیا۔ یعنی ان حضرات نے حج اور عمرہ کی نیت کی تھی انہوں نے صرف ایک ہی طواف کیا۔

۱۳۹۱: باب الْاِشْتِرَاطُ فِی الْحَجِّ

باب: حج میں مشروط نیت کرنا

۲۷۶۹: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِیْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ جُبَیْرٍ وَعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ضُبَاعَةَ اَرَادَتِ الْحَجَّ فَاَمَرَهَا النَّبِیُّ اَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

۲۷۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کا ارادہ فرمایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مشروط احرام باندھنے کا حکم فرمایا چنانچہ اس نے اس طریقہ سے عمل کیا۔

۱۳۹۲: باب كَیْفَ یَقُوْلُ اِذَا اشْتَرَطَ

باب: شرط لگاتے وقت کس طرح کہا جائے؟

۲۷۷۰: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ یَزِیْدَ الْاَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ عَنِ الرَّجُلِ یَحُجُّ یَشْتَرِطُ قَالَ الشَّرْطُ بَیْنَ النَّاسِ فَحَدَّثْتُهٗ حَدِیْثَهٗ یَعْنِیْ عِكْرِمَةَ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَیْرِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَتَتِ النَّبِیَّ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَكَیْفَ اَقُوْلُ قَالَ قُوْلِیْ لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ وَمَحِلِّیْ مِنَ الْاَرْضِ حَیْثُ تَحْبِسُنِیْ فَاِنَّ لَكِ عَلٰی رَبِّكِ مَا اسْتَثْنَیْتِ.

۲۷۷۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: ضباعہ بنت زبیر بنت عبدالمطلب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حج کرنے کا ارادہ کرنا چاہتی ہوں میں نیت کس طریقہ سے کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طریقہ سے پڑھو: لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ ...... یعنی اے اللہ! میں حاضر ہوں میرا احرام وہیں تک ہے کہ جس جگہ تو مجھ کو نہ روک دے (یعنی ماہواری وغیرہ آنے کی وجہ سے) اس وجہ سے کہ جو شے تم نے مستثنیٰ کی ہے وہ تم لوگوں کے پروردگار کی وجہ سے ہے۔

۲۷۷۱: اَخْبَرَنِیْ عِمْرَانُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَیْبٌ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوٗسًا وَّعِكْرِمَةَ یُخْبِرَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَتْ ضُبَاعَةُ بِنْتُ الزُّبَیْرِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۲۷۷۱: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ضباعہ بنت حضرت زبیرؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں ایک بیمار خاتون ہوں اور میں حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں مجھ کو کیا کرنا چاہئے۔ آپ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي امْرَاَةٌ ثَقِيْلَةٌ وَ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِيْ اَنْ اُهِلَّ قَالَ اَهِلِّيْ وَاشْتَرِطِيْ اَنَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ.

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم احرام باندھ لو اور تم اس شرط کے ساتھ نیت کر لو کہ میرا احرام اس جگہ تک ہے کہ جس جگہ تک تو مجھ کو منع کرے۔

۲۷۷۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَآئِشَةَ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى ضُبَاعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ شَاكِيَةٌ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ الْحَجَّ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ اِنَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ تَحْبِسُنِيْ قَالَ اِسْحٰقُ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ عَآئِشَةَ هِشَامٌ وَالزُّهْرِيُّ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ مَعْمَرٍ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ.

۲۷۷۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک بیمار خاتون ہوں اور حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم حج کرو اور تم اس طریقہ سے حج کرنے کی نیت کر لو کہ میں وہاں پر احرام کھول دوں گی کہ جس جگہ تو نے مجھ کو روک دیا ہے۔

۱۳۹۳: باب مَا يَفْعَلُ مَنْ حُبِسَ عَنِ الْحَجِّ وَلَمْ يَكُنِ اشْتَرَطَ

باب: اگر کسی نے بوقت احرام کوئی دوسرے رکن کی شرط نہ رکھی ہو اور اتفاقاً وہ حج کرنے سے رک جائے؟

۲۷۷۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُنْكِرُ الْاِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُوْلُ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا وَيُهْدِيْ وَيَصُوْمُ اِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا.

۲۷۷۳: حضرت سالم فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حج میں مشروط نیت کو درست خیال نہیں فرماتے تھے ان کی رائے تھی کہ کیا تم لوگوں کیلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں اگر تم میں سے کسی کو حج سے روک دیا جائے تو وہ طواف اور سعی کرنے کے بعد ہر چیز سے حلال ہو جائے وہ احرام کھول دے اور آئندہ سال حج کی قضا کرے پھر قربانی دے یا اگر میسر نہ ہو تو روزے رکھے۔

۲۷۷۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُنْكِرُ الْاِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُوْلُ مَا

۲۷۷۴: حضرت سالم اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ حج میں مشروط کو جائز نہیں خیال کرتے تھے ان کا کہنا تھا کیا تمہارے واسطے رسول کریم ﷺ کی سنت کافی نہیں ہے کہ آپ ﷺ

حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَمْ يَشْتَرِطْ فَاِنْ حَبَسَ اَحَدَكُمْ حَابِسٌ فَلْيَاْتِ الْبَيْتَ فَلْيَطُفْ بِهٖ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لْيَحْلِقْ اَوْ ثُمَّ لْيُحْلِلْ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

نے مشروط نہیں لگائی تھی چنانچہ اگر کوئی آدمی کسی وجہ سے حج نہ ادا کر سکے تو اسکو چاہئے کہ وہ آنے کے بعد بیت اللہ کا طواف اور سعی کرے اسکے بعد اس کو سر منڈانا (حلق کرانا) چاہئے یا بال کتروائے اور احرام کھول دے اسکے بعد آئندہ سال حج کی قضا کرے۔

۱۳۹۴: باب اِشْعَارُ الْهَدْيِ

باب: قربانی کرنے کے لئے بھیجے گئے جانوروں کے شعار سے متعلق

۲۷۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ح وَاَنْبَاَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِيْ بِضْعِ عَشَرَةِ مِائَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَ وَ اَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ مُخْتَصَرٌ.

۲۷۷۵: حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت مروان بن حکم فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے موقعہ پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی (یعنی قربانی کے جانور) کی تقلید کی (یعنی اس کے گلے میں ہار پہنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کرنے کے لئے احرام باندھا)۔

شعار کیا ہے اور تقلید کا مفہوم:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں تقلید کا تذکرہ ہے جس کا مطلب ہے قربانی کے جانور کے گلے میں ہار وغیرہ ڈالنا۔ جس سے لوگ یہ سمجھ جائیں کہ یہ قربانی کا جانور (یعنی ہدی) ہے اور اس کا دستور دورِ جاہلیت سے چلا آرہا تھا اس لئے کہ عرب میں عام طور سے قتل و غارت گری کا سلسلہ جاری رہتا تھا لیکن قربانی کے جانور کا سب لوگ ہی احترام کرتے تھے بہر حال مذکورہ طریقہ کے علاوہ عرب میں ایک طریقہ شعار کا بھی رائج تھا جس کی یہ صورت ہوتی تھی کہ اونٹ کی دائیں جانب نیزہ سے ایک زخم لگاتے۔ چنانچہ یہ طریقہ آج بھی جمہور کے نزدیک مسنون ہے۔ لیکن شعار کے بارے میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف یہ بات منسوب ہے کہ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے شعار کو مکروہ فرمایا ہے لیکن اس کی حقیقت یہ ہے کہ دراصل حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں لوگ شعار کرنے میں حد سے تجاوز کر گئے تھے۔ حالانکہ شریعت میں شعار کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ قربانی کے جانور کے ہلکا سا زخم نشان نما لگا دیا جائے جس سے یہ ظاہر ہو جائے کہ یہ جانور حج میں قربانی سے متعلق ہے لیکن اس زمانہ میں لوگ زخم لگانے کے ساتھ ساتھ جانور کا گوشت بھی کاٹ ڈالتے تھے جس سے جانور کو تکلیف ہونا قدرتی بات ہے

اس وجہ سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے شعار کو مکروہ فرمایا۔ فتح الملہم شرح مسلم اور درس ترمذی از ص ۱۶۷ تا ۱۷۳۔ جلد نمبر ۳۔
اس مسئلہ کی مع حوالہ جات کافی تفصیل بیان فرمائی گئی ہے تفصیل کیلئے مذکورہ حوالہ جات سے رجوع فرمائیں۔

۲۷۷۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنِي اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْعَرَ بُدْنَهُ.

۲۷۷۶: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کا شعار فرمایا۔

۱۳۹۵: باب اَيُّ الشِّقَّيْنِ يُشْعِرُ

باب: کس طرف سے شعار کرنا چاہئے

۲۷۷۷: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْعَرَ بُدْنَهُ مِنَ الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَاَشْعَرَهَا.

۲۷۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کا شعار دائیں طرف سے فرمایا اور اپنی انگلی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا خون صاف فرمایا۔

۱۳۹۶: باب سَلْتِ الدَّمِ عَنِ الْبُدْنِ

باب: قربانی کے جانور سے خون صاف کرنے کے بارے میں

۲۷۷۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ لَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ اَمَرَ بِبَدَنَتِهٖ فَاُشْعِرَ فِيْ سَنَامِهَا مِنَ الشِّقِّ الْاَيْمَنِ ثُمَّ سَلَتَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَآءِ اَهَلَّ.

۲۷۷۸: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریمؐ مقام ذوالحلیفہ میں تھے تو آپؐ نے اپنی قربانی کے جانور کے شعار کا حکم فرمایا چنانچہ اس جانور کے دائیں طرف کے کوہان میں شعار فرمایا گیا۔ اسکے بعد آپؐ نے اس کا خون صاف فرمایا اور اس جانور کے گلے میں دو جوتے لٹکائے پھر جس وقت آپؐ کی اونٹنی آپؐ کو لے کر مقام بیداء پر سیدھی کھڑی ہوئی تو آپؐ نے تلبیہ پڑھا۔

۱۳۹۷: باب فَتْلُ الْقَلَآئِدِ

باب: (قربانی کے جانور کا) ہار بٹنے سے متعلق احادیث

۲۷۷۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَاَفْتِلُ قَلَائِدَهَدْيِهٖ ثُمَّ لَايَجْتَنِبُ شَيْئًا مِّمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ.

۲۷۷۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے (مکہ مکرمہ) ہدی (یعنی قربانی کا جانور) بھیجتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے جانور کا ہار بٹا کرتی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان اشیاء سے پرہیز نہیں فرمایا کرتے تھے کہ جس سے کہ محرم پرہیز کرتا ہے۔

۲۷۸۰: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ

۲۷۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول

اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلاَئِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يَاْتِيْ مَايَاْتِي الْحَلاَلُ قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ.

کریم ﷺ کی ہدی کے لئے ہار بٹا کرتی تھی اور آپ ﷺ ان کو بھیج دیتے تھے اور اس کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کام کرتے رہتے کہ جو کام ایک غیر محرم کرتا ہے یہاں تک کہ ہدی اپنی جگہ پہنچتی۔

۲۷۸۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنْتُ لَاَفْتِلُ قَلاَئِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ يُقِيْمُ وَلَا يُحْرِمُ.

۲۷۸۱: حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار بٹا کرتی تھی اور اس کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام نہ باندھتے تھے اور مقیم رہتے۔

۲۷۸۲: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّعِيْفُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ الْقَلاَئِدَ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهٗ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يُقِيْمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِّمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ.

۲۷۸۲: حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار بٹا کرتی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گلے میں لٹکایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہدی روانہ فرماتے لیکن اس کے بعد احرام نہیں باندھتے تھے اور مقیم رہتے۔

۲۷۸۳: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَفْتِلُ قَلاَئِدَ الْغَنَمِ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ يَمْكُثُ حَلاَلًا.

۲۷۸۳: حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: میں رسول کریم ﷺ کی بکریوں کے لئے ہار بٹا کرتی تھی۔ جو آپ ﷺ قربانی کے لئے مکہ بھیجتے تھے۔ اس کے بعد آپ ﷺ ان کو بھیجنے کے بعد حلال ہی رہتے (اور حالت غیر محرم میں جو افعال ہوتے ہیں وہ کرتے)۔

۱۳۹۸: باب مَا يُفْتَلُ مِنْهُ الْقَلاَئِدُ

باب: قربانی کے جانور کے ہار کس چیز سے بانٹے جائیں اس سے متعلق

۲۷۸۴: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَنٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلاَئِدَ مِنْ عِهْنٍ قَالَ عِنْدَنَا ثُمَّ اَصْبَحَ فِيْنَا فَيَاْتِيْ مَا يَاْتِي الْحِلاَلُ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَا يَاْتِي الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ.

۲۷۸۴: حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: میں نے ان ہاروں کو اس اُون سے بٹا تھا جو کہ ہمارے پاس تھی۔ پھر صبح ہوئی تو رسول کریم ﷺ وہ تمام افعال انجام دیتے جو کہ بغیر احرام کے لوگ انجام دیتے ہیں اسی طریقہ سے وہ افعال بھی کرتے جو کہ مرد اپنی اہلیہ سے کرتا ہے۔ (یعنی ہم بستری وغیرہ)

۱۳۹۹: باب تَقْلِيْدُ

باب: (قربانی کے جانور یعنی) ہدی کے گلے میں کچھ

الْهَدْىِ

لٹکانے سے متعلق احادیث

۲۷۸۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَانُ النَّاسِ قَدْ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِیْ فَلَا اُحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ۔

۲۷۸۵: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کی وجہ کیا ہے کہ لوگوں نے عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول دیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں کھولا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تو اپنے بالوں کو جما لیا ہے اور (قربانی کے جانور) ہدی کے گلے میں ہار پہنا دیا ہے اس وجہ سے میں قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولوں گا۔

۲۷۸۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ لَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ اَشْعَرَ الْهَدْیَ فِیْ جَانِبِ السَّنَامِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ اَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ وَقَلَّدَهٗ نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَآءَ لَبّٰى وَاَحْرَمَ عِنْدَ الظُّهْرِ وَ اَهَلَّ بِالْحَجِّ۔

۲۷۸۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذوالحلیفہ پہنچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کے دائیں طرف کوہان میں اشعار کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے خون صاف فرمایا پھر اس میں دو جوتوں کا ہار ڈالا پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے جس وقت اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر مقامِ بیداء پر سیدھی کھڑی ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ پڑھی پھر بوقت ظہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا اور حج کرنے کی نیت کی۔

۱۴۰۰: باب تَقْلِيْدُ الْاِبِلِ

باب: اونٹ کے گلے میں ہار ڈالنا

۲۷۸۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَآئِدَ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَیَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَاَشْعَرَهَا وَوَجَّهَهَا اِلَى الْبَيْتِ وَبَعَثَ بِهَا وَاَقَامَ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَیْءٌ كَانَ لَهٗ حَلَالًا۔

۲۷۸۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول کریمؐ کی قربانی کیلئے جانوروں کے ہار اپنے ہاتھوں سے بٹے۔ اسکے بعد آپؐ نے ان کو ان کے گلے میں ڈالا اور ان ہدی کے جانوروں کا شعار (نشان زدہ) فرمایا اور ان جانوروں کو آپؐ نے خانہ کعبہ کی جانب روانہ فرما دیا اور آپؐ وہاں پر ہی (یعنی مدینہ منورہ) ہی میں تشریف فرما رہے اور آپؐ نے وہ چیزیں اپنے اوپر حرام نہیں فرمائیں جو کہ احرام باندھنے والوں پر حرام ہوتی ہیں۔

۲۷۸۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَآئِدَ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِّنَ الثِّيَابِ۔

۲۷۸۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہار بٹے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد بھی نہ تو احرام باندھے اور نہ ہی سلے ہوئے کپڑے پہننے چھوڑے۔

۱۴۰۱: باب تَقْلِيْدُ الْغَنَمِ

باب: بکریوں کے گلے میں ہار لٹکانے سے متعلق

۲۷۸۹: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَآئِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَنَمًا.

۲۷۸۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لئے بھیجی جانے والی بکریوں کے ہار بٹا کرتی تھی۔

۲۷۹۰: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُهْدِي الْغَنَمَ.

۲۷۹۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہدی میں بکریاں روانہ فرمایا کرتے تھے۔

۲۷۹۱: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدٰى مَرَّةً غَنَمًا وَقَلَّدَهَا.

۲۷۹۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ نے بکریاں قربانی کے لئے مکہ مکرمہ بھیجیں اور ان کے گلے میں ہار لٹکائے۔ گلے میں ہار ڈالنے کی وجہ یہ ہے تا کہ اُن کے قربانی کا جانور ہونا واضح ہو جائے کیونکہ مشرکین بھی ہدی کے جانور کا احترام کرتے تھے۔

۲۷۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَآئِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ.

۲۷۹۲: حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے لئے مکہ روانہ کی جانے والی بکریوں کے ہار بنا کرتی تھی اور آپ ﷺ ان کو روانہ فرمانے کے بعد بھی احرام نہیں باندھا کرتے تھے۔

۲۷۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَآئِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ.

۲۷۹۳: حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے لئے مکہ روانہ کی جانے والی بکریوں کے ہار بٹا کرتی تھی اور آپ ﷺ ان کو روانہ فرمانے کے بعد بھی احرام نہیں باندھا کرتے تھے۔

۲۷۹۴: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ح وَاَنْبَاَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ بْنِ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْمَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۲۷۹۴: امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریوں کے گلے میں ہار ڈالتے (یعنی ان کی تقلید کرتے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مکہ مکرمہ روانہ فرماتے اور احرام نہیں باندھا کرتے تھے۔

جُحَادَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاةَ فَيُرْسِلُ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَلَالًا لَمْ يُحْرِمْ مِّنْ شَيْءٍ.

۱۴۰۲: باب تَقْلِيْدُ الْهَدْيِ نَعْلَيْنِ

باب: ہدی کے گلے میں دو جوتے لٹکانے سے متعلق

۲۷۹۵: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ اَشْعَرَ الْهَدْيَ مِنْ جَانِبِ السَّنَامِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ اَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ ثُمَّ قَلَّدَهُ نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَآءَ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ عِنْدَ الظُّهْرِ وَاَهَلَّ بِالْحَجِّ.

۲۷۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مقام ذوالحلیفہ پہنچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کی دائیں جانب سے اس کے کوہان میں شعار فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا خون صاف فرمایا اور اس کے گلے میں دو جوتے لٹکائے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے جس وقت وہ اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر مقام بیداء پر سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے کے لئے لبیک فرمایا نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز کے وقت احرام باندھا۔

۱۴۰۳: باب هَلْ يُحْرِمُ اِذَا قَلَّدَ

باب: اگر قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالے تو کیا اس وقت احرام بھی باندھے؟

۲۷۹۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا كَانُوْا حَاضِرِيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ بَعَثَ بِالْهَدْيِ فَمَنْ شَآءَ اَحْرَمَ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَ.

۲۷۹۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی بھیجی تو ہم لوگ مدینہ منورہ میں موجود تھے۔ چنانچہ جس شخص کا دل چاہا اس نے احرام باندھ لیا اور جس کا دل چاہا اس نے نہیں باندھا۔

۱۴۰۴: باب هَلْ يُوْجِبُ تَقْلِيْدُ الْهَدْيِ اِحْرَامًا

باب: کیا قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالنے پر احرام باندھنا لازم ہے؟

۲۷۹۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِيَدَيَّ ثُمَّ يُقَلِّدُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ بِيَدِهٖ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا مَعَ اَبِيْ فَلَا يَدَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا

۲۷۹۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لئے میں ہار بٹا کرتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہدی کے جانور میں وہ ہار لٹکا کر میرے والد ماجد (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے ساتھ روانہ فرماتے اور پروردگار کی حلال کی ہوئی اشیاء میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شے نہ چھوڑتے یہاں تک کہ جانور ذبح کر

اَحَلَّهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ حَتّٰی يَنْحَرَ الْهَدْیَ.

دیئے جاتے۔

۲۷۹۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَقُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ.

۲۷۹۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے (جانور کے) ہار بٹا کرتی تھی اور ان کو روانہ کرنے کے بعد بھی ان اشیاء میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پرہیز نہیں فرماتے تھے کہ جن اشیاء سے محرم کے لئے بچنا لازم ہے۔

۲۷۹۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا وَلَا نَعْلَمُ الْحَجَّ يُحِلُّهٗ اِلَّا الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ.

۲۷۹۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے جانور کے لئے ہار بٹا کرتی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی شے سے نہیں بچا کرتے تھے اور ہم لوگ اس بات سے واقف نہیں تھے کہ حج کرنے والا شخص طواف کے علاوہ کسی اور شے سے حلال ہوتا ہے۔

۲۸۰۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنْتُ لَاَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَيَخْرُجُ بِالْهَدْیِ مُقَلَّدًا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُقِيْمٌ مَّا يَمْتَنِعُ مِنْ نِّسَآئِهٖ.

۲۸۰۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لئے ہار بٹا کرتی تھی اور وہ ہار اس ہدی کے گلے میں ڈال کر اس کو روانہ کر دیا جاتا پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقیم رہتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے (ان دنوں) پرہیز نہیں فرماتے تھے۔

۲۸۰۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِیْ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يُقِيْمُ فِيْنَا حَلَالًا.

۲۸۰۱: اس حدیث کا مضمون سابقہ حدیث کے مطابق ہے البتہ اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ وہ بکریاں تھیں۔

۱۴۰۵: بَاب سَوْقُ الْهَدْیِ

باب: قربانی کے جانور کو ساتھ لے جانے سے متعلق

۲۸۰۲: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبُ ابْنُ اِسْحٰقَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَعْفَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَهٗ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَاقَ هَدْيًا فِیْ حَجِّهٖ.

۲۸۰۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج ادا کرنے کے لئے قربانی کا جانور ساتھ لے گئے۔

۱۴۰۶: بَاب رُكُوْبُ الْبُدْنَةِ

باب: ہدی کے جانور پر سوار ہونا

۲۸۰۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۲۸۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ایک شخص کو ہدی کے اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا تو ارشاد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ.

فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ یہ (جانور) تو ہدی کے لئے ہے۔ آپ ﷺ نے دوسری یا تیسری مرتبہ یہ بھی ارشاد فرمایا: تم ہلاک ہو جاؤ تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

خلاصة الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کے جانور پر سوار ہونا درست ہے اور آپ ﷺ نے مذکورہ بالا جملہ توجہ دلانے کے لئے فرمایا جیسا کہ اُردو میں کسی کو توجہ دلانے کے لئے کہا جاتا ہے تیرا بھلا ہو۔

۲۸۰۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ.

۲۸۰۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک آدمی کو ہدی کا اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: تم سوار ہو جاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا: یہ تو ہدی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوار ہو جاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یہ ہدی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے چوتھی مرتبہ ارشاد فرمایا: تمہاری ہلاکت ہو تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

۱۴۰۷: باب رُكُوْبُ الْبَدَنَةِ لِمَنْ جَهَدَهُ الْمَشْيُ

باب: جو شخص تھک جائے وہ ہدی کے جانور پر سوار ہو سکتا ہے

۲۸۰۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً وَقَدْ جَهَدَهُ الْمَشْيُ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَاِنْ كَانَتْ بَدَنَةً.

۲۸۰۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ہدی کا اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا وہ آدمی تھک گیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یہ تو قربانی کرنے کے لئے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی اس پر سوار ہو جاؤ اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۴۰۸: باب رُكُوْبُ الْبَدَنَةِ بِالْمَعْرُوْفِ

باب: بوقت ضرورت ہدی کے جانور پر سوار ہونے کے بارے میں

۲۸۰۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوالزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَسْاَلُ عَنْ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا.

۲۸۰۶: حضرت ابو زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہدی کے جانور پر سوار ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم مجبور ہو جاؤ تو تم اس پر دستور اور قاعدہ کے موافق سوار ہو سکتے ہو یہاں تک کہ تم کو کوئی دوسری سواری حاصل ہو جائے۔

۱۴۰۹: باب اِبَاحَةُ فَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَّمْ يَسُقِ الْهَدْيَ

باب: جو آدمی ساتھ میں ہدی نہیں لے گیا ہو تو وہ شخص احرام حج توڑ کر احرام کھول سکتا ہے اس سے متعلقہ

حدیث

۲۸۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ اَنْ يَّحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَآءُهٗ لَمْ يَسُقْنَ فَاَحْلَلْنَ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ وَ اَرْجِعُ اَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ اَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِيْ مَعَ اَخِيْكِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّيْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانُ كَذَا وَكَذَا۔

۲۸۰۷: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگ نبیؐ کے ہمراہ صرف حج کرنے کی نیت وارادہ سے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے جس وقت ہم لوگ مکہ مکرمہ پہنچ گئے تو ہم لوگوں نے طواف کیا اور آپؐ نے حکم فرمایا کہ جس شخص کے ساتھ ہدی نہ ہو تو وہ شخص احرام کھول ڈالے۔ چنانچہ اس حکم پر جو شخص ہدی کو ساتھ لے کر نہیں آیا تھا وہ حلال ہو گیا۔ اس وقت ازواجؓ بھی اپنے اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے کر نہیں آئی تھیں۔ اس وجہ سے وہ بھی حلال ہو گئیں۔ عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ چونکہ مجھ کو حیض آ گیا تھا اس وجہ سے میں خانہ کعبہ کا طواف نہ کر سکی تھی۔ اس وجہ سے حصب والی رات میں' میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! لوگ حج اور عمرہ دونوں سے فراغت کے بعد واپس آئیں گے اور میں صرف حج ہی کر کے واپس ہوں گی؟ اس پر آپؐ نے ارشاد فرمایا: جس وقت ہم لوگ مکہ پہنچے تو تم نے طواف قدوم نہیں کیا تھا؟ اس پر میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: پھر تم اپنے بھائی کے ہمراہ مقام تنعیم پہنچ جاؤ اور تم عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد آنا۔ اسکے بعد تم مجھ سے فلاں جگہ ملاقات کرنا۔

۲۸۰۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا نُرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ اَنْ يُّقِيْمَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْيٌ اَنْ يَّحِلَّ.

۲۸۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف حج کرنے کی نیت سے روانہ ہوئے۔ اس وجہ سے جس وقت ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچ گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جو شخص اپنے ساتھ ہدی لے کر نہیں آیا تو وہ شخص حالت احرام ہی میں رہے۔

۲۸۰۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ

۲۸۰۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگوں نے صرف حج کا احرام باندھا اس کے ساتھ ہم نے کسی دوسری چیز کی نیت نہیں کی تھی

قَالَ اَهْلَلْنَا اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُهُ خَالِصًا وَحْدَهُ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِى الْحِجَّةِ فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحِلُّوْا وَاجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَبَلَغَهُ عَنَّا اَنَّا نَقُوْلُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ فَنَرُوْحَ اِلٰى مِنًى وَ مَذَاكِيْرُنَا تَقْطُرُ مِنَ الْمَنِيِّ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا فَقَالَ قَدْ بَلَغَنِى الَّذِىْ قُلْتُمْ وَاِنِّىْ لَاَبَرُّكُمْ وَاَتْقَاكُمْ وَلَوْلَا الْهَدْىُ لَحَلَلْتُ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِىْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ قَالَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا اَنْتَ قَالَ وَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَءَيْتَ عُمْرَتَنَا هٰذِهٖ لِعَامِنَا هٰذَا اَوْ لِلْاَبَدِ قَالَ هِىَ لِلْاَبَدِ.

چنانچہ جس وقت ہم لوگ چار ذوالحجہ کی صبح کو مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے حج کی نیت سے حلال ہو جاؤ اور تم عمرہ کر لو۔ پھر آپ ﷺ کو ہم لوگوں کی یہ بات پہنچ گئی جس وقت عرفہ کے دن کے (صرف) پانچ دن باقی رہ گئے تو رسول کریمؐ نے ہم لوگوں کو احرام کھول دینے کا حکم فرمایا کہ اس طریقہ سے کہ جس وقت ہم لوگ منیٰ پہنچیں گے تو ہم لوگوں کے عضو تناسل سے منی نکل رہی ہوگی۔ (یعنی ہم لوگ ہم بستری کرنے کے فوراً بعد بحالت احرام حج کرنے کیلئے روانہ ہوں گے) اس بات پر نبی ﷺ کھڑے ہوگئے اور آپؐ نے خطاب بھی فرمایا آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے جو کچھ کہا ہے اس کا مجھے علم ہو گیا ہے میں تم لوگوں سے زیادہ نیک عمل اور پرہیزگار ہوں لیکن اگر میرے ہمراہ ہدی نہیں ہوتی تو میں بھی حلال ہوتا اور اگر مجھ کو پہلے ہی سے اس چیز کا علم ہو جاتا کہ جس چیز کا مجھ کو اب علم ہوا ہے تو میں ساتھ میں ہدی لے کر نہ آتا۔ پھر جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ ملک یمن سے تشریف لائے تو رسول کریمؐ نے ان سے دریافت فرمایا: تم نے کس چیز کی نیت کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا جس چیز کی رسول کریمؐ نے نیت فرمائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس کے بعد تم لوگ قربانی کا جانور دو اور تم لوگ اس طریقہ سے احرام کی حالت میں رہو پھر سراقہ بن مالک نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا ہمارا یہ عمرہ صرف اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہمیشہ کے واسطے۔

۲۸۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ عُمْرَتَنَا هٰذِهٖ لِعَامِنَا اَمْ لِاَبَدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هِىَ لِاَبَدٍ.

۲۸۱۰: حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے بھی حج تمتع فرمایا اور ہم لوگوں نے بھی حج تمتع کیا پھر ہم نے عرض کیا کہ یہ خاص طریقہ سے ہمارے واسطے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لئے ہے۔

۲۸۱۱: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ سُرَاقَةُ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا اَلَنَا

۲۸۱۱: حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم نے بھی حج تمتع فرمایا اور ہم نے بھی حج تمتع کیا پھر ہم نے عرض کیا: یہ صرف اور خاص ہم لوگوں کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد

خَاصَّةً اَمْ لِاَبَدٍ قَالَ بَلْ لِاَبَدٍ.

فرمایا: ہمیشہ کے لئے ہے۔

۲۸۱۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ وَهُوَ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفَسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لَنَا خَاصَّةً.

۲۸۱۲: حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا حج کا توڑ دینا صرف ہم ہی لوگوں کے لئے ہے یا عام لوگوں کے لئے بھی یہ ہی حکم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ خاص طریقہ سے ہم لوگوں کے لئے ہے۔

۲۸۱۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَعَيَّاشٌ الْعَامِرِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ فِيْ مُتْعَةِ الْحَجِّ قَالَ كَانَتْ لَنَا رُخْصَةً.

۲۸۱۳: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حج تمتع خاص طریقہ سے ہم لوگوں کے لئے بطور رخصت کے تھا۔ (یعنی ہمارے لیے اس کی اجازت تھی)۔

۲۸۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالْوَارِثِ بْنَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ فِيْ مُتْعَةِ الْحَجِّ لَيْسَتْ لَكُمْ وَلَسْتُمْ مِّنْهَا فِيْ شَيْءٍ اِنَّمَا كَانَتْ رُخْصَةً لَّنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۲۸۱۴: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حج تمتع (خاص طریقہ سے) تم لوگوں کے لئے نہیں ہے اور نہ ہی اس کا کوئی تعلق تم لوگوں سے ہے بلکہ یہ تو ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے اجازت کے طریقہ پر تھا۔

۲۸۱۵: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كَانَتِ الْمُتْعَةُ رُخْصَةً لَّنَا.

۲۸۱۵: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حج تمتع صرف ہم لوگوں کے لئے بطور رخصت کے تھا (یعنی ہمارے لئے اس کی اجازت تھی)۔

۲۸۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهَلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَاِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ فَقُلْتُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَجْمَعَ الْعَامَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَوْ كَانَ اَبُوْكَ لَمْ يَهُمَّ بِذٰلِكَ قَالَ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ لَنَا خَاصَّةً.

۲۸۱۶: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی شعثاء فرماتے ہیں ایک دفعہ میں حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت ابراہیم تیمی کے ساتھ تھا کہ ان کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس سال حج اور عمرہ ساتھ ہی ساتھ ادا کرلوں اس پر حضرت ابراہیم کہنے لگ گئے اگر تمہارے والد ماجد حیات ہوتے تو وہ اس طریقہ سے نہ سوچتے (یعنی ان کی یہ رائے نہ ہوتی) حضرت ابراہیم نے اپنے والد ماجد کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل فرمایا کہ حج تمتع مخصوص طور پر ہم لوگوں کے لئے تھا۔

۲۸۱۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْاَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ وُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوْا يُرَوْنَ اَنَّ الْعُمْرَةَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ اَفْجَرِ الْفُجُوْرِ فِي الْاَرْضِ وَيَجْعَلُوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرَ وَ يَقُوْلُوْنَ اِذَا بَرَاَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْوَبَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ اَوْ قَالَ دَخَلَ صَفَرْ فَقَدْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ صَبِيْحَةَ رَّابِعَةٍ مُّهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهٗ.

۲۸۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دورِ جاہلیت میں ہم لوگوں کی رائے تھی کہ حج کے مہینوں میں عمرہ ادا کرنا سخت مصیبت ہے اور لوگ ماہ محرم کو ماہِ صفر کہا کرتے تھے نیز کہتے تھے کہ جس وقت اونٹ کا زخم درست ہو جائے اور اس کے بال میں اضافہ ہو جائے اور ماہ صفر گذر جائے یا اس طرح سے فرمایا کہ ماہِ صفر کا آغاز ہو جائے تو عمرہ کرنے والے شخص کے لئے عمرہ حلال اور درست ہو جاتا ہے لیکن جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار ذوالحجہ کو حج ادا کرنے کے لئے لبیک فرماتے ہوئے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عمرہ میں منتقل فرمانے کا حکم فرمایا یہ بات ان لوگوں کے لئے گراں گذری تو عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کام سے حلال ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز حلال ہو جائے گی (مطمئن رہو)۔

۲۸۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ وَهُوَ الْقُرِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ وَاَهَلَّ اَصْحَابُهٗ بِالْحَجِّ وَ اَمَرَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ الْهَدْىُ اَنْ يَّحِلَّ وَكَانَ فِيْمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْىُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَاَحَلاَّ.

۲۸۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حج کا احرام باندھ لیا اور جس شخص کے ساتھ ہدی موجود نہ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو احرام کھول دینے کا حکم فرمایا چنانچہ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرا شخص ان میں ہی شامل ہو گئے تھے جو کہ اپنے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہیں لے گئے تھے۔ اس وجہ سے انہوں نے احرام کھول دیا۔

۲۸۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ عُمْرَةٌ اِسْتَمْتَعْنَاهَا فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ هَدْىٌ فَلْيُحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهٗ فَقَدْ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ.

۲۸۱۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ عمرہ ہے جس سے کہ ہم نے نفع حاصل کیا جس شخص کے ساتھ ہدی موجود نہ ہو تو وہ شخص احرام کھول دے اور اس کے لئے ہر ایک شے حلال ہو گئی۔ اس طریقہ سے عمرۂ حج میں داخل ہو گیا۔

۱۴۱۰: باب مَا يَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ اَكْلُهٗ مِنَ الصَّيْدِ

باب: محرم کے لئے جو شکار کھانا جائز ہے اس سے متعلق حدیث

۲۸۲۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِى النَّضْرِ عَنْ

۲۸۲۰: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

نَافِعٍ مَوْلَى اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ وَرَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهٖ ثُمَّ سَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا فَاَخَذَهٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى بَعْضُهُمْ فَاَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

ساتھ میں مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوا۔ جس وقت کچھ معمولی سا فاصلہ رہ گیا تو میں چند حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ پیچھے رہ گیا۔ وہ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔ جس وقت میں احرام کے بغیر تھا تو اس دوران میں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا تو اپنے گھوڑے پر میں سوار ہو کر ساتھیوں سے میں نے ایک کوڑا دینے کے لئے کہا انہوں نے کوڑا دینے سے انکار کر دیا۔ پھر میں نے ان سے اپنا نیزہ مانگا لیکن انہوں نے وہ بھی نہیں دیا تو میں نے خود ہی وہ نیزہ اُٹھالیا اور میں نے نیزہ لے کر اس جنگلی گدھے کا تعاقب کرنا شروع کر دیا اور پھر میں نے اس کو ہلاک کر ڈالا۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس میں سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا چنانچہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: یہ ایک کھانا تھا جو کہ تم کو اللہ عزوجل نے کھلایا۔

۲۸۲۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَاُهْدِيَ لَهٗ طَيْرٌ وَهُوَ رَاقِدٌ فَاَكَلَ بَعْضُنَا وَتَوَرَّعَ بَعْضُنَا فَاسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ فَوَفَّقَ مَنْ اَكَلَهٗ وَقَالَ اَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۸۲۱: حضرت عبدالرحمٰن تیمی سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ ہم لوگ حضرت طلحہ بن عبیداللہ کے ساتھ تھے اور حالت احرام میں تھے کہ ان کے پاس تحفہ میں ایک پرندہ آیا وہ اس وقت سو رہے تھے کہ بعض ساتھیوں نے اس میں سے کچھ کھالیا جس وقت کہ بعض ساتھیوں نے پرہیز کیا چنانچہ جس وقت وہ لوگ جاگ گئے تو ان کا انہوں نے ساتھ دیا جنہوں نے وہ کھایا تھا پھر فرمایا کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مل کر کھایا ہے۔

۲۸۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنِ الْبَهْزِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجَ يُرِيْدُ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالرَّوْحَاءِ اِذَا حِمَارُ وَحْشٍ عَقِيْرٌ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ صَاحِبُهٗ

۲۸۲۲: حضرت زید بن کعب بہزی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ جانے کے لئے احرام باندھ کر روانہ ہوئے جب مقام روحاء پر آئے تو ایک جنگلی گدھا نظر آیا (اس کو ذبح کیا جا چکا تھا لیکن سانس باقی تھا) چنانچہ اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تذکرہ کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو پڑا رہنے دو۔ ایسا ممکن ہے کہ اس کا مالک پہنچ جائے کہ اس دوران حضرت بہزی رضی اللہ عنہ آ گئے جو کہ اس کے مالک تھے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ گدھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں ہے۔ اس

فَجَآءَ الْبَهْزِيُّ وَهُوَ صَاحِبُهُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَكُمْ بِهٰذَا الْحِمَارِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَابَكْرٍ فَقَسَّمَهُ بَيْنَ الرِّفَاقِ ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْاُثَابَةِ بَيْنَ الرُّوَيْثَةِ وَالْعَرْجِ اِذَا ظَبْيٌ حَاقِفٌ فِيْ ظِلٍّ وَّفِيْهِ سَهْمٌ فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا يَّقِفُ عِنْدَهُ لَا يُرِيْبُهُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى يُجَاوِزَهُ.

بات پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کا گوشت ساتھیوں میں تقسیم کرنے کا حکم فرمایا پھر آگے بڑھ گئے اور مقام اثایہ پر پہنچ گئے جو کہ رویثہ اور (مقام) عرج کے درمیان ہے تو دیکھا ایک ہرن (درخت کے) سایہ میں پڑا ہوا ہے اور ایک تیر اس کے اندر تک داخل ہے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ اس کے پاس کھڑا رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے کی طرف بڑھ جائیں۔

۱۴۱۱: بَابُ مَالَا يَجُوْزُ اَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ

باب: محرم کے لئے جس شکار کا کھانا درست نہیں ہے

۲۸۲۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّهُ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ بِالْاَبْوَآءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا فِيْ وَجْهِيْ قَالَ اَمَا اِنَّهُ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ.

۲۸۲۳: حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن ایک جنگلی گدھا خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابواء یا مقام ودان پر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس فرما دیا چنانچہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرہ پر غم کے آثار دیکھے تو فرمایا: ہم نے صرف اس وجہ سے واپس کیا ہے کہ میں حالت احرام میں ہوں۔

۲۸۲۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِوَدَّانَ رَاٰى حِمَارَ وَحْشٍ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّا حُرُمٌ لَا نَاْكُلُ الصَّيْدَ.

۲۸۲۴: حضرت صعب بن ہشامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام ودان تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگلی گدھے کو دیکھا اور اس کو واپس فرما دیا پھر ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ حالت احرام میں ہیں اس وجہ سے ہم لوگ شکار نہیں کھا سکتے۔

۲۸۲۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا قَيْسُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَآءٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ مَا عَلِمْتَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُهْدِيَ لَهُ عُضْوُ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَقْبَلْهُ قَالَ نَعَمْ.

۲۸۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا تم کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شکار کے جانور کا ایک ٹکڑا احرام کی حالت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول نہیں فرمایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں (یعنی قبول فرمایا ہے)۔

۲۸۲۶: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى وَ

۲۸۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت

سَمِعْتُ اَبَاعَاصِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ اَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ نَعَمْ اَهْدٰى لَهُ رَجُلٌ عُضْوًا مِّنْ لَّحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ وَقَالَ اِنَّا لَا نَاْكُلُ اِنَّا حُرُمٌ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ان سے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طریقہ سے بیان فرمایا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت احرام میں شکار کا گوشت پیش کیا گیا فرمایا کہ جی ہاں۔ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کے گوشت کا ایک حصہ پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس فرما دیا اور ارشاد فرمایا: ہم لوگ حالت احرام میں ہیں اس وجہ سے نہیں کھا سکتے۔

۲۸۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَ حِمَارٍ وَحْشٍ تَقْطُرُ دَمًا وَّهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ بِقُدَيْدٍ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ۔

۲۸۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنگلی گدھے کی ران بطور ہدیہ پیش کی اس میں خون جاری تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مقام قدید میں تھے اور احرام کی حالت میں تھے اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس فرما دیا۔

۲۸۲۸: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَحَبِيْبٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ حِمَارًا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ۔

۲۸۲۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صعب بن جثامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گورخر بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹا دیا۔

۱۴۱۲: باب اِذَا ضَحِكَ الْمُحْرِمُ فَفَطِنَ الْحَلَالُ لِلصَّيْدِ فَقَتَلَهُ اَيَاْكُلُهُ اَمْ لَا

باب: اگر محرم شکار کو دیکھ کر ہنس پڑے؟

۲۸۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ اَبِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا اَنَا مَعَ اَصْحَابِيْ ضَحِكَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَطَعَنْتُهُ

۲۸۲۹: حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول کریمؐ کے ساتھ گئے ان کے ساتھیوں نے احرام باندھا لیکن انہوں نے احرام نہیں باندھا میرے والد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھا کہ اچانک وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے۔ میں نے دیکھا تو وہ ایک وحشی گدھا تھا۔ میں نے نیزہ مارا اور ساتھیوں سے

فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّعِيْنُوْنِيْ فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهٖ وَخَشِيْنَا اَنْ نُّقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَفِّعُ فَرَسِيْ شَاْوًا وَّاَسِيْرُ شَاْوًا فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ اَيْنَ تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهٗ وَهُوَ قَآئِلٌ بِالسُّقْيَا فَلَحِقْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَكَ يَقْرَءُ وْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَاِنَّهُمْ قَدْ خَشُوْا اَنْ يُّقْتَطَعُوْا دُوْنَكَ فَانْتَظِرْهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوْا وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ.

مدد کی درخواست کی تو انہوں نے میری مدد نہیں کی پھر ہم سب نے اس کا گوشت کھایا اور اس کے بعد ہم کو یہ اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ ہم لوگ رسول کریمؐ سے پیچھے ہی رہ جائیں۔ چنانچہ میں نے رسول کریمؐ کی تلاش میں گھوڑے کو تیزی کے ساتھ دوڑا دیا۔ پھر رات کے وقت میری ملاقات قبیلہ غفار کے ایک آدمی سے ہوئی تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ تم نبیؐ کو کس جگہ چھوڑ کر آئے تھے؟ اس نے کہا کہ آپؐ سقیا کے مقام پر قیلولہ میں مشغول تھے۔ اس پر میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ کے صحابہ کرامؓ آپؐ کو سلام کہتے ہیں اور ان کو اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ آپؐ سے الگ ہو جائیں اس وجہ سے ان کا انتظار کرلیں۔ چنانچہ آپؐ نے انتظار فرمایا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک وحشی گدھے کا شکار کیا تھا۔ جس میں سے کچھ ابھی میرے پاس باقی ہے۔ اس پر آپؐ نے لوگوں سے کہا کہ کھاؤ حالانکہ وہ حالت احرام میں تھے۔

۲۸۳۰: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ النَّسَآئِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ الصُّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ فَاَهَلُّوْا بِعُمْرَةٍ غَيْرِيْ فَاصْطَدْتُّ حِمَارَ وَحْشٍ فَاَطْعَمْتُ اَصْحَابِيْ مِنْهُ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْبَاْتُهٗ اَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهٖ فَاضِلَةً فَقَالَ كُلُوْهُ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ.

۲۸۳۰: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں غزوۂ حدیبیہ کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ چنانچہ میں نے عمرہ کرنے کی نیت کی (راستہ ہی میں) میں نے ایک وحشی گدھے کا شکار کر کے اپنے ساتھیوں کو کھلایا حالانکہ وہ حالت احرام میں تھے۔ پھر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتلایا کہ میرے پاس ابھی اس کا گوشت اس قدر موجود ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو احرام ہونے کے باوجود کھانے کا حکم دیا۔

۱۴۱۳: باب اِذَا اَشَارَ الْمُحْرِمُ اِلَى الصَّيْدِ فَقَتَلَهُ الْحَلَالُ

باب: اگر محرم شکار کی طرف اشارہ کرے اور غیر محرم شکار کرے

۲۸۳۱: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ

۲۸۳۱: حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ حالت سفر میں تھے۔ بعض لوگ حالت احرام

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِیْ قَتَادَةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ مَسِیْرٍلَّهُمْ بَعْضُهُمْ مُحْرِمٌ وَبَعْضُهُمْ لَیْسَ بِمُحْرِمٍ قَالَ فَرَاَیْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَرَكِبْتُ فَرَسِیْ وَاَخَذْتُ الرُّمْحَ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَاَبَوْا اَنْ یُّعِیْنُوْنِیْ فَاخْتَلَسْتُ سَوْطًا مِنْ بَعْضِهِمْ فَشَدَدْتُ عَلَی الْحِمَارِ فَاَصَبْتُهُ فَاَكَلُوْا مِنْهُ فَاَشْفَقُوْا قَالَ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ اَشَرْتُمْ اَوْ اَعَنْتُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا.

میں تھے اور بعض لوگ بغیر احرام کے تھے۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک وحشی گدھا دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر میں نے اپنا نیزہ لیا اور ساتھیوں سے امداد طلب کی لیکن انہوں نے میری امداد کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ میں نے ایک نیزہ لیا گدھے کا میں تعاقب کرنے لگا۔ جس وقت میں نے اس کو مارا تو ان لوگوں نے بھی اس میں سے کھالیا لیکن بعد میں خوفزدہ ہوئے کہ (ایسا نہ ہو ہم سے کسی کوئی غلطی ہوگئی ہو) پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے اس کو اشارہ کیا اس کی امداد کی تھی؟ عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر کھا سکتے ہو۔

۲۸۳۲: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ صَیْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِیْدُوْهُ اَوْ یُصَادُلَكُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ عَمْرٍو لَیْسَ بِالْقَوِیِّ فِی الْحَدِیْثِ وَاِنْ كَانَ قَدْ رَوٰی عَنْهُ مَالِكٌ.

۲۸۳۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خشکی کا شکار تم لوگوں کے لئے حلال ہے بشرطیکہ تم نے خود شکار نہ کیا ہو یا تمہارے واسطے شکار نہ کیا گیا ہو۔ امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں عمرو بن ابی عمر قوی راوی نہیں ہے اگرچہ ان سے مالک نے بھی احادیث نقل کی ہیں۔

۱۴۱۴: باب مَا یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ وَقَتْلُ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ

باب: کاٹنے والے کتے کو محرم کا قتل کرنا کیسا ہے؟

۲۸۳۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَیْسَ عَلَی الْمُحْرِمِ فِیْ قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ.

۲۸۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم کے لئے پانچ اشیاء کو ہلاک کرنے پر کسی قسم کا گناہ نہیں ہے پانچ چیزیں یہ ہیں: (۱) کوا' (۲) چیل' (۳) چوہا' (۴) پاگل کتا' (۵) بچھو۔

۱۴۱۵: باب قَتْلُ الْحَیَّةِ

باب: سانپ کو ہلاک کرنا کیسا ہے؟

۲۸۳۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۲۸۳۴: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ نقل فرماتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم پانچ چیزوں کو قتل کر سکتا

وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةُ وَالْفَارَةُ وَالْحِدَاَةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ.

ہے: ① سانپ ② چیل ③ چت کبرا کوا ④ چوہا ⑤ کاٹنے والا کتا۔

۱۴۱۶: باب قَتْلُ الْفَارَةِ فِي الْحَرَمِ

باب: چوہے کو مارنا

۲۸۳۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَذِنَ فِيْ قَتْلِ خَمْسٍ مِنَ الدَّوَآبِّ لِلْمُحْرِمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْعَقْرَبُ.

۲۸۳۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو پانچ چیزیں مارنے کی اجازت دی ہے: ① کوا ② چیل ③ چوہا ④ کاٹنے والا کتا اور ⑤ بچھو۔

۱۴۱۷: باب قَتْلُ الْوَزَغِ

باب: گرگٹ کو مارنے سے متعلق

۲۸۳۶: اَخْبَرَنِي اَبُوْبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ امْرَاَةً دَخَلَتْ عَلٰى عَآئِشَةَ وَبِيَدِهَا عُكَّازٌ فَقَالَتْ مَا هٰذَا فَقَالَتْ لِهٰذِهِ الْوَزَغِ لِاَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اِلَّا يُطْفِئُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِلَّا هٰذِهِ الدَّآبَّةُ فَاَمَرَنَا بِقَتْلِهَا وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ اِلَّا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يُطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَ يُسْقِطَانِ مَا فِيْ بُطُوْنِ النِّسَآءِ.

۲۸۳۶: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک خاتون عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یہ اس چھپکلی کو مارنے کے لئے ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابراہیم علیہ السلام کے لئے جلائی جانے والی آگ کو اس کے علاوہ تمام جانور بجھا رہے تھے۔ اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس کو قتل کرنے کا حکم فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید سانپ کو مار ڈالنے سے منع فرمایا لیکن اگر سانپ دو نشان والا یا دم کٹا ہوا ہو تو ان کو مارنے کا حکم فرمایا کیونکہ یہ دونوں (آنکھوں کی) روشنی کو ضائع کر دیتے ہیں۔

۱۴۱۸: باب قَتْلُ الْعَقْرَبِ

باب: بچھو کو مارنا

۲۸۳۷: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَآبِّ لَاجُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ اَوْ فِيْ قَتْلِهِنَّ وَهُوَ حَرَامٌ الْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ وَ الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ.

۲۸۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں ان کو قتل کرنے والے پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے چاہے وہ حالت احرام میں ہوں: چیل، چوہا، کاٹنے والا کتا، بچھو اور کوا۔

۱۴۱۹: باب قَتْلُ الْحِدَاَةِ

باب: چیل کو مارنے سے متعلق

۲۸۳۸: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَقْتُلُ مِنَ الدَّوَابِّ اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ خَمْسٌ لَاجُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْحِدَاَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ.

۲۸۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم لوگ حالت احرام میں کن چیزوں کو مار سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزوں کو قتل کرنے پر کوئی گناہ نہیں ہے: چیل' کوا' چوہا' بچھو اور کاٹنے والا کتا۔

۱۴۲۰: باب قَتْلُ الْغُرَابِ

باب: کوّے کو مارنا

۲۸۳۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ قَالَ يَقْتُلُ الْعَقْرَبَ وَالْفُوَيْسِقَةَ وَالْحِدَاَةَ وَالْغُرَابَ وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ.

۲۸۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سے جانوروں کو محرم مارے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچھو' چوہا' چیل' کوا اور کٹنا کتا۔

۲۸۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَاجُنَاحَ فِيْ قَتْلِهِنَّ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ الْفَارَةُ وَالْحِدَاَةُ وَالْغُرَابُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ.

۲۸۴۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانوروں کے مارنے میں گناہ نہیں' اگرچہ حرم میں مارے یا احرام کی حالت میں' چوہا' چیل' کوا' بچھو کاٹنے والا کتا۔

۱۴۲۱: باب مَالَا يَقْتُلُهُ الْمُحْرِمُ

باب: محرم کو جن چیزوں کو مار ڈالنا درست نہیں ہے

۲۸۴۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ فَاَمَرَنِيْ بِاَكْلِهَا قُلْتُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَسَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ.

۲۸۴۱: حضرت ابن ابی عمار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بجّو کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا یہ شکار ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ ارشاد فرمایا: جی ہاں۔

۱۴۲۲: باب الرُّخْصَةُ فِي النِّكَاحِ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم کو نکاح کرنے کی اجازت سے متعلق

۲۸۴۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ قَالَ

۲۸۴۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے احرام کی حالت میں نکاح

سَمِعْتُ اَبَا الشَّعْثَآءِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

کیا۔

۲۸۴۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ اَبَا الشَّعْثَآءِ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ حَرَامًا.

۲۸۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں نکاح فرمایا۔ (یعنی میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کی حالت احرام میں کیا)۔

۲۸۴۴: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُمَا مُحْرِمَانِ.

۲۸۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو دونوں حالت احرام میں تھے۔

۲۸۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الصَّاغَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۸۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حالت احرام میں نکاح فرمایا۔

۲۸۴۶: اَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحٰقَ وَ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو الْحِمْصِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۸۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حالت احرام میں نکاح فرمایا۔

۱۴۲۳: باب النَّهْيُ عَنْ ذٰلِكَ

باب: اس کی ممانعت سے متعلق

۲۸۴۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يُنْكِحُ.

۲۸۴۷: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم نہ تو نکاح کرے نہ رشتہ بھیجے اور نہ ہی دوسرے کا نکاح کرائے۔

بحالت احرام نکاح:

حنفیہ کے نزدیک حالت احرام میں نکاح کرنا اور نکاح کرانا دونوں جائز ہیں البتہ بحالت احرام ہم بستری جائز نہیں ہے اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو ممانعت بیان فرمائی گئی ہے اس ممانعت کا تعلق کراہت تنزیہی کے ساتھ ہے او احناف

مذکورہ حدیث مبارکہ کی وضاحت میں کہتے ہیں کہ اس کا مقصد ہم بستری سے روکنا ہے کیونکہ محرم ایک عبادت میں مشغول ہوتا ہے اس وجہ سے یہ بات اس کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ بحالت احرام خود نکاح کرے یا نکاح کرائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بحالت احرام نکاح جائز ہے۔ جیسا کہ حدیث نمبر ۲۸۴۲ سے واضح ہے۔

ویسے بھی یہ بات محسوس کرنے اور سوچنے کی ہے کہ یہ گنتی کے تو چند دن ہیں' باقی سارا سال ہم اپنی دیگر مصروفیات میں ہی تو منہمک رہتے ہیں اور ہم اس بابت جتنا غور وفکر کریں گے (اور یہ تو وہاں جانے والوں کو احساس ہو ہی جاتا ہے) کہ جتنی اللہ عزوجل سے وہاں لو لگائی جائے' آنے کے بعد اس دنیا کی ہماہمی میں ہم جیسے ہما شما کو وہی کار آمد ہوتی ہے۔ (جامی)

۲۸۴۸: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْرِمَ اَوْ يُنْكِحَ اَوْ يَخْطُبَ.

۲۸۴۸: حضرت عثان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم نہ تو نکاح کرے نہ رشتہ بھیجے اور نہ ہی دوسرے کا نکاح کرائے۔

۲۸۴۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْاَلُهٗ اَيَنْكِحُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ اَبَانُ اِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ حَدَّثَ اَنَّ النَّبِيَّ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ.

۲۸۴۹: حضرت عثان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم نہ تو نکاح کرے نہ کسی کا نکاح کرائے اور نہ منگنی کرے۔

۱۴۲۴: باب الْحِجَامَةُ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم کو پچھنے لگانا

۲۸۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۸۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

۲۸۵۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوٗسٍ وَعَطَآءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۸۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

۲۸۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءً قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ

۲۸۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

مُحْرِمٌ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ اَخْبَرَنِیْ طَاوٗسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ احْتَجَمَ النَّبِیُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۱۴۲۵: باب حِجَامَةُ الْمُحْرِمِ مِنْ عِلَّةٍ تَكُوْنُ بِهٖ

باب: محرم کا کسی بیماری کی وجہ سے پچھنے لگانا

۲۸۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَثْءٍ کَانَ بِهٖ.

۲۸۵۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں (پاؤں میں) موچ آنے کی وجہ سے پچھنے لگوائے۔

۱۴۲۶: باب حِجَامَةُ الْمُحْرِمِ عَلٰی ظَهْرِ الْقَدَمِ

باب: محرم کا پاؤں پر پچھنے لگوا۔نے کے بارے میں

۲۸۵۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰی ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَثْءٍ کَانَ بِهٖ.

۲۸۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں میں موچ آنے کی وجہ سے اس پر پچھنے لگوائے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں تھے۔

۱۴۲۷: باب حِجَامَةُ الْمُحْرِمِ وَسْطَ رَاْسِهٖ

باب: محرم کا سر کے درمیان فسد لگوانا کیسا ہے؟

۲۸۵۵: اَخْبَرَنِیْ هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ عَثْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ قَالَ عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِیْ عَلْقَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ الْاَعْرَجَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ بُحَیْنَةَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَمَ وَسْطَ رَاْسِهٖ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْیِ جَمَلٍ مِّنْ طَرِیْقِ مَکَّةَ.

۲۸۵۵: حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں لحی جمل کے مقام پر سر کے درمیانی حصہ میں پچھنے لگوائے یہ جگہ مکہ مکرمہ کے راستہ میں ہے۔

۱۴۲۸: باب فِی الْمُحْرِمِ یُؤْذِیْهِ الْقَمْلُ فِیْ رَاْسِهٖ

باب: اگر کسی محرم کو جوؤں کی وجہ سے تکلیف ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

۲۸۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ

۲۸۵۶: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ بْنِ مَالِكٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ اِنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُحْرِمًا فَاٰذَاهُ الْقَمْلُ فِيْ رَاْسِهٖ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّحْلِقَ رَاْسَهٗ وَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ اَوِ انْسُكْ شَاةً اَيَّ ذٰلِكَ فَعَلْتَ اَجْزَاَ عَنْكَ.

ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالت احرام میں تھے کہ ان کو جوؤں کی وجہ سے سر میں کافی تکلیف ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ سر منڈ وا دو اور تین روزے رکھو یا پھر چھ مساکین کو دو' دو مد کھانا کھلاؤ پھر ایک بکری ذبح کرو۔ ان تینوں اشیاء میں سے کوئی بھی چیز تمہارے واسطے کافی ہے۔

۲۸۵۷: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الرِّبَاطِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ الدَّشْتَكِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ قَيْسٍ عَنِ الزُّبَيْرِ وَ هُوَ ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اَحْرَمْتُ فَكَثُرَ قَمْلُ رَاْسِيْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَاَتَانِيْ وَاَنَا اَطْبُخُ قِدْرًا لِّاَصْحَابِيْ فَمَسَّ رَاْسِيْ بِاِصْبَعِهٖ فَقَالَ انْطَلِقْ فَاحْلِقْهُ وَتَصَدَّقْ عَلٰى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ.

۲۸۵۷: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے احرام باندھا تو میرے سر کی جوئیں بہت زیادہ ہوگئیں جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت میں اپنے ساتھیوں کے لئے دیگ پکار ہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی سے میرا سر چھوا اور فرمایا جاؤ جا کر سر منڈاؤ اور چھ مساکین کو صدقہ ادا کرو۔

۱۴۲۹: باب غُسْلَ الْمُحْرِمِ بِالسِّدْرِ اِذَا مَاتَ

باب: اگر محرم مر جائے تو اُس کو بیری کے پتے ڈال کر غسل دینے سے متعلق

۲۸۵۸: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْبِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمِسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

۲۸۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) تھا کہ اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ حالت احرام میں انتقال کر گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر ان کو دو کپڑوں میں کفن دے دو پھر تدفین کے وقت اس کا سر ڈھانپ دو اور اس کے خوشبو لگاؤ۔ اس وجہ سے کہ قیامت کے روز یہ شخص اسی طریقہ سے لبیک پڑھتا ہوا اُٹھے گا۔

۱۴۳۰: باب فِيْ كَمْ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ اِذَا مَاتَ

باب: اگر محرم مر جائے تو اس کو کس قدر کپڑوں میں کفن دینا چاہیے؟

۲۸۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مُّحْرِمًا صُرِعَ عَنْ نَاقَتِهٖ فَاُوْقِصَ ذُكِرَ اَنَّهٗ قَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِیْ ثَوْبَیْنِ ثُمَّ قَالَ عَلٰی اِثْرِهٖ خَارِجًا رَاْسَهٗ قَالَ وَلَا تُمِسُّوْهُ طِیْبًا فَاِنَّهٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُلَبِّیًا قَالَ شُعْبَةُ فَسَاَلْتُهٗ بَعْدَ عَشْرِ سِنِیْنَ فَجَآءَ بِالْحَدِیْثِ كَمَا كَانَ یَجِیْءُ بِهٖ اِلَّآ اَنَّهٗ قَالَ لَا تُخَمِّرُوْا وَجْهَهٗ وَرَاْسَهٗ۔

۲۸۵۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حالت احرام میں اپنی اونٹنی سے نیچے گر گیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ اس وجہ سے اس کا انتقال ہو گیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس شخص کو بیری کے پتوں سے اور پانی سے غسل دو اور اس کو ان ہی دو کپڑوں میں کفن دو لیکن اس کا سر باہر کی طرف رکھنا اور اس کے خوشبو نہ لگانا کیونکہ یہ شخص قیامت کے دن اس طریقہ سے لبیک کہتا ہوا اُٹھے گا۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث شریف دس سال کے بعد حضرت ابوبشر (راوی) سے دوسری مرتبہ دریافت کی تو انہوں نے اس طریقہ سے بیان فرمایا لیکن یہ الفاظ مزید بیان فرمائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا چہرہ اور سر نہ ڈھکو۔

۱۴۳۱: باب النَّهْیُ عَنْ اَنْ یُّحَنَّطَ الْمُحْرِمُ اِذَا مَاتَ

باب: اگر محرم مر جائے تو تم اُس کو خوشبو نہ لگاؤ

۲۸۶۰: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَیْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَاَقْعَصَهٗ اَوْ قَالَ فَاَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَ كَفِّنُوْهُ فِیْ ثَوْبَیْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَبْعَثُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُلَبِّیًا۔

۲۸۶۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں کھڑا ہوا تھا کہ وہ شخص اونٹنی سے گر گیا اور گردن ٹوٹ جانے کی وجہ سے اس شخص کا انتقال ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر اس کو دو کپڑوں میں غسل دے دو پھر تم اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ہی اس کا سر ڈھانپو۔ اس لیے کہ اللہ عزوجل قیامت کے روز اس طریقہ سے لبیک کہتے اُٹھائیں گے۔

۲۸۶۱: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَتْ رَجُلًا مُحْرِمًا نَاقَتُهٗ فَقَتَلَتْهُ فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اغْسِلُوْهُ وَكَفِّنُوْهُ وَلَا تُغَطُّوْا رَاْسَهٗ وَلَا تُقَرِّبُوْهُ طِیْبًا فَاِنَّهٗ یُبْعَثُ یُهِلُّ۔

۲۸۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ شخص مر گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: تم اس کو غسل دے کر کفن دو اور تم اس کا سر نہ ڈھانکنا اور نہ تم اس کو خوشبو لگانا اسلئے کہ یہ شخص قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اُٹھایا جائے گا۔

۱۴۳۲: باب النَّهْیُ اَنْ یُّخَمَّرَ وَجْهُ الْمُحْرِمِ

باب: اگر کوئی آدمی حالت احرام میں وفات پا جائے تو

وَ رَاْسُهٗ اِذَا مَاتَ

اس کا سر اور چہرہ نہ چھپاؤ

۲۸۶۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ حَاجًّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَنَّهٗ لَفَظَهٗ بَعِيْرُهٗ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُغَسَّلُ وَيُكَفَّنُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا يُغَطّٰى رَاْسُهٗ وَوَجْهُهٗ فَاِنَّهٗ يَقُوْمُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا۔

۲۸۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے لئے روانہ ہوا تو اس کی اونٹنی نے اس کو گرا دیا اور اس کا انتقال ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو غسل دے کر ان ہی دو کپڑوں میں کفن دے دیا جائے اور سر اور چہرہ نہ ڈھکا جائے اس لیے کہ قیامت کے روز یہ تلبیہ کہتا ہوا اُٹھے گا۔

۱۴۳۳: باب النَّهْيُ عَنْ تَخْمِيْرِ رَاْسِ الْمُحْرِمِ اِذَا مَاتَ

باب: اگر محرم کی وفات ہو جائے تو اُس کا سر نہ ڈھانکنا چاہیے

۲۸۶۳: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَّ مِنْ فَوْقِ بَعِيْرِهٖ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَاَلْبِسُوْهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّيْ۔

۲۸۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احرام کی حالت میں چل رہا تھا کہ اونٹنی سے گر گیا اور گردن ٹوٹ جانے کی وجہ سے وہ شخص مر گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو غسل دے کر ان ہی دو کپڑوں میں کفن دیا جائے اور سر اور چہرہ نہ ڈھکا جائے کیونکہ قیامت کے روز یہ تلبیہ کہتا ہوا اُٹھے گا۔

۱۴۳۴: باب فِيْمَنْ اُحْصِرَ بِعَدُوٍّ

باب: اگر کسی شخص کو دشمن حج سے روک دے تو کیا کرنا چاہیے؟

۲۸۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَمَّا نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ قَبْلَ اَنْ يُّقْتَلَ فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ اِنَّا نَخَافُ اَنْ يُّحَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ

۲۸۶۴: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ نے ان سے بیان کیا ہے کہ جس وقت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے مقابلہ کے لئے حجاج بن یوسف کا لشکر آیا تو ان کی شہادت سے قبل دونوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اگر اس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج نہ کریں تو کوئی نقصان نہیں ہوگا اس لیے کہ یہ اندیشہ ہے کہ ہم کو خانہ کعبہ جانے سے نہ منع کر دیا جائے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (حج کرنے کے

خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْطَلِقُ فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَعَلْتُ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ فَإِنَّمَا شَأْنُهُمَا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِيْ فَلَمْ يَحْلِلْ مِنْهُمَا حَتّٰى أَحَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَهْدٰى.

واسطے) روانہ ہوئے تو کفار قریش نے ہم کو بیت اللہ شریف تک نہیں جانے دیا چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اپنی قربانی ذبح فرمائی اور اپنا سر منڈایا اور میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ انشاء اللہ میں نے اپنے ذمہ عمرہ لازم کر لیا ہے۔ اگر راستہ چھوڑ دیا گیا تو میں خانہ کعبہ کا طواف کروں گا اور اگر روک دیا گیا تو میں وہ ہی کروں گا جو کہ رسول کریم ﷺ نے کیا تھا۔ اس وقت میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھا پھر کچھ دیر چلنے کے بعد فرمایا حج اور عمرہ دونوں ایک ہی طرح ہیں اس وجہ سے میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کو بھی لازم کر دیا ہے پھر آپ ﷺ نے احرام نہیں کھولا یہاں تک کہ یوم نحر آ گئی تو اس دن احرام کھولا اور ہدی کی قربانی فرمائی۔

٢٨٦٥: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ عَرِجَ أَوْ كُسِرَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرٰى فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَا صَدَقَ.

۲۸۶۵: حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا کہ اگر کسی شخص کی کوئی ہڈی ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو اس شخص کا احرام کھل جائے گا تو وہ آئندہ سال حج کرے چنانچہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا: یہ درست ہے۔

٢٨٦٦: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ الصَّوَّافِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرٰى وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَا صَدَقَ وَقَالَ شُعَيْبٌ فِيْ حَدِيْثِهِ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

۲۸۶۶: حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے' جو شخص لنگڑا ہو جائے یا اس کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کا احرام کھل جائے گا۔ اب دوسرے سال حج کرے۔ عکرمہ نے کہا میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا' انہوں نے بیان کیا کہ صحیح کہا حجاج نے۔

١٤٣٥: باب دُخُوْلُ مَكَّةَ

باب: مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بارے میں

٢٨٦٧: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ أَنْبَأَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ

۲۸۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ مکرمہ تشریف لائے تو

نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِىْ طُوًى يَبِيْتُ بِهٖ حَتّٰى يُصَلِّيَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ حِيْنَ يَقْدُمُ اِلٰى مَكَّةَ وَمُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ عَلٰى اَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ لَيْسَ فِى الْمَسْجِدِ الَّذِىْ بُنِىَ ثُمَّ وَلٰكِنْ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى اَكَمَةٍ خَشِنَةٍ غَلِيْظَةٍ.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذی طوی پر رات گذارتے اور نماز فجر ادا کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ وہ نہیں ہے کہ جس جگہ اب مسجد تعمیر ہوئی ہے بلکہ وہ جگہ ہے کہ جو نیچے سخت قسم کے ٹیلہ پر ہے۔

۱۴۳۶: باب دُخُوْلُ مَكَّةَ لَيْلاً

باب: رات کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بارے میں

۲۸۶۸: اَخْبَرَنِىْ عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مُزَاحِمُ بْنُ اَبِىْ مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ لَيْلاً مِّنَ الْجِعِرَّانَةِ حِيْنَ مَشٰى مُعْتَمِرًا فَاَصْبَحَ بِالْجِعِرَّانَةِ كَبَائِتٍ حَتّٰى اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ خَرَجَ عَنِ الْجِعِرَّانَةِ فِىْ بَطْنِ سَرِفَ حَتّٰى جَامَعَ الطَّرِيْقَ طَرِيْقَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ سَرِفَ.

۲۸۶۸: حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت مقام جعرانہ سے عمرہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے اور عمرہ کر کے فجر تک جعرانہ واپس تشریف لائے گویا کہ رات اسی جگہ رہے ہوں پھر زوال آفتاب کے بعد جعرانہ سے نکل کر بطن سرف پہنچ گئے اور وہاں سے مدینہ منورہ کے راستہ پر روانہ ہوئے۔

۲۸۶۹: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ اُسَيْدٍ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ خَرَجَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ لَيْلاً كَاَنَّهٗ سَبِيْكَةُ فِضَّةٍ فَاعْتَمَرَ ثُمَّ اَصْبَحَ بِهَا كَبَائِتٍ.

۲۸۶۹: حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں مقام جعرانہ سے روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ چاندی کی طرح سے چمک رہا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ فرمایا اور صبح تک پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ ہی میں تھے گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ رات گذاری۔

۱۴۳۷: باب مِنْ اَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ

باب: مکہ مکرمہ میں کس جانب سے داخل ہوں؟

۲۸۷۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ دَخَلَ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِىْ بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى.

۲۸۷۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں اونچی گھاٹی کی جانب سے داخل ہوئے مقام بیت العلیا کی جانب سے اور نیچے والی گھاٹی کی جانب سے روانہ ہوئے مقام کدی کی جانب سے۔

۱۴۳۸: باب دُخُوْلُ مَكَّةَ

باب: مکہ مکرمہ میں جھنڈا لے کر داخل ہونے کے بارے

بِاللِّوَآءِ

میں

۲۸۷۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ اَبْيَضُ.

۲۸۷۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا جھنڈا:

مذکورہ حدیث شریف میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے مبارک جھنڈے کا سفید ہونا مذکور ہے لیکن دوسری احادیث میں اس کا رنگ کالا اور سفید ہونا مذکور ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیلی بحث جواہر الفقہ جلد اوّل میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴۳۹: باب دُخُوْلُ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ

باب: مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا

۲۸۷۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَقِيْلَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ.

۲۸۷۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جس وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سر مبارک پر (لوہے) کا ایک خود (جنگی لباس) تھا۔ لوگوں نے عرض کیا: ابن خطل کعبہ کے لباس میں لپٹا ہوا ہے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم اس کو قتل کر ڈالو۔

۲۸۷۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ.

۲۸۷۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے جس سال کہ مکہ مکرمہ فتح ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر (لوہے کا) خود تھا۔

۲۸۷۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ.

۲۸۷۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر کالے رنگ کی پگڑی تھی اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حالت احرام میں نہیں تھے۔

۱۴۴۰: باب اَلْوَقْتُ الَّذِيْ وَافٰى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

باب: رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے مکہ میں داخل ہونے کا وقت

۲۸۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ

۲۸۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ماہ ذوالحجہ کی چار تاریخ کو صبح کے وقت مکہ

الْبَرَّآءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ وَّهُمْ يُلَبُّوْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحِلُّوْا.

مکرمہ میں حج کرنے کے لئے لبیک کہتے ہوئے داخل ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عمرہ کر کے احرام کھولنے کا حکم فرمایا۔

۲۸۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّآءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ وَقَدْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَآءِ وَقَالَ مَنْ شَآءَ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ.

۲۸۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کی نیت کی تھی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحاء کے مقام پر نماز فجر ادا فرمائی اور ارشاد فرمایا: جس شخص کا دل چاہے اس کو عمرہ میں تبدیل کر لے۔

۱۴۴۱: باب اِنْشَادُ الشِّعْرِ فِي الْحَرَمِ وَالْمَشْيُ بَيْنَ يَدَيِ الْاِمَامِ

باب: حرم میں اشعار پڑھنے اور امام کے آگے چلنے کے متعلق

۲۸۷۷: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَآءٌ قَالَ جَابِرٌ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.

۲۸۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار ذی الحجہ کی صبح کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔

۲۸۷۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَآءِ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ:

خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهٖ
اَلْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ
ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهٖ
وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهٖ

فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ حَرَمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تَقُوْلُ الشِّعْرَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ خَلِّ عَنْهُ فَلَهُوَ اَسْرَعُ فِيْهِمْ مِّنْ نَضْحِ النَّبْلِ.

۲۸۷۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت قضاء عمرہ ادا فرمانے کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلتے ہوئے یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔ اے مشرکین کی اولاد! تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ سے ہٹ جاؤ آج ہم تم کو ان کے حکم سے اس طرح قتل کریں گے جس سے سر گردن سے الگ ہو جائے گا اور دوست دوست سے بےخبر ہو جائے گا۔ یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عبداللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حرم شریف میں تم شعر پڑھ رہے ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اس کو چھوڑ دو یہ اشعار کفار کے دلوں میں تیر سے زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔

۱۴۴۲: باب حُرْمَةُ مَكَّةَ

باب: مکہ مکرمہ کی تعظیم سے متعلق

۲۸۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ هٰذَا الْبَلَدُ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقْطَتَهُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَذَكَرَ كَلِمَةً مَّعْنَاهَا اِلَّا الْاِذْخِرَ.

۲۸۷۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دوشنبہ ہے کہ جس کو اللہ عزوجل نے اس روز حرام کیا تھا جس روز آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ اس وجہ سے یہ قیامت تک اللہ کے حرام کرنے کی وجہ سے حرام ہے اس کا کانٹا نہ کاٹا جائے اور اس کا شکار نہ بھگایا جائے یہاں سے کوئی گری پڑی چیز نہ اُٹھائی جائے لیکن اگر کوئی اس کی شہرت اور اعلان کی غرض سے اُٹھائے تو جائز ہے اور یہاں کی گھاس نہ کاٹی جائے اس پر عباسؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! لیکن اذخر نام کی گھاس کاٹنے کی اجازت دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اُس کی اجازت ہے۔

۱۴۴۳: باب تَحْرِيْمُ الْقِتَالِ فِيْهِ

باب: مکہ میں جنگ کی ممانعت

۲۸۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يَحِلَّ فِيْهِ الْقِتَالُ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَاُحِلَّ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

۲۸۸۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا: یہ مہینہ حرام ہے اس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور اس میں میرے علاوہ کسی کے لئے لڑائی کرنا جائز نہیں قرار دیا گیا اور میرے واسطے بھی ایک گھڑی تک اس کی اجازت تھی اور پھر بحکم الٰہی حرام قرار دی گئی۔

۲۸۸۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو ابْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَّوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضُدُ بِهَا شَجَرًا فَاِنْ تَرَخَّصَ اَحَدٌ لِّقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۸۸۱: حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمرو بن سعید سے مکہ مکرمہ کی جانب لشکر روانہ کرتے ہوئے فرمایا: اے امیر! مجھ کو ایک بات بیان کرنے کی اجازت دو۔ جو کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول کریمؐ نے فتح کے دوسرے روز فرمائی تھی۔ اس کو میرے کانوں نے سنا اور دل نے محفوظ رکھا اور میری آنکھوں نے آپؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپؐ نے اللہ عزوجل کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: مکہ مکرمہ ایسا شہر ہے کہ جس کو لوگوں نے نہیں بلکہ اللہ عزوجل نے حرام قرار دیا ہے اس وجہ سے کسی مسلمان کے لئے جو کہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو جائز نہیں ہے کہ اس میں کسی کا خون بہا دے یا یہاں کا درخت کاٹ ڈالے اور اگر

وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهُ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ.

کوئی اپنے فعل پر بطور دلیل کے میرے قتال سے دلیل پکڑے تو تم اس سے کہہ دو کہ اللہ عزوجل نے نبی کو اجازت عطا فرمائی تھی تم کو اجازت نہیں عطا فرمائی۔ پھر مجھ کو بھی دن کا ایک حصہ اس کی اجازت تھی اور اس کے بعد اس کی حرمت اس طرح سے دوبارہ واپس آ گئی جس طریقہ سے کہ کل تھی اور جو لوگ اس وقت موجود ہیں تو ان کو چاہیے کہ جو لوگ اس وقت موجود نہیں ہیں ان تک پہنچا دیں۔

۱۴۴۴: باب حُرْمَةِ الْحَرَمِ

باب: حرم شریف کی حرمت

۲۸۸۲: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سُحَيْمٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُوْ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَآءِ.

۲۸۸۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خانہ کعبہ سے لڑائی کرنے کے لئے ایک لشکر آئے گا اور وہ لشکر مقام بیداء پر پہنچ کر دھنس جائے گا۔

۲۸۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَنْتَهِي الْبُعُوْثُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يُخْسَفَ بِجَيْشٍ مِّنْهُمْ.

۲۸۸۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لشکر خانہ کعبہ سے جنگ کرنے کے لئے اس وقت تک باز نہیں آئیں گے جس وقت تک کہ ان میں سے ایک زمین میں نہیں دھنس جائے گا۔

۲۸۸۴: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوٗدَ الْمَصِّيْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَابِقٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالسَّلَامِ عَنِ الدَّالَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَخِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبْعَثُ جُنْدٌ اِلٰى هٰذَا الْحَرَمِ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَآءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ اَوْسَطُهُمْ قُلْتُ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْهِمْ مُؤْمِنُوْنَ قَالَ تَكُوْنُ لَهُمْ قُبُوْرًا.

۲۸۸۴: امّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک لشکر خانہ کعبہ کی جانب روانہ کیا جائے گا جس وقت وہ لشکر مقام بیداء پر پہنچ جائے گا تو اس کا اگلا اور پچھلا حصہ زمین میں دھنس جائے گا اور درمیان والے بھی نہیں بچ سکیں گے میں نے عرض کیا کہ اگر ان میں مسلمان بھی ہوں تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی قبریں بن جائیں گی۔

۲۸۸۵: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اُمَیَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ جَدَّهٗ یَقُوْلُ حَدَّثَتْنِیْ حَفْصَةُ اَنَّهٗ قَالَ ﷺ لَیَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَیْتَ جَیْشٌ یَغْزُوْنَهٗ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِبَیْدَآءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِاَوْسَطِهِمْ فَیُنَادِیْ اَوَّلُهُمْ وَاٰخِرُهُمْ فَیُخْسَفُ بِهِمْ جَمِیْعًا وَلَا یَنْجُوْا اِلَّا الشَّرِیْدُ الَّذِیْ یُخْبِرُ عَنْهُمْ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَشْهَدُ عَلَیْكَ اَنَّكَ مَاکَذَبْتَ عَلٰی جَدِّكَ وَاَشْهَدُ عَلٰی جَدِّكَ اَنَّهٗ مَاکَذَبَ عَلٰی حَفْصَةَ وَاَشْهَدُ عَلٰی حَفْصَةَ اَنَّهَا لَمْ تَکْذِبْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ.

۲۸۸۵: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک لشکر اس مکان کی جانب روانہ ہوگا اور جس وقت مقام بیداء پر وہ پہنچ جائے گا تو درمیان والے پہلے دھنس جائیں گے اس پر آگے والے پیچھے والے کو آواز دیں گے اور تمام کے تمام لوگ دھنس جائیں گے ان میں سے صرف وہ ہی بچ سکے گا جو کہ فرار ہو کر ان کے بارے میں بتلائے گا یہ حدیث شریف سن کر ایک آدمی نے راوی سے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے اپنے دادا سے جھوٹ کی نسبت نہیں کی نہ انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے اور نہ ہی حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب جھوٹ کی نسبت کی۔

۱۴۴۵: باب مَا یُقْتَلُ مِنَ الدَّوَابِّ فِی الْحَرَمِ

باب: حرم شریف میں جن جانوروں کو قتل کرنے کی اجازت ہے

۲۸۸۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَکِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ.

۲۸۸۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ بُرے جانور حل اور حرم دونوں میں قتل کئے جائیں: (۱) کوا' (۲) چیل' (۳) کاٹنے والا کتا (یعنی پاگل کتا)' (۴) بچھو' (۵) چوہا۔

۱۴۴۶: باب قَتْلُ الْحَیَّةِ فِی الْحَرَمِ

باب: حرم شریف میں سانپ کو مار ڈالنے سے متعلق

۲۸۸۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَیَّةُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ.

۲۸۸۷: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ بُرے جانور قتل کر دیئے جائیں چاہے وہ حرم میں ہوں یا غیر حرم میں۔ سانپ۔ کاٹنے والا کتا' چت کبرا کوا' چیل اور چوہا۔

۲۸۸۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ

۲۸۸۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مسجد خیف میں مقام منیٰ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْخَيْفِ مِنْ مِّنًى حَتّٰى نَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْتُلُوْهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَدَخَلَتْ فِيْ جُحْرِهَا.

تھے کہ سورۂ مرسلات نازل ہوئی اس دوران سانپ نکل آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کو قتل کر دو ہم لوگ اس کے پیچھے بھاگ پڑے لیکن وہ اپنے بل میں گھس گیا۔

۲۸۸۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ الَّتِيْ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَاِذَا حِسُّ الْحَيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اقْتُلُوْهَا فَدَخَلَتْ شَقَّ جُحْرٍ فَاَدْخَلْنَا عُوْدًا فَقَلَعْنَا بَعْضَ الْجُحْرِ فَاَخَذْنَا سَعَفَةً فَاَضْرَمْنَا فِيْهَا نَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ وَوَقَاكُمْ شَرَّهَا.

۲۸۸۹: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ عرفات کی رات یعنی عرفہ والے دن سے قبل والی رات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ اچانک سانپ کی آہٹ محسوس ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس کو مار ڈالو لیکن وہ بل میں داخل ہو گیا۔ چنانچہ ہم لوگوں نے سوراخ میں ایک لکڑی داخل کر دی اور کچھ پتھر نکالے پھر لکڑیاں جمع کر کے سوراخ میں داخل کیں اور ان میں آگ لگا دی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے اس کو تمہارے شر سے اور تم کو اس کے شر سے بچا لیا۔

۱۴۴۷: باب قَتْلُ الْوَزَغِ

باب: گرگٹ کے مار ڈالنے سے متعلق

۲۸۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ قَالَتْ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ.

۲۸۹۰: حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو گرگٹ مارنے کا حکم فرمایا۔

۲۸۹۱: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَيُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْوَزَغُ الْفُوَيْسِقُ.

۲۸۹۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گرگٹ ایک بُرا جانور ہے۔

۱۴۴۸: باب قَتْلُ الْعَقْرَبِ

باب: بچھو کو مارنا

۲۸۹۲: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْكَلْبُ

۲۸۹۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور بُرے ہیں ان کو حل اور حرم دونوں میں مار ڈالا جائے۔ کاٹنے والا کتا، کوا، چیل، بچھو اور چوہا۔

الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاءَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ.

۱۴۴۹: باب قَتْلُ الْفَارَةِ فِي الْحَرَمِ

۲۸۹۳: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَآبِّ كُلُّهَا فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاءَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ.

۲۸۹۴: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ.

باب: حرم میں چوہے کو مارنا

۲۸۹۳: امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کا شمار بُرے جانوروں میں ہوتا ہے اس وجہ سے ان کو حرم اور حل دونوں میں مار ڈالا جائے۔ کوا' چیل' کاٹنے والا کتا' بچھو اور چوہا۔

۲۸۹۴: حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی آدمی پانچ جانوروں کو ہلاک کر دے تو اس پر کسی قسم کا گناہ نہیں۔ بچھو' کوا' چیل' چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

۱۴۵۰: باب قَتْلُ الْحِدَاٰةِ فِي الْحَرَمِ

۲۸۹۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَاَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَذَكَرَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا اَنَّ مَعْمَرًا كَانَ يَذْكُرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ.

باب: حرم میں چیل کو مارنا

۲۸۹۵: امّ المومنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کے مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں' ایک بچھو' دوسرا کوا' تیسرے چیل' چوتھے چوہا' پانچویں کاٹنے والا کتا۔

۱۴۵۱: باب قَتْلُ الْغُرَابِ فِي الْحَرَمِ

۲۸۹۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَهُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ

باب: حرم میں کوّے کو قتل کرنا

۲۸۹۶: امّ المومنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کے مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں' ایک بچھو' دوسرا کوا' تیسرے چیل'

الْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحِدَأَةُ.

چوتھے چوہا' پانچویں کاٹنے والا کتا۔

۱۴۵۲: بَابُ النَّهْيِ اَنْ يُّنَفَّرَ صَيْدُ الْحَرَمِ

باب: حرم کے شکار کو بھگانے کی ممانعت سے متعلق

۲۸۹۷: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ مَكَّةُ حَرَّمَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَهِيَ سَاعَتِيْ هٰذِهٖ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَامَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ رَجُلًا مُجَرِّبًا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِبُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ.

۲۸۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: یہ مکہ مکرمہ ہے جس کو اللہ عزوجل نے اسی روز حرام قرار دیا تھا جس روز آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تھا اور مجھ سے پہلے یا میرے بعد اس کو کسی کے لئے حلال نہیں فرمایا گیا۔ میرے واسطے بھی دن کی ایک گھڑی میں حلال فرمایا گیا اور پھر دوسری مرتبہ اللہ عزوجل کے حکم سے قیامت تک اس کو حرام فرمایا گیا اس وجہ سے نہ اس کی گھاس کاٹی جائے اور نہ کوئی درخت کاٹا جائے اور نہ اس جگہ سے شکار کو بھگایا جائے اور نہ یہاں سے کوئی گری پڑی چیز اُٹھائی جائے ہاں اس کی شہرت اور اعلان کرنے کے لئے جائز ہے اس پر عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے جو کہ ایک تجربہ کار شخص تھے اور فرمایا اذخر کی اجازت عطا فرمائیں اس لیے کہ ہم لوگوں کے یہ مکانات اور قبروں کے کام آتا ہے اس پر آپؐ نے اس کی اجازت عطا فرمائی۔

۱۴۵۳: بَابُ اِسْتِقْبَالُ الْحَجِّ

باب: حج میں آگے چلنے سے متعلق

۲۸۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ زَنْجُرِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَابْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَقُوْلُ:

خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهٖ
الْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ
ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهٖ
وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهٖ

قَالَ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ فِيْ حَرَمِ اللّٰهِ وَبَيْنَ يَدَيْ

۲۸۹۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت عمرۃ القضاء میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے یہ اشعار پڑھتے ہوئے جا رہے تھے۔ ''اے کفار کے بیٹو! تم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ چھوڑ دو آج ہم لوگ ان کے حکم سے اس قسم کی مار ماریں گے کہ تم لوگوں کے سر گردنوں سے الگ ہو جائیں گے اور دوست' دوست سے بے خبر ہو جائے گا۔ اس پر عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: اے عبداللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اور اللہ کے حرم میں تم اشعار پڑھ رہے ہو۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَقُوْلُ هٰذَا الشِّعْرَ فَقَالَ النَّبِیُّ خَلِّ عَنْهُ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَكَلَامُهٗ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ وَّقْعِ النَّبْلِ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو چھوڑ دو۔ اللہ کی قسم یہ اشعار کفار کے قلوب پر تیر کی چوٹ سے زیادہ سخت لگ رہے ہیں۔

۲۸۹۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهٗ اُغَيْلِمَةُ بَنِیْ هَاشِمٍ قَالَ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاٰخَرَ خَلْفَهٗ.

۲۸۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ میں داخل ہوئے تو قبیلہ بنو ہاشم کے بچوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کو آگے کی طرف اور ایک کو پیچھے کی طرف بٹھایا۔

۱۴۵۴: باب تَرْكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

باب: بیت اللہ شریف کو دیکھ کر ہاتھ نہ اُٹھانا

۲۹۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا قَزَعَةَ الْبَاهِلِیَّ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّیِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ اَيَرْفَعُ يَدَيْهِ قَالَ مَاكُنْتُ اَظُنُّ اَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا اِلَّا الْيَهُوْدَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهٗ.

۲۹۰۰: حضرت مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کی طرف نظر کرے تو کیا وہ ہاتھ اٹھائے؟ تو انہوں نے فرمایا: میرے خیال میں یہودیوں کے علاوہ کوئی شخص اس طریقہ سے نہیں کرتا ہم نے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج ادا کیا ہے اور ہم نے ہاتھ نہیں اُٹھائے۔

۱۴۵۵: باب الدُّعَآءُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

باب: خانہ کعبہ کو دیکھ کر دُعا مانگنا

۲۹۰۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ اَبِیْ يَزِيْدَ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ طَارِقِ بْنِ عَلْقَمَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ كَانَ اِذَا جَآءَ مَكَانًا فِیْ دَارِ يَعْلٰی اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَدَعَا.

۲۹۰۱: حضرت عبدالرحمٰن بن طارق اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت یعلی کے مکان کے نزدیک پہنچتے تو قبلہ کی طرف رخ فرما کر دُعا مانگتے۔

وضاحت:

واضح رہے کہ ''دار یعلیٰ'' ایک جگہ کا نام ہے جو کہ مکہ مکرمہ کے نزدیک ہے اور اس جگہ سے کعبہ شریف نظر آتا ہے۔

۱۴۵۶: باب فَضْلِ الصَّلٰوةِ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

باب: مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۲۹۰۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ غَيْرَ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ وَخَالَفَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَغَيْرُهُ.

۲۹۰۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری مسجد (یعنی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) میں نماز ادا کرنا دوسری مساجد کی ایک ہزار نماز کے برابر ہے علاوہ مسجد حرام کے۔

۲۹۰۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَنْبَاَنَا وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْكَعْبَةَ.

۲۹۰۳: حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں (یعنی مسجد نبوی میں) نماز ادا کرنا (مسجد حرام کے علاوہ) دوسری مساجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ افضل ہے۔

۲۹۰۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاسَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ الْاَغَرَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَ الْاَغَرُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْكَعْبَةَ.

۲۹۰۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں (یعنی مسجد نبوی میں) نماز ادا کرنا (مسجد حرام کے علاوہ) دوسری مساجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ افضل ہے۔

۱۴۵۷: باب بِنَاءُ الْكَعْبَةِ

باب: خانہ کعبہ کی تعمیر سے متعلق

۲۹۰۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ

۲۹۰۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے جس وقت خانہ کعبہ کی تعمیر کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پایوں (یعنی عمارت کے پایوں سے) کم پائے تیار کیے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

الصِّدِّيْقِ اَخْبَرَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَمْ تَرَى اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنُوا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَاأُرٰى تَرْكَ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الَّذِيْنَ يَلِيَانِ الْحَجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پایوں تک پہنچا دیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کا کفر کا زمانہ (چھوڑے ہوئے زیادہ عرصہ) نہ ہوتا تو میں بنا دیتا۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو یہی وجہ ہے کہ حجر اسود کے علاوہ دوسرے دو پتھروں کو بوسہ نہ دینے کی بھی یہی وجہ ہے کہ یہ ابراہیم علیہ السلام کی بنائی ہوئی بنیادوں پر نہیں ہے۔

۲۹۰۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ وَاَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ فَبَنَيْتُهُ عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلْتُ لَهٗ خَلْفًا فَاِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ.

۲۹۰۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہاری قوم کے کفر و شرک کا زمانہ نہ ہوتا (یعنی نزدیک میں کفر کا زمانہ نہ گذرتا) تو میں خانہ کعبہ کو توڑتا اور میں اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پائے پر (یعنی اس کے مطابق) بناتا اور میں اس میں پیچھے کی جانب ایک دروازہ رکھتا (سامنے کے) دروازہ کے مقابل کیونکہ جس وقت قریش نے خانہ کعبہ تعمیر کیا تو اس میں کمی چھوڑ دی۔

کعبہ کے دو (۲) دروازوں کا فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ اب اس وقت کعبہ کا ایک ہی دروازہ ہے اگر دو دروازے ہوتے تو اس میں یہ آرام تھا کہ لوگ ایک دروازے سے داخل ہوں اور دوسرے سے باہر نکلتے جائیں اور تازہ ہوا (Cross Vantilation) آتی جاتی رہے۔

۲۹۰۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى عَنْ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ وَفِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدٍ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ جَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ.

۲۹۰۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میری اور تمہاری قوم کا زمانہ زمانہ جاہلیت سے نزدیک نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو گرا کر اس کی دوبارہ تعمیر کرتا اور پھر میں اس کے دو دروازے بناتا اس وجہ سے جس وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حاکم مقرر کیے گئے تو انہوں نے اس کے دو دروازے تیار کیے۔

خلاصۃ الباب ☆ اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانِ مبارک کے مطابق حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے دو دروازے تو تعمیر کر دیئے

لیکن کچھ ہی عرصہ بعد حجاج بن یوسف نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا اور خانہ کعبہ کو دورِ جاہلیت کی طرز پر دوبارہ کر دیا گیا۔

۲۹۰۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَاَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَاَدْخَلْتُ فِيْهِ مَا اُخْرِجَ مِنْهُ وَاَلْزَقْتُهُ بِالْاَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَاِنَّهُمْ قَدْ عَجَزُوْا عَنْ بِنَائِهِ فَبَلَغْتُ بِهِ اَسَاسَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى هَدْمِهِ قَالَ يَزِيْدُ وَقَدْ شَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِيْنَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَ اَدْخَلَ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِ وَقَدْ رَاَيْتُ اَسَاسَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِجَارَةً كَاَسْنِمَةِ الْاِبِلِ مُتَلَاحِكَةً.

۲۹۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تم لوگوں کی قوم کا زمانہ دورِ جاہلیت سے نزدیک نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو گرانے کا حکم دیتا اور میں اس میں وہ وہ چیزیں داخل کرتا کہ جو اس میں سے نکال دی گئی ہیں اور میں اس کو زمین کے برابر کرتا پھر میں اس کے دو دروازے رکھتا ایک دروازہ مشرق کی طرف اور دوسرا دروازہ مغرب کی طرف۔ اس لیے کہ یہ لوگ اس کی تعمیر سے تھک چکے تھے میں اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنائی ہوئی تعمیر تک تعمیر کراتا (راوی فرماتے ہیں) یہی وجہ ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کو مسمار کرا دیا مزید نقل کرتے ہیں جس وقت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کو منہدم کر کے تعمیر کرایا تو اس وقت میں موجود تھا انہوں نے حطیم کو بھی اس میں شامل کر دیا۔ نیز میں نے ابراہیم علیہ السلام کے رکھے ہوئے پتھر بھی دیکھے۔ وہ اونٹ کے کوہان کی طرح تھے اور ملائم اور ایک دوسرے سے وابستہ تھے۔

۲۹۰۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُوالسُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ.

۲۹۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خانہ کعبہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی برباد کرے گا۔

۱۴۵۸: باب دُخُوْلُ الْبَيْتِ

باب: خانہ کعبہ میں داخلہ سے متعلق

۲۹۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَّاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ اَجَافَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابَ فَمَكَثُوْا فِيْهَا مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَكِبْتُ الدَّرَجَةَ وَدَخَلْتُ الْبَيْتَ

۲۹۱۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بیت اللہ شریف کے نزدیک پہنچا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلال رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اندر داخل ہو چکے تھے اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے دروازہ بند کر لیا تھا پھر کافی وقت تک وہ حضرات اندر رہے پھر دروازہ کھولا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر کی طرف تشریف لائے تو میں سیڑھی پر چڑھ کر اندر کی طرف داخل ہو گیا اور دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فَقُلْتُ اَیْنَ صَلَّی النَّبِیُّ ﷺ قَالُوْا هٰهُنَا وَ نَسِیْتُ اَنْ اَسْاَلَهُمْ کَمْ صَلَّی النَّبِیُّ ﷺ فِی الْبَیْتِ

نماز کس جگہ ادا فرمائی؟ فرمانے لگے کہ یہاں لیکن یہ دریافت کرنا بھول گیا کہ کس قدر رکعت ادا کی؟

۲۹۱۱: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَیْتَ وَمَعَهُ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاُسَامَةَ بْنُ زَیْدٍ وَّ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَاَجَافُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَ فَمَکَثَ فِیْهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ کَانَ اَوَّلُ مَنْ لَقِیْتُ بِلَالًا قُلْتُ اَیْنَ صَلَّی النَّبِیُّ ﷺ قَالَ مَا بَیْنَ الْاُسْطُوَانَتَیْنِ.

۲۹۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے دروازہ بند کرلیا اور جس قدر دیر اللہ عزوجل کو منظور تھا اندر رہنے کے بعد باہر کی طرف تشریف لائے پھر سب سے پہلے میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کس جگہ ادا فرمائی ہے؟ فرمایا کہ دوستونوں کے درمیان۔

۱۴۵۹: باب مَوْضِعُ الصَّلَاةِ فِی الْبَیْتِ

باب: خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنے کی جگہ

۲۹۱۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِی مُلَیْکَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْکَعْبَةَ وَدَنَا خُرُوْجُهٗ وَوَجَدْتُ شَیْئًا فَذَهَبْتُ سَرِیْعًا فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَارِجًا فَسَاَلْتُ بِلَالًا اَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْکَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَکْعَتَیْنِ بَیْنَ السَّارِیَتَیْنِ.

۲۹۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکلنے کا وقت نزدیک پہنچا تو مجھ کو کچھ احساس ہوا (اجابت کی ضرورت محسوس ہوئی) تو دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر کی جانب تشریف لے آئے ہیں پھر میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ میں نماز ادا فرمائی تھی؟ فرمایا: جی ہاں! دوستونوں کے درمیان۔

۲۹۱۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَیْفُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا یَقُوْلُ اُتِیَ ابْنُ عُمَرَ فِیْ مَنْزِلِهٖ فَقِیْلَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ دَخَلَ الْکَعْبَةَ فَاَقْبَلْتُ فَاَجِدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ خَرَجَ وَاَجِدُ بِلَالًا عَلَی الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ یَا بِلَالُ اَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْکَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَیْنَ قَالَ مَا بَیْنَ هَاتَیْنِ الْاُسْطُوَانَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ فِیْ وَجْهِ الْکَعْبَةِ.

۲۹۱۳: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے مکان میں تشریف لائے تو فرمایا دیکھو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے ہیں میں نے آکر دیکھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکل چکے تھے جبکہ بلال رضی اللہ عنہ دروازہ پر کھڑے ہوئے تھے۔ میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ میں نماز ادا فرمائی تھی فرمایا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا کس جگہ؟ تو انہوں نے فرمایا کہ دوستونوں کے درمیان دو رکعت ادا کی ہیں۔ پھر باہر کی طرف نکل کر خانہ کعبہ کے سامنے دو رکعت ادا کی ہیں۔

۲۹۱۴: اَخْبَرَنَا حَاجِبُ ابْنُ سُلَیْمَانَ الْمُنْبِجِیُّ عَنْ

۲۹۱۴: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ

ابْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْکَعْبَةَ فَسَبَّحَ فِیْ نَوَاحِیْهَا وَکَبَّرَ وَلَمْ یُصَلِّ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے کونوں میں تسبیح اور تکبیر پڑھی۔ نماز نہیں پڑھی پھر باہر تشریف لائے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا کر کے ارشاد فرمایا: یہ قبلہ ہے۔

۱۴۶۰: باب الْحِجْرُ

باب: حطیم سے متعلق حدیث

۲۹۱۵: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ ابْنُ الزُّبَیْرِ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَوْلَا اَنَّ النَّاسَ حَدِیْثٌ عَهْدُهُمْ بِکُفْرٍ وَلَیْسَ عِنْدِیْ مِنَ النَّفَقَةِ مَا یُقَوِّیْ عَلٰی بِنَآئِهٖ لَکُنْتُ اَدْخَلْتُ فِیْهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَةَ اَذْرُعٍ وَجَعَلْتُ لَهٗ بَابًا یَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا یَخْرُجُوْنَ مِنْهُ.

۲۹۱۵: امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ نئے نئے مسلمان نہ ہوئے ہوتے اور میرے پاس دولت موجود ہوتی جو کہ مجھ کو اس کی تعمیر پر قوّت پہنچاتی تو میں پانچ گز حطیم کعبہ میں داخل کر دیتا اور اس کے دو دروازے بناتا ایک دروازہ داخل ہونے اور دوسرا دروازہ باہر کی طرف نکلنے کے واسطے۔

۲۹۱۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ الرِّبَاطِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ عَمَّتِهٖ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ قَالَتْ حَدَّثَتْنَا عَآئِشَةُ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اَدْخُلُ الْبَیْتَ قَالَ ادْخُلِی الْحِجْرَ فَاِنَّهٗ مِنَ الْبَیْتِ.

۲۹۱۶: امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں خانہ کعبہ میں داخل نہ ہو جاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حطیم میں داخل ہو جاؤ کیونکہ وہ خانہ کعبہ ہی ہے۔

۱۴۶۱: باب الصَّلَاةُ فِی الْحِجْرِ

باب: حطیم میں نماز ادا کرنا

۲۹۱۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِیْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَیْتَ فَاُصَلِّیَ فِیْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِیَدِیْ فَاَدْخَلَنِی الْحِجْرَ فَقَالَ اِذَا اَرَدْتِ دُخُوْلَ الْبَیْتِ فَصَلِّیْ هٰهُنَا فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِّنَ الْبَیْتِ وَلٰکِنَّ قَوْمَكِ اقْتَصَرُوْا حَیْثُ بَنَوْهُ.

۲۹۱۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں یہ چاہتی تھی کہ خانہ کعبہ میں داخل ہو کر اس میں نماز ادا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھ کو حطیم میں داخل کر کے فرمایا: اگر تم خانہ کعبہ میں داخل ہونا چاہو تو یہاں پر نماز ادا کیا کرو۔ اس لیے کہ یہ بھی بیت اللہ کا ایک حصہ ہے لیکن تم لوگوں کی قوم نے اس کی تعمیر کرتے ہوئے اس کو مکمل نہیں کیا۔

۱۴۶۲: باب التَّکْبِیْرُ فِیْ نَوَاحِی

باب: خانہ کعبہ کے کونوں میں تکبیر کہنے

الْكَعْبَةِ

سے متعلق

۲۹۱۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يُصَلِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ وَلٰكِنَّهُ كَبَّرَ فِيْ نَوَاحِيْهِ.

۲۹۱۸: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کے اندر نماز ادا نہیں فرمائی بلکہ اس کے کونوں میں تکبیر پڑھی۔

۱۴۶۳: باب اَلذِّكْرُ وَالدُّعَآءُ فِي الْبَيْتِ

باب: بیت اللہ شریف میں دُعا اور ذکر

۲۹۱۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَجَافَ الْبَابَ وَالْبَيْتُ اِذْ ذَاكَ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ فَمَضٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ بَابَ الْكَعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَاَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ قَامَ حَتّٰى اَتٰى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ فَوَضَعَ وَجْهَهُ وَخَدَّهُ عَلَيْهِ وَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَاَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلٰى كُلِّ رُكْنٍ مِنْ اَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهُ بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالْمَسْاَلَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ.

۲۹۱۹: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دروازہ بند کرنے کا حکم فرمایا ان دنوں خانہ کعبہ میں چھ ستون ہوتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور دروازہ کے نزدیک کے دو ستون کے درمیان پہنچ کر بیٹھ گئے پھر اللہ عزوجل کی تعریف بیان فرمائی اور اس سے دُعا مانگی اور توبہ کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے پھر ہر ایک کونے کے بعد سامنے کی طرف جا کر تکبیر پڑھتے لا اِلٰہ اِلاّ اللہ پڑھتے۔ اللہ عزوجل کی تسبیح اور اس کی حمد بیان کرتے اور توبہ کرتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے دو رکعت نماز ادا کی پھر فراغت ہوئی تو فرمایا کہ یہ قبلہ ہے۔

۱۴۶۴: باب وَضْعُ الصَّدْرِ وَالْوَجْهِ عَلٰى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ

باب: خانہ کعبہ کی دیوار کے ساتھ سینہ اور چہرہ لگانا

۲۹۲۰: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ فَجَلَسَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ ثُمَّ مَالَ اِلٰى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ

۲۹۲۰: حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خانہ کعبہ میں داخل ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کی تعریف بیان فرمائی پھر تکبیر اور تہلیل کہا اور خانہ کعبہ کی سامنے والی دیوار کی جانب تشریف لے گئے اور اپنا سینہ اپنے رخسار اور دونوں

الْبَيْتِ فَوَضَعَ صَدْرَهُ عَلَيْهِ وَخَدَّهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا فَعَلَ ذٰلِكَ بِالْاَرْكَانِ كُلِّهَا ثُمَّ خَرَجَ فَاَقْبَلَ عَلَى الْقِبْلَةِ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ.

ہاتھ اس پر رکھ کر تکبیر و تہلیل کی اور دُعا مانگی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام کونوں میں جا کر اس طریقہ سے کیا پھر باہر آ گئے اور دروازہ پر پہنچ کر قبلہ کی جانب رخ کر کے فرمایا کہ یہ قبلہ ہے' یہ قبلہ ہے۔

١٤٦٥: باب مَوْضِعُ الصَّلَاةِ مِنَ الْكَعْبَةِ

باب: خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنے کی جگہ سے متعلق

٢٩٢١: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا الْقِبْلَةُ.

٢٩٢١: حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ سے باہر تشریف لائے اور خانہ کعبہ کے سامنے دو رکعت ادا کرنے کے بعد فرمایا یہ قبلہ ہے۔

٢٩٢٢: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ النَّسَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ.

٢٩٢٢: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو چاروں کونوں میں دُعا مانگی اور اس میں نماز نہیں ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب باہر تشریف لائے تو خانہ کعبہ کے سامنے دو رکعت ادا فرمائیں۔

٢٩٢٣: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْدُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ يُقِيْمُهٗ عِنْدَ الشُّقَّةِ الثَّالِثَةِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الَّذِيْ يَلِي الْحَجَرَ مِمَّا يَلِي الْبَابَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَا اُنْبِئْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يُصَلِّيْ هٰهُنَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّيْ.

٢٩٢٣: حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لے کر حجر اسود کے بعد تیسرے ٹکڑے کے پاس دروازہ کے نزدیک آتے اور ان کو کھڑا کرتے چنانچہ انہوں نے فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ نماز ادا فرماتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں۔ پھر وہ آگے کی جانب بڑھ کر نماز ادا فرماتے۔

١٤٦٦: باب ذِكْرِ الْفَضْلِ فِي الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ

باب: خانہ کعبہ کے طواف کی فضیلت

٢٩٢٤: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ مِنْ لَفْظِهٖ قَالَ اَنْبَاَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ

٢٩٢٤: حضرت عبداللہ بن عبید فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! کہ میں یہ دیکھ رہا ہوں

عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَا اَرَاكَ تَسْتَلِمُ اِلاَّ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا يَحُطَّانِ الْخَطِيْئَةَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ سَبْعًا فَهُوَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ.

کہ آپ ﷺ صرف ان دو پتھروں (حجر اسود اور رکن یمانی کو) چھوتے ہیں انہوں نے فرمایا جی ہاں کیونکہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ ان کو چھونے سے گناہ مٹ جاتے ہیں نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ سات چکر طواف کرنا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

۱۴۶۷: باب اَلْكَلاَمُ فِي الطَّوَافِ

باب: دورانِ طواف گفتگو کرنا

۲۹۲۵: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ يَقُوْدُهُ اِنْسَانٌ بِخِزَامَةٍ فِيْ اَنْفِهِ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَقُوْدَهُ بِيَدِهٖ.

۲۹۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم طواف فرما رہے تھے کہ ایک آدمی کو دوسرے شخص کی ناک میں نکیل ڈال کر کھینچتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کاٹ دیا اور اس شخص کو حکم فرمایا کہ ہاتھ پکڑ کر لے جاؤ۔

۲۹۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَقُوْدُهُ رَجُلٌ بِشَيْءٍ ذَكَرَهُ فِيْ نَذْرٍ فَتَنَاوَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَطَعَهُ قَالَ اِنَّهُ نَذْرٌ.

۲۹۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ دوسرے آدمی کو کسی چیز سے کھینچ رہا ہے (جس شے سے اس نے کھینچ جانے کی منت مانی تھی) تو آپ ﷺ نے اس کو کاٹ کر فرمایا یہ بھی نذر ہے (مطلب یہ ہے کہ تمہاری نذر اس طریقہ سے بھی ادا ہو جائے گی)۔

۱۴۶۸: باب اِبَاحَةُ الْكَلاَمِ فِي الطَّوَافِ

باب: دورانِ طواف گفتگو کرنا درست ہے

۲۹۲۷: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ ح وَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ اَدْرَكَ النَّبِيَّ قَالَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلاَةٌ فَاَقِلُّوْا مِنَ الْكَلاَمِ اللَّفْظُ لِيُوْسُفَ خَالَفَهُ حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ.

۲۹۲۷: حضرت طاؤس ایک ایسے آدمی سے نقل فرماتے ہیں کہ جس شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کا طواف نماز ہے تم لوگ اس میں کم گفتگو کرو۔

۲۹۲۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَانَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَقِلُّوا الْكَلَامَ فِي الطَّوَافِ فَاِنَّمَا اَنْتُمْ فِي الصَّلَاةِ.

۲۹۲۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ حالت طواف میں گفتگو کم کرو کیونکہ تم (طواف کرتے وقت) نماز میں ہو یعنی طواف بھی نماز ہے۔

۱۴۶۹: باب اِبَاحَةُ الطَّوَافِ فِيْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ

باب: طواف کعبہ ہر وقت صحیح ہے

۲۹۲۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ لَا تَمْنَعُنَّ اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّ سَاعَةٍ شَآءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْنَهَارًا.

۲۹۲۹: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنو عبد مناف کسی بھی آدمی کو کسی بھی وقت میں اس مکان کا طواف کرنے یا یہاں پر نماز ادا کرنے سے منع نہ کرو چاہے دن ہو یا رات ہو۔

۱۴۷۰: باب كَيْفَ طَوَافُ الْمَرِيْضِ

باب: مریض شخص کے طواف کعبہ کرنے کا طریقہ

۲۹۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَ ةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ اَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ.

۲۹۳۰: حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی کہ میں مریض ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر تم طواف کرنا۔ چنانچہ میں نے طواف کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نماز ادا کر رہے تھے اور اس میں سورۂ طور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

۱۴۷۱: باب طَوَافُ الرِّجَالِ مَعَ النِّسَآءِ

باب: مردوں کا عورتوں کے ساتھ طواف کرنا

۲۹۳۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ مَاطُفْتُ طَوَافَ الْخُرُوْجِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَطُوْفِيْ عَلٰى بَعِيْرِكِ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ عُرْوَةُ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ اُمِّ سَلَمَةَ.

۲۹۳۱: حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ عزوجل کی قسم میں نے طواف وداع نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس طریقہ سے کرنا کہ جس وقت جماعت کھڑی ہو تو اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کر لینا۔

۲۹۳۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِىَ مَرِيْضَةٌ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ طُوْفِىْ مِنْ وَّرَآءِ الْمُصَلِّيْنَ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ يَقْرَأُ وَالطُّوْرِ.

۲۹۳۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ مکہ مکرمہ تشریف لائیں تو بیمار تھیں چنانچہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نمازیوں کے پیچھے سے سوار ہو کر طواف کر لینا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کے پاس سورۂ طور تلاوت فرماتے ہوئے سنا۔

۱۴۷۲: باب اَلطَّوَافُ بِالْبَيْتِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

باب: اونٹ پر سوار ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرنا

۲۹۳۳: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَّسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهٖ.

۲۹۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر خانہ کعبہ کا طواف اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کو اپنی نوک دار چھڑی سے چھوتے۔

۱۴۷۳: باب طَوَافُ مَنْ اَفْرَادَ الْحَجَّ

باب: حج افراد کرنے والے شخص کا طواف کرنا

۲۹۳۴: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو اِلْكَلْبِىُّ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَيَانٌ اَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ اَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ اَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ قَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَاَنْتَ اَعْجَبُ اِلَيْنَا مِنْهُ قَالَ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

۲۹۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان سے کسی شخص نے سوال کیا کہ کیا میں خانہ کعبہ کا طواف کر لوں میں نے حج کا احرام باندھا ہے انہوں نے دریافت فرمایا تم کو کس شے نے طواف کرنے سے منع کیا ہے؟ عرض کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس سے روکتے ہوئے سنا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہم لوگوں کے نزدیک زیادہ بہتر ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کی نیت فرمائی اور خانہ کعبہ کا طواف بھی فرمایا اور سعی بھی فرمائی۔

۱۴۷۴: باب طَوَافُ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ

باب: جو کوئی عمرہ کا احرام باندھے اس کا طواف کرنا

۲۹۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَسَاَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ مُعْتَمِرًا فَطَافَ

۲۹۳۵: حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا ایک آدمی نے خانہ کعبہ کا طواف کیا ہے لیکن صفا مروہ میں نہیں دوڑا تو کیا ایسا شخص اپنی بیوی سے ہم بستری

بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَأْتِيْ اَهْلَهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ سَبْعًا وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

کرے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے سات طواف فرمائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا فرمائیں اور صفا اور مروہ پہاڑ کے درمیان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوڑے اور تم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرنا چاہیے۔

خلاصة الباب ☆ اس وجہ سے علماء کرام نے فرمایا ہے کہ جس وقت تک کوئی شخص صفا مروہ کی سعی نہ کرے تو وہ شخص ہرگز اپنی عورت سے ہم بستری نہ کرے۔

۱۴۷۵: باب كَيْفَ يَفْعَلُ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ

باب: جو آدمی حج اور عمرہ ایک ہی احرام میں ساتھ ساتھ ادا کرنے کی نیت کرے اور ہدی ساتھ نہ لے جائے تو اس کو کیا کرنا چاہیے؟

۲۹۳۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ فَلَمَّا بَلَغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيْعًا فَاَهْلَلْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَطُفْنَا اَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَحِلُّوْا فَهَابَ الْقَوْمُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ فَحَلَّ الْقَوْمُ حَتّٰى حَلُّوْا اِلَى النِّسَآءِ وَلَمْ يَحِلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُقَصِّرْ اِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ.

۲۹۳۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت روانہ ہوئے تو ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ تھے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذوالحلیفہ پہنچ گئے تو نماز ظہر ادا کی۔ پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے۔ جس وقت وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر مقام بیداء پر سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ نے حج اور عمرہ کرنے کے لئے لبیک پڑھا اس پر ہم لوگوں نے آپ کے ساتھ اسی طریقہ سے کیا لیکن جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچ گئے اور ہم نے طواف کرلیا تو آپ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا اس پر لوگ خوفزدہ ہو گئے تو آپ نے فرمایا: اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ چنانچہ لوگوں نے احرام کھول دیا اور وہ اپنی بیویوں کے پاس نہیں گئے لیکن رسول کریم نے نہ تو احرام کھولا اور نہ ہی دس تاریخ تک بال کم کرائے (یعنی حلق نہیں کرایا)۔

۱۴۷۶: باب طَوَافُ الْقَارِنِ

باب: قران کرنے والے شخص کے طواف سے متعلق

۲۹۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۲۹۳۷: حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج قران میں ایک ہی طواف کیا اور فرمایا: میں نے

قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهٗ.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۹۳۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنِ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَاَيُّوْبُ ابْنُ مُوْسٰى وَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ وَعُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فَسَارَ قَلِيْلًا فَخَشِيَ اَنْ يُصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ اِنْ صُدِدْتُّ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا سَبِيْلُ الْحَجِّ اِلَّا سَبِيْلُ الْعُمْرَةِ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِيْ حَجًّا فَسَارَ حَتّٰى اَتٰى قُدَيْدًا فَاشْتَرٰى مِنْهَا هَدْيًا ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ.

۲۹۳۸: حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جس وقت نکلے اور وہ مقام ذوالحلیفہ پہنچے تو انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا۔ پھر روانہ ہوئے کچھ دیر چلے تو ان کو اس بات کا خوف ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ ان کو خانہ کعبہ جانے سے منع کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ کہنے لگ گئے کہ اگر مجھ کو منع کر دیا گیا تو میں اسی طریقہ سے کروں گا کہ جس طریقہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا پھر فرمانے لگے حج کا راستہ بھی وہی ہے جو کہ عمرہ کا ہے اس وجہ سے میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی اپنے ذمہ لازم کر لیا۔ پھر کچھ دیر تک آئے اور وہاں پر ایک جانور خریدا پھر مکہ مکرمہ تشریف لائے اور سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف فرمایا اور صفا اور مروہ پہاڑ کے درمیان سعی فرمائی پھر فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۹۳۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ اَخْبَرَنِيْ هَانِئُ بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا.

۲۹۳۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی طواف فرمایا۔

۱۴۷۷: باب ذِكْرُ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

باب: حجر اسود سے متعلق

۲۹۴۰: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ دَاوٗدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ.

۲۹۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ہے۔

۱۴۷۸: باب اِسْتِلَامُ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

باب: حجر اسود کو بوسہ دینا

۲۹۴۱: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِالْاَعْلٰى عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهٗ وَقَالَ

۲۹۴۱: حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس کو لپٹ گئے پھر فرمایا: میں نے ابوالقاسم! کو تم پر مہربانی فرماتے ہوئے دیکھا

رَاَيْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ بِكَ حَفِيًّا.

ہے۔

۱۴۷۹: باب تَقْبِيْلُ الْحَجَرِ

۲۹۴۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ وَجَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ جَآءَ اِلَى الْحَجَرِ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ دَنَا مِنْهُ فَقَبَّلَهٗ.

باب: حجر اسود کو بوسہ دینا

۲۹۴۲: حضرت عابس بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حجر اسود کی جانب تشریف لائے اور فرمایا: میں اس سے واقف ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اگر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تم کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تم کو بوسہ نہ دیتا۔ پھر اس کے نزدیک آئے اور اس کو بوسہ دیا۔

۱۴۸۰: باب كَيْفَ يُقَبِّلُ

۲۹۴۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ رَاَيْتُ طَاوُسًا يَمُرُّ بِالرُّكْنِ فَاِنْ وَجَدَ عَلَيْهِ زِحَامًا مَرَّ وَلَمْ يُزَاحِمْ وَاِنْ رَّاٰهُ خَالِيًا قَبَّلَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ اِنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

باب: بوسہ کس طریقہ سے دینا چاہیے

۲۹۴۳: حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس کو دیکھا کہ وہ جس وقت حجر اسود کے سامنے سے گذرتے تو اگر وہاں پر ہجوم ہوتا تو گذر جاتے اور اگر خالی ہوتا (یعنی ہجوم نہ ہوتا) تو ٹھہر کر تین مرتبہ بوسہ دیتے پھر فرمایا کہ میں نے ابن عباسؓ کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو اسی طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے پھر انہوں نے فرمایا کہ تم ایک پتھر ہو نہ تو تم کسی کو فائدہ پہنچا سکتے ہو اور نہ ہی نقصان اگر میں نے نبیؐ کو تم کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تم کو بوسہ نہ دیتا۔ پھر عمرؓ نے فرمایا میں نے نبیؐ کو اسی طریقہ سے کرتے دیکھا۔

۱۴۸۱: باب كَيْفَ يَطُوْفُ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ وَعَلٰى اَيِّ شِقَّيْهِ يَاْخُذُ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ

۲۹۴۴: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ

باب: طواف شروع کرنے کا طریقہ اور حجر اسود کو بوسہ دینے کے بعد کس طرف چلنا چاہیے؟

۲۹۴۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مسجد حرام میں داخل ہوئے اور حجر اسود کو چھونے کے بعد دائیں طرف روانہ ہوئے پھر تین چکروں میں تیز تیز اور کندھے پھیلاتے ہوئے چلے پھر چار چکروں میں عام رفتار سے چلے پھر مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور یہ آیت کریمہ پڑھی وہ

فَرَمَلَ ثَلاَثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ اَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الْبَيْتَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا

آیت یہ ہے: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى پھر اسی طریقہ سے دو رکعت نماز ادا فرمائی کہ مقام ابراہیم آپ کے اور خانہ کعبہ کے درمیان تھا پھر دو رکعات نماز ادا کر کے خانہ کعبہ کے پاس تشریف لائے اور حجر اسود کے بعد صفا (پہاڑ) کی جانب روانہ ہو گئے۔

۱۴۸۲: باب كَمْ يَسْعٰى

باب: کتنے طواف میں دوڑنا چاہیے

۲۹۴۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْمُلُ الثَّلاَثَ وَيَمْشِى الْاَرْبَعَ وَيَزْعُمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

۲۹۴۵: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تین طواف میں تیز تیز چلتے تھے اور باقی چار چکر میں عام چال چلتے پھر فرماتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طریقہ سے کرتے تھے۔

۱۴۸۳: باب كَمْ يَمْشِىْ

باب: کتنے چکروں میں عادت کے مطابق چلنا چاہیے

۲۹۴۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا طَافَ فِى الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَاِنَّهٗ يَسْعٰى ثَلاَثَةَ اَطْوَافٍ وَّ يَمْشِىْ اَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّىْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

۲۹۴۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت حج اور عمرہ کا طواف فرماتے تو تین چکروں میں تیز تیز چلتے تھے اور چار طواف میں حسب عادت چلتے تھے پھر دو رکعات نماز ادا فرماتے اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے۔

۱۴۸۴: باب الْخَبَبُ فِى الثَّلاَثَةِ مِنَ السَّبْعِ

باب: سات میں سے تین طواف میں دوڑ کر چلنے سے متعلق

۲۹۴۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ اَوَّلَ مَا يَطُوْفُ يَخُبُّ ثَلاَثَةَ اَطْوَافٍ مِّنَ السَّبْعِ.

۲۹۴۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو حجر اسود کو چھوتے اور پھر سات چکروں میں سے پہلے تین طواف میں کہیں تیز تیز چلتے تھے۔

۱۴۸۵: باب الرَّمْلُ فِى الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: حج اور عمرے میں تیز تیز چلنا

۲۹۴۸: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدٌ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنَا عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالاَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ

۲۹۴۸: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جس وقت عمرہ یا حج کرنے کے لئے تشریف لاتے تو طوافِ قدوم فرماتے

اَبِيْهِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَخُبُّ فِيْ طَوَافِهٖ حِيْنَ يَقْدَمُ فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ ثَلَاثًا وَيَمْشِيْ اَرْبَعًا قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

وقت تین چکر تیز تیز چلتے اور چار چکر عادت کے مطابق چلتے پھر فرماتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طریقہ سے فرماتے تھے۔

۱۴۸۶: باب الرَّمْلُ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ

باب: حجر اسود سے حجر اسود تک تیز تیز چلنے سے متعلق

۲۹۴۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ.

۲۹۴۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین چکروں میں حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک تیز تیز چلتے (یعنی رمل فرماتے)۔

۱۴۸۷: باب الْعِلَّةُ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا سَعَى النَّبِيُّ ﷺ بِالْبَيْتِ

باب: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رمل کرنے کی وجہ

۲۹۵۰: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ مَكَّةَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ وَلَقُوْا مِنْهَا شَرًّا فَاَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى ذٰلِكَ فَاَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَّرْمَلُوْا وَ اَنْ يَّمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ مِنْ نَاحِيَةِ الْحِجْرِ فَقَالُوْا لَهٰؤُلَاءِ اَجْلَدُ مِنْ كَذَا.

۲۹۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم مکہ تشریف لائے تو مشرکین کہنے لگے کہ ان لوگوں کو بخار نے کمزور کر دیا ہے وہاں پر پہنچ کر انہوں نے تکالیف بھی اُٹھائی ہیں یہ بات اللہ عزوجل نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ رمل کرنا چاہیے اور ان دو ارکان یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان عام چال سے چلیں اس وقت مشرکین مکہ حطیم کی جانب تھے چنانچہ کہنے لگے یہ لوگ تو فلاں شخص سے بھی زیادہ قوت والے ہیں۔

۲۹۵۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ

۲۹۵۱: حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کو چومتے اور چھوتے ہوئے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُہٗ وَیُقَبِّلُہٗ فَقَالَ الرَّجُلُ اَرَاَیْتَ اِنْ زُحِمْتُ عَلَیْہِ اَوْ غُلِبْتُ عَلَیْہِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اجْعَلْ اَرَأَیْتَ بِالْیَمَنِ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُہٗ وَیُقَبِّلُہٗ.

دیکھا ہے اس آدمی نے عرض کیا: اگر وہاں پر لوگ زیادہ ہو جائیں اور میں مغلوب ہو جاؤں تو؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اپنے اگر مگر کو یمن میں ہی رکھو۔ میں تو فقط اس قدر جانتا ہوں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے اور ہاتھ سے چھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۴۸۸: باب اِسْتِلَامُ الرُّكْنَيْنِ فِيْ كُلِّ طَوَافٍ

باب: رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر ایک چکر میں چھونے کے بارے میں

۲۹۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنِ ابْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ کَانَ یَسْتَلِمُ الرُّکْنَ الْیَمَانِیَّ وَالْحَجَرَ فِیْ کُلِّ طَوَافٍ.

۲۹۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور رکن یمانی کو ہر ایک چکر میں چھوا کرتے تھے۔

۲۹۵۳: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّکْنَ الْیَمَانِیَّ.

۲۹۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ ... فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف حجر اسود اور رکن یمانی کو چھوا کرتے تھے۔

۱۴۸۹: باب مَسْحُ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ

باب: حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنے سے متعلق

۲۹۵۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَمْسَحُ مِنَ الْبَیْتِ اِلَّا الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ.

۲۹۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ میں سے صرف حجر اسود اور رکن یمانی کو چھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۴۹۰: باب تَرْكُ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْاٰخَرَيْنِ

باب: دوسرے دو رکن کو نہ چھونے سے متعلق

۲۹۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ وَابْنُ جُرَیْجٍ وَمَالِكٌ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ جُرَیْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَاَیْتُكَ لَا تَسْتَلِمُ مِنَ الْاَرْکَانِ اِلَّا ہٰذَیْنِ الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ قَالَ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

۲۹۵۵: حضرت عبید بن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف رکن یمانی اور حجر اسود کو چھوتے ہوئے دیکھا ہے انہوں نے فرمایا اس لیے کہ میں نے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دو رکن کی علاوہ کسی رکن کو چھوتے ہوئے نہیں دیکھا

وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ اِلاَّ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُخْتَصَرٌ.

ہے۔

۲۹۵۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَ ةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنْ اَرْكَانِ الْبَيْتِ اِلاَّ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ وَالَّذِىْ يَلِيْهِ مِنْ نَّحْوِ دُوْرِ الْجُمَحِيِّيْنَ.

۲۹۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے دو رکن کے علاوہ کسی رکن کو نہیں چھوا۔ ایک حجر اسود اور دوسرا اس کے ساتھ والا جو کہ جمحی لوگوں کے محلّہ کی جانب ہے۔

۲۹۵۷: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا الْيَمَانِىَ وَالْحَجَرَ فِىْ شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ.

۲۹۵۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں جس وقت میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کو چھوتے ہوئے دیکھا ہے جب سے میں نے کبھی ان کو چھونا نہیں چھوڑا۔ چاہے آسان ہو یا دشواری کے ساتھ چھونا پڑے۔

۲۹۵۸: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ الْحَجَرِ فِىْ رَخَاءٍ وَّلَا شِدَّةٍ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ.

۲۹۵۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ جس وقت سے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے تو اس وقت سے میں نے بھی کبھی اس کو چھونا نہیں چھوڑا۔

۱۴۹۱: باب اِسْتِلَامُ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

باب: لاٹھی سے حجر اسود کو چھونا

۲۹۵۹: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ.

۲۹۵۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خانہ کعبہ کا طواف اُونٹ پر سوار ہو کر فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کو اپنی لاٹھی سے چھوتے تھے۔

۱۴۹۲: باب اَلْاِشَارَةِ اِلَى الرُّكْنِ

باب: حجر اسود کی جانب اشارہ کرنا

۲۹۶۰: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَاِذَا انْتَهٰى اِلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ.

۲۹۶۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کا طواف اونٹ پر سوار ہو کر فرمایا کرتے تھے اور حجر اسود کے نزدیک پہنچا کرتے تو اس کی جانب اشارہ فرماتے۔

۱۴۹۳: باب قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ : ﴿خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ [الأعراف : ۳۱]

باب: آیت کریمہ: خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ کا شانِ نزول

۲۹۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمًا الْبَطِيْنَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْاَةُ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ تَقُوْلُ: اَلْيَوْمَ يَبْدُوْ بَعْضُهُ اَوْكُلُّهُ ☆ وَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا اُحِلُّهُ قَالَ فَنَزَلَتْ: يَا بَنِيْ آدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔

۲۹۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک خاتون برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتی تھی اور شعر پڑھا کرتی تھی جس کا ترجمہ یہ ہے ''آج پورا یا دوسروں کا بعض حصہ ظاہر ہے اور جس قدر حصہ ظاہر ہے جس کسی نے اس کو دیکھا میں اس کو معاف نہیں کروں گی کہ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: يَا بَنِيْ آدَمَ خُذُوْا یعنی اے انسانو! ہر ایک مسجد کی حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو۔

۲۹۶۲: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَابَكْرٍ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِيْ رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ اَلَا لَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

۲۹۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حجۃ الوداع سے پہلے والے سال جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر حج بنا کر بھیجا تو انہوں نے مجھ کو کچھ آدمیوں کے ساتھ لوگوں میں یہ اعلان کرنے کے لئے روانہ فرمایا کہ اس سال کے بعد نہ تو کوئی مشرک حج ادا کرے اور نہ ہی وہ خانہ کعبہ کا طواف ننگا ہو کر کرے۔

۲۹۶۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جِئْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ حِيْنَ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ بِبَرَاءَةَ قَالَ مَا كُنْتُمْ تُنَادُوْنَ قَالَ كُنَّا نُنَادِيْ اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَهْدٌ فَاَجَلُهُ اَوْ اَمَدُهُ اِلٰى اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بَرِيْءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهُ وَلَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ فَكُنْتُ اُنَادِيْ حَتّٰى صَحِلَ صَوْتِيْ۔

۲۹۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سورۂ برات مکہ مکرمہ والوں کو سنانے کے لئے روانہ کیا تو میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح سے اعلان کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ اعلان کرتے تھے کہ جنت میں صرف اہلِ ایمان داخل ہوں گے اور کوئی شخص خانہ کعبہ کا ننگا ہو کر طواف نہ کرے پھر جس آدمی کا رسول کریمؐ کے ہمراہ کوئی معاملہ ہے تو اس کی مدت چار مہینہ تک ہے۔ جس وقت چار مہینہ مکمل ہو جائیں گے تو اللہ اور اس کا رسولؐ مشرکین سے بری ہیں۔ نیز اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس قدر اعلان کیا کہ میری آواز بیٹھ گئی۔

۱۴۹۴: باب اَیْنَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیِ الطَّوَافِ

۲۹۶۴: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ یَحْیٰی عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَةَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ فَرَغَ مِنْ سُبُعِهٖ جَآءَ حَاشِیَةَ الْمَطَافِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَلَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الطَّوَّافِیْنَ اَحَدٌ۔

۲۹۶۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ یَعْنِی ابْنَ عُمَرَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَیْتِ سَبْعًا وَصَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ وَطَافَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَقَالَ: لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ [الأحزاب: ۲۱]

باب: طواف کی دورکعات کس جگہ پڑھنی چاہئیں؟

۲۹۶۴: مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سات چکروں سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مطاف کے کنارہ پر تشریف لائے اور دورکعات نماز ادا فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی شے حائل نہ تھی۔

۲۹۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو خانہ کعبہ کے چاروں طرف سات چکر لگا کر طواف فرمایا پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دورکعات نماز ادا فرمائی پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی اور ارشاد فرمایا: تمہارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی عمدہ اور اعلیٰ نمونہ ہے۔

۱۴۹۵: باب اَلْقَوْلُ بَعْدَ رَکْعَتَیِ الطَّوَافِ

۲۹۶۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَکَمِ عَنْ شُعَیْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَیْتِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَمَشٰی اَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَرَاَ: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی﴾ [البقرة: ۱۲۵] وَرَفَعَ صَوْتَهٗ یُسْمِعُ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ ذَهَبَ فَقَالَ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِیَ عَلَیْهَا حَتّٰی بَدَالَهُ الْبَیْتُ فَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ

باب: طواف کی دورکعات کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟

۲۹۶۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے چاروں جانب سات چکر لگا کر طواف فرمایا ان میں سے آپ نے تین میں رمل فرمایا اور چار میں عادت کے مطابق چلے پھر مقام ابراہیم کے نزدیک کھڑے ہو کر دورکعات ادا فرمائیں اور یہ آیت تلاوت فرمائی: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ ...... ۔ یہ آیت آپ نے اس قدر آواز سے تلاوت فرمائی کہ لوگوں نے سنی پھر رسول کریم حجر اسود کے نزدیک تشریف لے گئے اور اس کو چھوا۔ پھر یہ کہتے ہوئے روانہ ہو گئے کہ ہم بھی اس جگہ سے شروع کرتے ہیں کہ جس جگہ سے اللہ عزوجل نے شروع فرمایا ہے چنانچہ صفا (پہاڑ) سے شروع فرمایا اور اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ وہاں خانہ کعبہ نظر آنے لگا۔ پھر آپ نے تین مرتبہ اس طریقہ سے تلاوت فرمایا۔ ''لا الٰہ الا اللہ''

قَدِيرٌ فَكَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ نَزَلَ مَاشِيًا حَتّٰى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ فَسَعٰى حَتّٰى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيْهَا ثُمَّ بَدَالَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهُ وَ حَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَآءَ اللّٰهُ فَعَلَ هٰذَا حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ.

سے ''قدیر'' تک۔ پھر آپ نے اللہ اکبر فرمایا اور اللہ عزوجل کی تعریف بیان کرنے کے بعد جو مقدر ہوا وہ اللہ عزوجل سے مانگا پھر آپ چلتے ہوئے نیچے کی طرف تشریف لائے یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک نالے کے درمیان (نیچے) کی جانب پہنچ گئے پھر آپ دوڑے یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک بلندی تک پہنچ گئے پھر اسکے بعد آپ مروہ پہاڑ تک آہستہ چلے اور اس پر چڑھ گئے۔ یہاں تک کہ خانہ کعبہ دکھلائی دینے لگا اس کے بعد آپ نے تین مرتبہ یہ دعا پڑھی: ''لا الہ الا اللہ'' سے لے کر ''قدیر'' تک۔ پھر اللہ عزوجل کا ذکر اس کو تسبیح اور حمد بیان فرمائی پھر جس طریقہ سے اللہ کو منظور ہوا دُعا مانگی اور فراغت کے بعد تک اسی طریقہ سے عمل فرمایا۔

۲۹۶۷: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ سَبْعًا رَمَلَ ثَلَاثًا وَ مَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ قَرَاَ ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ وَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ ثُمَّ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ فَابْدَءُوْا بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ.

۲۹۶۷: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے طواف میں سات چکر لگائے تین میں رمل فرمایا اور چار میں عادت کے مطابق چلے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ پھر اس طرح سے دو رکعات تلاوت فرمائیں کہ مقام آپ ﷺ اور خانہ کعبہ کے درمیان تھا۔ پھر آپ ﷺ نے حجر اسود کو چھوا اور وہاں سے یہ آیت تلاوت فرماتے ہوئے: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ گزرے۔ ''صفا اور مروہ اللہ عزوجل کی نشانیوں میں سے ہیں'' پھر فرمایا: تم لوگ اس جگہ سے شروع کرو کہ جس جگہ سے اللہ عزوجل نے شروع فرمایا ہے۔

۱۴۹۶: باب اَلْقِرَاءَةُ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

باب: طواف کی دو رکعتوں میں کونسی سورتیں پڑھی جائیں

۲۹۶۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ عَنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا انْتَهٰى اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ قَرَاَ : وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ يَآاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ

۲۹۶۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مقام ابراہیم کے پاس پہنچے تو یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ پھر دو رکعات ادا کی اور ان میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص تلاوت فرمائی پھر حجر اسود کی جانب تشریف لے گئے اور اس کو بوسہ دیا پھر صفا روانہ ہوگئے۔

عَادَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا.

۱۴۹۷: باب الشُّرْبُ مِنْ زَمْزَمَ

۲۹۶۹: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَانَا عَاصِمٌ وَمُغِيْرَةُ ح وَاَنْبَانَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَانَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ.

باب: آبِ زمزم پینے سے متعلق

۲۹۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آبِ زمزم کھڑے ہو کر پیا۔

۱۴۹۸: باب الشُّرْبُ مِنْ زَمْزَمَ قَائِمًا

۲۹۷۰: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ.

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمزم کھڑے ہوکر پینا

۲۹۷۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آبِ زمزم پلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پیا۔

۱۴۹۹: باب ذِكْرُ خُرُوْجِ النَّبِيِّ اِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ يَخْرُجُ مِنْهُ

۲۹۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ يَخْرُجُ مِنْهُ فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ سُنَّةٌ.

باب: صفا کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی دروازے سے جانا جس سے جانے کے لیے نکلا جاتا ہے

۲۹۷۱: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو خانہ کعبہ کے چاروں طرف سات چکر لگا کر طواف فرمایا پھر مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعات ادا فرمائیں۔ پھر صفا پہاڑ تشریف لے جانے کے لئے صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ یہی سنت ہے۔

۱۵۰۰: باب ذِكْرُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۲۹۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا قُلْتُ مَا اُبَالِيْ اَنْ لَّا اَطُوْفَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ اِنَّمَا

باب: صفا اور مروہ کے بارے میں

۲۹۷۲: حضرت عروہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی: اَنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ...... یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں اس وجہ سے جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان دونوں کے درمیان طواف کرنے کی وجہ سے کسی قسم کا کوئی گناہ

كَانَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ......﴾ [البقرة: ۱۵۸] فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطُفْنَا مَعَهٗ فَكَانَتْ سُنَّةً.

نہیں ہے اور عرض کیا: ان دونوں کے درمیان پھرنا لازم نہیں سمجھنا۔ اس لیے کہ اس جگہ اس کو لازم نہیں کیا گیا۔ عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ تم نے کس قدر غلط بات کی ہے لوگ دورِ جاہلیت میں ان کے درمیان طواف نہیں کرتے تھے لیکن اسلام جس وقت آیا اور قرآن کریم نازل ہوا تو یہ آیت کریمہ بھی نازل ہوئی: اَنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ ...... اس کے بعد رسول کریمؐ نے بھی ان کے درمیان طواف کیا اور ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ اسی طریقہ سے کیا چنانچہ یہ مسنون ہو گیا۔

۲۹۷۳: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰى اَحَدٍ جُنَاحٌ اَنْ لَّا يَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ عَآئِشَةُ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ اُخْتِيْ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَوْ كَانَتْ كَمَا اَوَّلْتَهَا كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الْاَنْصَارِ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمُوْا كَانُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ عِنْدَ الْمُشَلَّلِ وَكَانَ مَنْ اَهَلَّ لَهَا يَتَحَرَّجُ اَنْ يَّطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ ثُمَّ قَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا.

۲۹۷۳: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کریمہ کی تفسیر دریافت کی: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا اور عرض کیا کہ اللہ عزوجل کی قسم اس سے تو یہی بات ظاہر ہوتی ہے کہ جو شخص ان کا طواف نہ کرے تو اس پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے وہ فرمانے لگیں کہ تم نے کس قدر غلط بات کی ہے۔ اے میری بہن کے صاحبزادے! اگر اس سے یہی مراد ہوتی جو کہ تم نے سمجھی ہے تو یہ اس طریقہ سے نازل ہوتی: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا اس طریقہ سے نہیں ہے بلکہ یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ اس لیے کہ وہ لوگ مسلمان ہونے سے قبل منات بت کے لئے احرام باندھا کرتے تھے جس کی وہ مقام مشلل پر عبادت کیا کرتے تھے اور جو مناۃ کے لئے احرام باندھتا وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا بُرا سمجھتا تھا۔ چنانچہ جس وقت انہوں نے اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: اَنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صفا اور مروہ کا طواف مسنون قرار دیا ہے اس وجہ سے کسی آدمی کے لئے اس کو چھوڑنا درست نہیں ہے۔

۲۹۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُرِيْدُ

۲۹۷۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد سے نکل کر صفا کی جانب جاتے ہوئے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم بھی اسی جگہ سے شروع کرتے ہیں کہ جس جگہ سے اللہ عزوجل نے کی ہے۔

الصَّفَا وَهُوَ يَقُوْلُ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ.

۲۹۷۵: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَى الصَّفَا وَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾.

۲۹۷۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ کی جانب تشریف لے گئے تو فرمایا: ہم لوگ بھی اسی جگہ سے شروع کرتے ہیں جس جگہ سے اللہ عزوجل نے ابتداء فرمائی ہے اس کے بعد یہ آیت اَنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تلاوت فرمائی۔

۱۵۰۱: باب مَوْضَعِ الْقِيَامِ عَلَى الصَّفَا

باب: صفا پہاڑ پر کس جگہ کھڑا ہونا چاہیے؟

۲۹۷۶: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَقِیَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى اِذَا نَظَرَ اِلَى الْبَيْتِ كَبَّرَ.

۲۹۷۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھے یہاں تک کہ جس وقت خانہ کعبہ دکھلائی دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ٹھہر کر) تکبیر پڑھی۔

۱۵۰۲: باب اَلتَّكْبِيْرُ عَلَى الصَّفَا

باب: صفا پر تکبیر کہنا

۲۹۷۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّفَا يُكَبِّرُ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَدْعُوْا وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ.

۲۹۷۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت صفا پہاڑ پر کھڑے ہوتے تو تین مرتبہ پڑھنے کے بعد اس طریقہ سے فرماتے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ پھر دُعا مانگتے اور مروہ پر اسی طریقہ سے کرتے۔

۱۵۰۳: باب اَلتَّهْلِيْلُ عَلَى الصَّفَا

باب: صفا پر ''لا الٰہ الا اللہ'' کہنا

۲۹۷۸: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنْبَانَا شُعَيْبٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا عَنْ حَجَّةِ النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ وَقَفَ النَّبِیُّ ﷺ عَلَى الصَّفَا يُهَلِّلُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَيَدْعُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ.

۲۹۷۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر صفا اور مروہ پر کھڑے ہو کر ''لا الٰہ الا اللہ'' ارشاد فرمایا اور دُعا مانگی۔

۱۵۰۴: باب اَلذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ عَلَى الصَّفَا

باب: صفا پر ذکر کرنا اور دُعا مانگنا

۲۹۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ اَنْبَانَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمُقَامِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَرَاَ ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ وَرَفَعَ صَوْتَهُ يُسْمِعُ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ ذَهَبَ فَقَالَ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِىَ عَلَيْهَا حَتّٰى بَدَالَهُ الْبَيْتُ وَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَهٗ ثُمَّ دَعَا بِمَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ نَزَلَ مَاشِيًا حَتّٰى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِىْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ فَسَعٰى حَتّٰى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيْهَا ثُمَّ بَدَالَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهٗ وَحَمِدَهٗ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَآءَ اللّٰهُ فَعَلَ هٰذَا حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ.

۲۹۷۹: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے خانہ کعبہ کے چاروں جانب سات چکر لگا کر طواف فرمایا ان میں سے آپؐ نے تین میں رمل فرمایا اور چار میں عادت کے مطابق چلے پھر مقام ابراہیم کے نزدیک کھڑے ہو کر دو رکعات ادا فرمائیں اور یہ آیت تلاوت فرمائی: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَام ۔ یہ آیت آپؐ نے اس قدر آواز سے تلاوت فرمائی کہ لوگوں نے سنی پھر رسول کریمؐ حجر اسود کے نزدیک تشریف لے گئے اور اس کو چھوا۔ پھر یہ کہتے ہوئے روانہ ہو گئے کہ ہم بھی اس جگہ سے شروع کرتے ہیں کہ جس جگہ سے اللہ عزوجل نے شروع فرمایا ہے چنانچہ صفا (پہاڑ) سے شروع فرمایا اور اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ وہاں خانہ کعبہ نظر آنے لگا۔ پھر آپؐ نے تین مرتبہ اس طریقہ سے تلاوت فرمایا۔ ''لا الٰہ الّا اللہ'' سے ''قدیر'' تک۔ پھر آپؐ نے اللہ اکبر فرمایا اور اللہ عزوجل کی تعریف بیان کرنے کے بعد جو مقدور ہوا وہ اللہ عزوجل سے مانگا پھر آپؐ چلتے ہوئے نیچے کی طرف تشریف لائے یہاں تک کہ آپؐ کے قدم مبارک نالے کے درمیان (نیچے) کی جانب پہنچ گئے پھر آپؐ دوڑے یہاں تک کہ آپؐ کے قدم مبارک بلندی تک پہنچ گئے پھر اسکے بعد آپؐ مروہ پہاڑ تک آہستہ چلے اور اس پر چڑھ گئے۔ یہاں تک کہ خانہ کعبہ دکھلائی دینے لگا اس کے بعد آپؐ نے تین مرتبہ یہ دُعا پڑھی: ''لا الٰہ الّا اللہ'' سے لے کر ''قدیر'' تک۔ پھر اللہ عزوجل کا ذکر اس کو تسبیح اور حمد بیان فرمائی پھر جس طریقہ سے اللہ کو منظور ہوا دُعا مانگی اور فراغت کے بعد تک اسی طریقہ سے عمل فرمایا۔

۱۵۰۵: باب اَلطَّوَافُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

باب: صفا اور مروہ کی سعی اونٹ پر سوار ہو کر کرنا

۲۹۸۰: اَخْبَرَنِىْ عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنْبَانَا شُعَيْبٌ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ طَافَ النَّبِىُّ ﷺ فِىْ

۲۹۸۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں طواف خانہ کعبہ اور صفا اور مروہ کی سعی اونٹ پر سوار ہو کر کی تا کہ لوگ دیکھ سکیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نگرانی

حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَ لِيَسْأَلُوْهُ اِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ.

کر سکیں نیز اس واسطے کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں جانب جمع ہو گئے تھے۔

۱۵۰۶: باب اَلْمَشْیُ بَيْنَهُمَا

باب: صفا اور مروہ کے درمیان چلنا

۲۹۸۱: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِيْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ اِنْ اَمْشِيْ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَمْشِيْ وَاِنْ اَسْعٰی فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْعٰی.

۲۹۸۱: حضرت کثیر جمہان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو صفا اور مروہ کے درمیان چلتے ہوئے دیکھا انہوں نے فرمایا کہ اگر میں چلوں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی چلا کرتے تھے اور اگر دوڑوں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی دوڑا کرتے تھے۔

۲۹۸۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَ اَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ.

۲۹۸۲: یہ حدیث بھی سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ میں ضعیف العمر ہو گیا ہوں۔

۱۵۰۷: باب اَلرَّمَلُ بَيْنَهُمَا

باب: صفا اور مروہ کے درمیان رمل

۲۹۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَاَلُوا ابْنَ عُمَرَ هَلْ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمَلَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَ فِيْ جَمَاعَةٍ مِّنَ النَّاسِ فَرَمَلُوْا فَلَا اُرَاهُمْ رَمَلُوْا اِلَّا بِرَمَلِهٖ.

۲۹۸۳: حضرت زہری فرماتے ہیں کہ لوگوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ نے رسول کریم ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان رمل کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ فرمانے لگے: آپ ﷺ لوگوں کے درمیان تھے چنانچہ لوگوں نے رمل کیا اور میری رائے ہے کہ لوگوں نے آپ ﷺ کو دیکھ کر ہی اس طریقہ سے کیا ہوگا۔

۱۵۰۸: باب اَلسَّعْیُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب: صفا اور مروہ کی سعی کرنا

۲۹۸۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا سَعَی النَّبِيُّ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ.

۲۹۸۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ کے درمیان دوڑے تا کہ کفار اور مشرکین کو دکھلا سکیں کہ ہم قوت والے ہیں۔

۱۵۰۹: باب اَلسَّعْیُ فِیْ بَطْنِ الْمَسِیْلِ

۲۹۸۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَیْلٍ عَنِ الْمُغِیْرَةِ ابْنِ حَکِیْمٍ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ عَنِ امْرَاَةٍ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْعٰی فِیْ بَطْنِ الْمَسِیْلِ وَیَقُوْلُ لَا یُقْطَعُ الْوَادِیْ اِلَّا شَدًّا.

باب: وادی کے درمیان دوڑنا

۲۹۸۵: حضرت صفیہ بنت شیبہ ایک خاتون سے نقل فرماتی ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وادی کے درمیان (نچلی جگہ) دوڑتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں سے دوڑ کر ہی گذرنا چاہیے۔

۱۵۱۰: باب مَوْضِعُ الْمَشْیِ

۲۹۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا نَزَلَ مِنَ الصَّفَا مَشٰی حَتّٰی اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ سَعٰی حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْهُ.

باب: عادت کے موافق چلنے کی جگہ

۲۹۸۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ سے نیچے کی طرف تشریف لاتے تو عادت کے موافق چلتے تھے لیکن جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک وادی کے درمیان پہنچتے تو دوڑنے لگتے۔ یہاں تک کہ اس سے نکل جاتے۔

۱۵۱۱: باب مَوْضِعُ الرَّمَلِ

۲۹۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ سُفْیَانَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا تَصَوَّبَتْ قَدَمَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ رَمَلَ حَتّٰی خَرَجَ مِنْهُ.

۲۹۸۸: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَزَلَ یَعْنِیْ عَنِ الصَّفَا حَتّٰی اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِی الْوَادِیْ رَمَلَ حَتّٰی اِذَا صَعِدَ مَشٰی.

باب: رمل کس جگہ کرنا چاہیے؟

۲۹۸۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کوہ صفا سے اترے تو عادت کے موافق چلے لیکن جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم وادی کے درمیان پہنچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل فرمایا یہاں تک کہ اس سے باہر نکل گئے۔

۲۹۸۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت صفا سے نیچے کی طرف اترے تو عادت کے موافق چلے۔ لیکن جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک وادی کے درمیان پہنچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل فرمایا۔ پھر جس وقت صفا پر چڑھنے لگ گئے تو دوسری مرتبہ عادت کے موافق چلنے لگے۔

۱۵۱۲: باب مَوْضِعُ الْقِیَامِ عَلَی الْمَرْوَةِ

۲۹۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَکَمِ عَنْ شُعَیْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ

باب: مروہ پہاڑ پر کھڑے ہونے کی جگہ

۲۹۸۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا کی جانب تشریف لائے تو

بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيْهَا ثُمَّ بَدَالَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهٗ وَحَمِدَهٗ ثُمَّ دَعَا بِمَا شَآءَ اللّٰهُ فَعَلَ هٰذَا حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ.

اس پر چڑھنے لگے پھر جس وقت خانہ کعبہ نظر آنے لگا تو تین مرتبہ اس طریقہ سے کہا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ پھر ذکر خداوندی کا تذکرہ کیا اس کی تسبیح اور حمد بیان فرمائی اور اس کے بعد جس طریقہ سے اللہ عزوجل کو منظور ہوا دعا فرمائی اور فراغت تک اسی طریقہ سے کیا۔

۱۵۱۳: باب اَلتَّكْبِيْرُ عَلَيْهَا

باب: مروہ پہاڑ پر کس جگہ کھڑا ہو؟

۲۹۹۰: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ اِلَى الصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتّٰى بَدَالَهُ الْبَيْتُ ثُمَّ وَحَّدَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَكَبَّرَهٗ وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ سَعٰى حَتّٰى اِذَا صَعِدَتْ قَدَمَاهُ مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَيْهَا كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى قَضٰى طَوَافَهٗ.

۲۹۹۰: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ صفا پہاڑ کی جانب تشریف لے گئے تو آپؐ اس پر چڑھ گئے۔ جس وقت آپ کو کعبہ نظر آنے لگا تو آپؐ نے کھڑے ہو کر تکبیر پڑھی اور اس کے ایک اور وحدہ لاشریک لہ ہونے کا اقرار کیا پھر اس طریقہ سے پڑھا: لا الٰہ الا اللہ'' سے لے کر ''قدیر'' تک۔ پھر عادت کے مطابق چلتے ہوئے وادی کے درمیان پہنچ گئے جس وقت آپؐ کے قدم مبارک وہاں پر پہنچ گئے تو آپؐ دوڑنے لگ گئے۔ یہاں تک کہ قدم مبارک اوپر چڑھنے لگے۔ یہاں سے آپؐ عادت کے مطابق چلتے ہوئے مروہ پہاڑ تک تشریف لائے اور یہاں پر بھی اسی طریقہ سے کیا کہ جس طریقہ سے صفا پہاڑ پر کیا تھا یہاں تک کہ فراغت ہوگئی۔

۱۵۱۴: باب كَمْ طَوَافُ الْقَارِنِ وَالْمُتَمَتِّعِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب: قران اور تمتع کرنے والا شخص کتنی مرتبہ سعی کرے؟

۲۹۹۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا.

۲۹۹۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے صفا اور مروہ پہاڑ کے درمیان صرف ایک مرتبہ سعی فرمائی (یعنی سات چکر لگائے)۔

۱۵۱۵: باب اَيْنَ يُقَصِّرُ الْمُعْتَمِرُ

باب: عمرہ کرنے والا شخص کس جگہ بال چھوٹے کرائے؟

۲۹۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ

۲۹۹۲: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهُ قَصَّرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِشْقَصٍ فِی عُمْرَةٍ عَلَى الْمَرْوَةِ

۔۔۔نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال (مبارک) مروہ (نامی جگہ) پر تیر کے پیکان سے کم کیے (یعنی تیر کے آگے کے حصہ سے)۔

۲۹۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصِ اَعْرَابِيٍّ.

۲۹۹۳: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے مروہ پہاڑ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک ایک دیہاتی شخص کے تیر کی پیکان سے کم کیے (یعنی تیر کے اگلے حصہ سے)۔

۱۵۱۶: باب كَيْفَ يُقَصِّرُ

باب: بال کس طرح کترے جائیں؟

۲۹۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَخَذْتُ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ كَانَ مَعِیَ بَعْدَ مَاطَافَ بِالْبَيْتِ وَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِیْ اَيَّامِ الْعَشْرِ قَالَ قَيْسٌ وَالنَّاسُ يُنْكِرُوْنَ هٰذَا عَلٰى مُعَاوِيَةَ.

۲۹۹۴: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کو کنارہ سے پکڑا اور میں نے ان کو تیر کی پیکان سے کاٹ ڈالا جو کہ اس وقت میرے پاس تھا جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ اور صفا اور مروہ کا طواف کیا تھا (یعنی ماہ ذی الحجہ کے دس دنوں میں) لیکن حضرت قیس فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے انکار کرتے ہیں۔

۱۵۱۷: باب مَا يَفْعَلُ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَ اَهْدٰی

باب: جو شخص حج کی نیت کرے اور ہدی ساتھ لے جائے

۲۹۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيٰی وَهُوَ ابْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا نُرٰی اِلَّا الْحَجَّ قَالَتْ فَلَمَّا اَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْیٌ فَلْيَقُمْ عَلٰی اِحْرَامِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْیٌ فَلْيَحْلِلْ.

۲۹۹۵: اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے ارادہ سے چلے۔ جس وقت بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ساتھ ہدی لایا ہو وہ حالت احرام ہی میں رہے اور جو اپنے ساتھ ہدی نہیں لایا وہ اپنا احرام کھول دے۔

۱۵۱۸: باب مَا يَفْعَلُ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّاَهْدٰی

باب: جو شخص عمرہ کی نیت کرے اور ہدی ساتھ لے جائے

۲۹۹۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَ مِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَهْدٰى فَلَا يَحِلَّ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكُنْتُ مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ.

۲۹۹۶: عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہم لوگ نبیؐ کے ساتھ ساتھ روانہ ہوئے۔ تو بعض لوگ نے حج کا احرام باندھ لیا تھا اور بعض نے عمرہ کا اور ان کے ساتھ ہدی بھی تھی۔ چنانچہ نبیؐ نے فرمایا: جس کسی نے عمرہ کا احرام باندھ لیا ہو وہ ساتھ میں ہدی لے کر نہیں آیا تو وہ احرام کھول دے اور جس نے عمرہ کرنے کا احرام باندھا ہے اور وہ ساتھ میں ہدی بھی لے کر آیا تو وہ احرام نہ کھولے اور جس کسی نے حج کرنے کے واسطے تلبیہ پڑھی تو وہ حج مکمل کرلے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں میں بھی ان ہی میں سے تھی کہ جنہوں نے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی۔

۲۹۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُقِمْ عَلٰى اِحْرَامِهٖ قَالَتْ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَاَقَامَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَ لَمْ يَكُنْ مَعِيَ هَدْيٌ فَاَحْلَلْتُ فَلَبِسْتُ ثِيَابِيْ وَتَطَيَّبْتُ مِنْ طِيْبِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ اِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ اسْتَاخِرِيْ عَنِّيْ اَتَخْشٰى اَنْ اَثِبَ عَلَيْكَ.

۲۹۹۷: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لئے تلبیہ پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے ہم جب مکہ مکرمہ کے پاس پہنچ گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی اپنے ساتھ ہدی نہ لے کر آیا ہو تو وہ شخص احرام کھول دے اور جس کے ساتھ ہدی ہو تو وہ شخص احرام ہی کی حالت میں رہے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چونکہ ہدی تھی اس وجہ سے وہ بھی حالت احرام ہی میں تھے اور لیکن میں ان میں سے تھی جن کے پاس ہدی نہیں تھی۔ اس وجہ سے میں نے احرام کھول کر کپڑے پہن لیے اور خوشبو لگالی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ (اپنے خاوند) کے پاس بیٹھ گئی۔ وہ کہنے لگے: مجھ سے دُور رہو۔ میں نے عرض کیا: کیوں؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا اندیشہ ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ کود پڑوں۔ (یعنی ہم بستر نہ ہو جاؤں)۔

۱۵۱۹: باب اَلْخُطْبَةُ قَبْلَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

باب: یوم الترویہ (آٹھ ذوالحجہ) سے پہلے خطبہ دینا

۲۹۹۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى اَبِيْ قُرَّةَ مُوْسَى بْنِ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعِرَّانَةِ بَعَثَ اَبَابَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ

۲۹۹۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جعرانہ والے عمرہ سے واپس تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر روانہ فرمایا ہم لوگ بھی ان کے ساتھ ساتھ چل دیئے۔ جس وقت ہم لوگ عرج نامی جگہ پر پہنچے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (فجر سے قبل کی) دوسنت ادا فرمائیں اور نماز کی تکبیر پڑھنے کے لئے

فَاَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْعَرْجِ ثَوَّبَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ اسْتَوٰى لِيُكَبِّرَ فَسَمِعَ الرُّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَوَقَفَ عَلَى التَّكْبِيْرِ فَقَالَ هٰذِهٖ رُغْوَةُ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدْعَاءِ لَقَدْ بَدَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصَلِّيَ مَعَهٗ فَاِذَا عَلِيٌّ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ اَمِيْرٌ اَمْ رَسُوْلٌ قَالَ لَابَلْ رَسُوْلٌ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةَ اَقْرَؤُهَا عَلَى النَّاسِ فِيْ مَوَاقِفِ الْحَجِّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ قَامَ اَبُوْبَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَّنَاسِكِهِمْ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَاَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ خَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَاَفَضْنَا فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْبَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ اِفَاضَتِهِمْ وَ عَنْ نَحْرِهِمْ وَ عَنْ مَّنَاسِكِهِمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَاَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ الْاَوَّلُ قَامَ اَبُوْبَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُوْنَ وَكَيْفَ يَرْمُوْنَ فَعَلَّمَهُمْ مَّنَاسِكَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَاَ بَرَاءَةَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى خَتَمَهَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنُ خُثَيْمٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ وَاِنَّمَا اَخْرَجْتُ هٰذَا لِئَلَّا يُجْعَلَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ وَمَا كَتَبْنَاهُ اِلَّا عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ لَمْ يَتْرُكْ حَدِيْثَ ابْنِ خُثَيْمٍ وَلَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَّا اَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَكَانَ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِيْنِيِّ خُلِقَ لِلْحَدِيْثِ.

کھڑے ہوئے تو پیچھے سے اونٹ کی آواز سنی۔ یہ سن کر وہ لوگ اس جگہ ٹھہر گئے اور فرمایا کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (مبارک) اونٹنی جدعاء (نام اونٹنی کا) کی آواز ہے یہ ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حج کے لئے تشریف لانے کا ارادہ فرمالیا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں اس وجہ سے ہوسکتا ہے کہ ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی نماز ادا کریں اس دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم امیر بن کر آئے ہو یا کوئی پیغام بھی لائے ہو۔ وہ فرمانے لگے پیغام لے کر حاضر ہوا ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حج کے اجتماع میں سورۂ برات کی تلاوت کرنے کے لئے روانہ فرمایا ہے چنانچہ جس وقت ہم لوگ مکہ مکرمہ پہنچ گئے تو ترویہ کے دن (یعنی ۸ ذی الحجہ) سے ایک دن قبل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کیا اور ان کو مناسک حج بتلائے جس وقت وہ فارغ ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور سورۂ برات کی شروع سے لے کر آخر تک تلاوت فرمائی اس کے بعد ہم لوگ ان کے ساتھ آئے یہاں تک کہ عرفات والے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر کھڑے ہو کر خطاب کیا اور لوگوں کو حج کے ارکان سکھلائے جب فارغ ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سورۂ برات کی تلاوت کی اور اس کو مکمل فرمایا پھر قربانی کے دن جس وقت ہم لوگ طواف زیارت کر کے واپس آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر خطبہ پڑھا اور لوگوں کو طواف زیارت قربانی اور مناسک حج بتلائے کہ جس وقت فراغت ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر سورۂ برات تلاوت فرمائی پھر جس روز واپس جانے کا دن تھا اس روز بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا اور واپس آنے کا طریقہ اور حج کے مناسک بیان کیے جس وقت فراغت ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر مکمل سورت برأت تلاوت فرمائی اور اس کو ختم فرمایا۔

۱۵۲۰: باب اَلْمُتَمَتِّعُ مَتٰى يَهِلُّ

باب: تمتع کرنے والا کب حج کا احرام

بِالْحَجِّ

۲۹۹۹: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَحِلُّوْا وَاجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَضَاقَتْ بِذٰلِكَ صُدُوْرُنَا وَكَبُرَ عَلَيْنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اَحِلُّوْا فَلَوْلَا الْهَدْیُ الَّذِیْ مَعِیَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِیْ تَفْعَلُوْنَ فَاَحْلَلْنَا حَتّٰى وَطِئْنَا النِّسَآءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ.

باندھے؟

۲۹۹۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ماہ ذوالحجہ کی چار تاریخ کو (مکہ پہنچے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس حج کو عمرہ میں تبدیل کر کے عمرہ کرو اور احرام کھول ڈالو۔ یہ بات ہم لوگوں پر گراں گزری اور ہم لوگوں نے تنگی محسوس کی۔ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم لوگ احرام کھول ڈالو اس لیے کہ اگر میرے ہمراہ بھی یہ ہدی نہ ہوں تو میں بھی تم لوگوں کی طرح ہی کرتا۔ اس بات پر ہم لوگ حلال ہو گئے۔ یہاں تک کہ اپنی بیویوں سے صحبت کی اور ہر ایک وہ کام بھی کیا جو کہ کوئی حلال شخص کرتا ہے پھر ترویہ کے دن (آٹھ ذی الحجہ کو) مکہ سے روانہ ہوئے اور حج کرنے کے لئے تلبیہ پڑھا۔

۱۵۲۱: باب مَا ذُكِرَ فِیْ مِنًى

باب: منیٰ سے متعلق احادیث

۳۰۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَدَلَ اِلَیَّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَ اَنَا نَازِلٌ تَحْتَ سَرْحَةٍ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَقَالَ مَا اَنْزَلَكَ تَحْتَ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَقُلْتُ اَنْزَلَنِیْ ظِلُّهَا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنْتَ بَيْنَ الْاَخْشَبَيْنِ مِنْ مِنًى وَنَفَخَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَاِنَّ هُنَاكَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ السُّرَّبَةُ وَفِیْ حَدِيْثِ الْحَارِثِ يُقَالُ لَهُ السُّرَرُ بِهٖ سَرْحَةٌ سُرَّ تَحْتَهَا سَبْعُوْنَ نَبِيًّا.

۳۰۰۰: حضرت محمد بن عمرو انصاری اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں مکہ مکرمہ میں ایک بڑے درخت کے نیچے ٹھہر گیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے میری جانب رخ فرمایا اور دریافت فرمایا کہ تم اس درخت کے نیچے کس وجہ سے ٹھہرے ہوئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ اس کے سایہ کی وجہ سے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمانے لگے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم ان دو پہاڑ کے درمیان ہو پھر انہوں نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا تو وہاں پر ایک وادی ہے جس کا نام ''سربہ'' ہے وہاں پر ایک درخت ہے جس کے نیچے ستر حضرات انبیاء علیہم السلام کی آنول کاٹی گئی ہے۔

آنول کاٹنے سے مراد:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں مراد یہ ہے کہ اس درخت کے نیچے ستر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ولادت ہوئی اس وجہ

سے یہ درخت بہت بابرکت ہے۔

۳۰۰۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نَعِيْمٍ قَالَ اَنْبَانَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْوَارِثِ ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الْاَعْرَجُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ بِمِنًى فَفَتَحَ اللّٰهُ اَسْمَاعَنَا حَتّٰى اِنْ كُنَّا لَنَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ وَنَحْنُ فِيْ مَنَازِلِنَا فَطَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ حَتّٰى بَلَغَ الْجِمَارَ فَقَالَ بِحَصَى الْخَذْفِ وَاَمَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَنْ يَّنْزِلُوْا فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَاَمَرَ الْاَنْصَارَ اَنْ يَّنْزِلُوْا فِيْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ.

۳۰۰۱: حضرت عبداللہ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں خطبہ دیا تو اللہ عزوجل نے ہمارے کان کھول دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو فرما رہے تھے وہ ہم لوگ سن رہے تھے اپنے ٹھکانوں سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بتلانا شروع فرمایا یعنی حج کے طریقے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے حجروں کے پاس تشریف لے گئے تو چھوٹی چھوٹی کنکری ماری اور انگلیوں سے کنکریاں ماریں اور مہاجرین کو مسجد میں اترنے اور انصار کو نیچے اترنے کا حکم فرمایا۔

۱۵۲۲: باب اَيْنَ يُصَلِّي الْاِمَامُ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

باب: آٹھویں تاریخ کو امام نمازِ ظہر کس جگہ پڑھے؟

۳۰۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى فَقُلْتُ اَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ.

۳۰۰۲: حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کس جگہ ادا کی؟ (یعنی آٹھویں تاریخ میں) تو اس پر انہوں نے فرمایا کہ مقام منیٰ میں۔ میں نے عرض کیا: کوچ کرتے یعنی روانہ ہونے والے دن نماز عصر کس جگہ ادا کی تو انہوں نے فرمایا: مقام ابطح میں (یعنی محصب میں جو کہ مکہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے)۔

۱۵۲۳: باب الْغُدُوُّ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ

باب: منیٰ سے عرفات جانا

۳۰۰۳: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ

۳۰۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ سے روانہ ہوئے تو ہمارے میں سے کوئی شخص عرفہ کو جانے کے لیے روانہ ہوا اور ہمارے میں سے کوئی شخص

اللّٰهِ ﷺ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُلَبِّيْ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ.

تکبیر کہتا اور کوئی لبیک پڑھتا۔

۳۰۰۴: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى عَرَفَاتٍ فَمِنَّا الْمُلَبِّيْ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ.

۳۰۰۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ سے روانہ ہوئے تو ہمارے میں سے کوئی شخص عرفہ کو جانے کے لیے روانہ ہوا اور ہمارے میں سے کوئی شخص تکبیر کہتا اور کوئی لبیک پڑھتا۔

۱۵۲۴: باب اَلتَّكْبِيْرُ فِي الْمَسِيْرِ اِلٰى عَرَفَةَ

باب: عرفات روانہ ہوتے وقت تکبیر پڑھنا

۳۰۰۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُلَائِيُّ يَعْنِيْ اَبَا نُعَيْمٍ اِلْفَضْلَ بْنَ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ اِلثَّقَفِيُّ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِّنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِي التَّلْبِيَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ كَانَ الْمُلَبِّيْ يُلَبِّيْ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

۳۰۰۵: حضرت محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اور ہم دونوں روانہ ہو کر مقام عرفات سے مقام منیٰ کی جانب چلے جا رہے تھے۔ تم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آج لبیک میں کیا کہا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: کوئی شخص لبیک پڑھتا تو اس کو برا نہیں خیال کرتے تھے اور جو تکبیر پڑھتا تو برا نہیں خیال کرتے (اس لیے کہ اصل مقصد ذکر خداوندی ہے)۔

۱۵۲۵: باب اَلتَّلْبِيَةُ فِيْهِ

باب: منیٰ سے عرفات روانہ ہونے کے وقت تلبیہ پڑھنا

۳۰۰۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ الثَّقَفِيُّ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُوْلُ فِي التَّلْبِيَةِ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ سِرْتُ هٰذَا الْمَسِيْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابِهٖ وَكَانَ مِنْهُمُ الْمُهِلُّ وَمِنْهُمُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكِرُ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَلٰى صَاحِبِهٖ.

۳۰۰۶: حضرت محمد بن ابوبکر ثقفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے عرفہ کے دن حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ کس طریقہ سے تلبیہ پڑھیں گے؟ تو انہوں نے فرمایا میں نے یہ سفر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ بھی کیا ہے چنانچہ ان میں سے کوئی شخص لبیک کہتا اور کوئی تکبیر کہتا اور کوئی ایک دوسرے پر اعتراض نہ کرتا۔

۱۵۲۶: باب مَا ذُكِرَ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب: عرفات کے دن سے متعلق

۳۰۰۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقٍ

۳۰۰۷: حضرت طارق بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اگر یہ آیت کریمہ: اَلْيَوْمَ

بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَاتَّخَذْنَاهُ عِيْدًا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ قَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ فِيْهِ وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ اُنْزِلَتْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ.

اَكْمَلْتُ لَكُمْ ...... ہم لوگوں پر نازل ہوتی تو ہم لوگ اس دن کو عید کا دن مقرر کرتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بہت اچھی طرح سے اس بات سے واقف ہوں کہ یہ آیت کس روز نازل ہوئی ہے۔ وہ جمعہ کی رات تھی اور ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عرفات میں تھے۔

٣٠٠٨: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَامِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْهِ عَبْدًا اَوْ اَمَةً مِّنَ النَّارِ مِّنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ اَنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلَآئِكَةَ وَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَآءِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ يُوْنُسَ بْنَ يُوْسُفَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ مَالِكٌ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ.

٣٠٠٨: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل عرفہ کے دن سے زیادہ غلام اور باندیاں کسی روز دوزخ سے آزاد نہیں کرتے اس روز پروردگار اپنے بندوں سے نزدیک ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر ناز کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔

١٥٢٧: باب اَلنَّهْيُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب: یوم عرفہ کو روزہ رکھنے کی ممانعت

٣٠٠٩: اَخْبَرنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهَلَ الْاِسْلَامِ وَهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ.

٣٠٠٩: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرفہ کا دن، یوم النحر اور ایام تشریق ہم مسلمانوں کے لئے عید اور کھانے پینے کا دن ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں اور کس بات کی خواہش کرتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے تو ان کی مغفرت کر دی ہے اور اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو کہ حج کر رہے ہوتے اور حج میں مشغول رہتے ہیں اور حدیث نمبر ٣٠٠٩ میں عرفہ کے دن کی فضیلت مذکور ہے اور یوم النحر سے مراد قربانی کا دن ہے اور ایام تشریق ١١، ١٢، ١٣ ذوالحجہ ہے اور اس کے متعدد فضائل ہیں۔ رسالہ ''تاریخ قربانی'' میں حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ ایام کے بہت سے فضائل اور اس سلسلہ کے تفصیلی احکام بیان فرمائے ہیں۔

١٥٢٨: باب الرَّوَاحُ يَوْمَ عَرَفَةَ

٣٠١٠: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَشْهَبُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَالِكٌ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَتَبَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ اِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ يَاْمُرُهُ اَنْ لَّايُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِىْ اَمْرِ الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَآءَهُ ابْنُ عُمَرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَاَنَا مَعَهُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِهٖ اَيْنَ هٰذَا فَخَرَجَ اِلَيْهِ الْحَجَّاجُ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ لَهٗ مَالِكٌ يَّا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ الرَّوَاحَ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَقَالَ لَهٗ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ لَهٗ نَعَمْ فَقَالَ اُفِيْضُ عَلَىَّ مَآءً ثُمَّ اَخْرُجُ اِلَيْكَ فَانْتَظَرَهٗ حَتّٰى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِىْ وَبَيْنَ اَبِىْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصِيْبَ السُّنَّةَ فَاقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوْفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَى ابْنِ عُمَرَ كَيْمَا يَسْمَعَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ صَدَقَ.

باب: عرفہ کے دن مقام عرفات جلدی پہنچنا

٣٠١٠: حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کولکھا کہ احکام حج میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اختلاف نہ کرنا چنانچہ عرفہ کے دن دوپہر کے زوال کے بعد ہی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کے پاس تشریف لائے میں بھی ان کے ساتھ تھا اوران کے پردہ کے پاس آ کر فرمایا: یہ کس کی جگہ ہے؟ اس بات پر وہ حجاج باہر آیا اور ایک زرد رنگ کی اس نے چادر لپیٹ رکھی تھی۔ اس نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا ہوگیا ہے؟ کہنے لگے اگر تم سنت پر عمل کرنا چاہتے ہوتو تم چل دو۔ اس نے کہا کہ ابھی سے ہی؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے عرض کیا کہ میں اپنے اوپر پانی ڈال کر واپس آتا ہوں چنانچہ انہوں نے اس کا انتظار کیا' یہاں تک کہ وہ باہر آ گئے اور میرے اور میرے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان چلنے لگ گئے میں نے کہا کہ اگر تم نیک عمل کرنا چاہتے ہوتو تم خطبہ مختصر دینا اور عرفات کے قیام میں جلدی کرنا۔ اس بات پر وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھنے لگا۔ جس وقت انہوں نے اس کی جانب دیکھا تو فرمایا: یہ شخص سچ کہہ رہا ہے۔

١٥٢٩: باب اَلتَّلْبِيَةُ بِعَرَفَةَ

٣٠١١: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ الْاَوْدِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَالِىَ لَا اَسْمَعُ النَّاسَ يُلَبُّوْنَ قُلْتُ يَخَافُوْنَ مِنْ مُّعَاوِيَةَ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِّنْ فُسْطَاطِهٖ فَقَالَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَاِنَّهُمْ قَدْ تَرَكُوا السُّنَّةَ مِنْ بُغْضِ عَلِىٍّ.

باب: عرفات میں لبیک کہنا

٣٠١١: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مقام عرفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا معاملہ ہے کہ لوگ لبیک نہیں پڑھ رہے ہیں؟ میں نے کہا کہ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خوف کرتے ہیں۔ اس بات پر وہ اپنے رہنے کی جگہ سے باہر آئے اور لبیک آخر تک پڑھا پھر ارشاد فرمایا: ان حضرات نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دشمنی میں اس سنت کو چھوڑ دیا ہے۔

۱۵۳۰: باب اَلْخُطْبَةُ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ

باب: عرفات میں نماز سے پہلے خطبہ دینا

۳۰۱۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ.

۳۰۱۲: حضرت سلمہ بن نبیط اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام عرفات میں نماز سے قبل ایک لال رنگ کے اونٹ پر خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۵۳۱: باب اَلْخُطْبَةُ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى النَّاقَةِ

باب: عرفہ کے دن اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ پڑھنا

۳۰۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ.

۳۰۱۳: حضرت سلمہ بن نبیط اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام عرفات میں نماز سے قبل ایک لال رنگ کے اونٹ پر خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۵۳۲: باب قَصْرُ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

باب: عرفات میں مختصر خطبہ پڑھنا

۳۰۱۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ جَآءَ اِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ يَوْمَ عَرَفَةَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَاَنَا مَعَهٗ فَقَالَ الرَّوَاحَ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَقَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَالِمٌ فَقُلْتُ لِلْحَجَّاجِ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصِيْبَ الْيَوْمَ السُّنَّةَ فَاقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الصَّلَاةَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ.

۳۰۱۴: حضرت سالم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عرفات کے روز سورج کے زوال کے بعد حجاج بن یوسف کے پاس پہنچے اور اس سے کہا کہ اگر تم سنت پر عمل کرنا چاہتے ہو تو چل دو۔ اس نے کہا ابھی؟ تو فرمایا جی ہاں۔ حضرت سالم فرماتے ہیں کہ پھر میں نے حجاج سے کہا کہ اگر تم آج کے دن سنت پر عمل کرنا چاہتے ہو تو تم خطبہ مختصر پڑھنا اور تم نماز جلدی پڑھنا۔ اس بات پر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔

۱۵۳۳: باب اَلْجَمْعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ

باب: عرفات میں نمازِ ظہر اور نمازِ عصر ساتھ پڑھنا

۳۰۱۵: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ

۳۰۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ ہمیشہ نماز

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا اِلَّا بِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ.

وقت پر ادا کرتے تھے۔

۱۵۳۴: بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِى الدُّعَاءِ بِعَرَفَةَ

باب: مقام عرفات میں دُعا مانگتے وقت ہاتھ اٹھانا

۳۰۱۶: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ اُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ كُنْتُ رَدِيْفَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُوْا فَمَالَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ فَسَقَطَ خِطَامُهَا فَتَنَاوَلَ الْخِطَامَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ الْاُخْرٰى.

۳۰۱۶: حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ مقام عرفات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوار تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا مانگتے وقت دونوں ہاتھ اُٹھا لیے۔ اس دوران اونٹنی نے رخ موڑا تو اس کی نکیل ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ سے نکیل پکڑی اور دوسرا ہاتھ اسی طریقہ سے اُٹھاتے رہے۔

۳۰۱۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَقِفُ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيُسَمُّوْنَ الْحُمْسَ وَسَائِرُ الْعَرَبِ تَقِفُ بِعَرَفَةَ فَاَمَرَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى نَبِيَّهٗ ﷺ اَنْ يَقِفَ بِعَرَفَةَ ثُمَّ يَدْفَعُ مِنْهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ﴾.

۳۰۱۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کے لوگوں کو حمس کہا جاتا ہے مزدلفہ میں وہ لوگ قیام کرتے اور باقی عرب کے حضرات مقام عرفات میں چنانچہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ عرفات میں قیام کریں اور وہیں سے واپس آئیں اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ یعنی وہاں سے ہی واپس ہوا کرو کہ جس جگہ سے لوگ واپس ہوتے ہیں۔

۳۰۱۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَضْلَلْتُ بَعِيْرًا لِّىْ فَذَهَبْتُ اَطْلُبُهٗ بِعَرَفَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاقِفًا فَقُلْتُ مَا شَاْنُ هٰذَا اِنَّمَا هٰذَا مِّنَ الْحُمُسِ.

۳۰۱۸: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مقام عرفات میں میرا اونٹ گم ہو گیا تو میں اس کو تلاش کرنے کے لئے عرفات کے پہاڑ پر گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جگہ دیکھا میں نے عرض کیا یہ کیا ہوا یہ تو قریش ہیں یہ اس جگہ کس وجہ سے آئے ہیں۔

۳۰۱۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا بِعَرَفَةَ مَكَانًا بَعِيْدًا مِّنَ الْمَوْقِفِ فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِىُّ فَقَالَ اِنِّىْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ كُوْنُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ

۳۰۱۹: حضرت زید بن شیبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگ مقام عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ سے فاصلہ پر رُکے تو حضرت ابن ربع انصاری رضی اللہ عنہ ہم لوگوں کے پاس آئے اور بیان کیا کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تم لوگ اپنے مقرر کیے ہوئے ٹھکانوں پر موجود رہو اس لیے کہ تم لوگ

عَلٰی اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اَبِیْکُمْ اِبْرَاهِیْمَ.

۳۰۲۰: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ اَتَیْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَفَةُ کُلُّهَا مَوْقِفٌ.

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وارث ہو۔

۳۰۲۰: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد ماجد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ ہم لوگ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (مقام) عرفات پورا کا پورا قیام کرنے کی جگہ ہے۔

۱۵۳۵: باب فَرْضُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

باب: عرفات میں ٹھہرنے کی فضیلت

۳۰۲۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَکِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ یَعْمُرَ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَاهُ نَاسٌ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَجُّ عَرَفَةُ فَمَنْ اَدْرَكَ لَیْلَةَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِنْ لَیْلَةِ جَمْعٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ.

۳۰۲۱: حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا کہ کچھ آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج' عرفات میں قیام کرنے کا نام ہے اس وجہ سے جو شخص مزدلفہ والی رات میں فجر کے طلوع سے قبل قبل (مقام) عرفات پہنچ گیا تو اس کا حج ہو گیا۔

۳۰۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ وَ رِدْفُهُ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ فَجَالَتْ بِهِ النَّاقَةُ وَهُوَ رَافِعٌ یَدَیْهِ لَا تُجَاوِزَانِ رَاْسَهُ فَمَا زَالَ یَسِیْرُ عَلٰی هِیْنَتِهِ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی جَمْعٍ.

۳۰۲۲: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سر سے نیچے تک دُعا کرنے کے لئے اُٹھے ہوئے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام مزدلفہ تک اسی حالت میں چلتے رہے۔

۳۰۲۳: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ یُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ قَالَ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ وَاَنَا رَدِیْفُهُ فَجَعَلَ یَکْبَحُ رَاحِلَتَهُ حَتّٰی اَنَّ ذِفْرَاهَا لَیَکَادُ یُصِیْبُ قَادِمَةَ الرَّحْلِ وَهُوَ یَقُوْلُ یٰاَیُّهَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَةِ

۳۰۲۳: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام عرفات سے واپس ہوئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آہستہ چلانے کے لئے اس کی نکیل کھینچ دی تو اس کے کانوں کی جڑیں پالان کے آگے کے حصہ کے نزدیک ہو گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے تھے اے لوگو! تم لوگ وقار (اور آہستہ) اطمینان وسکون کے ساتھ چلو اس لیے کہ اونٹ کو دوڑانا

وَالْوَقَارِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي اِيْضَاعِ الْاِبِلِ.

اور بھگانا کوئی نیک کام نہیں۔

١٥٣٦: باب اَلْاَمْرُ بِالسَّكِيْنَةِ فِي الْاَفَاضَةِ مِنْ عَرَفَةَ

باب: عرفات سے لوٹتے وقت اطمینان وسکون کے ساتھ چلنے کا حکم

٣٠٢٤: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ الْوَضَّاحِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ يَعْنِي ابْنَ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْ غَطَفَانَ بْنِ طَرِيْفٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ لَمَّا دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَنَقَ نَاقَتَهُ حَتّٰى اِنَّ رَأْسَهَا لَيَمَسُّ وَاسِطَةَ رَحْلِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ لِلنَّاسِ السَّكِيْنَةَ السَّكِيْنَةَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ.

٣٠٢٤: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مقام عرفات سے واپس ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کی نکیل اس قدر کھینچ دی کہ اونٹنی کا سر پالان کی لکڑی کو چھونے لگ گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں اسے فرمار ہے تھے کہ اے لوگو! تم لوگ عرفہ کی شام کو اطمینان کے ساتھ چلو۔

٣٠٢٥: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَ غَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِيْ يُرْمٰى بِهٖ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ.

٣٠٢٥: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن شام کے وقت اور مزدلفہ کی صبح جس وقت لوگ روانہ ہونے لگ گئے تو فرمایا: تم لوگ سکون اور وقار اختیار کرو پھر جس وقت مقام ''محسر'' میں پہنچ گئے جو کہ منیٰ میں واقع ہے تو اونٹنی کو روک لیا گیا اور فرمایا: اس جگہ سے رمی کے لئے چھوٹی چھوٹی کنکریاں لے لو پھر جمرۂ عقبہ (بڑے شیطان) کو کنکریاں مارنے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پڑھتے رہے۔

٣٠٢٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَاَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَاَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُوا الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ.

٣٠٢٦: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت عرفات سے واپس ہوئے تو اطمینان اور سکون کے ساتھ واپس ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بھی اسی طریقہ سے روانہ ہونے کا حکم فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی محسر میں تیزی سے نکلے اور پھر لوگوں کو جمرۂ عقبیٰ کو چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنے کا حکم فرمایا۔

٣٠٢٧: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَجَعَلَ يَقُوْلُ السَّكِيْنَةَ عِبَادَاللّٰهِ يَقُوْلُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا

٣٠٢٧: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مقام عرفات سے واپس ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے تھے اے خدا کے بندو' تم لوگ وقار' سکون واطمینان کے ساتھ چلو پھر (حدیث کے راوی) حضرت ایوب نے اپنی ہتھیلی سے آسمان کی

وَاَشَارَ اَيُّوْبُ بِبَاطِنِ كَفِّهِ اِلَى السَّمَآءِ.

جانب اشارہ فرمایا۔

۱۵۳۷: باب كَيْفَ السَّيْرُ مِنْ عَرَفَةَ

باب: عرفات سے روانگی کا راستہ

۳۰۲۸: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَسِيْرِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ.

۳۰۲۸: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حجۃ الوداع میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفات سے چلنے کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانی چال سے چل رہے تھے۔ لیکن جس وقت جگہ ملتی تو اس سے کچھ جلدی ہی روانہ ہوتے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث مبارکہ میں نص کا لفظ آیا ہے اور عربی میں نص کا مفہوم روانگی میں ذرا جلدی کرنا ہے۔

۱۵۳۸: باب اَلنُّزُوْلُ بَعْدَ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ

باب: عرفات سے واپسی پر گھاٹی میں قیام سے متعلق

۳۰۲۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَيْثُ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ اِلَى الشِّعْبِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اَتُصَلِّي الْمَغْرِبَ قَالَ الْمُصَلّٰى اَمَامَكَ.

۳۰۲۹: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم جس وقت عرفات سے واپس ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی کی جانب تشریف لے گئے میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز مغرب ادا فرمائیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نماز ادا کرنے کی جگہ تو آگے ہے۔

۳۰۳۰: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الشِّعْبَ الَّذِيْ يَنْزِلُهُ الْاُمَرَآءُ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءً اخَفِيْفًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ اَمَامَكَ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ لَمْ يَحُلَّ اٰخِرُ النَّاسِ حَتّٰى صَلّٰى.

۳۰۳۰: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھاٹی میں قیام فرمایا کہ جس گھاٹی میں حکام قیام کرتے ہیں اور پیشاب کر کے ہلکا سا وضو فرمایا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (ادا فرمائیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز آگے (ادا کریں گے) پھر جس وقت ہم لوگ مزدلفہ پہنچ گئے تو ابھی آخر میں آنے والے لوگ پہنچے بھی نہیں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت حاصل فرما چکے تھے۔

۱۵۳۹: باب اَلْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب: مزدلفہ میں دو نمازیں ملا کر پڑھنا

۳۰۳۱: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ

۳۰۳۱: حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا فرمائی۔

الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِجَمْعٍ.

۳۰۳۲: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ ابْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِجَمْعٍ.

۳۰۳۲: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی گذشتہ حدیث کی طرح سے یہ حدیث منقول اور مروی ہے۔

۳۰۳۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا.

۳۰۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مزدلفہ میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء ایک ساتھ ایک ہی تکبیر سے ادا فرمائیں نہ تو ان کے درمیان نوافل ادا فرمائے اور نہ ہی بعد میں۔

۳۰۳۴: اَخْبَرَنَا عِيْسَى ابْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَالْعِشَآءَ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

۳۰۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک ہی وقت میں ادا فرمایا اور ان دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں ادا فرمائی چنانچہ پہلے مغرب کی تین رکعات ادا فرمائیں اور پھر عشاء کی دو رکعات ادا فرمائیں۔ راوی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی وفات تک اسی طریقہ سے کرتے رہے۔

۳۰۳۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ.

۳۰۳۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور نماز عشاء مقام مزدلفہ میں ایک ہی وقت میں ایک ہی تکبیر سے ادا فرمائیں۔

۳۰۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ اَنَّ كُرَيْبًا قَالَ سَاَلْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَكَانَ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقُلْتُ كَيْفَ فَعَلْتُمْ قَالَ اَقْبَلْنَا نَسِيْرُ حَتّٰى بَلَغْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاَنَاخَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ بَعَثَ اِلَى الْقَوْمِ فَاَنَاخُوْا فِي

۳۰۳۶: حضرت کریبؓ فرماتے ہیں کہ اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے جو کہ مقام عرفہ کی شام رسول کریمؐ کے ساتھ سوار تھے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ تم نے کس طریقہ سے کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہم لوگ مقامِ عرفات سے روانہ ہوئے تو مسلسل چلتے رہے یہاں تک کہ ہم لوگ مقام مزدلفہ پہنچ گئے وہاں پر آپؐ نے اپنی اونٹنی کو بٹھلایا اور نمازِ مغرب ادا کی پھر ہم لوگوں کو کہلوایا تو ان لوگوں نے

مَنَازِلِهِمْ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ فَنَزَلُوْا فَلَمَّا اَصْبَحْنَا انْطَلَقْتُ عَلٰى رِجْلِيْ فِيْ سُبَّاقِ قُرَيْشٍ وَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ.

بھی اپنے اپنے اونٹ اپنے اپنے ٹھکانوں پر بٹھلائے لیکن پھر (بھی) آخر میں آنے والے لوگ پہنچے بھی نہ تھے اور آپ نمازِ عشاء سے فراغت فرما چکے تھے۔ پھر لوگ بھی پہنچ گئے اور رُک گئے جس وقت صبح ہوگئی تو میں قبیلہ قریش کے آگے چلنے والوں کے ساتھ پیدل روانہ ہوگیا اور فضل بن عباسؓ رسول کریمؐ کے ہمراہ سوار ہوگئے۔

۱۵۴۰: باب تَقْدِيْمُ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ بِمُزْدَلِفَةَ

باب: خواتین اور بچوں کو مزدلفہ پہلے بھیج دینے سے متعلق

۳۰۳۷: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ.

۳۰۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں ان حضرات میں سے تھا کہ جن کو مزدلفہ کی شب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کمزور خیال فرما کر پہلے روانہ فرما دیا تھا۔

۳۰۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ.

۳۰۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں ان حضرات میں سے تھا کہ جن کو مزدلفہ کی شب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کمزور خیال فرما کر پہلے روانہ فرما دیا تھا۔

۳۰۳۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ وَعَفَّانُ وَسُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُشَاشٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ ضَعَفَةَ بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْ يَّنْفِرُوْا مِنْ جُمْعٍ بِلَيْلٍ.

۳۰۳۹: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنو ہاشم کے کمزور افراد (خواتین اور بچوں) کو مزدلفہ کی رات میں منیٰ روانگی کا حکم فرما دیا تھا۔

۳۰۴۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَآءٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهَا اَنْ تُغَلِّسَ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى.

۳۰۴۰: حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ مزدلفہ سے اندھیرے ہی میں وہ مقام منیٰ روانہ ہو جائیں۔

۳۰۴۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ كُنَّا نُغَلِّسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى.

۳۰۴۱: حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اندھیرے ہی میں مزدلفہ سے مقام منیٰ چلے جایا کرتے تھے۔

۱۵۴۱: باب الرُّخْصَةُ لِلنِّسَآءِ فِي الْاِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ الصُّبْحِ

باب: خواتین کے لئے مقام مزدلفہ سے فجر سے قبل نکلنے کی اجازت

۳۰۴۲: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَانَا مَنْصُوْرٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا اَذِنَ النَّبِيُّ لِسَوْدَةَ فِي الْاِفَاضَةِ قَبْلَ الصُّبْحِ مِنْ جَمْعٍ لِاَنَّهَا كَانَتِ امْرَاَةً ثَبِطَةً۔

۳۰۴۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مقام مزدلفہ سے صبح سے قبل نکلنے کی اجازت عطا فرمائی تھی اس لیے کہ وہ بھاری جسم کی تھیں۔

۱۵۴۲: باب الْوَقْتُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ الصُّبْحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب: مزدلفہ میں نمازِ فجر کب ادا کی جائے؟

۳۰۴۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً قَطُّ اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ صَلَّاهُمَا بِجَمْعٍ وَصَلَاةَ الْفَجْرِ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا۔

۳۰۴۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کسی وقت کی نماز غیر وقت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) مزدلفہ میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء ایک ہی ساتھ پڑھیں اور نمازِ فجر قبل از وقت پڑھی۔

۱۵۴۳: باب فِيْمَنْ لَّمْ يُدْرِكْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ الْاِمَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب: جو شخص مقام مزدلفہ میں امام کے ساتھ نماز صبح پڑھ سکے

۳۰۴۴: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ وَدَاوُدَ وَزَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى مَعَنَا صَلَاتَنَا هٰذِهٖ هٰهُنَا ثُمَّ اَقَامَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ۔

۳۰۴۴: حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام مزدلفہ میں کھڑے ہو کر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کسی نے ہمارے ساتھ (فجر) کی نماز اس جگہ ادا کی پھر ہم لوگوں کے ساتھ اس نے قیام کیا اور اس سے قبل رات یا دن میں مقام عرفات میں بھی قیام کر چکا تھا تو اس شخص کا حج مکمل ہو گیا۔

۳۰۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَرِيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ

۳۰۴۵: حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مزدلفہ میں امام اور لوگوں کے ہمراہ وہاں سے واپس ہونے تک

جَمْعًا مَّعَ الْاِمَامِ وَالنَّاسِ حَتّٰی يُفِيْضَ مِنْهَا فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ وَمَنْ لَّمْ يُدْرِكْ مَعَ النَّاسِ وَالْاِمَامِ فَلَمْ يُدْرِكْ.

موجود رہا تو اس شخص کا حج پورا (اور ادا ہو گیا) جس شخص نے امام اور لوگوں کے ساتھ شرکت نہیں کی تو اس شخص کا حج ضائع ہو گیا۔

۳۰۴۶: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَسَارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَقْبَلْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ لَمْ اَدَعْ جَبَلًا اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا اَوْنَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ.

۳۰۴۶: حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا مزدلفہ میں اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں مقام طئی کے پہاڑوں سے آیا ہوں اور راستہ میں کوئی ٹیلہ اس قسم کا نہ چھوڑا کہ جس پر میں نہ ٹھہرا ہوں تو کیا میرا حج ادا ہو گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہم لوگوں کے ساتھ یہ نماز فجر ادا کی اور اس سے قبل عرفات میں دن یا رات کے وقت قیام کر چکا تھا تو اس شخص کا حج ہو گیا اور میل کچیل صاف نہ کرنے کی مدت مکمل ہو گئی۔

۳۰۴۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ مُضَرِّسِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ هَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَنَا وَوَقَفَ هٰذَا الْمَوْقِفَ حَتّٰى يُفِيْضَ وَاَفَاضَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا اَوْنَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ.

۳۰۴۷: حضرت عروہ بن مضرس سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ آیا اور میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں طے کے پہاڑوں سے آیا ہوں۔ میں نے کوئی ٹیلہ نہیں چھوڑا جس پر نہ ٹھہرا ہوں تو کیا میرا حج ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز (یعنی فجر کی نماز) پڑھی اور اس سے پہلے عرفات میں (دسویں) یا نویں دن ٹھہرا تو اس کا حج پورا ہو گیا اور اس نے اپنا میل کچیل صاف کر لیا۔

۳۰۴۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ مُضَرِّسٍ الطَّائِيُّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَتَيْتُكَ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّئٍ اَكْلَلْتُ مَطِيَّتِيْ وَاَتْعَبْتُ نَفْسِيْ مَا بَقِيَ مِنْ جَبَلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِّيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلَاةَ الْغَدَاةِ هٰهُنَا مَعَنَا وَقَدْ اَتٰى عَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَدْ قَضٰى تَفَثَهُ وَتَمَّ حَجُّهُ.

۳۰۴۸: حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ آئے اور کہا: یا رسول اللہ! میں طے کے پہاڑوں سے آیا ہوں میں نے کوئی ٹیلہ نہیں چھوڑا جس پر نہ ٹھہرا ہوں تو کیا میرا حج ہو گیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز پڑھی اور اس سے پہلے عرفات میں نویں دن ٹھہرا تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس نے اپنا میل کچیل صاف کیا (اور اس حدیث مبارکہ میں یہ اضافہ ہے کہ) میں طے کے پہاڑوں سے آیا اور میں نے اپنی اونٹنی کو تھکایا اور اپنی جان کو کھپایا۔

۳۰۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ يَعْمُرَ الدِّيْلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَاَتَاهُ نَاسٌ مِنْ نَجْدٍ فَاَمَرُوْا رَجُلاً فَسَاَلَهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَآءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَدْ اَدْرَكَ حَجَّهٗ اَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ مَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَرْدَفَ رَجُلًا فَجَعَلَ يُنَادِيْ بِهَا فِي النَّاسِ.

۳۰۴۹: حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر الدیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مقام عرفات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا کہ نجد کے کچھ لوگ حاضر ہوئے اور ایک آدمی کو حکم دیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کی متعلق دریافت کریں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج عرفہ کا نام ہے جو شخص مزدلفہ والی رات فجر سے قبل مقام عرفات پہنچ گیا تو اس شخص نے حج حاصل کر لیا اور مقام منیٰ میں قیام کے تین روز میں لیکن اگر کوئی آدمی جلدی کر کے دو روز میں چلا جائے تو اس شخص پر بھی کسی قسم کا گناہ نہیں ہے اور اگر کوئی شخص تین روز ٹھہرے تو اس پر بھی کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی اپنے ساتھ سوار کر لیا کہ لوگوں میں اس بات کا اعلان کر دے۔

۳۰۵۰: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ.

۳۰۵۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مزدلفہ پورا قیام کرنے کی جگہ ہے۔

۱۵۴۴: باب اَلتَّلْبِيَةُ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب: مزدلفہ میں تلبیہ کہنا

۳۰۵۱: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَ نَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ.

۳۰۵۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم لوگ مزدلفہ میں تھے کہ جس شخص (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سورہ بقرہ نازل ہوئی تو میں نے اُس کو اِس جگہ بھی لبیک کہتے ہوئے سنا۔

۱۵۴۵: باب وَقْتُ الْاِفَاضَةِ مِّنْ جَمْعٍ

باب: مزدلفہ سے واپس آنے کا وقت

۳۰۵۲: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ شَهِدْتُّ عُمَرَ بِجَمْعٍ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ يَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَاِنَّ رَسُوْلَ

۳۰۵۲: حضرت عبداللہ بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (مقام) مزدلفہ میں یہ فرماتے ہوئے دیکھا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ مزدلفہ سے سورج نکلنے سے قبل واپس نہیں ہوتے تھے اور لوگ کہتے: اے ثبیر! (پہاڑ کا نام) تم پر آفتاب نکل آئے یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کی اور سورج نکلنے سے

اللّٰهِ ﷺ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

قبل اس جگہ سے چل دیئے۔

۱۵۴۶: باب اَلرُّخْصَةُ لِلضَّعَفَةِ اَنْ يُّصَلُّوْا يَوْمَ النَّحْرِ الصُّبْحَ بِمِنًى

باب: ضعفاء کو مزدلفہ کی رات فجر کی نماز منیٰ پر پہنچ کر پڑھنے کی اجازت

۳۰۵۳: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ اَشْهَبَ اَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمْ اَنَّ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ اَبِىْ رَبَاحٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَرْسَلَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ ضَعَفَةِ اَهْلِهِ فَصَلَّيْنَا الصُّبْحَ بِمِنًى وَرَمَيْنَا الْجَمْرَةَ.

۳۰۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمزور افراد کے ساتھ مجھ کو روانہ فرما دیا تھا۔ چنانچہ ہم نے نماز فجر منیٰ میں ادا کی اور کنکریاں ماریں۔

ضعفاء سے مراد:

مذکورہ بالا حدیث شریف کے اصل متن میں لفظ ''ضعفاء'' استعمال فرمایا گیا ہے جو کہ لفظ ضعیف کی جمع ہے اس سے مراد ہے خواتین اور بچے جن کو رسول کریم ﷺ نے دس ذی الحجہ سے قبل ہی مزدلفہ سے بھیج دیا تھا تا کہ بھیڑ (Rush) اور مجمع کی زیادتی کی وجہ سے ان کو تکلیف نہ ہو۔

۳۰۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَآئِشَةَ قَالَتْ وَدِدْتُ اَنِّىْ اسْتَاْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمَا اسْتَاْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ بِمِنًى قَبْلَ اَنْ يَّاْتِىَ النَّاسُ وَكَانَتْ سَوْدَةُ امْرَاَةً ثَقِيْلَةً ثَبِطَةً فَاسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهَا فَصَلَّتِ الْفَجْرَ بِمِنًى وَرَمَتْ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِىَ النَّاسُ.

۳۰۵۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ کو اس بات کی خواہش ہوئی کہ میں بھی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی طرح سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لیتی اور لوگوں کے پہنچنے سے قبل نمازِ فجر منیٰ جا کر ادا کرتی۔ چنانچہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھاری بھرکم خاتون تھیں انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگ لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔ پھر انہوں نے نمازِ فجر منیٰ میں ادا کی اور لوگوں کے آنے سے قبل ہی کنکریاں ماریں۔

۳۰۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ اَنَّ مَوْلًى لِاَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ اَخْبَرَهُ قَالَ جِئْتُ مَعَ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ مِنًى بِغَلَسٍ فَقُلْتُ لَهَا لَقَدْ جِئْنَا مِنًى بِغَلَسٍ فَقَالَتْ قَدْ كُنَّا

۳۰۵۵: حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کہتے ہیں کہ میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے ساتھ اندھیرے ہی میں مقام منیٰ آیا تو عرض کیا کہ ہم اندھیرے ہی میں منیٰ پہنچ گئے (حالانکہ روشنی ہونے کے بعد آنا چاہیے) وہ فرمانے لگیں ہم اس شخص کے ساتھ اس طریقہ سے کرتے تھے جو کہ تم سے بہتر تھے۔

نَصْنَعُ هٰذَا مَعَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ.

۳۰۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَاَنَا جَالِسٌ مَّعَهُ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ نَاقَتَهُ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ.

۳۰۵۶: حضرت عروہؓ فرماتے ہیں کہ میں اسامہ بن زیدؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ رسول کریمؐ حج وداع کے موقع پر مقام مزدلفہ سے کس طریقہ سے واپس ہوتے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ اپنی اونٹنی کو آہستہ آہستہ چلایا کرتے تھے لیکن جس وقت کشادہ جگہ مل جاتی تو آپ اونٹنی کو تیزی سے بھی چلاتے تھے (دوڑایا کرتے جس کو عربی میں نص کہا جاتا ہے)۔

۳۰۵۷: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ مِنًى فَهَبَطَ حِيْنَ هَبَطَ مُحَسِّرًا قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِيْ يُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ كَمَا يَخْذِفُ الْاِنْسَانُ.

۳۰۵۷: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح روانہ ہوتے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کو روک کر فرمایا: تم لوگ سکون اور وقار کے ساتھ چلو پھر جس وقت (مقام) منیٰ میں داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی محسر میں پہنچے تو اونٹنی سے اتر کر فرمایا: جمرات کو مارنے کے بعد کنکریاں جمع کرلو پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا جس طریقہ سے انسان کنکریاں مارتا ہے۔

۱۵۴۷: باب الْاِيْضَاعُ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ

باب: وادی محسر سے تیزی سے گزرنے کا بیان

۳۰۵۸: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ.

۳۰۵۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وادی محسر سے تیزی سے گذرتے تھے (محسر منیٰ کے نزدیک ایک جگہ کا نام ہے)۔

۳۰۵۹: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ

۳۰۵۹: حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے سورج نکلنے سے قبل روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو لے لیا (یعنی

الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ حَتّٰى اَتٰى مُحَسِّرًا حَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِيْ تُخْرِجُكَ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمٰى سَبْعَ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِّنْ بَطْنِ الْوَادِيْ.

سوار کرلیا) جب آپ ﷺ وادی محسر میں پہنچ گئے تو آپ ﷺ نے ایک اونٹ کو تیز کرلیا اور آپ ﷺ اس راستہ پر چلے جو کہ درخت کے نزدیک ہے اور آپ ﷺ نے سات کنکریاں ماریں اور ہر ایک کنکری مارنے کے بعد آپ ﷺ تکبیر پڑھتے تھے یعنی اللہ اکبر فرماتے یعنی آپ ﷺ نے وادی کے اندر کی طرف سے چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماریں۔

۱۵۴۸: باب اَلتَّلْبِيَةُ فِي السَّيْرِ

باب: چلتے ہوئے لبیک کہنا

۳۰۶۰: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جُرَيْجٍ وَعَبْدِالْمِلِكِ ابْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ.

۳۰۶۰: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں سوار تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کنکری مارنے تک لبیک فرماتے رہے۔

۳۰۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَبّٰى حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ.

۳۰۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کنکری مارنے تک لبیک پکارتے رہتے۔

۱۵۴۹: بابِ اِلْتِقَاطُ الْحَصٰى

باب: کنکری جمع کرنے اور ان کے اُٹھانے کا بیان

۳۰۶۲: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ ابْنُ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَ هُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ هَاتِ الْقُطْ لِيْ فَلَقَطْتُ لَهٗ حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ فِيْ يَدِهٖ قَالَ بِاَمْثَالِ هٰؤُلَآءِ وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّيْنِ.

۳۰۶۲: حضرت ابوعالیہ سے روایت ہے کہ دس ذی الحجہ کی صبح کو رسول کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم یہاں آجاؤ اور تم میرے واسطے کنکریاں چن لو آپ ﷺ اس وقت اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کے لئے چھوٹی چھوٹی کنکریاں چن لیں جو کہ دو انگلیوں سے پھینکی جاتی رہی جب میں نے وہ کنکریاں آپ کے مبارک ہاتھ میں رکھ دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا تم اس طریقہ کی کنکریاں مارنا اور تم دین میں سختی سے بچنا کیونکہ تم سے قبل کی اُمتیں دین میں غلو (شدت) اختیار کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئیں۔

۱۵۵۰: باب مِّنْ اَيْنَ يَلْتَقِطُ الْحَصٰى

باب: کنکریاں کونسی جگہ سے جمع کی جائیں؟

۳۰۶۳: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوا الزُّبَیْرِ عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلنَّاسِ حِیْنَ دَفَعُوْا عَشِیَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَةِ وَهُوَ کَافٌّ نَاقَتَهٗ حَتّٰی اِذَا دَخَلَ مِنًی فَهَبَطَ حِیْنَ هَبَطَ مُحَسِّرًا قَالَ عَلَیْکُمْ بِحَصَی الْخَذْفِ الَّذِیْ تُرْمٰی بِهِ الْجَمْرَةُ قَالَ وَالنَّبِیُّ ﷺ یُشِیْرُ بِیَدِهٖ کَمَا یَخْذِفُ الْاِنْسَانُ.

۳۰۶۳: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح روانہ ہونے کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ سکون اور وقار کے ساتھ چلو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے پھر جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام منیٰ پہنچ کر وادیٔ محسر میں پہنچے تو ارشاد فرمایا: چھوٹی چھوٹی کنکریاں لے لو جن سے کہ جمرات کو مارتے ہیں اس درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے اشارہ فرما کر بتلاتے جس طریقہ سے کہ کوئی شخص کنکری کو مارتا ہے۔

۱۵۵۱: باب قَدْرُ حَصَی الرَّمْیِ

باب: کس قدر بڑی کنکریاں ماری جائیں؟

۳۰۶۴: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ هَاتِ الْقُطْ لِیْ فَلَقَطْتُّ لَهٗ حَصَیَاتٍ هُنَّ حَصَی الْخَذْفِ فَوَضَعْتُهُنَّ فِیْ یَدِهٖ وَجَعَلَ یَقُوْلُ بِهِنَّ فِیْ یَدِهٖ وَوَصَفَ یَحْیٰی تَحْرِیْکَهُنَّ فِیْ یَدِهٖ بِاَمْثَالِ هٰؤُلَآءِ.

۳۰۶۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس دن جمرۂ عقبہ کے کنکریاں ماری تھیں اس دن صبح کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر بیٹھے بیٹھے مجھ سے ارشاد فرمایا: میرے واسطے کنکریاں چن لو۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چھوٹی چھوٹی کنکریاں چن لیں جو کہ انگلیوں سے ماری جا سکتی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں رکھ دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ہاتھ میں ہلاتے ہوئے فرمانے لگے اس طریقہ کی کنکریاں مارو اس حدیث کے راوی یحییٰ نے ہاتھ ہلا کر بتلایا کہ اس طریقہ سے ہلا رہے تھے۔

۱۵۵۲: باب الرُّکُوْبُ اِلَی الْجِمَارِ وَاسْتِظْلَالُ الْمُحْرِمِ

باب: جمرات پر سوار ہو کر جانا اور محرم پر سایہ کرنا

۳۰۶۵: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحِیْمِ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ الْحُصَیْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ حُصَیْنٍ قَالَتْ حَجَجْتُ فِیْ حَجَّةِ النَّبِیِّ ﷺ فَرَاَیْتُ بِلَالًا یَقُوْدُ بِخِطَامِ رَاحِلَتِهٖ وَاُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ رَافِعٌ عَلَیْهِ ثَوْبَهٗ یُظِلُّهٗ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ خَطَبَ

۳۰۶۵: حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی نکیل پکڑے ہوئے تھے۔ میں اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کپڑے سے سایہ کیے ہوئے تھے جس وقت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں تھے یہاں تک کہ جمرۂ عقبہ تک تشریف لائے اور لوگوں سے خطاب فرمایا پہلے اللہ عزوجل کی

النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ وَ ذَكَرَ قَوْلًا كَثِيْرًا.

تعریف بیان فرمائی اور پھر بہت سی باتیں ارشادفرمائیں۔

۳۰۶۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَرْمِیْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰی نَاقَةٍ لَّهُ صَهْبَاءَ لَاضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ.

۳۰۶۶: حضرت قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قربانی والے دن جمرۂ عقبہ پر اپنی اونٹنی صہباء پر سوار ہوکر کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا کہ اس جگہ نہ تو کسی قسم کی مار تھی اور نہ دھتکار تھی اور نہ ہی لوگوں کو ہٹو بچو کہا جا رہا تھا۔

۳۰۶۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوا الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَرْمِی الْجَمْرَةَ وَهُوَ عَلٰی بَعِيْرِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ يٰاَيُّهَا النَّاسُ خُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ عَامِیْ هٰذَا.

۳۰۶۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر سوار ہوکر جمرے کو (کنکریاں) مارتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ اے لوگو تم حج کے مناسک مجھ سے سیکھ لو مجھ کو علم نہیں کہ شاید اس سال کے بعد تم لوگوں کے ساتھ حج بھی نہ ادا کر سکوں۔

۱۵۵۳: باب وَقْتُ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب: دسویں تاریخ کو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنے کا وقت

۳۰۶۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيَی بْنِ اَيُّوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الثَّقَفِیُّ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًی وَرَمٰی بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

۳۰۶۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ کو جمرۂ عقبہ پر سورج نکلنے کے بعد جس وقت کہ بعد کے دو دن میں سورج کے زوال اور اس کے ڈھل جانے کے بعد۔

۱۵۵۴: باب النَّهْیُ عَنْ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

باب: طلوعِ آفتاب سے پہلے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کی ممانعت

۳۰۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُغَيْلِمَةَ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰی

۳۰۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لڑکوں کو بنوعبدالمطلب کے گدھوں پر سوار کر کے روانہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری رانوں پر ہاتھ مارتے ہوئے فرماتے کہ بیٹو! جمرۂ عقبہ کو سورج نکلنے سے قبل کنکریاں

حُمُرَاتٍ يَلْطَحُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ اُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوْا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

نہ مارنا۔

۳۰۷۰: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدَّمَ اَهْلَهُ وَ اَمَرَهُمْ اَنْ لَّا يَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

۳۰۷۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کے لوگوں کو پہلے ہی روانہ فرما دیا تھا اور حکم فرمایا تھا کہ سورج نکلنے سے قبل کنکریاں نہ ماریں۔

۱۵۵۵: باب اَلرُّخْصَةُ فِيْ ذٰلِكَ لِلنِّسَآءِ

باب: خواتین کے لئے اس کی اجازت سے متعلق

۳۰۷۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى ابْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَآئِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ خَالَتِهَا عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ اِحْدٰى نِسَائِهٖ اَنْ تَنْفِرَ مِّنْ جَمْعٍ لَيْلَةَ جَمْعٍ فَتَأْتِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَتَرْمِيَهَا وَتُصْبِحَ فِيْ مَنْزِلِهَا وَكَانَ عَطَآءٌ يَّفْعَلُهُ حَتّٰى مَاتَ.

۳۰۷۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں سے کسی کو مزدلفہ سے رات ہی کو نکل جانے کا حکم دیا تھا نیز فرمایا کہ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مار کر اپنی جگہ پہنچ جائیں۔ حضرت عطاء بھی اپنے انتقال کے وقت تک اس طرح سے کرتے رہے۔

۱۵۵۶: باب اَلرَّمْيُ بَعْدَ الْمَسَآءِ

باب: شام ہونے کے بعد کنکریاں مارنے سے متعلق

۳۰۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ ؓ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ اَيَّامَ مِنًى فَيَقُوْلُ لَاحَرَجَ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ لَاحَرَجَ فَقَالَ رَجُلٌ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ قَالَ لَاحَرَجَ.

۳۰۷۲: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں لوگ منیٰ میں رسول کریم ﷺ کے (مسائل واحکامِ حج) دریافت کرتے تو آپ ﷺ فرماتے کہ اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے چنانچہ ایک آدمی نے عرض کیا: میں نے قربانی سے قبل سر منڈا لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے ایک آدمی نے عرض کیا: میں نے شام ہونے کے بعد کنکریاں ماریں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۵۵۷: باب رَمْيُ الرُّعَاةِ

باب: چرواہوں کا کنکری مارنا

۳۰۷۳: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ

۳۰۷۳: حضرت ابو بداح بن عدی اپنے والد ماجد سے روایت نقل فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو ایک

عَنْ اَبِی الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لِلرُّعَاةِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمًا وَيَدَعُوْا يَوْمًا.

روز کنکری مارنے اور ایک روز کنکری نہ مارنے کی اجازت عطا فرمائی۔

۳۰۷۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِی الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِیٍّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لِلرُّعَاةِ فِی الْبَيْتُوْتَةِ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّحْرِ وَالْيَوْمَيْنِ الَّذَيْنِ بَعْدَهٗ يَجْمَعُوْنَهُمَا فِیْ اَحَدِهِمَا.

۳۰۷۴: حضرت عاصم بن عدی فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو منیٰ میں رات نہ گذارنے کی اجازت عطا فرمائی نیز یہ کہ وہ ۱۰ تاریخ کو رمی کرنے کے بعد دو روز کی رمی ایک ہی دن میں کر لیں۔

رمی کے وقت سے متعلق:

بعض روایات احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو روانہ فرما دیا تھا اور ارشاد فرمایا کہ رمی سورج نکلنے کے بعد ہی کرنا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث سے دلیل پیش فرماتے ہوئے فرمایا ہے کہ جمرۂ عقبہ پر کنکری مارنے کا وقت دس ذی الحجہ کو طلوعِ آفتاب کے بعد سے ہی ہو جاتا ہے۔

۱۵۵۸: باب اَلْمَكَانُ الَّذِیْ تُرْمٰى مِنْهُ جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ

باب: جمرۂ عقبیٰ کی رمی کس جگہ سے کرنا چاہیے؟

۳۰۷۵: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنْ اَبِیْ مُحَيَّاةٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يَعْنِی ابْنَ يَزِيْدَ قَالَ قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِنَّ نَاسًا يَرْمُوْنَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمٰى عَبْدُاللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ رَمَى الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ.

۳۰۷۵: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ لوگ جمرۂ عقبہ پر کنکری مارنے کا عمل گھاٹی کے اوپر سے کرتے ہیں اس پر انہوں نے وادی کے درمیان سے رمی کی اور فرمایا کہ اس ذات کی قسم کہ جس کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی اس نے بھی یہاں سے ہی کنکری مارنا شروع کی۔

۳۰۷۶: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ وَمَالِكُ ابْنُ الْخَلِيْلِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَالْمَنْصُوْرُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَمٰى عَبْدُاللّٰهِ الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَعَرَفَةَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَقَالَ هٰهُنَا مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ اَبُوْ

۳۰۷۶: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طریقہ سے سات کنکریاں ماریں کہ خانہ کعبہ بائیں طرف اور عرفات ان کے دائیں جانب تھا پھر فرمایا کہ جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی انہوں نے بھی یہاں سے ہی کنکریاں ماریں۔

عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَنْصُوْرٌ غَیْرَ ابْنِ اَبِیْ عَدِیٍّ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ.

۳۰۷۷: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ هُشَیْمٍ عَنْ مُغِیْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ ثُمَّ قَالَ هٰهُنَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ.

۳۰۷۷: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سات کنکریاں ماریں اور خانہ کعبہ ان کے بائیں طرف تھا اور عرفات دائیں طرف اور بیان کیا کہ یہ مقام ہے ان (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جن پر سورۃ بقرہ کا نزول ہوا۔

۳۰۷۸: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ یَقُوْلُ لَا تَقُوْلُوْا سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قُوْلُوا السُّوْرَةُ الَّتِیْ یُذْکَرُ فِیْهَا الْبَقَرَةُ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِیْمَ فَقَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ یَزِیْدَ اَنَّهٗ کَانَ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ حِیْنَ رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِیَ وَاسْتَعْرَضَهَا یَعْنِی الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ وَکَبَّرَ مَعَ کُلِّ حَصَاةٍ فَقُلْتُ اِنَّ اُنَاسًا یَصْعَدُوْنَ الْجَبَلَ فَقَالَ هٰهُنَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ رَاَیْتُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَمٰی.

۳۰۷۸: حضرت اعمش، حجاج سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ سورۂ بقرہ نہ کہا کرو بلکہ تم اس طریقہ سے کہا کرو کہ وہ سورت کہ جس میں بقرہ (گائے) کا تذکرہ ہے۔ اعمش کہتے ہیں میں نے یہ بات ابراہیم سے نقل کی تو فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ تھا کہ انہوں نے جمرۂ عقبہ کی رمی کی تو وادی کے درمیان کرتے اور جمرے کے سامنے کھڑے ہو کر سات کنکری ماری۔ ہر ایک مرتبہ کنکری مارتے وقت اللہ اکبر فرماتے۔ میں نے عرض کیا: پہاڑ پر چڑھ کر رمی کرتے ہیں۔ فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں ہے۔ میں نے اُس شخص کو اِس جگہ سے کنکری مارتے ہوئے دیکھا ہے جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی۔

۳۰۷۹: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدِالرَّحِیْمِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَذَکَرَ آخَرَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمَی الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ.

۳۰۷۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمرات پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارا کرتے تھے۔

۳۰۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَرْمِی الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ.

۳۰۸۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرات پر چھوٹی چھوٹی کنکری مارتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۵۵۹: باب عَدَدُ الْحَصَی الَّتِیْ یُرْمٰی بِهَا الْجِمَارُ

باب: کتنی کنکری سے رمی کرنا چاہیے؟

۳۰۸۱: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ

۳۰۸۱: حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ

ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِىْ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِىْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِّنْ بَطْنِ الْوَادِىْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ.

سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کے پاس والے جمرہ کو وادی کے درمیان سے سات چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماریں اور ہر ایک کنکری مارتے وقت تکبیر پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کی جگہ تشریف لے گئے اور قربانی کی۔

۳۰۸۲: اَخْبَرَنِىْ يَحْيَى بْنُ مُوْسَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نُجَيْحٍ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ قَالَ سَعْدٌ رَجَعْنَا فِى الْحَجَّةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَ بَعْضُنَا يَقُوْلُ رَمَيْتُ بِسِتٍّ فَلَمْ يَعِبْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ.

۳۰۸۲: حضرت مجاہد حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج سے واپس ہوئے تو کوئی شخص کہتا کہ میں نے سات کنکریاں ماریں اور کوئی شخص کہتا کہ میں نے چھ کنکری ماریں اور کوئی کسی شخص کی عیب تراشی نہ کرتا اور نہ کوئی ایک دوسرے پر الزام لگاتا۔

۳۰۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ يَقُوْلُ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ شَىْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجِمَارِ فَقَالَ مَا اَدْرِىْ رَمَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسِتٍّ اَوْ بِسَبْعٍ.

۳۰۸۳: حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کنکری کے بارے میں کچھ دریافت کیا تو انہوں نے: فرمایا مجھ کو علم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ کنکریاں ماریں یا سات کنکریاں ماریں۔

۱۵۶۰: باب اَلتَّكْبِيْرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

باب: ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہنا

۳۰۸۴: اَخْبَرَنِىْ هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَخِيْهِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّىْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ.

۳۰۸۴: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوار تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کو کنکری مارنے تک لبیک فرمانا نہیں چھوڑا پھر اس کو سات کنکریاں ماریں اور ہر ایک کنکری مارنے کے وقت تکبیر فرمائی۔

۱۵۶۱: باب قَطْعُ الْمُحْرِمِ التَّلْبِيَةَ اِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

باب: جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد لبیک نہ کہنے کے متعلق

۳۰۸۵: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا زِلْتُ اَسْمَعُهُ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَلَمَّا رَمٰى قَطَعَ التَّلْبِيَةَ.

۳۰۸۵: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوار تھا۔ چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرۂ عقبہ کی رمی تک لبیک نہ کہتے ہوئے سنتا رہا پھر کنکری کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک کہنا موقوف کر دیا۔

۳۰۸۶: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَامِرٌ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْفَضْلَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ.

۳۰۸۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا۔ میں سنتا رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہے جاتے تھے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ پر' اس وقت لبیک کہنا موقوف رکھا۔

۳۰۸۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَيْشُ ابْنُ اَصْرَمَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ مَعْبَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ الْعَبَّاسِ اَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

۳۰۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا۔ میں سنتا رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہے جاتے تھے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ پر' اس وقت لبیک کہنا موقوف رکھا۔

۱۵۶۲: باب الدُّعَاءُ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب: جمرات کی طرف کنکری پھینکنے کے بعد دُعا کرنے کے بارے میں

۳۰۸۸: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ تَلِي الْمَنْحَرَ مَنْحَرَ مِنًى رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ اَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ يُطِيْلُ الْوُقُوْفَ ثُمَّ يَاْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ

۳۰۸۸: حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ہم کو یہ اطلاع ملی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اس جمرہ پر کنکری مارتے تھے جو کہ منیٰ کی قربانی کرنے کی جگہ کے نزدیک ہے تو اس کو سات کنکری مارتے اور ہر ایک مرتبہ کنکری مارتے وقت تکبیر کہتے پھر تھوڑا سا آگے بڑھتے اور قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھاتے اور کافی دیر تک کھڑے ہو کر دُعا کرتے رہتے پھر دوسرے جمرے پر تشریف لاتے اور اس کو بھی سات کنکریاں مارتے اور ہر ایک کنکری کے مارتے وقت تکبیر کہتے پھر بائیں طرف رخ کر کے قبلہ رخ فرماتے اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرتے پھر اس جمرے کے نزدیک تشریف لاتے جو کہ عقبہ کے

الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

نزدیک ہے اور اس کو سات کنکریاں مارتے لیکن یہاں پر کھڑے نہیں ہوتے۔ زہری فرماتے ہیں کہ سالم یہ حدیث اپنے والد ماجد سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں نیز حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس پر عمل فرماتے تھے۔

۱۵۶۳: باب مَا يَحِلُّ لِلْمُحْرِمِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب: کنکریاں مارنے کے بعد کون کونسی اشیاء حلال ہوتی ہیں؟

۳۰۸۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَآءَ قِيْلَ وَالطِّيْبُ قَالَ اَمَّا اَنَا فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَضَمَّخُ بِالْمِسْكِ اَفَطِيْبٌ هُوَ.

۳۰۸۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ کنکری مارنے کے بعد خواتین کے علاوہ ہر ایک چیز حلال اور درست ہو جاتی ہے۔ کسی نے کہا: اور خوشبو؟ انہوں نے فرمایا: میں نے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشک لگاتے ہوئے دیکھا ہے کیا یہ خوشبو نہیں ہے۔

(۲۵)

کِتَابُ الْجِهَادِ

جہاد سے متعلقہ احادیث

۱۵۶۴: باب وُجُوبُ الْجِهَادِ

باب: جہاد کی فرضیت

۳۰۹۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا اُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَخْرَجُوْا نَبِيَّهُمْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ لَيَهْلِكُنَّ فَنَزَلَتْ: ﴿اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ﴾ [الحج : ٣٩] فَعَرَفْتُ اَنَّهُ سَيَكُوْنُ قِتَالٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَهِيَ اَوَّلُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْقِتَالِ۔

۳۰۹۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ سے باہر نکالا گیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکال دیا اب یہ لوگ ضرور تباہ و برباد ہوں گے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس کے بعد یہ آیت کریمہ: اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ نازل ہوئی۔ یعنی: جن لوگوں سے مشرکین جنگ کرتے ہیں ان کو بھی ان سے جنگ کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ اس لیے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور اللہ عزوجل ان کی مدد کرنے پر قدرت رکھتا ہے تو مجھ کو اس بات کا علم ہو گیا کہ اب لڑائی ہو گی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جہاد کے بارے میں سب سے پہلے یہی آیت نازل ہوئی۔

۳۰۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبِيْ قَالَ اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَاَصْحَابًا لَهُ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كُنَّا فِيْ عِزٍّ وَّ نَحْنُ مُشْرِكُوْنَ فَلَمَّا آمَنَّا صِرْنَا اَذِلَّةً فَقَالَ اِنِّيْ اُمِرْتُ

۳۰۹۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور ان کے کچھ دوست احباب مکہ مکرمہ میں ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! جس زمانہ میں ہم لوگ مشرک تھے تو عزت سے رہتے تھے لیکن جب سے ہم مسلمان ہوئے تو ہم لوگ ذلیل ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: مجھ کو تو درگزر کرنے کا ہی حکم فرمایا گیا ہے اس وجہ سے تم لوگ جنگ نہ کرو۔ چنانچہ جس وقت اللہ عزوجل ہم کو مدینہ منورہ لے گیا تو ہم کو جہاد کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ اس پر کچھ لوگ

بِالْعَفْوِ فَلَا تُقَاتِلُوْا فَلَمَّا حَوَّلَنَا اللّٰهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ اَمَرَنَا بِالْقِتَالِ فَكَفُّوْا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ [النساء: ۷۷].

کشمکش میں مبتلا ہو گئے تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ یعنی کیا آپ نے ان کو نہیں دیکھا کہ جس وقت ان کو کہا گیا کہ ہاتھوں کو روکے رہو نمازوں کی پابندی کرو اور زکوۃ ادا کرتے رہا کرو لیکن جس وقت ان پر جہاد فرض و لازم کر دیا گیا تو یہ ہوا کہ ان میں سے کچھ لوگ تو لوگوں سے اس طریقہ سے خوفزدہ رہنے لگے کہ جس طریقہ سے کوئی شخص اللہ سے خوف کرتا ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کہنے لگے: اے ہمارے پروردگار ہم پر کس وجہ سے تو نے جہاد لازم کر دیا؟ ہم کو کچھ اور وقت دے دیا جاتا آپ فرمائیں دنیا کی مال و متاع صرف کچھ روز کی ہے جبکہ آخرت اس شخص کیلئے ہر طریقہ سے بہتر ہے جو اللہ کی مخالفت سے محفوظ رہے اور تم لوگوں پر معمولی سا بھی ظلم نہیں ہوگا۔

۳۰۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قُلْتُ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ نَعَمْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدِيْ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا.

۳۰۹۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جوامع الکلم عطا فرمائے گئے اور میری امداد رعب سے کی گئی اور میں سو رہا تھا کہ زمین کے خزانوں کی چابیاں میرے ہاتھ میں دے دی گئیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو تشریف لے گئے لیکن تم لوگ ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

۳۰۹۳: اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُوْرٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَهُ. اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَانَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَآئِنِ

۳۰۹۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوامع الکلم عطا فرمائے گئے اور ان کی امداد رعب سے کی گئی اور (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) میں سو رہا تھا کہ زمین کے خزانوں کی چابیاں میرے ہاتھ میں دے دی گئیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو تشریف لے گئے لیکن تم لوگ ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدِیْ فَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ فَقَدْ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا.

۳۰۹۴: اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَآءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ ابْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ.

۳۰۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو اس بات کا حکم فرمایا گیا ہے میں لوگوں سے اس وقت تک جہاد کرتا رہوں جس وقت تک وہ لا الٰہ الّا اللہ (کلمہ توحید) نہ کہہ لیں اور جس کسی نے لا الٰہ الّا اللہ کہہ لیا تو اس نے مجھ سے اپنا مال و جان محفوظ کر لیا مگر یہ کہ وہ شخص کسی دوسرے کی حق تلفی کرے اور اس کا حق چھین لے اور اس کے عوض اس سے اس کا مال و جان لیا جائے اور اس شخص کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

کلمہ توحید کی فضیلت:

مذکورہ بالا حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ چاہے وہ شخص زبان سے ہی کلمہ توحید کا اظہار کرے اس کے دل میں کیا ہے اور کیا نہیں ہم اس کے مکلف نہیں ہیں اس شخص کے ظاہر پر حکم لگایا جائے گا اور اس کو مؤمن قرار دیا جائے گا اس کا قتل جائز اور حلال نہ ہوگا۔

۳۰۹۵: اَخْبَرَنَا كَثِیْرُ بْنُ عُبَیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِّنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ یَا اَبَا بَكْرٍ كَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّیْ نَفْسَهٗ وَمَا لَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكَاةِ فَاِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْمَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا كَانُوْا یُؤَدُّوْنَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی

۳۰۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلافت کا منصب سنبھالا اور اہل عرب میں بعض لوگ مرتد اور دین سے منحرف ہو گئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے ابوبکر! آپ کس طریقہ سے لڑائی کریں گے؟ حالانکہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑائی کروں کہ جس وقت تک وہ لا الٰہ الّا اللہ نہ کہہ دیں اور اگر وہ اس کلمہ کا اقرار کر لیں گے تو مجھ سے اپنی جان و مال محفوظ کر لیں گے لیکن اگر کسی شخص کو کوئی ناحق قتل کرے گا یا اس کی (کسی قسم کی) حق تلفی کرے گا تو اس کے عوض اس کی جان و مال لی جا سکتی ہے اور اس کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا کہ جو شخص نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا میں اس سے ضرور جنگ کروں گا اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ مجھ کو ایک بکری کا بچہ دینے سے انکار کریں گے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں

مَنْعِهَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ.

اس کی عدم ادائیگی پر بھی ان سے لڑائی کروں گا۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے دیکھا کہ اللہ عزوجل نے حضرت ابوبکرؓ کے سینے کو جہاد کیلئے کھول دیا اور میں اس بات سے واقف ہوگیا کہ حق یہی ہے۔

٣٠٩٦: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُغِيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ح وَاَنْبَاَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا اَبَابَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْمَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَ اللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِّلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ.

٣٠٩٦: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے جنگ کرنے کا پختہ عزم کر لیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے عرض کیا: اے ابوبکر! آپ کس طریقہ سے لوگوں سے لڑائی کریں گے حالانکہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑائی کروں کہ جس وقت تک وہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہہ دیں اور اگر وہ اس کلمہ کا اقرار کر لیں گے تو مجھ سے اپنی جان و مال محفوظ کر لیں گے لیکن اگر کسی شخص کو کوئی ناحق قتل کرے گا یا اس کی (کسی قسم کی) حق تلفی کرے گا تو اس کے عوض اس کی جان و مال لی جا سکتی ہے اور اس کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا کہ جو شخص نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا میں اس سے ضرور جنگ کروں گا اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ مجھ کو ایک بکری کا بچہ دینے سے انکار کریں گے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اس کی عدم ادائیگی پر بھی ان سے لڑائی کروں گا۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے دیکھا کہ اللہ عزوجل نے حضرت ابوبکرؓ کے سینے کو جہاد کیلئے کھول دیا اور میں اس بات سے واقف ہوگیا کہ حق یونہی ہے۔

٣٠٩٧: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ ابْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُعَيْبُ ابْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَذَكَرَ آخَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا جَمَعَ اَبُوْبَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا اَبَابَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا

٣٠٩٧: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس وقت نبیؐ کی وفات ہوئی اور عرب کے لوگ دین سے منحرف ہو گئے تو عمرؓ فرمانے لگے: اے ابوبکر! آپ عرب سے کس طریقہ سے لڑائی کریں گے اور کہنے لگے رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑائی جاری رکھوں جس وقت تک کہ وہ اس بات کی شہادت نہ دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں ہے اور یہ کہ میں اللہ کا رسولؐ ہوں پھر نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اللہ عزوجل کی قسم اگر ان لوگوں نے مجھ کو ایک بکری کا بچہ بھی دینے سے انکار کر دیا جو یہ

مِنِّیْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلاَّ بِحَقِّهَا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْمَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلاَّ اَنْ رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ.

رسول کریم ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اس پر بھی ان سے لڑائی کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت میں نے دیکھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے گرامی اللہ عزوجل کی جانب سے ہے تو مجھ کو بھی اس بات کا علم ہو گیا کہ یہی حق ہے حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ راوی عمران القطان قوی راوی نہیں ہیں اور یہ حدیث شریف خطاء ہے جبکہ پہلی والی حدیث (۳۰۹۵) صحیح حدیث ہے اور جس کو زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اور انہوں نے ابو ہریرہؓ سے نقل کیا ہے۔

۳۰۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ اَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ قَالَ عُمَرُ يَا اَبَابَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ الْعَرَبَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ..... اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا مِمَّا كَانُوْا يُعْطُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَاْیَ اَبِیْ بَكْرٍ قَدْ شُرِحَ عَلِمْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ لَيْسَ بِالْقَوِیِّ فِی الْحَدِيْثِ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ خَطَاءٌ وَالَّذِیْ قَبْلَهُ الصَّوَابُ حَدِيْثُ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ.

۳۰۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلافت کا منصب سنبھالا اور اہل عرب میں بعض لوگ مرتد اور دین سے منحرف ہو گئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے ابوبکر! آپ کس طریقہ سے لڑائی کریں گے؟ حالانکہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑائی کروں کہ جس وقت تک وہ لا اِلٰہ اِلاّ اللہ نہ کہہ دیں اور اگر وہ اس کلمہ کا اقرار کر لیں گے تو مجھ سے اپنی جان و مال محفوظ کر لیں گے لیکن اگر کسی شخص کو کوئی ناحق قتل کرے گا یا اس کی (کسی قسم کی) حق تلفی کرے گا تو اس کے عوض اس کی جان و مال لی جا سکتی ہے اور اس کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا کہ جو شخص نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا میں اس سے ضرور جنگ کروں گا اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ مجھ کو ایک بکری کا بچہ دینے سے انکار کریں گے جو رسول کریم ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اس کی عدم ادائیگی پر بھی ان سے لڑائی کروں گا۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے دیکھا کہ اللہ عزوجل نے حضرت ابوبکرؓ کے سینے کو جہاد کیلئے کھول دیا اور میں اس بات سے واقف ہو گیا کہ حق یہی ہے۔

۳۰۹۹: اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُوْرٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْوَهُ.

۳۰۹۹: ترجمہ اس حدیث مبارکہ کا بھی گزشتہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہی ہے۔

۳۱۰۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ

۳۱۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَاَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ نَفْسَهٗ وَمَالَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ.

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لڑائی کروں کہ جس وقت تک وہ لوگ لا الہ الا اللہ نہ کہہ دیں اور جو شخص یہ کلمہ کہے گا وہ مجھ سے اپنے جان و مال کو محفوظ کرے گا مگر یہ کہ کسی دوسرے حق کی وجہ سے اور اس کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔

۳۱۰۱: اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ.

۳۱۰۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین سے اپنے مال' ہاتھوں اور زبانوں سے جہاد کیا کرو۔

۱۵٦۵: باب اَلتَّشْدِيْدُ فِی تَرْكِ الْجِهَادِ

باب: جہاد چھوڑ دینے پر وعید

۳۱۰۲: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا وُهَيْبٌ يَعْنِی ابْنَ الْوَرْدِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهٗ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلٰی شُعْبَةِ نِفَاقٍ.

۳۱۰۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں جو کوئی اس حالت میں مرے گا کہ نہ تو اس نے کبھی جہاد کیا ہوگا اور نہ اس کی نیت کی ہوگی تو وہ شخص نفاق کے ایک حصہ پر مرا۔

۱۵٦٦: باب اَلرُّخْصَةُ فِی التَّخَلُّفِ عَنِ السَّرِيَّةِ

باب: لشکر کے ساتھ نہ جانے کی اجازت

۳۱۰۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَی بْنِ الْوَزِيْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عُفَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۳۱۰۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کچھ مومنین مجھ سے پیچھے رہنے میں رضامند نہ ہوتے اور میرے پاس

وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَا اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ.

ان کو (سب کو) ساتھ لے جانے کے لئے سواریاں ہوتیں تو ہر ایک اس لشکر کے ساتھ جاتا جو کہ راہ خدا میں جہاد کرنے کے لئے جاتا ہے اور اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے میری تمنا ہے کہ میں راہ خدا میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ ہوں اور پھر میں قتل کیا جاؤں۔

١٥٦٧: باب فَضْلُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ

باب: جہاد نہ کرنے والے مجاہدین کے برابر نہیں ہو سکتے

٣١٠٤: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فَجِئْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلَيْهِ فَحَدَّثَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُنْزِلَ عَلَيْهِ : لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَجَآءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنْ سَتُرَضَّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ [النساء : ٩٥] قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ هٰذَا لَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ يَرْوِىْ عَنْهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَاَبُوْمُعَاوِيَةَ وَعَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ سَعْدٍ لَيْسَ بِثِقَةٍ.

٣١٠٤: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ تو حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا صحابی) تشریف لائے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مجھ کو پڑھ کر سنا رہے تھے پھر (ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نے) عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ممکن ہوتا مجھ سے جہاد کرنا تو بلاشبہ میں مجاہد ہوتا۔ اسکے بعد اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ: غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ نازل فرمائی اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جس وقت یہ گزشتہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران مبارک میری ران کے اوپر تھی پھر مجھ پر وزن محسوس ہوا یہاں تک کہ میں سمجھ گیا کہ میری ران ٹوٹ اور پھٹ جائے گی پھر وہ حالت وحی موقوف ہوگئی کہ جس کی وجہ سے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی ران کا وزن زیادہ محسوس ہوا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی اس روایت کی سند میں راوی عبدالرحمن بن اسحق ہے وہ راوی کوئی برا راوی نہیں ہے۔ اس سے علی بن مسہر' ابو معاویہ' عبدالواحد بن زیاد' نعمان بن مسعود نے روایت کی ہے اور وہ ثقہ نہیں ہے۔

٣١٠٥: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ

٣١٠٥: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت آیت کریمہ: لَا يَسْتَوِى

عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ رَاَیْتُ مَرْوَانَ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰی جَلَسْتُ اِلٰی جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمْلٰی عَلَیْهِ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ فَجَآءَهُ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ وَهُوَ یُمِلُّهَا عَلَیَّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِیْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَکَانَ رَجُلًا اَعْمٰی فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ ﷺ وَفَخِذُهٗ عَلٰی فَخِذِیْ حَتّٰی هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِیْ ثُمَّ سُرِّیَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ۔

الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لکھوا رہے تھے تو حضرت ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر میں جہاد کے قابل ہوتا تو میں ضرور جہاد کرتا اس لیے کہ وہ نابینا تھے اس پر اللہ عزوجل نے غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ کے الفاظ نازل فرمائے اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران مبارک میری ران پر تھی یہاں تک کہ ممکن تھا کہ میری ران کچل جائے اس کے بعد وحی نازل ہونا بند ہو گئی۔

سریہ کی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں سریہ اس لشکر کو کہا جاتا ہے کہ جس میں نو سپاہی سے زیادہ ہوں اور آنحضرت ﷺ ان کے ساتھ تشریف نہ لے گئے ہوں۔ رسول کریم ﷺ کے قلب مبارک میں ہر ایک جہاد میں شریک ہونے کی تمنا تھی لیکن اسلام کے شروع دور میں تنگدستی اور غربت کی وجہ سے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جہاد میں شریک نہیں ہو سکتے تھے اس وجہ سے رسول کریم ﷺ بھی ٹھہر جایا کرتے تھے اور آپ ﷺ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بغیر جہاد میں شرکت فرمانا اس وجہ سے فائدہ مند نہ تھا کہ جہاد میں شرکت نہ کرنے والے اور گھر رہ جانے والے جہاد کے اَجر وثواب سے محروم رہتے اور ان حضرات کو آپ ﷺ کا ساتھ چھوڑنا ناگوار گذرتا اور تمام حضرات کو ساتھ لے جانا ناممکن تھا اور آیت کریمہ: لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ کا ترجمہ یہ ہے: ''گھر بیٹھ جانے والے اور راہ خدا میں لڑنے والے۔''

۳۱۰۶: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ النَّبِیَّ ثُمَّ ذَکَرَ کَلِمَةً مَعْنَاهَا قَالَ ائْتُوْنِیْ بِالْکَتِفِ وَاللَّوْحِ فَکَتَبَ: لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَمْرُو بْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ خَلْفَهٗ فَقَالَ هَلْ لِّیْ رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ :غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ۔

۳۱۰۶: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کی ہڈی اور تختی منگائی اور اس پر آیت کریمہ: لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ...... لکھوائی۔ اس وقت حضرت عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے انہوں نے عرض کیا: کیا میرے واسطے رخصت اور سہولت ہے؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ۔

۳۱۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ ابْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ لَمَّا

۳۱۰۷: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس وقت یہ آیت کریمہ: لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْن...... نازل ہوئی تو حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر

نَزَلَتْ : لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ [النساء : ۹۵] جَآءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانَ اَعْمٰى فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَيْفَ فِيَّ وَاَنَا اَعْمٰى قَالَ فَمَا بَرِحَ حَتّٰى نَزَلَتْ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ.

ہوئے وہ ایک نابینا شخص تھے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ایک نابینا شخص ہوں میرے متعلق کیا حکم گرامی ہے؟ ابھی کچھ وقت نہ گزرا تھا کہ: غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ نازل ہوئی (یعنی معذور لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔)

۱۵۶۸: باب اَلرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ لِمَنْ لَّهٗ وَالِدَانِ

باب: جس شخص کے والدین حیات ہوں اس کو گھر رہنے کی اجازت

۳۱۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَاْذِنُهٗ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ.

۳۱۰۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حاضر ہوا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ان کی خدمت کرو۔

۱۵۶۹: باب اَلرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ لِمَنْ لَّهٗ وَالِدَةٌ

باب: جس کی صرف والدہ زندہ ہو اس کے لیے اجازت

۳۱۰۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْحَكَمِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السَّلَمِيِّ اَنَّ جَاهِمَةَ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَدْتُّ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ هَلْ لَّكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا.

۳۱۰۹: حضرت معاویہ بن جاہمہ فرماتی ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے جہاد میں شرکت کا ارادہ کر لیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشورہ کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہاری والدہ صاحبہ زندہ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ان کی خدمت کرو کیونکہ جنت ان کے پاؤں کے نیچے ہے۔

۱۵۷۰: باب فَضْلُ مَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ

باب: جان و مال سے جہاد کرنے والے کے بارے میں احادیث

۳۱۱۰: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ

۳۱۱۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِّنْ شَرِّهٖ.

سب سے زیادہ افضل کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص گھاٹی میں رہتا ہوا اور اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوا اور اس کے شر سے لوگ محفوظ رہیں۔

۱۵۷۱: باب فَضْلُ مَنْ عَمِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَلٰى قَدَمِهٖ

باب: اللہ کی راہ میں پیدل چلنے والوں کی فضیلت

۳۱۱۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ تَبُوْكَ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهٗ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ وَشَرِّ النَّاسِ اِنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ رَجُلًا عَمِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَلٰى ظَهْرِ فَرَسِهٖ اَوْ عَلٰى ظَهْرِ بَعِيْرِهٖ اَوْ عَلٰى قَدَمِهٖ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمَوْتُ وَاِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلًا فَاجِرًا يَقْرَاُ كِتَابَ اللّٰهِ لَا يَرْعَوِيْ اِلٰى شَيْءٍ مِّنْهُ.

۳۱۱۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے سہارا لگائے ہوئے خطبہ دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو بہترین اور بدترین لوگوں کے بارے میں نہ بتلاؤں۔ لوگوں میں سے بہترین وہ شخص ہے جو کہ راہ خدا میں اپنے گھوڑے یا اونٹ کی پشت پر سوار ہو کر یا پیدل چلتا ہے یہاں تک کہ اس کی موت آ جاتی ہے جبکہ بدترین شخص وہ ہے جو کہ فاجر ہے وہ اللہ عزوجل کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے اور اس پر کسی طریقہ سے عمل نہیں کرتا۔

۳۱۱۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَبْكِيْ اَحَدٌ مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ فَتَطْعَمَهُ النَّارُ حَتّٰى يُرَدَّ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِيْ مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ اَبَدًا.

۳۱۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ عزوجل کے خوف سے ڈرتا ہے اس کو دوزخ کی آگ اس وقت تک نہیں چھو سکتی جب تک کہ دودھ چھاتی میں واپس نہیں آتا اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے مسلمان کے نتھنوں میں دوزخ کا دھواں اور جہاد کا غبار اکٹھا نہیں ہو سکتے۔

۳۱۱۳: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي

۳۱۱۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص خوف خداوندی سے رویا وہ اس وقت تک دوزخ میں داخل نہیں ہو سکتا جس وقت تک کہ دودھ تھن میں نہ واپس آ جائے (کیونکہ یہ ناممکن ہے) اس طریقہ سے جہاد کا غبار اور دوزخ کا

الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ نَارِ جَهَنَّمَ. دھواں اکٹھا نہیں ہوسکتا۔

۳۱۱۴: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ مُسْلِمٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ وَ قَارَبَ وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ جَوْفِ مُؤْمِنٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفَيْحُ جَهَنَّمَ وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ الْاِيْمَانُ وَالْحَسَدُ.

۳۱۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان نے کسی کافر کو قتل کر ڈالا اور پھر درمیانہ راستہ اختیار کیا تو وہ شخص جہنم میں نہیں داخل ہوگا اس طریقہ سے دوزخ کی گرمی اور اس کا دھواں اور جہاد کا گرد و غبار اکٹھا نہیں ہوسکتا نیز کسی مسلمان کے قلب میں ایمان اور حسد دونوں چیزیں اکٹھا نہیں ہو سکتیں۔

۳۱۱۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ الْقَعْقَاعِ ابْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا.

۳۱۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی بندہ میں جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ اس طریقہ سے کنجوسی اور ایمان کبھی ایک بندہ کے قلب میں اکٹھا نہیں ہو سکتے' نیز مسلمان کے قلب میں ایمان اور حسد دو چیزیں جمع نہیں ہوسکتیں۔

۳۱۱۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ دُخَانُ جَهَنَّمَ فِيْ وَجْهِ رَجُلٍ اَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا.

۳۱۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے چہرہ پر جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے اسی طریقہ سے بخل اور ایمان بھی کبھی ایک قلب میں جمع نہیں ہو سکتے۔

۳۱۱۷: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَجْتَمِعُ غُبَّارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ وَّلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ.

۳۱۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غبار جہاد کا اور دھواں دوزخ کا نہ جمع ہوں گے آدمی کے اندر۔ بعینہٖ بخل اور ایمان کسی ایک شخص میں جمع نہیں ہو سکتے۔

۳۱۱۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَرْعَرَةُ ابْنُ الْبِرِنْدِ وَابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ لَايَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِيْ مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ اَبَدًا.

۳۱۱۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غبار اللہ کی راہ کا اور دھواں جہنم کا کسی مسلمان کے نتھنوں میں جمع نہ ہوگا۔

۳۱۱۹: اَخْبَرَنِيْ شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِيْ مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ وَّلَا يَجْتَمِعُ شُحٌّ وَاِيْمَانٌ فِيْ قَلْبِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

۳۱۱۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ جمع ہوگا غبار جہاد کا اور دھواں دوزخ کا ناک میں مسلمان کے اور نہیں جمع رہتے انسان کے دِل میں بخل اور ایمان ایک ساتھ۔

۳۱۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ اللَّجْلَاجِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ غُبَارًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانَ جَهَنَّمَ فِيْ جَوْفِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ فِيْ قَلْبِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ الْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ وَالشُّحَّ جَمِيْعًا.

۳۱۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: مسلمان شخص میں دوزخ کا دھواں اور جہاد کا غبار اکٹھا نہیں ہوں گے اور کسی مسلمان کے قلب میں اللہ پر ایمان اور بخل اکٹھا نہیں ہوا کرتے۔

۱۵۷۲: باب ثَوَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: جس آدمی کے پاؤں پر راہ خدا میں جہاد کا غبار پڑا ہو

۳۱۲۱: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ لَحِقَنِيْ عَبَايَةُ بْنُ رَافِعٍ وَاَنَا مَاشٍ اِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ خُطَاكَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سَمِعْتُ اَبَاعَبْسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اغْبَرَّتْ

۳۱۲۱: حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاؤں جہاد میں گردآلود ہوئے وہ جہنم پر حرام ہوگیا۔

قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ حَرَامٌ عَلَى النَّارِ.

۱۵۷۳: باب ثَوَابُ عَيْنٍ سَهِرَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: جہاد میں رات میں جاگنے والی آنکھ کا اَجروثواب

۳۱۲۲: اَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ ابْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ شُمَيْرٍ الرُّعَيْنِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا عَلِيٍّ التُّجِيْبِيَّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَارَيْحَانَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ حُرِّمَتْ عَيْنٌ عَلَى النَّارِ سَهِرَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

۳۱۲۲: حضرت ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو آنکھ خدا کی راہ میں جاگی ہو وہ دوزخ پر حرام کردی جاتی ہے۔

۱۵۷۴: باب فَضْلُ غَدْوَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: جہاد کے لئے صبح کے وقت فضیلت سے متعلق

۳۱۲۳: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْغَدْوَةُ وَالرَّوْحَةُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَفْضَلُ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

۳۱۲۳: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دن صبح یا شام کو راہ خدا میں (جہاد کرنے کے واسطے) نکلنا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

۱۵۷۵: باب فَضْلُ الرَّوْحَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: بوقت شام جہاد کرنے کے لئے فضیلت سے متعلق

۳۱۲۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُرَحْبِيْلُ بْنُ شَرِيْكٍ الْمُعَافِرِيُّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ.

۳۱۲۴: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راہ خدا میں (جہاد کرنے کے واسطے) ایک مرتبہ صبح یا شام نکلنا ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر آفتاب طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

۳۱۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ

۳۱۲۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمُقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَوْنُهُ الْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالنَّاكِحُ الَّذِیْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِیْ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ.

علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جن کی مدد کرنا اپنے ذمہ لازم کررکھا ہے: (۱) مجاہد کی امداد کرنا (۲) ایسے نکاح کرنے والے شخص کی امداد کرنا جو کہ ہر ایک برائی سے بچنے کے لئے نکاح کرے اور (۳) وہ غلام جو کہ حق مکاتبت ادا کرنا چاہتا ہو اس کی امداد کرنا۔

۱۵۷۶: باب اَلْغُزَاةُ وَفْدُ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: مجاہدین اللہ تعالیٰ کے پاس جانے والے وفد ہیں

۳۱۲۶: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ سُهَيْلَ ابْنَ اَبِیْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ ﷺ اللّٰهِ وَفْدُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ثَلَاثَةٌ الْغَازِیْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ.

۳۱۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمی اللہ عزوجل کے وفد ہیں: (۱) مجاہد (۲) حج کرنے والا اور (۳) عمرہ کرنے والا۔

۱۵۷۷: باب مَا تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ يُجَاهِدُ فِیْ سَبِيْلِهٖ

باب: اللہ عزوجل مجاہد کی جن چیزوں کی کفالت کرتا ہے اس سے متعلق

۳۱۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ جَاهَدَ فِیْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَتِهٖ بِاَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْغَنِيْمَةٍ.

۳۱۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مؤمن صرف جہاد کی ہی نیت اور ایمان کی وجہ سے مکان سے نکلتا ہے اللہ عزوجل اس کو جنت میں داخل کرنے کی ذمہ داری دیتے ہیں یا پھر اس کے مکان کی جانب مال غنیمت اور اجر کے ساتھ واپسی فرما دیتے ہیں۔

۳۱۲۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ مَوْلَى ابْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ انْتَدَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ يَّخْرُجُ فِیْ سَبِيْلِهٖ لَا

۳۱۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جہاد کرنے کے لئے نکلتا ہے اور اس کے نکلنے کی وجہ ایمان اور جہاد کے علاوہ کچھ نہیں ہوتی۔ اللہ عزوجل اس کی نگرانی اور حفاظت فرماتے ہیں

يُخْرِجُهُ اِلاَّ الْاِيْمَانُ بِیْ وَالْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِیْ اَنَّهُ ضَامِنٌ حَتّٰى اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِاَيِّهِمَا كَانَ اِمَّا بِقَتْلٍ اَوْ وَفَاةٍ اَوْ اَرُدَّهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْهُ نَالَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ.

اور اس کو جنت میں داخل کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں چاہے وہ قتل کر دیا جائے یا اس کی موت آ جائے یا پھر اس کو اس کے ٹھکانہ کی جانب مال غنیمت اور ثواب اور اَجر کے ساتھ واپس فرما دیتے ہیں۔

۳۱۲۹: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَوَكَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِيْلِهِ بِاَنْ يَّتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يُرْجِعَهُ سَالِمًا بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ.

۳۱۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے راستہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مثال اس آدمی جیسی ہے جو کہ تمام دن روزہ رکھے اور عبادت میں مشغول رہے اور اللہ عزوجل خوب واقف ہیں کہ کون شخص راہ خدا میں جہاد کرتا ہے نیز اللہ عزوجل جہاد کرنے والے شخص کو اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ اگر وہ شخص مر جائے تو اس کو جنت میں داخل کر دیں گے اور اگر اس کو سلامتی کے ساتھ واپس لوٹائیں گے تو غنیمت کا مال اور اَجر و ثواب عطا فرما کر واپس فرمائیں گے۔

۱۵۷۸: باب ثَوَابِ السَّرِيَّةِ الَّتِیْ تُخْفِقُ

باب: ان مجاہدین کے متعلق جنہیں مال غنیمت نہ مل سکے

۳۱۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَذَكَرَ آخَرَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْهَانِئٍ الْخَوْلَانِیُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَامِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُصِيْبُوْنَ غَنِيْمَةً اِلاَّ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَیْ اَجْرِهِمْ مِّنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقٰى لَهُمُ الثُّلُثُ فَاِنْ لَّمْ يُصِيْبُوْا غَنِيْمَةً تَمَّ لَهُمْ اَجْرُهُمْ.

۳۱۳۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجاہد شخص جہاد میں مشغول رہتا ہے اور مال غنیمت لیتا ہے ان کو آخرت میں ملنے والے اَجر و ثواب میں سے دو تہائی ثواب دنیا میں ہی مل جاتا ہے اور ایک تہائی حصہ آخرت کے لئے باقی رہ جاتا ہے جن مجاہدین کو مال غنیمت نہیں ملتا اور ان کو تمام کا تمام ثواب آخرت میں ملے گا۔

۳۱۳۱: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِيْمَا يَحْكِيْهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ خَرَجَ مُجَاهِدًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِیْ ضَمِنْتُ لَهُ

۳۱۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی نقل فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے بندوں میں سے جو بندہ میری رضامندی کے لئے جہاد میں شریک ہوتا ہے میں اس کو اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ اگر اس کو واپس کرتا ہوں تو اَجر و ثواب اور مال غنیمت دے کر واپس

اَنْ اُرْجِعَهٗ اِنْ اَرْجَعْتُهٗ بِمَا اَصَابَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ وَاِنْ قَبَضْتُهٗ غَفَرْتُ لَهٗ وَرَحِمْتُهٗ.

کرتا ہوں اور اگر دیتا ہوں تو اس کی بخشش کرتا اور اس پر رحم کرتا ہوں۔

۱۵۷۹: باب مَثَلِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: جہاد کرنے والوں کی مثال کا بیان

۳۱۳۲: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِهٖ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْخَاشِعِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ.

۳۱۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہ خدا میں جہاد کرتا ہے اور اللہ عزوجل کو اچھی طرح علم ہے اس کے راستہ میں کون شخص جہاد کرتا ہے تو اس شخص کی ایسی مثال ہے کہ جیسے کہ کوئی روزہ دار شخص حالت قیام اور رکوع اور سجدہ کی حالت میں ہو۔

۱۵۸۰: باب مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: کونسا عمل جہاد کے برابر ہے؟

۳۱۳۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْحُصَيْنٍ اَنَّ ذَكْوَانَ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَّعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا اَجِدُهٗ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ تَدْخُلُ مَسْجِدًا فَتَقُوْمُ لَا تَفْتُرُ وَ تَصُوْمُ لَا تُفْطِرُ قَالَ مَنْ يَّسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ.

۳۱۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھ کو کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیں جو کہ جہاد کے برابر ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو ایسا کوئی عمل معلوم نہیں۔ پھر اس شخص سے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ جس وقت مجاہد اپنے مکان سے باہر ہو اور تم مسجد میں داخل ہو پھر تم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو اور تم ہمیشہ کھڑے رہو اور تم کبھی نہ تھکو اور تم روزہ رکھو اور نہ تم روزہ چھوڑو؟ یہ سن کر اس شخص نے عرض کیا: بھلا کون شخص یہ کام کر سکتا ہے؟

۳۱۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَاَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْعَمَلِ خَيْرٌ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

۳۱۳۴: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کونسا کام بہتر ہے یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل پر ایمان لانا۔ پھر عرض کیا: کونسا عمل یا رسول اللہ! سب سے زیادہ بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہ خدا میں جہاد کرنا۔

۳۱۳۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ۔

۳۱۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے خدمت نبوی میں عرض کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کونسا عمل سب سے زیادہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل پر ایمان لانا۔ اس شخص نے پھر عرض کیا کہ پھر کونسا عمل سب سے زیادہ بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد کرنا راہ خدا میں پھر اس نے عرض کیا کونسا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج مبرور جو کہ بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں حج مقبول کی فضیلت کے بارے میں مذکور ہے اور حج مقبول کی پہچان یہ ہے کہ جس کے انجام دینے کے بعد انسان کا دل دنیا سے بے زار ہو اور جس حج کے بعد انسان کا دل آخرت کی طرف لگ جائے اور فکر آخرت لاحق ہو جائے۔

۱۵۸۱: باب دَرَجَةُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: مجاہد کے (بلند) درجے کا بیان

۳۱۳۶: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَ اَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْهَانِئٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ﹰالْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَبَا سَعِیْدٍ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْسَعِیْدٍ قَالَ اَعِدْهَا عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاُخْرٰی یُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ مَابَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔

۳۱۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوسعید! جو شخص اللہ عزوجل کے پروردگار ہونے پر رضا مند ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے پر رضا مند ہو گیا اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا تو ایسا شخص جنت کا مستحق ہو گیا۔ راوی نے کہا کہ یہ کلمات حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو اچھے معلوم ہوئے پھر انہوں نے عرض کیا کہ پھر فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہی کلمات ارشاد فرمائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسری عبادت ہے جس کی وجہ سے بندہ کے ایک سو درجات ہیں جس قدر آسمان اور زمین کے درمیان فرق ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! وہ کونسی عبادت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہ خدا میں جہاد کرنا' راہ خدا میں جہاد کرنا۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں اللہ عزوجل کے پروردگار ہونے پر رضامند ہونے کی ترغیب اور فضیلت ارشاد فرمائی گئی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ انسان جس حال میں رہے اس کی رضا میں راضی رہے چاہے اس انسان کی مرضی کے خلاف کام ہوں یا مرضی کے مطابق۔ اس کو ذاتِ باری پر قناعت اور توکل ضروری ہے اور انسان صرف جائز تدبیر اختیار کرنے کا مکلّف اور ذمہ دار ہے اور اسلام کے لئے رضا مند ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ اور راستہ نہ اپنائے

اور زندگی کے ہر شعبہ میں اسلام کے طریقہ رائج اور نافذ کرے۔ واضح رہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت پر وہی شخص رضا مند ہوگا جو کہ حکم خداوندی کو تمام امور پر مقدم رکھے۔

۳۱۳۷: اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَمَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّغْفِرَلَهٗ هَاجَرًا وَمَاتَ فِيْ مَوْلِدِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا نُخْبِرُبِهَا النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا بِهَا فَقَالَ اِنَّ لِلْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَلَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَلَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا بَعْدِيْ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ.

۳۱۳۷: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے نماز پڑھی اور زکوٰۃ ادا کی اور اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دیا اور اس شخص کی وفات ہو جائے تو اللہ عزوجل اس شخص کی مغفرت فرما دے گا چاہے اس نے ہجرت کی ہو یا اس شخص کی موت اسی جگہ آ گئی ہو کہ جہاں پر وہ شخص پیدا ہوا تھا۔ صحابہؓ نے یہ بات سن کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اس خوشخبری سے ہم لوگ لوگوں کو راضی اور خوش کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا: جنت کے سو درجات ہیں اور ہر ایک درجہ میں اس قدر فرق ہے کہ جس قدر آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے اور یہ درجات اس شخص کے لئے تیار کیے گئے ہیں جو کہ جہاد میں مشغول رہتے ہیں اور اگر میں اہل اسلام پر مشکل اور دشوار نہ خیال کرتا اور مجھ کو اس بات کی دشواری نہ ہوتی اور میں وہ چیز نہ پاتا کہ جس پر ان کو سوار کروں اور میرے ساتھ نہ رہنے سے اور ساتھ چھوٹ جانے سے ان لوگوں کو ناخوشی بھی ہوتی تو میں کسی دوسرے معمولی سے لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا اور میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں قتل کیا جاؤں اور پھر میں زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔

۱۵۸۲: باب مَا لِمَنْ اَسْلَمَ وَ هَاجَرَ وَ جَاهَدَ

باب: جو کوئی اسلام قبول کرے اور جہاد کرے ایسے شخص کا ثواب

۳۱۳۸: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْهَانِئٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا زَعِيْمٌ وَالزَّعِيْمُ الْحَمِيْلُ لِمَنْ اٰمَنَ بِیْ وَاَسْلَمَ وَ هَاجَرَ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَ بِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ وَاَنَا زَعِيْمٌ لِمَنْ اٰمَنَ بِیْ وَاَسْلَمَ وَ

۳۱۳۸: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ میں ذمہ دار ہوں جو کوئی میرے اوپر ایمان لائے اور میری فرمانبرداری کرے اور ہجرت کرے تو اس شخص کو جنت میں ایک مکان ملے گا اور ایک مکان جنت کے باہر ملے گا اور میں ذمہ دار ہوں اور جو کوئی شخص میرے اوپر ایمان لائے اور فرمانبرداری کرے اور راہ خدا میں جہاد کرے تو اس شخص کو جنت میں ایک مکان ملے گا جنت کے باہر اور ایک مکان جنت کے اندر درمیان میں اور ایک

جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَ بِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِيْ اَعْلٰى غُرَفِ الْجَنَّةِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَمْ يَدَعْ لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا وَلَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا يَمُوْتُ حَيْثُ شَاءَ اَنْ يَمُوْتَ.

مکان جنت کے اوپر کے درجات سے اوپر کے درجات میں ملے گا اور جس شخص نے یہ کام انجام دیئے (مراد ایمان اختیار کرنا' ہجرت کرنا اور جہاد کرنا ہے) تو اس شخص نے نیکی کی کوئی بات نہ چھوڑی اور وہ شخص بالکل برائی سے دور رہا (مراد یہ ہے کہ اس شخص کے لئے یہ کافی ہے)۔

۳۱۳۹: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعُقَيْلٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُقَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ اَبِيْ فَاكِهٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ اٰدَمَ بِاَطْرُقِهِ فَقَعَدَ لَهٗ بِطَرِيْقِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ تُسْلِمُ وَتَذَرُ دِيْنَكَ وَدِيْنَ اٰبَائِكَ وَاٰبَاءِ اَبِيْكَ فَعَصَاهُ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَعَدَ لَهٗ بِطَرِيْقِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ تُهَاجِرُ وَتَدَعُ اَرْضَكَ وَسَمَاءَكَ وَاِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي الطِّوَلِ فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ ثُمَّ قَعَدَ لَهٗ بِطَرِيْقِ الْجِهَادِ فَقَالَ تُجَاهِدُ فَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ وَيُقْسَمُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَاِنْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهٗ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ.

۳۱۳۹: حضرت سبرہ بن فاکہہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان' انسان کے راستوں پر بیٹھتا ہے پھر اس کو روکتا ہے (سیدھے) راستہ سے اور اسلام کے راستہ سے روکتا ہے اور کہتا ہے کہ اس سے کہ تو مسلمان ہوتا ہے اور تو اپنے دین کو چھوڑتا ہے اور اپنے والد' اور باپ دادا کے مذہب کو چھوڑتا ہے پھر انسان اس کی بات نہیں سنتا اور اسلام قبول کرتا ہے اور (شیطان) انسان کو ہجرت کے راستہ سے روکتا ہے تو ہجرت کرتا ہے اور چھوڑتا ہے اپنے زمین اور آسمان کو اور کہتا ہے کہ ہجرت کرنے والے کی مثال ایسی ہے کہ جیسے گھوڑا اپنے طویلہ (گھوڑا باندھنے کی جگہ) میں پھر انسان اس بات کی انکار کرتا ہے اور انسان ہجرت کرتا ہے پھر شیطان اس کو جہاد سے روکتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ تو جہاد کرتا ہے وہ ایک آفت ہے جان اور مال کے لئے تو جھگڑا کرے گا اور قتل کیا جائے گا پھر لوگ تمہاری بیوی کا نکاح (دوسری جگہ) کر دیں گے اور تمہارا مال و دولت تقسیم کر لیں گے پھر انسان اس بات کو نہیں سنتا اور جہاد میں مشغول ہو جاتا ہے اور اس کے بعد ارشاد فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے یہ کام انجام دیئے اللہ عزوجل کے ذمہ اس کا حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل کر دے اور اگر وہ شخص قتل کر دیا جائے یا اگر اس کو گرا دے یا وہ غرق ہو کر مر جائے اور فوت ہو جائے تو جب بھی اللہ عزوجل پر حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل فرما دے۔

۱۵۸۳: باب فَضْلِ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: جو شخص اللہ کی راہ میں ایک جوڑا دے

۳۱۴۰: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

۳۱۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَاللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَانَبِيَّ اللّٰهِ مَا عَلَى الَّذِيْ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا مِنْ ضُرُوْرَةٍ هَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.

ارشادفرمایا: جو شخص راہ خداوندی میں جوڑا دے گا (یعنی دو چیز کا جوڑا جیسے کہ دو کپڑے یا دو جوتے دو گھوڑے وغیرہ وغیرہ) تو وہ شخص جنت میں اس طریقہ سے پکارا جائے گا کہ اے بندہ خدا یہ بہتر چیز ہے تو جو شخص غازی ہوگا (یعنی میدانِ جہاد سے کامیاب ہو کر گھر واپس ہوگا) تو اس کو نماز کے دروازہ سے پکارا جائے گا اور جو شخص مجاہد ہوگا تو اس کو جہاد کے دروازہ سے آواز دیں گے اور جو شخص خیرات وصدقہ نکالنے والا ہوگا تو اس کو خیرات کے دروازہ سے آواز دیں گے اور جو شخص روزہ دار ہوگا تو اس کو ''باب ریان'' سے آواز دیں گے (یہ سن کر) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اُس پر کسی قسم کا کوئی الزام ہے کہ جو شخص تمام کے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا (یعنی جب ایک سے پکارا گیا تو اب دوسرے سے پکارے جانے کی کیا ضرورت ہے؟) اور کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جو کہ تمام کے تمام دروازوں سے پکارا جائے؟ آپ نے فرمایا: تم ایسے ہی (خوش نصیب) ہو گے۔

۱۵۸۴: باب مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا

باب: اس مجاہد کا بیان جو کہ نام الٰہی بلند کرنے کے لئے جہاد کرے

۳۱۴۱: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ اَخْبَرَهُمْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَ يُقَاتِلُ لِيَغْنَمَ وَ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

۳۱۴۱: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گاؤں کا باشندہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: لوگ اس وجہ سے جہاد کرتے ہیں تا کہ ان کا تذکرہ اور ذکر ہوتا ہے اور بعض لوگ اس وجہ سے جہاد کرتے ہیں ان کو مال دولت ہاتھ آئے اور کچھ لوگ اس وجہ سے جہاد کرتے ہیں کہ اپنا درجہ اونچا ظاہر کریں پھر کون شخص ہے جو کہ راہ خدا میں جہاد کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس بات کے لئے جہاد کرے کہ اللہ عزوجل کا نام بلند ہو تو وہ شخص راہ خدا کا مجاہد ہے اور خدا کے لئے جہاد اسی کو کہتے ہیں۔

تشریح ☆ مجاہد کی جہاد محض اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ہوتا ہے اور اس مقصد کو سامنے رکھ کر وہ میدانِ عمل میں آتا ہے۔ اس کا مقصد مجاہد، شہید، غازی کہلوانا نہیں ہوتا بلکہ دین الٰہی کی سربلندی ہوتا ہے۔ اسی پر اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور آخرت میں بہت بڑا اجر ہے۔ (جامی)

١٥٨٥: باب مَنْ قَاتَلَ لِيُقَالَ فَلَانٌ جَرِئٌ

باب: اس شخص کا بیان جو کہ بہادر کہلانے کے لئے جہاد کرے

٣١٤٢: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ اَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنِىْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوَّلُ النَّاسِ يُقْضٰى لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ اِسْتُشْهِدَ فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُّ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِيُقَالَ فُلَانٌ جَرِىْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِىَ فِى النَّارِ وَ رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَبِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِىَ فِى النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا فَقَالَ مَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَمْ اَفْهَمْ تُحِبُّ كَمَا اَرَدْتُ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنْ لِّيُقَالَ اِنَّهٗ

٣١٤٢: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ تین اشخاص ایسے ہیں کہ جن پر سب سے پہلے قیامت کے دن حکم ہو گا: (ا) شہید شخص بارگاہ خداوندی میں پیش ہوگا پھر اللہ عزوجل اس کو اپنی نعمتیں شمار کرائے گا پھر شہید اُن نعمتوں کو پہچانے گا یعنی تمام نعمت کا اقرار کرے گا پھر اللہ عزوجل فرمائے گا کہ تم نے کونسا عمل کیا ہے یعنی ان انعامات کے شکر میں؟ کہے گا کہ میں نے تیرے راستہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید ہو گیا اس پر حکم ہوگا کہ تو جھوٹا ہے بلکہ تو نے اس وجہ سے جہاد کیا تھا کہ تو لوگوں میں بہادر مشہور ہو جائے اور مخلوق کہے گی کہ فلاں شخص بڑا بہادر اور جرأت مند تھا اور یہ بہادری اور جرأت دنیا میں مشہور ہوگی پھر اس کیلئے حکم ہوگا یعنی دوزخ کو لے جانے کا۔ پھر گھسیٹیں گے اس کو فرشتے منہ کے بل گھسیٹیں گے اور اس کو دوزخ میں ڈال دیں گے پھر وہ شخص پیش ہوگا کہ جس نے علم (دین) سیکھا ہوگا اور دوسروں کو سکھلایا ہوگا اور قرآن کی تلاوت کی ہوگی اور اللہ اس کو اپنی نعمتیں شمار کرائے گا پھر یہ شخص اقرار کرے گا ان تمام نعمتوں کا پھر سوال ہوگا کہ ان نعمتوں کے بدلے کیا اعمال انجام دیئے تو یہ شخص جواب دے گا کہ تیرے لیے میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن کریم تیری رضامندی کیلئے سکھلایا اس پر حکم سنایا جائے گا کہ یہ شخص جھوٹا ہے بلکہ تو نے اس لیے علم سیکھا تا کہ تو دنیا میں عالم میں مشہور ہو جائے اور تو نے قرآن اس وجہ سے پڑھا تا کہ تجھ کو لوگ قاری کہیں اور تو اس نام سے شہرت حاصل کر چکا پھر حکم ہوگا اس شخص کیلئے اور اس کو (فرشتے) چہرہ کے بل کھینچ لیں گے آخر کار وہ شخص دوزخ کی آگ میں جا گرے گا پھر وہ شخص حاضر ہوگا کہ جس کو گنجائش دی گئی تھی اللہ کی طرف سے اور اس شخص کے یہاں ہر قسم کا مال دولت تھا اس کو پھر اللہ تمام نعمتیں شمار کرا دے گا اور وہ شخص ان تمام نعمت کا اقرار کرے گا پھر حکم ہوگا اس کو کہ تو نے کیا عمل

جَوَادٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ فَاُلْقِیَ فِی النَّارِ.

اختیار کیا ان چیزوں کے بدلہ؟ تو وہ شخص عرض کرے گا کہ میں نے مال دولت خرچ کیا ہر جگہ کہ جہاں تیری رضامندی تھی اور مجھ سے کوئی راستہ نہیں چھوٹا کہ جس میں تو نے خرچ کرنا فرمایا تھا اس پر حکم ہوگا کہ تو جھوٹ بولتا ہے بلکہ تو سخی کہلانے کی وجہ سے خرچ کرتا تھا اور تو سخی مشہور ہوگیا پھر حکم ہوگا اس شخص کیلئے اور اس شخص کو منہ کے بل کھینچ لیا جائیگا۔

۱۵۸۶: باب مَنْ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَمْ یَنْوِ مِنْ غَزَاتِهٖ اِلَّا عِقَالًا

باب: جس شخص نے راہ خدا میں جہاد تو کیا لیکن اُس نے صرف ایک رسّی حاصل کرنے کی نیت کی

۳۱۴۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِیَّةَ عَنْ یَحْیَی ابْنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَمْ یَنْوِ اِلَّا عِقَالًا فَلَهٗ مَا نَوٰی.

۳۱۴۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہ خدا میں جہاد کرے اور نیت نہ رکھے مگر رسّی حاصل کرنے کی بس اس کو وہی چیز مل جائے گی جو کہ اس کی نیت ہے (مراد یہ ہے کہ ایسے شخص کو جہاد کا کسی قسم کا کوئی اجر و ثواب نہیں ملے گا کیونکہ اس کی نیت میں کسی قسم کا کوئی اخلاص نہ تھا۔)

دنیا کیلئے جہاد:

مذکورہ بالا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر جہاد کسی معمولی سے معمولی شے کے حاصل کرنے کے لئے کیا جائے اور ثواب حاصل مقصد نہ ہو بلکہ دنیا حاصل کرنا مقصد ہو تو اس کو کوئی ثواب نہ ملے گا۔

۳۱۴۴: اَخْبَرَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِیَّةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ الْوَلِیْدِ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ غَزَا وَهُوَ لَا یُرِیْدُ اِلَّا عِقَالًا فَلَهٗ مَا نَوٰی.

۳۱۴۴: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس نیت سے جہاد کرے کہ اس کو عقال (یعنی اونٹ کے پاؤں باندھنے کی رسّی حاصل ہو جائے) تو اس کو وہ ہی چیز ملے گی کہ جس کا اس نے ارادہ کیا۔

۱۵۸۷: باب مَنْ غَزَا یَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالذِّکْرَ

باب: اُس غزوہ کرنے والے شخص کا بیان جو کہ مزدوری اور شہرت حاصل کرنے کی تمنا رکھے

۳۱۴۵: اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ هِلَالٍ الْحِمْصِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْیَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ

۳۱۴۵: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اگر کوئی آدمی جہاد کرے مزدوری

سَلَّامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ شَدَّادٍ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَیْتَ رَجُلًا غَزَا یَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالذِّكْرَ مَالَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا شَیْءَ لَهٗ فَاَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ یَقُوْلُ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا شَیْءَ لَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا كَانَ لَهٗ خَالِصًا وَابْتُغِیَ بِهٖ وَجْهُهٗ.

کے لالچ میں (کہ دولت حاصل ہوگی) اور نام آوری کے لئے جہاد کرے؟ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: اس کو کسی قسم کا ثواب نہ ملے گا۔ پھر اس آدمی نے دریافت کیا اور یہی سوال پوچھا تو اس کو آپؐ نے یہی جواب دیا کہ ایسے شخص کیلئے کوئی اَجر وثواب نہیں ہے۔ آپؐ نے پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل قبول نہیں فرماتا مگر وہ عمل جو کہ خالص اسی کے لئے ہو اور اس کے کرنے سے خالص رضا خداوندی مقصود ہو اور مال دولت اور نام اور شہرت حاصل کرنا مقصود نہ ہو ورنہ اللہ عزوجل کے نزدیک اس شخص کی نیکی بیکار بلکہ باعث عذاب ہوگی۔

۱۵۸۸: باب ثَوَابُ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ

باب: جو شخص راہ خدا میں اونٹنی کے دوبارہ دودھ اُتارنے تک جہاد کرے اس کا اَجر وثواب

۳۱۴۶: اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ یُخَامِرَ اَنَّ مُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَّجُلٍ مُّسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهٖ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ اَوْ قُتِلَ فَلَهٗ اَجْرُ شَهِیْدٍ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا كَالزَّعْفَرَانِ وَرِیْحُهَا كَالْمِسْكِ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَعَلَیْهِ طَابَعُ الشُّهَدَاءِ.

۳۱۴۶: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان اللہ جل جلالہٗ کے راستہ میں اونٹنی کے دوبارہ دودھ اتارنے تک جہاد کرے تو ایسے شخص کے لئے جنت لازم ہوگئی اور جس کسی نے سچے دِل سے دُعا مانگی بارگاہ خداوندی میں اپنے قتل کیے جانے کے لئے پھر وہ شخص مرگیا یا قتل کیا گیا تو اس کو شہید کے برابر اَجر ہے اور جس شخص کو کسی قسم کا کوئی زخم لگ جائے راہ خدا میں یا اس پر کسی قسم کی کوئی آفت یا مصیبت آ جائے تو وہ شخص قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ جیسے کہ وہ ابھی ابھی زخمی ہوا ہے اور اس کا رنگ زعفرانی ہوگا اور اس کے جسم سے خوشبو مہک رہی ہوگی یعنی وہ شخص بدبودار اور خراب رنگ و روپ میں نہ ہوگا اور جس شخص کے جسم میں زخم ہو۔ اللہ عزوجل اُس پر شہداء کی مُہر لگا دے گا۔

۱۵۸۹: باب مَنْ رَّمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: راہ خداوندی میں تیر پھینکنے والوں سے متعلق

۳۱۴۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ كَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ عَنْ صَفْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمُ بْنُ

۳۱۴۷: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہ خداوندی

عَامِرٍ عَنْ شُرَحْبِيْلِ بْنِ السِّمْطِ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ يَا عَمْرُو حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَلَغَ الْعَدُوَّ اَوْلَمْ يَبْلُغْ كَانَ لَهٗ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً كَانَتْ لَهٗ فِدَاءَهٗ مِنَ النَّارِ عُضْوًا بِعُضْوٍ.

میں بوڑھا ہوگا تو اس کے لئے قیامت کے روز' نور ہوگا اور جس کسی نے راہ خداوندی میں تیر مارا دشمن تک وہ تیر گیا اور یا درمیان میں وہ تیر رہ گیا تو گویا اس نے آزاد کیا ایک غلام اور جس نے آزاد کیا ایک غلام ایماندار تو گویا کہ وہ شخص (دوزخ کی) آگ سے آزاد ہوگیا اور اس کے عوض آزاد کرنے والے شخص کا جسم ہر ایک عضو اور جسم کا ہر ایک حصہ (دوزخ سے آزاد ہوگیا)۔

۳۱۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ نُجَيْحٍ السَّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَبَلَّغْتُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَّمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ عِدْلُ مُحَرَّرٍ.

۳۱۴۸: حضرت ابونجیح سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے راہ خدا میں تیر پھینکا تو اس کو جنت میں درجہ حاصل ہوگیا تیر مارنے کے عوض۔ حضرت ابونجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے اس دن راہ خداوندی میں سو تیر چلائے اور جس شخص نے راہ خدا میں تیر چلایا تو یہ تیر چلانا اس کے لئے غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

۳۱۴۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ شُرَحْبِيْلِ بْنِ السِّمْطِ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ يَا كَعْبُ حَدِّثْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهٗ حَدِّثْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ارْمُوْا مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً قَالَ ابْنُ النَّحَّامِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا الدَّرَجَةُ قَالَ اَمَا اِنَّهَا لَيْسَتْ بِعَتَبَةِ اُمِّكَ وَلٰكِنْ مَابَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ

۳۱۴۹: حضرت کعب بن مرہؓ سے روایت ہے کہ ان سے شرجیل بن سمط نے بیان کیا کہ اے کعب! ہمیں حدیث بیان کرو اور تم اسکے بیان کرنے میں کسی قسم کی کمی بیشی سے ڈرو۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبیؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ جو شخص اسلام کی حالت میں راہ خداوندی میں جہاد کر کے بوڑھا ہوا تو اس کا بڑھاپا قیامت کے دن اس کیلئے نور ہوگا۔ شرجیل نے بیان کیا کہ ہم کو رسول کریمؐ کی حدیث بیان فرمائیں اور خوف الٰہی پیش نظر رکھنا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے سنا آپؐ فرماتے تھے تم تیر مارو۔ جس شخص کا تیر دشمن تک پہنچ جائے گا تو اس شخص کیلئے اللہ عزوجل ایک درجہ اونچا فرما دے گا یہ بات سن کر ابن نحام نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! وہ درجہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ درجہ تمہاری والدہ کی چوکھٹ نہیں ہے (یعنی اس قدر تھوڑا اونچا) بلکہ دو درجات کے درمیان میں اس قدر فاصلہ ہے کہ جس قدر فاصلہ انسان

مِائَةُ عَامٍ.

ایک سو سال میں طے کرتا ہے۔

۳۱۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا یَعْنِی ابْنَ زَیْدٍ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الشَّامِیَّ یُحَدِّثُ عَنْ شُرَحْبِیْلِ بْنِ السِّمْطِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قُلْتُ یَا عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ حَدِّثْنَا حَدِیْثًا سَمِعْتَهٗ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ فِیْهِ نِسْیَانٌ وَلَا تَنَقُّصٌ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ رَّمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَلَغَ الْعَدُوَّ اَخْطَاَ اَوْ اَصَابَ کَانَ لَهٗ کَعِدْلِ رَقَبَةٍ وَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّسْلِمَةً کَانَ فِدَاءُ کُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَیْبَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کَانَتْ لَهٗ نُوْرًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ.

۳۱۵۰: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے راہ خداوندی میں تیر کا نشانہ لگایا یعنی تیر مارا تو چاہے وہ تیر دشمن کے لگ گیا ہو یا نشانہ غلطی سے گر گیا ہو تو اس شخص کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جس شخص نے ایک غلام مسلمان آزاد کیا تو اس غلام آزاد کرنے والے شخص کا جسم کا ہر ایک عضو دوزخ کی آگ سے آزاد ہو گیا اور جس شخص کے بال راہِ الٰہی میں سفید پڑ گئے تو اس کے لئے (قیامت کے دن) نور ہو گا۔

۳۱۵۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ الْوَلِیْدِ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ الْاَسْوَدِ عَنْ خَالِدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یُدْخِلُ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ اِلْجَنَّةَ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ صَانِعَهٗ یَحْتَسِبُ فِیْ صُنْعِهِ الْخَیْرَ وَالرَّامِیَ بِهٖ وَمُنَبِّلَهٗ.

۳۱۵۱: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل عزت اور بزرگی والا تین آدمیوں کو جنتی بنا دے گا ایک تیر کی وجہ سے۔ ایک تیر نیک نیتی سے بنانے والا دوسرے تیر چلانے والا اور تیسرے تیر پھینکنے والا۔

۱۵۹۰: باب مَنْ کُلِمَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں زخمی ہونے سے متعلق

۳۱۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا یُکْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِهٖ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَجُرْحُهٗ یَثْعَبُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالرِّیْحُ رِیْحُ الْمِسْكِ.

۳۱۵۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہ خداوندی میں زخمی ہوتا ہے اور اللہ عزوجل کو اچھی طرح سے علم ہے کہ راہ خدا میں کون زخمی ہوتا ہے تو وہ شخص قیامت کے دن حاضر ہو گا اور اس کے زخم سے خون ٹپک رہا ہو گا کہ جس کا رنگ بظاہر خون جیسا ہو گا لیکن اس کی خوشبو مشک جیسی ہو گی۔

۳۱۵۳: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ

۳۱۵۳: حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمِّلُوْهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ كَلْمٌ يُكْلَمُ فِي اللّٰهِ إِلَّا آتٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُرْحُهُ يَدْمٰى لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيْحُهُ رِيْحُ الْمِسْكِ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (شہداء کرام کو) ڈھانپ دو خون لگا ہوا کیونکہ جس شخص کو راہ خدا میں زخم لگا ہوگا تو وہ شخص بارگاہِ خداوندی میں پیش ہوگا اور اس کے زخم سے خون جاری ہوگا اس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

تشریح ☆ یہ ایک عجیب معاملہ ہے کہ اللہ کی راہ میں زخمی شخص کا زخم جس قدر بھی گہرا ہو وہ اس پر پریشان نہیں ہوتا کہ کیا بنے گا بلکہ اللہ تعالیٰ اُس کے دل کو اپنی طرف متوجہ کر دیتے ہیں کہ جس اللہ کی محبت میں چوٹ کھائی یا دشمن نے زخم لگا دیا وہ میرا محافظ ہے اور اب بھی یہ مشاہدہ ہوا کہ زخموں سے چور شخص کے جسم میں ایک عجیب پر لطف خوشبو آتی ہے اور دِلوں کو بھاتی ہے۔ اس سے بھی بعض لوگوں دین الٰہی کیلئے اپنے کو قربان کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ تو ہے دنیا میں ایسا عجیب سلسلہ اور پھر اللہ کے ہاں جب حاضری ہوگی تو بظاہر وہ سرخ نشان زدہ زخم ہوگا لیکن مشک جیسی خوشبو آئے گی اور خون بھی جاری ہوگا' کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی اور ہر مسلمان اس بات کا خواہاں ہوگا کہ میں بھی اللہ کے لئے اس کے راستہ یعنی دین کے لئے کوئی زخم لگواتا اور مشک جیسی خوشبو مجھ سے بھی آتی اور میں بھی یونہی اللہ تعالیٰ کے مقربین میں سے ہوتا۔ (جامی)

۱۵۹۱: باب مَا يَقُوْلُ مَنْ يَّطْعَنُهُ الْعَدُوُّ

باب: جس وقت دشمن زخم لگائے تو کیا کہنا چاہئے؟

۳۱۵۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ وَ وَلَّى النَّاسُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاحِيَةٍ فِي اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَفِيْهِمْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ فَاَدْرَكَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَنْ لِّلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اَنْتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَنْتَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاِذَا الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ مَنْ لِّلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا قَالَ كَمَا اَنْتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَا فَقَالَ اَنْتَ

۳۱۵۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ احد کے دن جس وقت مسلمانوں کو شکست ہوگئی اور وہ بھاگ گئے تو رسول کریم ایک کونے میں تھے بارہ انصاری حضرات میں اور ان میں طلحہ بن عبداللہ بھی تھے مشرکین نے ان کو گھیر لیا اس خیال سے کہ یہ کچھ ہی لوگ ہیں (ان کو حملہ کر کے ختم کر ڈالو) رسول کریم! نے ان کی جانب دیکھ کر ارشاد فرمایا اب ہم لوگوں کی جانب سے کون جنگ کرے گا؟ اور ہم کو کون بچائے گا؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم اپنے حال پر رہو یعنی تم ٹھہرے رہو۔ ایک انصاری شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں۔ آپ نے فرمایا: تو۔ پھر تو وہ شخص جنگ کرتا رہا یہاں تک کہ وہ شخص شہید ہو گیا پھر آپ نے لوگوں کی جانب دیکھا اور فرمایا: قوم کی کون شخص حفاظت کرے گا یعنی ان کی جانب سے لڑائی کرے گا؟ طلحہ نے عرض کیا کہ میں یا رسول اللہ! اس پر آپ نے فرمایا: تم اپنی حالت پر رہو۔ ایک انصاری شخص نے کہا: میں' یا رسول

فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ ثُمَّ لَمْ یَزَلْ یَقُوْلُ ذٰلِكَ وَ یَخْرُجُ اِلَیْهِمْ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَیُقَاتِلُ قِتَالَ مَنْ قَبْلَهٗ حَتّٰی یُقْتَلَ حَتّٰی بَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَیْدِاللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِّلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا فَقَاتَلَ طَلْحَةُ قِتَالَ الْاَحَدَ عَشَرَ حَتّٰی ضُرِبَتْ یَدُهٗ فَقُطِعَتْ اَصَابِعُهٗ فَقَالَ حَسِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ لَرَفَعَتْكَ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ الْمُشْرِكِیْنَ.

اللہ! آپؐ نے فرمایا: پھر اس نے جنگ کی یہاں تک کہ وہ شخص شہید ہو گیا پھر برابر اسی طریقہ سے فرماتے رہے اور ایک ایک انصاری شخص لڑائی کرنے کے لئے نکلتا گیا اور شہید ہوتا رہا یہاں تک کہ فقط رسول کریمؐ اور طلحہؓ رہ گئے اس وقت آپؐ نے فرمایا کہ اب کون شخص لڑائی کرے گا؟ طلحہؓ نے فرمایا کہ میں۔ پھر طلحہؓ نے بھی لڑائی کی پہلے گیارہ لوگوں کی طرح۔ یہاں تک کہ ان کے ہاتھ پر ایک زبردست زخم لگا اور ان کی انگلیاں کٹ گئیں۔ انہوں نے کہا حس (یہ جملہ درد اور تکلیف کے وقت بولا جاتا ہے) نبیؐ نے فرمایا اگر تم بسم اللہ کہتے (جب تم کو زخم لگا تھا) تو تم کو فرشتے اٹھاتے اور تم کو لوگ دیکھتے رہتے۔ پھر اللہ نے مشرکین کا رخ موڑ دیا۔

۱۵۹۲: باب مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَارْتَدَّ عَلَیْهِ سَیْفُهٗ فَقَتَلَهٗ

باب: جس کسی کو اُسکی (اپنی) تلوار پلٹ کر لگ جائے اور وہ شہید ہو جائے؟

۳۱۵۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَعَبْدُاللّٰهِ ابْنَا كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ یَوْمُ خَیْبَرَ قَاتَلَ اَخِیْ قِتَالًا شَدِیْدًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَلَیْهِ سَیْفُهٗ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَ شَكُّوْا فِیْهِ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهٖ قَالَ سَلَمَةُ فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِّنْ خَیْبَرَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَرْتَجِزَبِكَ فَاَذِنَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَعْلَمُ مَا تَقُوْلُ فَقُلْتُ:

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَااهْتَدَیْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا

۳۱۵۵: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر میں میرے بھائی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہ کر بہت جنگ کی پھر (اتفاق سے) اس کی تلوار پلٹ کر اس کے ہی لگ گئی پھر وہ اسی تلوار سے مرگیا اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کا بہت تذکرہ فرمایا اور اس کی وفات سے متعلق شک ہوگیا اس لیے کہ وہ مرگیا تھا خود اپنے ہی ہتھیار سے۔ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خیبر سے واپس ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو اگر اجازت عطا فرمائیں تو میں رجز پڑھوں (یہ کلمات اہلِ عرب جنگ کے وقت پڑھتے ہیں تاکہ خوب دل کھول کر جنگ کی جا سکے) پھر رسول کریمؐ نے اس کو حکم فرمایا اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اکوع رضی اللہ عنہ! تم سوچ سمجھ کر گفتگو کرو۔ اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر عنایت خداوندی شامل حال نہ ہوتی تو ہم کو راہ ہدایت نصیب نہ ہوتی اور نہ یقین لاتے ہم کسی بات پر اور نہ نماز پڑھتے اس پر رسول کریمؐ نے جواب دیا کہ تم سچ کہہ رہے ہو۔ اکوعؓ نے نقل کیا پھر یا اللہ جل و شانہٗ، ہم کو اطمینان عطا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقْتَ.

فَاَنْزِلَنْ سَكِیْنَةً عَلَیْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا
وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا

فَلَمَّا قَضَیْتُ رَجَزِیَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ ھٰذَا قُلْتُ اَخِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْحَمُہُ اللّٰہُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ اِنَّ نَاسًا لَیَھَابُوْنَ الصَّلَاۃَ عَلَیْہِ یَقُوْلُوْنَ رَجُلٌ مَّاتَ بِسِلَاحِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاتَ جَاھِدًا مُّجَاھِدًا قَالَ ابْنُ شِھَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ اَبِیْہِ مِثْلَ ذٰلِكَ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ حِیْنَ قُلْتُ اِنَّ نَاسًا لَیَھَابُوْنَ الصَّلَاۃَ عَلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَذَبُوْا مَاتَ جَاھِدًا مُّجَاھِدًا فَلَہٗ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ وَاَشَارَ بِاُصْبُعَیْہِ.

فرمادے اور دشمن کے مقابلہ میں ہمارے پاؤں قائم رکھے (یعنی ثابت قدمی عطا فرما) اور مشرکین بدل گئے پھر حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ جس وقت میں اپنا رجز مکمل کر چکا تو اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کس نے اس طریقہ سے کیا؟ یعنی مذکورہ بالا رجز کس کی ایجاد ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے بھائی کی' اللہ رحم فرمائے اس پر پھر عرض کیا کہ میں نے یارسول اللہ! خدا کی قسم لوگ خوف کرتے تھے اس پر نماز پڑھنے سے اور کہتے تھے یہ آدمی اپنے ہی ہتھیار سے قتل ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: وہ سعی میں قتل ہوا ہے اور درحقیقت وہ شخص مجاہد ہوا۔ ابن شہاب نے کہا کہ میں نے دریافت کیا کہ سلمہ بن اکوعؓ کی حدیث میں کہ میں نے دریافت کیا سلمہ بن اکوعؓ کے لڑکے سے اس نے اپنے والد سے اسی طریقہ سے حدیث بیان فرمائی لیکن یہ بات زیادہ کہی کہ جس وقت ابن اکوعؓ نے کہا کہ لوگ اندیشہ کرتے تھے اس کی نماز (بر بناء اندیشہ خودکشی) پڑھنے سے' اسکے جواب میں فرمایا نبیؐ نے کہ وہ لوگ جھوٹے ہیں اور وہ شخص تو جہاد کی کوشش میں قتل ہوا ہے اور وہ شخص مجاہد ہوا اور اس کے دو اَجر ہیں یہ جملہ آپؐ نے اُنگلیوں سے اشارہ کر کے فرمایا۔

تشریح ☆ اپنی ہی تلوار کا پلٹ کر لگنا اور اس سے موت کا واقع ہو جانا کسی بھی طرح سے خودکشی کے زمرے میں نہیں آتا کیونکہ سب جانتے ہیں کہ وہ جہاد کی غرض سے میدانِ کارزار میں اترا اور دشمن پر حملہ آور بھی تھا۔ اس پر شہادت کا متمنی بھی تھا۔ دورانِ حملہ غیر اختیاری طور پر تلوار لگنے سے شہید ہو گیا تو اس کی شہادت کے درجہ میں کچھ بھی کمی واقع نہیں ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شبہ کا کلی طور پر ازالہ کر دیا۔ انگلیوں سے اشارہ اور دوگنا ثواب کے ملنے کی خوشخبری سے تصدیق فرما کر۔ (جامی)

۱۵۹۳: باب تَمَنِّی الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی

باب: راہِ الٰہی میں شہید ہونے کی تمنا کرنے سے متعلق

۳۱۵۶: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی یَعْنِی ابْنَ سَعِیْدٍ الْقَطَّانَ عَنْ یَحْیٰی یَعْنِی ابْنَ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ حَدَّثَنِیْ ذَكْوَانُ اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ

۳۱۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میری امت پر گراں نہ گذرتا تو کسی ادنیٰ لشکر سے بھی پیچھے نہ رہتا لیکن لوگوں کو بار برداری میسر نہیں اور میں وہ چیز نہیں پاتا ہوں جس پر ان سب کو سوار کروں اور لوگوں پر یہ بات

لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلٰكِنْ لَّا يَجِدُوْنَ حَمُوْلَةً وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثَلَاثًا.

گراں ہے کہ میرا ان سے ساتھ چھوٹ جائے اور میں اس بات کی بہت خواہش کرتا ہوں کہ میں راہ خدا میں شہید ہو جاؤں اور میں پھر زندہ کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر شہید کیا جاؤں۔ یہ جملے تین مرتبہ فرمائے۔

۳۱۵۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ بِاَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اَحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ.

۳۱۵۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ایماندار لوگوں کو میرا ساتھ چھوڑنے سے ناگواری نہ ہوتی اور یہ دشواری بھی نہ ہوتی کہ میں وہ چیز نہیں پاتا ہوں کہ جس پر ان کو سوار کروں تو میں کسی معمولی سے معمولی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا۔ جب وہ لشکر راہ خدا میں جہاد کرے۔ مجھ کو اپنی جان کے مالک کی قسم کہ میری عین تمنا ہے کہ میں راہ خدا میں شہید ہو جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر شہید کیا جاؤں۔

۳۱۵۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِّنَ النَّاسِ مِّنْ نَفْسٍ مُّسْلِمَةٍ يَقْبِضُهَا رَبُّهَا تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْكُمْ وَ اَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا غَيْرُ الشَّهِيْدِ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَاَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ اَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ.

۳۱۵۸: حضرت ابن عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی آدمی کا دل نہ چاہے گا کہ وہ مرنے کے بعد دنیا میں پھر واپس آئے اگرچہ اس کو پوری دنیا دے دی جائے مگر شہید آدمی تمنا کرے گا کہ میں پھر دنیا میں واپس جاؤں اور دوبارہ راہ خداوندی میں شہید ہو جاؤں۔ ابن ابی عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے لیے راہ خدا میں شہید ہونا اس سے زیادہ بہتر ہے کہ مجھ کو دنیا اور سب کچھ دے دیا جائے۔

۱۵۹۴: باب ثَوَابُ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: راہِ خداوندی میں شہید ہونے سے متعلق

۳۱۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَّوْمَ اُحُدٍ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۳۱۵۹: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے غزوہ احد کے دن کہا: یارسول اللہ! ارشاد فرمائیں اگر میں شہید کیا جاؤں راہ الٰہی میں تو میرا ٹھکانہ کس جگہ ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: جنت میں۔ پھر اس شخص

فَاَيْنَ اَنَا قَالَ فِى الْجَنَّةِ فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِىْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ۔

نے ہاتھ میں لی ہوئی کھجوریں (دوسری طرف) ڈال دیں (وہ شخص اس وقت کھجوریں کھا رہا تھا لیکن جنت حاصل کرنے کے شوق میں اس نے کھجوریں ایک طرف ڈال دیں اور وہ) جنگ لڑا اور شہید ہو گیا۔

۱۵۹۵: باب مَنْ قَاتَلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ

باب: اُس شخص کا بیان جو کہ راہ خدا میں جہاد کرے اور اس پر قرض ہو

۳۱۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمُقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلْتُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ اَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّىْ سَيِّئَاتِىْ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ هَا اَنَاذَا قَالَ مَاقُلْتَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ اَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّىْ سَيِّئَاتِىْ قَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّيْنَ سَارَّنِىْ بِهٖ جِبْرِيْلُ آنِفًا۔

۳۱۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور آپؐ منبر پر خطبہ دے رہے تھے اس نے عرض کیا کہ ارشاد فرمائیں اگر میں راہ خدا میں جہاد کروں ثابت قدمی کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے جہاد کروں اور جہاد سے منہ نہ پھیروں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! پھر آپؐ خاموش رہے ایک گھڑی تک پھر آپؐ نے فرمایا کہ وہ سائل کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں حاضر خدمت ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم نے ابھی کیا کہا تھا؟ اس نے عرض کیا کہ اگر میں قتل کیا جاؤں راہ خدا میں ثابت قدم رہ کر اجر و ثواب کیلئے جہاد کروں اور اس سے نہ ہٹ جاؤں دشمن کے مقابلہ سے تو کیا خدا تعالیٰ میری مغفرت فرما دے گا؟ آپؐ نے فرمایا: جی ہاں مگر مقروض کی مغفرت نہیں کی جائے گی (کیونکہ قرض بندہ کا حق ہے) آپؐ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل نے ابھی ابھی مجھ سے خاموشی سے فرمایا ہے (ابن حجرؒ نے فرمایا دوسرے ظلم بھی جو کہ انسان دوسرے بندوں پر کرتا ہے وہ معاف نہ ہونگے اگرچہ شہید ہو جس وقت تک بندہ سے معاف نہ کرائے وہ حقوق معاف نہ ہونگے)

۳۱۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۳۱۶۱: حضرت عبداللہ بن ابوقتادہؓ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبیؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں راہ خدا میں جہاد کروں ثابت قدمی کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے جہاد کروں اور جہاد سے منہ نہ پھیروں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! پھر آپؐ خاموش رہے ایک گھڑی تک پھر آپؐ نے فرمایا کہ وہ سائل

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ اَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّىْ خَطَايَاىَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَنُوْدِىَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ لِىْ جِبْرِيْلُ.

کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں حاضر خدمت ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے ابھی کیا کہا تھا؟ اس نے عرض کیا کہ اگر میں قتل کیا جاؤں راہ خدا میں ثابت قدم رہ کر اجر و ثواب کیلئے جہاد کروں اور اس سے نہ ہٹ جاؤں دشمن کے مقابلہ سے تو کیا خدا تعالیٰ میری مغفرت فرما دے گا؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں مگر مقروض کی مغفرت نہیں کی جائے گی (کیونکہ قرض بندہ کا حق ہے) آپ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل نے ابھی ابھی مجھ سے خاموشی سے فرمایا ہے (ابن حجرؒ نے فرمایا دوسرے ظلم بھی جو کہ انسان دوسرے بندوں پر کرتا ہے وہ معاف نہ ہونگے اگر چہ شہید ہو جس وقت تک بندہ سے معاف نہ کرائے وہ حقوق معاف نہ ہونگے)۔

۳۱۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّىْ خَطَايَاىَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرَ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِىْ ذٰلِكَ.

۳۱۶۲: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ان کے سامنے جہاد کا تذکرہ ہوا کہ جہاد کرنا خدا کے راستہ میں اور ایمان لانا اللہ عزوجل پر تمام کاموں سے زیادہ ہے کہ اس دوران ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ فرمائیں یا رسول اللہ! اگر میں جہاد کروں راہ خدا میں تو کیا اللہ عزوجل میری غلطیاں معاف فرما دے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ اگر وہ ثابت قدم رہے اور اس کی نیت ثواب کی رہے اور دشمن کو پشت نہ دکھلائے لیکن قرض معاف نہیں ہوسکتا کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے اسی طریقہ سے بیان فرمایا۔

۳۱۶۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِىْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ حَتّٰى اُقْتَلَ اَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّىْ خَطَايَاىَ قَالَ فَلَمَّا اَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقُوْلُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْكَ دَيْنٌ.

۳۱۶۳: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ایک روز خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ارشاد فرمائیں یا رسول اللہ! اگر میں یہ تلوار راہ خدا میں ماروں اَجر و ثواب کیلئے اور ثابت قدم رہوں اور چہرہ نہ پھیروں دشمن کے مقابلہ سے تو کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہ کو مجھ سے دور فرما دے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! پس جس وقت وہ شخص رخصت ہوگیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس کو آواز دی اور فرمایا: یہ دیکھ لو! جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تیرا قرضہ معاف نہیں ہوگا۔

۱۵۹۶: باب مَا يَتَمَنّٰى فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: راہِ الٰہی میں جہاد کرنے والا کس چیز کی تمنا کرے گا؟

۳۱۶۴: اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ بْنِ سُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ عُبَادَةَ ابْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِّنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ وَلَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْكُمْ وَلَهَا الدُّنْيَا اِلَّا الْقَتِيْلُ فَاِنَّهُ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى.

۳۱۶۴: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کوئی جان قتل نہیں ہوتی جس کے لیے اللہ عزوجل کے نزدیک بہتری ہو کہ اس کو اچھا معلوم ہو یہ بات کہ وہ دنیا کی طرف واپس آئے ایسی حالت پر کہ اس کو تمام دنیا حاصل ہو جائے (مراد یہ ہے کہ جس شخص کی بخشش ہوگئی تو اس کو تمنا نہیں کہ وہ پھر دنیا میں آئے اگرچہ اس کو سب کچھ مل جائے) لیکن شہید چاہتا اور تمنا کرتا ہے کہ وہ پھر دنیا میں واپس آ جائے اور دوبارہ راہ خدا میں قتل ہو جائے۔

۱۵۹۷: باب مَا يَتَمَنّٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ

باب: جنت میں کس چیز کی تمنا ہوگی؟

۳۱۶۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ خَيْرَ مَنْزِلٍ فَيَقُوْلُ سَلْ وَ تَمَنَّ فَيَقُوْلُ اَسْاَلُكَ اَنْ تَرُدَّنِيْ اِلَى الدُّنْيَا فَاُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ.

۳۱۶۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص جنت والوں میں سے پیش کیا جائے گا پھر اس سے اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: اے اولادِ آدم! تجھ کو کس قسم کا ٹھکانہ ملا تو وہ عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار! مجھ کو عمدہ جگہ نصیب ہوئی پھر اس سے اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا کہ تجھ کو کس قسم کا ٹھکانہ ملا؟ وہ عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار! مجھ کو عمدہ جگہ نصیب ہوئی پھر فرمائے گا ان سے اللہ عزوجل کہ مانگ اور تمنا کر کسی چیز کی تو وہ عرض کرے گا کہ میں مانگتا ہوں لیکن مجھ کو دنیا کی جانب بھیجنا کہ میں تیرے راستہ میں شہید ہو جاؤں اور دس مرتبہ وہ اس تمنا کا اظہار کرے گا۔

۱۵۹۸: باب مَا يَجِدُ الشَّهِيْدُ مِّنَ الْاَلَمِ

باب: اس بات کا بیان کہ شہید کو کس قدر تکلیف ہوتی ہے؟

۳۱۶۶: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهِيْدُ لَا يَجِدُ مَسَّ

۳۱۶۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید کو اسی قدر تکلیف شہادت میں ہوتی ہے جیسے تم میں سے کسی شخص کو چٹکی لینے میں ہوتی ہے (یا چیونٹی یا کھٹمل کے کاٹنے میں ہوتی ہے) پھر اس کے بعد آرام ہی آرام ہے۔

الْقَتْلِ اِلاَّ كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمُ الْقَرْصَةَ يُقْرَصُهَا.

۱۵۹۹: باب مَسْاَلَةُ الشَّهَادَةِ

باب: شہادت کی تمنا کرنا

۳۱۶۷: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ اَنَّ سَهْلَ ابْنَ اَبِىْ اُمَامَةَ بِنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَّاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ.

۳۱۶۷: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی سچے دِل کے ساتھ اللہ عزوجل سے شہادت کی تمنا کرتا ہے اللہ عزوجل اُسے مقامِ شہداء تک پہنچا ہی دیتا ہے اگرچہ اُس کو بستر پر ہی موت آئے۔

۳۱۶۸: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ حُجَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ مَّنْ قُبِضَ فِىْ شَيْءٍ مِّنْهُنَّ فَهُوَ شَهِيْدٌ الْمَقْتُوْلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ وَالْغَرِقُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ وَالْمَطْعُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ وَالنُّفَسَاءُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ.

۳۱۶۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی وفات ان پانچ حالتوں میں ہوتو وہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک شہید ہے: (۱) راہ خدا میں شامل ہوکر وہ قتل ہو جائے (۲) یا غرق ہو جائے (۳) یا دست کے مرض میں وفات پا جائے (۴) یا طاعون کے مرض میں اس کی موت واقع ہو جائے یا (۵) کوئی خاتون حالت نفاس میں فوت ہو جائے ان سب کا درجہ شہادت ہے۔

۳۱۶۹: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا بُحَيْرٌ عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ بِلَالٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ اِلٰى رَبِّنَا فِى الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا انْظُرُوْا اِلٰى جِرَاحِهِمْ فَاِنْ اَشْبَهَ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَاِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ اَشْبَهَتْ

۳۱۶۹: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: (قیامت کے دن) جھگڑا (یعنی اختلاف) ہوگا شہدا اور ان لوگوں کے درمیان (جوکہ اپنے بستر پر) ہمارے پروردگار کے سامنے ان آدمیوں کے لئے جوکہ وبا سے مرگئے ہیں تو شہدا کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں کیونکہ یہ لوگ اس طریقہ سے قتل کیے گئے ہیں کہ جس طریقہ سے ہم لوگ قتل کیے گئے تھے اور بستروں پر مرنے والے یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں اس لیے کہ یہ لوگ ہم لوگوں کی طرح سے بستروں پر مرے ہیں اس پر ہمارے پروردگار کی جانب سے حکم ہو گا کہ ان لوگوں کے زخموں کو دیکھو اگر شہداء سے ملاقات کرتے ہیں تو بلاشبہ شہداء میں سے ہیں اور جس وقت زخموں کو دیکھیں گے تو یہ زخم ان

جِرَاحَهُمْ.

کے شہدا کے مانند ہوں گے۔

۱۶۰۰: باب اِجْتِمَاعُ الْقَاتِلِ وَالْمَقْتُوْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فِي الْجَنَّةِ

۳۱۷۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَعْجَبُ مِنْ رَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى لَيَضْحَكُ مِنْ رَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُ هُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ.

باب: شہید اور اُس آدمی کے متعلق جو کہ قاتل تھا ان دونوں کے متعلق احادیث

۳۱۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عز وجل بزرگی اور عظمت والا اس بات سے حیرت اور تعجب کرتا ہے ان دو شخصوں سے کہ وہ دونوں لڑائی کریں اور ایک دوسرے کو قتل کر دے اور دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے فرمایا: اللہ عز وجل ہنستا ہے ان دو آدمیوں کے معاملہ کی جانب کہ ایک نے دوسرے کو قتل کر ڈالا اور دونوں جنت میں داخل ہو گئے۔

۱۶۰۱: باب تَفْسِيْرِ ذٰلِكَ

۳۱۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَ اَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُقَاتِلُ فَيُسْتَشْهَدُ.

باب: مذکورہ بالا حدیث کی تفسیر

۳۱۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عز وجل ان دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنستا ہے کہ جو آپس میں ایک دوسرے سے لڑائی کریں اور ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا اور دونوں جنت میں داخل ہو گئے اور اس کا بیان اس طریقہ سے ہے کہ ان میں سے ایک آدمی راہ خدا میں لڑائی کرتا تھا اور وہ شخص راہ خدا میں شہید ہو گیا اور قتل کرنے والے شخص نے توبہ کی یعنی اللہ عز وجل نے اس کو اسلام کی دولت سے نوازا اس کے بعد وہ شخص بھی راہ خدا میں لڑائی کر کے شہید ہو گیا اور شہادت کا درجہ حاصل کر گیا۔

۱۶۰۲: باب فَضْلُ الرِّبَاطِ

۳۱۷۲: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ ابْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ شُرَحْبِيْلَ ابْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ رَابَطَ يَوْمًا وَّلَيْلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ لَهُ كَاَجْرِ صِيَامِ شَهْرٍ

باب: پہرا دینے کی فضیلت

۳۱۷۲: حضرت سلمان خیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے راہ الٰہی میں ایک دن اور ایک رات کا پہرہ دیا تو اس شخص کو ایک مہینہ روزہ کا ثواب ملا اور جو شخص پہرہ دینے کی حالت میں مر گیا تو اس کے لئے جاری رہے گا اس قدر اجر و ثواب اور اس کا رزق جاری رہے گا اور وہ شخص فتنہ ڈالنے والے کے فساد سے

وَقِيَامِهِ وَمَنْ مَّاتَ مُرَابِطًا أُجْرِىَ لَهُ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنَ الْاَجْرِ وَأُجْرِىَ عَلَيْهِ الرِّزْقُ وَاٰمِنَ مِنَ الْفَتَّانِ.

بچ گیا۔

۳۱۷۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَّابَطَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً كَانَتْ لَهٗ كَصِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهٖ فَاِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِىْ كَانَ يَعْمَلُ وَاٰمِنَ الْفَتَّانَ وَاُجْرِىَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ.

۳۱۷۳: حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے راہ خدا میں ایک دن اور رات کا پہرہ دیا تو اس کو ایک مہینہ کے روزے' نماز کا ثواب ملے گا اور اس کا کام جاری رہے گا جو وہ انجام دے رہا تھا اور وہ شخص قبر اور حشر کے فتنوں سے محفوظ رہا اور اس کا رزق موقوف نہ ہوگا۔

۳۱۷۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ زَهْرَةَ ابْنِ مَعْبَدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ صَالِحٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِّنَ الْمَنَازِلِ.

۳۱۷۴: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دن کا راہ خدا میں پہرہ دینا ہزار دنوں سے بہتر ہے اور ہزار درجات سے افضل ہے۔

۳۱۷۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ.

۳۱۷۵: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راہ خدا میں ایک دن' ہزار دنوں سے بہتر ہے۔

تشریح ☆ دین الٰہی کی بقاء کے لئے جہاد میں نکلنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کر ہر چھوٹے بڑے عمل پر اَجر وثواب ملتا ہے۔ جب سب مجاہدین سونے لگیں تو ظاہر ہے کہ دشمن تو حملے کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے گا اور مجاہدین کو ختم کرنے کے ارادے سے وہ بڑے سے بڑا حملہ کر کے بہت زیادہ نقصان کر سکتا ہے تو اس حالت میں جو بھی مجاہد پہرہ دیتا ہے تو ایک رات اور دن کا پہرہ دینے پر ہزار دنوں کے برابر کا ثواب ملتا ہے۔ اس وجہ سے کہ سب خطرات کی بابت جانتے بوجھتے اس نے پہرہ دینے والا عمل پسند کیا' کہ اپنی جان کو خطرہ میں ڈالا اور دیگر کی محفوظ کروائی۔ (جامی)

۱۶۰۳: باب فَضْلُ الْجِهَادِ فِى الْبَحْرِ

باب: سمندر میں جہاد کی فضیلت

۳۱۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ

۳۱۷۶: حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول

مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اِلٰى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ وَ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكٌ عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلُ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ شَكَّ اِسْحٰقُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ وَقَالَ الْحٰرِثُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَضَحِكَ فَقُلْتُ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُلُوْكٌ عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْمِثْلُ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ كَمَا قَالَ فِي الْاَوَّلِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِيْ زَمَانِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

کریمؐ (مقام) قباء کی جانب تشریف لے جاتے تو ایک روز آپؐ اُمّ حرام کے یہاں تشریف لائے وہ آپ ﷺ کو کھانا کھلا رہی تھی اور حضرت اُمّ حرام ملحان کی لڑکی تھی جو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ اتفاق سے ایک دن ان کے گھر رسول کریمؐ تشریف لائے تو حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا اور وہ بیٹھ کر آپؐ کے سر مبارک میں (مالش) کرنے لگ گئیں پھر رسول کریمؐ سو گئے۔ پھر آپؐ ہنستے ہوئے اٹھے۔ وہ خاتون یہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ ﷺ کیا چیز دیکھ کر ہنس رہے تھے؟ آپؐ نے فرمایا مجھ کو اللہ عزوجل نے میری امت کے لوگ جہاد کرتے ہوئے دکھلائے گئے اور وہ لوگ اس دریا کی بلندی پر چڑھتے ہیں یا آپؐ نے اس طریقہ سے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ بادشاہوں کی طرح سے تختوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ راوی کو اس میں شک ہو گیا یعنی آپؐ نے لفظ ''مثل'' فرمایا تھا۔ یا اس کے بغیر فرمایا تھا۔ ملحان کی لڑکی نقل کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ اللہ عزوجل سے دُعا مانگیں کہ اللہ عزوجل مجھ کو بھی ان میں سے بنا دے (یعنی ان خوش نصیب لوگوں میں شامل کر دے) آپؐ نے اس کے لئے دعا فرمائی پھر سو گئے اور حارث کی روایت میں ہے کہ پھر آپ ﷺ سو گئے۔ پھر آپؐ نیند سے بیدار ہوئے آپؐ ہنس پڑے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپؐ کس بات پر ہنس رہے ہیں آپؐ نے پھر وہی جواب ارشاد فرمایا میں نے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے لیے دعا فرمائیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ تم پہلے لوگوں میں سے ہو چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمندر میں سوار ہوئیں اور سمندر سے نکلتے وقت سواری سے گر کر وفات پا گئیں۔

۳۱۷۷: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ

۳۱۷۷: حضرت اُمّ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہمارے مکان پر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے قیلولہ فرمایا۔ پھر آپؐ ہنستے ہوئے اٹھے تو میں نے آپؐ سے اس کی وجہ دریافت کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والدین آپؐ پر قربان

تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ مَا اَضْحَكَكَ قَالَ رَاَيْتُ قَوْمًا مِّنْ اُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ هٰذَا الْبَحْرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ فَاِنَّكِ مِنْهُمْ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ يَعْنِيْ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ قُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ وَ رَكِبَتْ مَعَهٗ فَلَمَّا خَرَجَتْ قُدِّمَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا.

ہوں آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ فرمایا: میری امت کے چند لوگ اس سمندر میں اس طرح سوار ہوئے جس طریقہ سے کہ بادشاہ تخت پر۔ میں نے عرض کیا آپ اللہ عزوجل سے دعا فرمائیں کہ مجھ کو بھی ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا تم ان ہی میں سے ہو۔ پھر آپ دوسری مرتبہ سو گئے اور اس طریقہ سے ہنستے ہوئے بیدار ہوئے میں نے اس مرتبہ دریافت کیا تو آپ نے وہ ہی جواب دیا جو کہ پہلے جواب دیا تھا۔ چنانچہ میں نے عرض کیا دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل مجھ کو بھی ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم ان میں سے اولین میں سے ہو۔ راوی نقل فرماتے ہیں کہ پھر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح فرمایا اور وہ سمندر میں سوار ہو گئے تو وہ ان کے ساتھ سوار ہو گئیں جس وقت سمندر سے نکلیں تو ایک خچر لایا گیا وہ اس پر سوار ہو گئیں اور گر گئیں جس سے کہ ان کی گردن ٹوٹ گئی۔

۱۶۰۴: باب غَزْوَةُ الْهِنْدِ

باب: ہند میں جہاد کرنا

۳۱۷۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ سَيَّارٍ ح قَالَ وَاَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ عُبَيْدَةَ وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَاِنْ اَدْرَكْتُهَا اُنْفِقْ فِيْهَا نَفْسِيْ وَمَالِيْ فَاِنْ اُقْتَلْ كُنْتُ مِنْ اَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ اَرْجِعْ فَاَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ.

۳۱۷۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ ہند میں مسلمان جہاد کریں گے اگر وہ میری حیات میں ہوا تو میں اس کے لئے اپنا جان و مال صرف کر دوں گا۔ چنانچہ اگر میں قتل کر دیا گیا تو میں سب سے زیادہ افضل شہداء میں سے ہوں گا اور اگر میں زندہ بچ گیا تو میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جیسا) ہوں گا جو کہ عذابِ دوزخ سے آزاد اور بری کر دیا گیا ہے۔

۳۱۷۹: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ اَبُو الْحَكَمِ عَنْ جَبْرِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَاِنْ اَدْرَكْتُهَا اُنْفِقْ فِيْهَا نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاِنْ

۳۱۷۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ ہند میں مسلمان جہاد کریں گے اگر وہ میری حیات میں ہوا تو میں اس کے لئے اپنا جان و مال صرف کر دوں گا۔ چنانچہ اگر میں قتل کر دیا گیا تو میں سب سے زیادہ افضل شہداء میں سے ہوں گا اور اگر میں زندہ بچ گیا تو میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

قُتِلْتُ كُنْتُ اَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ وَ اِنْ رَجَعْتُ فَاَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ.

عنہ (جیسا) ہوں گا جو کہ عذابِ دوزخ سے آزاد اور بری کر دیا گیا ہے۔

۳۱۸۰: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَكْرٍ الزُّبَيْدِیُّ عَنْ اَخِيْهِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِالْاَعْلٰى بْنِ عَدِیٍّ الْبَهْرَانِیِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِصَابَتَانِ مِّنْ اُمَّتِیْ اَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِّنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَ عِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ.

۳۱۸۰: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اُمت میں سے دو طبقے ایسے ہیں جن کو اللہ عزوجل دوزخ سے آزاد فرما دیں گے ان میں سے ایک طبقہ تو وہ ہے جو کہ ہند میں جہاد کرے گا جبکہ دوسرا طبقہ وہ ہے جو کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگا۔

۱۲۰۵: باب غَزْوَةُ التُّرْكِ وَالْحَبَشَةِ

باب: ترکی اور حبشی لوگوں کے ساتھ جہاد سے متعلق

۳۱۸۱: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ السَّيْبَانِیِّ عَنْ اَبِیْ سُكَيْنَةَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُحَرَّرِيْنَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ قَالَ لَمَّا اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَفْرِ الْخَنْدَقِ عَرَضَتْ لَهُمْ صَخْرَةٌ حَالَتْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْحَفْرِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ الْمِعْوَلَ وَوَضَعَ رِدَاءَهُ نَاحِيَةَ الْخَنْدَقِ وَقَالَ: ﴿وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ [الأنعام : ۱۱۵] فَنَدَرَ ثُلُثُ الْحَجَرِ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَائِمٌ يَّنْظُرُ فَبَرَقَ مَعَ ضَرْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرْقَةٌ ثُمَّ ضَرَبَ الثَّانِيَةَ وَقَالَ: ﴿وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ فَنَدَرَ الثُّلُثُ الْاٰخَرُ فَبَرَقَتْ بَرْقَةٌ فَرَآهَا سَلْمَانُ ثُمَّ ضَرَبَ الثَّالِثَةَ وَقَالَ: ﴿وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيْعُ

۳۱۸۱: رسول کریمؐ کے ایک صحابیؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے خندق کی کھدائی کا حکم فرمایا تو اس وقت (یعنی خندق کھودنے کے وقت) ایک بڑا پتھر نکل آیا تو اس کی وجہ سے خندق کے کھودنے میں مشکل پیش آ گئی اور لوگوں کو اس کا توڑنا مشکل ہو گیا۔ رسول کریمؐ وہ ہتھیار لے کر کھڑے ہو گئے کہ جس سے پتھر توڑا جاتا ہے اور آپؐ نے اپنی چادر مبارک خندق کے کنارہ پر رکھی اور یعنی آپؐ نے آیت کریمہ: تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا تلاوت فرمائی اور آپؐ نے ہتھیار اٹھا کر مارا اور پتھر ٹوٹ کر گر پڑا اور مذکورہ بالا آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے ''تیرے پروردگار کا کلام سچائی اور انصاف میں پورا ہوا اور کوئی اس کی باتوں کو تبدیل کرنے والا نہیں' اس وقت حضرت سلمان فارسیؓ وہاں کھڑے تھے اور رسول کریمؐ دیکھ رہے تھے آپؐ کے مارنے کے وقت ایک بجلی جیسی چمک ہوئی۔ پھر دوسری مرتبہ وہ ہی آیت تلاوت فرما کر آپؐ نے اس ہتھیار سے مارا۔ پھر ایسی ہی بجلی جیسی چمک ظاہر ہوئی اور دوسری تہائی پتھر سے الگ ہو گئی تیسری مرتبہ آیت کریمہ تلاوت فرما کر جب مارا تو تیسرا ٹکڑا بھی گر گیا اور آپؐ وہاں سے ہٹ گئے آپؐ وہاں سے پھر اپنی چادر مبارک لے کر تشریف فرما ہو گئے۔ سلمان فارسیؓ نے عرض

الْعَلِيمُ﴾ فَنَدَرَ الثُّلُثُ الْبَاقِيْ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَأَخَذَ رِدَاءَهٗ وَ جَلَسَ قَالَ سَلْمَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْتُكَ حِيْنَ ضَرَبْتَ مَا تَضْرِبُ ضَرْبَةً إِلَّا كَانَتْ مَعَهَا بَرْقَةٌ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا سَلْمَانُ رَأَيْتَ ذٰلِكَ فَقَالَ إِيْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنِّيْ حِيْنَ ضَرَبْتُ الضَّرْبَةَ الْأُوْلٰى رُفِعَتْ لِيْ مَدَائِنُ كِسْرٰى وَمَا حَوْلَهَا وَمَدَائِنُ كَثِيْرَةٌ حَتّٰى رَأَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالَ لَهٗ مَنْ حَضَرَهٗ مِّنْ أَصْحَابِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّفْتَحَهَا عَلَيْنَا وَيُغَنِّمَنَا دِيَارَهُمْ وَيُخَرِّبَ بِأَيْدِيْنَا بِلَادَهُمْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبْتُ الضَّرْبَةَ الثَّانِيَةَ فَرُفِعَتْ لِيْ مَدَائِنُ قَيْصَرَ وَمَا حَوْلَهَا حَتّٰى رَأَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّفْتَحَهَا عَلَيْنَا وَيُغَنِّمَنَا دِيَارَهُمْ وَيُخَرِّبَ بِأَيْدِيْنَا بِلَادَهُمْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبْتُ الثَّالِثَةَ فَرُفِعَتْ لِيْ مَدَائِنُ الْحَبَشَةِ وَمَا حَوْلَهَا مِنَ الْقُرٰى حَتّٰى رَأَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَّعُوْكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ.

کیا کہ یارسول اللہ! میں دیکھ رہا تھا کہ جس وقت آپؐ چوٹ مار رہے تھے اس کے ساتھ ایک بجلی چمک رہی تھی آپؐ نے فرمایا تم یہ بات دیکھ رہے تھے سلمان! اس پر سلمانؓ نے عرض کیا اس ذات کی قسم کہ جس نے آپؐ کو دین حق دے کر بھیجا ہے میں نے دیکھا ہے پھر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جس وقت میں نے پہلی چوٹ ماری تو میرے سامنے سے پردے ہٹا دیئے گئے یہاں تک کہ میں نے اپنی آنکھوں سے شہر فارس کے اور جو اس کے نزدیک کی بستیاں ہیں اور بہت سے شہر دیکھے ہیں جو لوگ اس جگہ موجود تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ اللہ عزوجل سے دعا فرمائیں کہ وہ ان شہروں کو ہم لوگوں کے ہاتھوں فتح فرما دیں اور ہم لوگوں کو وہاں کا مال و دولت عطا فرما دے اور فرمایا کہ جس وقت میں نے دوسری چوٹ ماری تو قیصر کے شہر روم اور اس کے نزدیک کے علاقے سب کے سب میرے سامنے کر دیئے گئے۔ کہ جن کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل ہم لوگوں کے ہاتھوں سے ان شہروں کو تباہ و برباد کر دے ہم لوگ وہاں کا مال غنیمت لوٹ لیں اور ہم کو ان پر فتح حاصل ہو۔ آپؐ نے یہ دعا بھی فرمائی پھر ارشاد فرمایا: جس وقت میں نے تیسری مرتبہ چوٹ ماری تو میرے سامنے حبشہ کے شہر اور اسکے آس پاس کی بستیاں کر دی گئیں جن کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا پھر آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ تم لوگ ترک اور حبشہ کے لوگوں کو اس وقت تک نہ چھیڑنا جس وقت تک وہ تم کو نہ چھیڑیں (یعنی جب تک وہ لوگ تم پر حملہ نہ کریں تو تم بھی ان پر حملہ نہ کرنا)۔

تشریح ☆ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خندق کھودنا کوئی عام یا غیر اہم بات نہیں۔ یہ عمل ویسے تو باقی بھی وہاں موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کر رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق خندق کھود رہے تھے۔ یکا یک تین مرتبہ ضربات پر بجلی کی چمک کی طرح روشنی نکلنے پر پہلی ضرب سے شہر فارس اور نزدیک کی بستیاں' دوسری ضرب پر قیصر کا شہر روم اور نزدیک کی بستیاں' تیسری ضرب پر حبشہ اور نزدیک کی بستیوں کا فتح ہونا کی خوشخبری دینا ایک تو یہ بتاتا ہے کہ یہاں اسلام پھیلے گا' دوسرا یہ کہ جہاد ہر صورت جاری رکھنا اور مالِ غنیمت کے حصول پر اس کو جہادی سامان تیار کرنے پر لگانا جس عمل سے تمہارے دین اسلام کی اور تمہاری اپنی بھی بقاء ہے۔ (جامی)

۳۱۸۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْكَ قَوْمًا وُّجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُوْنَ الشَّعْرَ وَ يَمْشُوْنَ فِی الشَّعْرِ.

۳۱۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ مسلمان ترکی لوگوں سے جنگ نہیں کریں گے اوران لوگوں کے منہ ڈھالوں کی طرح چپٹے ہوں گے اور وہ لوگ بال ہی پہنیں گے اور بالوں ہی میں وہ لوگ چلیں گے (یعنی ان لوگوں کے بال جوتوں تک ہوں گے)۔

۱۶۰۶: باب الْاِسْتِنْصَارِ بِالضَّعِيْفِ

باب: کمزور شخص سے امداد لینا

۳۱۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ ظَنَّ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهٗ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِضَعِيْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَاِخْلَاصِهِمْ.

۳۱۸۳: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ سمجھتے تھے کہ ان کا مقام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے زیادہ ہے اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل اس امت کی امداد کمزور افراد کی دعا اور ان کے خلوص سے فرمائیں گے۔

تشریح ☆ ایسے ضعفاء جو کہ مالی' بدنی لحاظ سے جہاد سے بظاہر قاصر ہیں لیکن ایمان قوی رکھتے ہیں وہ مجاہدین میدانِ کارزار کے لئے دعاؤں کی خاطر ہاتھ اٹھائیں رکھیں اور مجاہدین کی فتح کے لئے عجز وانکساری اور درد دل سے دعا کرتے رہیں ان کی دعاؤں میں بڑا اثر ہوتا ہے اور یہ بھی اسلحہ ہی کی طرح مجاہدین کے لئے ایک تحفہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ (جامی)

۳۱۸۴: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَيْدُ بْنُ اَرْطَاةَ الْفَزَارِیُّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ابْغُوْنِی الضَّعِيْفَ فَاِنَّكُمْ اِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ.

۳۱۸۴: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے میرے واسطے تم لوگ کمزور لوگوں کو تلاش کیا کرو کیونکہ ان ہی کی وجہ سے تم کو روزی پہنچائی جاتی ہے اور تم لوگوں کی امداد کی جاتی ہے۔

۱۶۰۷: باب فَضْلُ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

باب: مجاہد کو جہاد کے لیے تیار کرنے کی فضیلت

۳۱۸۵: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ

۳۱۸۵: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی جہاد کرنے والے کو آمادہ کیا [illegible] اس

سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا.

نے خود جہاد کیا اس طریقہ سے جس شخص نے مجاہد کے گھر کے لوگوں کی بھلائی کے ساتھ دیکھ بھال اور نگرانی کی تو گویا کہ اس نے بھی جہاد کیا۔

۳۱۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا.

۳۱۸۶: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی جہاد کرنے والے کو آمادہ کیا گویا کہ اس نے خود جہاد کیا اس طریقہ سے جس شخص نے مجاہد کے گھر کے لوگوں کی بھلائی کے ساتھ دیکھ بھال اور نگرانی کی تو گویا کہ اس نے بھی جہاد کیا۔

۳۱۸۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَنَحْنُ نُرِيْدُ الْحَجَّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِيْ مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا اِذْ اَتَانَا آتٍ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوْا فِي الْمَسْجِدِ وَفَزِعُوْا فَانْطَلَقْنَا فَاِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلٰى نَفَرٍ فِيْ وَسْطِ الْمَسْجِدِ وَفِيْهِمْ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَاِنَّا لَكَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَيْهِ مُلَاءَةٌ صَفْرَاءُ قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَاْسَهٗ فَقَالَ اَهٰهُنَا طَلْحَةُ اَهٰهُنَا الزُّبَيْرُ اَهٰهُنَا سَعْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِيْ فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَابْتَعْتُهٗ بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا اَوْ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفًا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِيْ

۳۱۸۷: حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حج کرنے کیلئے نکلے تو مدینہ منورہ گئے چنانچہ ہم لوگ ابھی اپنے اپنے ٹھکانوں پر اپنی سواریاں تیار کر رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ لوگ مسجد میں اکٹھا ہیں اور کافی خوفزدہ ہیں۔ ہم لوگ گئے تو ہم نے دیکھا کہ لوگ مسجد کے درمیان چاروں طرف اکٹھا ہیں ان میں حضرت علی' طلحہ' زبیر' سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں اس دوران عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے ایک زرد رنگ کی چادر لپیٹ رکھی تھی جس سے کہ سر بھی ڈھکا ہوا تھا وہ فرمانے لگے کہ کیا طلحہ' زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم بھی موجود ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ وہ فرمانے لگے کہ میں تم کو اس اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں کا مربد (یعنی اونٹ یا بکریاں باندھنے کی جگہ یا کھجوروں کے خشک کرنے کی جگہ) خریدے گا تو اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرما دے گا چنانچہ میں نے وہ مربد ۲۰' ۲۵ ہزار میں خریدا اور خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو ہم لوگوں کی مسجد میں شامل کر دو تم کو اس کا اجر ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ جی ہاں' اللہ عزوجل گواہ ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم کو اس ذات کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں ہے کہ کیا

مَسْجِدِنَا وَاَجْرُهُ لَكَ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ بِئْرَ رُوْمَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِّلْمُسْلِمِيْنَ وَاَجْرُهَا لَكَ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِىْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ يُّجَهِّزْ هٰؤُلَآءِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ يَعْنِىْ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى لَمْ يَفْقِدُوْا عِقَالًا وَّلَا خِطَامًا فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

تم کو علم ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا: جو شخص روم کے کنوئیں خریدے گا تو اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرما دے گا چنانچہ میں نے اس کو اتنی اتنی مقدار اور رقم دے کر خریدا اور خدمت نبویؐ میں حاضر ہو کر عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا اس کو مسلمانوں کے پانی پینے کے لئے وقف کر دو اللہ عزوجل تم کو اس کا اجر عطا فرمائے گا انہوں نے کہا کہ جی ہاں اے خدا تو گواہ ہے پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا: پھر میں تم کو اس ذات کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے کہ کیا تم کو علم ہے کہ جس وقت رسول کریمؐ نے لوگوں کے چہروں کی جانب دیکھ کر فرمایا تھا کہ جو شخص ان کو جنگ کرنے کے لئے تیار کرے گا تو اللہ عزوجل اس کو معاف کر دے گا یعنی غزوۂ تبوک کیلئے جاتے وقت تو میں نے ان کو اس طریقہ سے آمادہ کیا کہ کسی کو اونٹ وغیرہ باندھنے یا اس کی لگام کیلئے رسّی کی بھی ضرورت باقی نہیں رہی انہوں نے کہا جی ہاں۔ چنانچہ عثمانؓ فرمانے لگے اے خدا تو گواہ ہے۔

تشریح ☆ جہاد کرنا خود ایک عظیم عمل ہے اور اس کے لئے دعوت دینا کہ لوگ جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوں یہ اس سے بھی بڑھ کر ہے کہ ایک مجاہد کی دعوت سے کئی مجاہد جہاد کے عمل کو لے کر میدان میں اتریں کہ ان کی مقدار سے ہی دشمن مرعوب ہو جائیں اور موجودہ زمانہ میں تو یقین جانئے کہ جہاد ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے آج بھی مغرب خائف ہے۔ (جامی)

۱۶۰۸: باب فَضْلِ النَّفَقَةِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: راہ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت سے متعلق

۳۱۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ نُوْدِىَ فِى الْجَنَّةِ يَا عَبْدَاللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِىَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِىَ مِنْ

۳۱۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص راہ خدا میں ایک جوڑا خرچ کرے گا تو اس کو جنت میں اس طریقہ سے آواز دی جائے گی کہ اے اللہ کے بندے یہ (خیر) تیرے واسطے ہے چنانچہ جو نمازی ہوگا تو اس کو نماز کے دروازہ سے پکارا جائے گا اور جو مجاہد ہوگا تو اس کو باب جہاد سے اور جو خیرات کرنے والا ہوگا تو اس کو خیرات کے دروازہ سے اور جو روزہ دار شخص ہوگا تو اس کو باب ریّان سے آواز دی جائے گی۔ یہ بات سن کر حضرت ابوبکر

بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ هَلْ عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ مِنْ ضُرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.

رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جس کو ان میں سے ایک دروازہ سے آواز دی جائے گی اس کو کسی دوسرے دروازہ سے پکارے جانے کی ضرورت تو نہیں؟ لیکن کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا کہ جو کہ ان تمام کے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اور مجھ کو توقع ہے کہ تم اُن ہی میں سے ہوں گے۔

۳۱۸۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا فُلَانُ هَلُمَّ فَادْخُلْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَاكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.

۳۱۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی راہ خدا میں کسی چیز کا ایک جوڑا دے گا تو اس کو جنت کے نگراں' جنت کے دروازوں سے پکاریں گے: اے فلاں! تم اس طرف آ جاؤ اور تم لوگ اس طرف سے داخل ہو جاؤ۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! وہ آدمی تو بالکل ہی نقصان میں نہیں رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اُمید ہے تم ان ہی میں سے ہو۔

۳۱۹۰: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَعْصَعَةَ ابْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ حَدِّثْنِيْ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهٗ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ اِلٰى مَا عِنْدَهٗ قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ اِنْ كَانَتْ اِبِلًا فَبَعِيْرَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ.

۳۱۹۰: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان نے ہر ایک قسم کے مال میں سے ایک جوڑا' راہ خدا میں خرچ کیا ہوگا تو جنت کے تمام محافظ اس شخص کے استقبال کے لئے آئیں گے اور اپنی اپنی چیزوں کی جانب بلائیں گے راوی نقل کرتے ہیں کہ میں نے ان سے دریافت کیا کہ کس طریقہ سے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مثلاً اگر اس شخص کے پاس اونٹ ہیں تو دو اونٹ دے دو اور یہ گائے ہیں تو دو گائے دے دو۔

۳۱۹۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالنَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الرُّكَيْنِ الْفَزَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ا مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهٗ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ.

۳۱۹۱: حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص راہ خدا میں ایک چیز خرچ کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے لئے سات سو گنا اجر لکھ دیتے ہیں۔

تشریح ☆ اپنے حلال مال سے مجاہدین کی خوب معاونت کرنا ایسا ہے جیسے وہ مجاہدین کے ساتھ میدانِ کارزار میں مصروفِ جہاد ہو۔ مجاہدین کی مالی امداد کرنا' اس مجاہد کی شہادت کی صورت میں اس کے اہل وعیال کی مالی مدد کرنا اور ان کا ہر طرح سے خیال رکھنا چاہیے۔ گویا کہ یوں جانئے کہ وہ محسن اسلام ہیں اور ہمیں مشرکین کی ایذاء رسانیوں سے بچانے والے۔ (جامی)

۱۶۰۹: باب فَضْلُ الصَّدَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کی فضیلت

۳۱۹۲: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ مَّخْطُوْمَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَأْتِيَنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِسَبْعِ مِائَةِ نَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ.

۳۱۹۲: حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک مہار والی اونٹنی راہ خدا میں صدقہ کے طور سے دی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اس کے عوض سات سومہار والی اونٹنیاں عطا ہوں گی۔

۳۱۹۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بُحَيْرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰى وَجْهَ اللّٰهِ وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ كَانَ نَوْمُهُ وَنُبْهُهُ اَجْرًا كُلُّهُ وَاَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَّسُمْعَةً وَعَصَى الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ فَاِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ.

۳۱۹۳: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا: جہاد دوقسم کا ہے ایک تو یہ کہ کوئی آدمی اللہ عزوجل کی رضامندی کیلئے جہاد کرے اور وہ امام کی فرمانبرداری کرے اور اپنی اعلیٰ سے اعلیٰ چیز (راہ خدا میں) خرچ کرے اور اپنے ساتھی کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرے اور فساد سے محفوظ رہے تو اس آدمی کا سونا' جاگنا تمام کا تمام ثواب ہے لیکن جو کوئی ریا کاری یا دوسروں کو سنانے کیلئے جہاد کرے اور امام کی نافرمانی کرے اور زمین پر فتنہ مچائے تو ایسے انسان کا اس حالت میں واپس آنا دشوار ہے (وہ شخص عذاب میں ضرور مبتلا ہوگا)۔

۱۶۱۰: باب حُرْمَةُ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِيْنَ

باب: مجاہدین کی عورتوں کی حرمت

۳۱۹۴: اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَاللَّفْظُ لِحُسَيْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَّجُلٍ يَّخْلُفُ فِي امْرَاَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فَيَخُوْنُهُ فِيْهَا اِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَخَذَ مِنْ عَمَلِهِ مَاشَآءَ فَمَا ظَنُّكُمْ.

۳۱۹۴: حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواتین مجاہدین' غیر مجاہدین پر اس طریقہ سے حرام ہیں جس طریقہ سے ان کی مائیں اور اگر کوئی شخص مجاہدین کی خواتین کی نگرانی کرتے ہوئے خیانت (یعنی گناہ) کا ارتکاب کرے گا تو قیامت کے دن اس کو کھڑا کر دیا جائے گا اور مجاہد اس شخص کے اعمال میں سے جو دل چاہے وہ لے لے گا اب تمہاری کیا رائے ہے؟ (خوب غور کرلو)۔

۱۶۱۱: باب مَنْ خَانَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ

باب: جو شخص مجاہد کے گھر والوں کے ساتھ خیانت کرے

۳۱۹۵: اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِیُّ ابْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَاِذَا خَلَفَهُ فِیْ اَهْلِهٖ فَخَانَهُ قِيْلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا خَانَكَ فِیْ اَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَا شِئْتَ فَمَا ظَنُّكُمْ.

۳۱۹۵: حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھر بیٹھنے والے پر خواتین مجاہدین اس طریقہ سے حرام ہیں جس طریقہ سے کہ ان پر ان کی مائیں۔ اس وجہ سے اگر کسی مجاہد نے کسی کو اپنے اہل خانہ کی حفاظت کے لئے مقرر کیا اور اس نے اس میں خیانت کی تو قیامت کے روز مجاہد سے کہا جائے گا کہ اس شخص نے تیرے گھر والوں کے متعلق تجھ سے خیانت کی تھی اس وجہ سے تم اس شخص کے نیک اعمال میں سے جس قدر دل چاہے لے سکتے ہو اب تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟

۳۱۹۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَعْنَبٌ كُوْفِیٌّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ فِی الْحُرْمَةِ كَاُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِیْ اَهْلِهٖ اِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ يَا فُلَانُ هٰذَا فُلَانٌ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَاشِئْتَ ثُمَّ الْتَفَتَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا ظَنُّكُمْ تُرَوْنَ يَدَعُ لَهُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ شَيْئًا.

۳۱۹۶: حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھر بیٹھے رہنے والے لوگوں پر مجاہدین کی خواتین ان کی ماؤں کی طرح سے حرام ہیں اگر گھر بیٹھے رہنے والوں میں سے کوئی شخص کسی مجاہد کے مکان کی حفاظت کرنے کے درمیان (خیانت اور گناہ) کا مرتکب ہوگا تو اس کو قیامت کے دن کھڑا کر دیا جائے گا اور مجاہد شخص سے کہا جائے گا کہ اے فلاں شخص! یہ فلاں شخص ہے تم اس کے نیک اعمال میں سے جس قدر دل چاہے لے لو۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا وہ اس کے نیک اعمال میں سے کچھ باقی چھوڑ دے گا؟ (یعنی یقیناً تمام نیک اعمال لے لے گا)۔

تشریح ☆ اللہ جل شانہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا مجاہد اللہ کی نظروں میں سب سے پیارا ہے۔ جس نے جان ہتھیلی پر رکھ کر میدانِ عمل میں اپنے آپ کو اتارا' اس کے اہل وعیال کا ہر طرح سے خیال کرنا' پیچھے رہنے والے مسلمانوں پر ضروری ہے اور اگر کوئی بدبخت مجاہدین کی غیر موجودگی میں ان کی بدخوئی وغیرہ جیسے قبیح کاموں میں مصروف ہوگا تو بقول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا خائن خالی ہاتھ اللہ عزوجل کے پاس پہنچے گا اور اپنے تمام اعمال ضائع کروا بیٹھے گا اور اس کی کیا حالت ہوگی' یہ سب تو جان ہی سکتے ہیں۔ (جامی)

۳۱۹۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَاهِدُوْا بِاَيْدِيْكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ.

۳۱۹۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ہاتھوں سے اپنی زبانوں سے اور اپنے مال دولت سے جہاد کرو۔

۳۱۹۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْمُحَمَّدٍ مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الشَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَيْمُوْنُ بْنُ الْاَصْبَغِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَ قَالَ مَنْ خَافَ ثَارَهُنَّ فَلَيْسَ مِنَّا.

۳۱۹۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو ہلاک کر ڈالنے کا حکم کیا اور فرمایا: جو کوئی ان کے بدلہ سے خوف کرے گا اس کا ہم سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

۳۱۹۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِيْ عُمَيْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ جَبْرًا فَلَمَّا دَخَلَ سَمِعَ النِّسَاءَ يَبْكِيْنَ وَيَقُلْنَ كُنَّا نَحْسَبُ وَفَاتَكَ قَتْلًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ وَمَا تَعُدُّوْنَ الشَّهَادَةَ اِلَّا مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّ شُهَدَاءَ كُمْ اِذًا لَقَلِيْلٌ الْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهَادَةٌ وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ وَالْحَرَقُ شَهَادَةٌ وَالْغَرَقُ شَهَادَةٌ وَالْمَغْمُوْمُ يَعْنِي الْهَدَمَ شَهَادَةٌ وَالْمَجْنُوْبُ شَهَادَةٌ وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدَةٌ قَالَ رَجُلٌ اَتَبْكِيْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ دَعْهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ عَلَيْهِ بَاكِيَةٌ.

۳۱۹۹: حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کی مزاج پرسی کے لئے تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو روتے ہوئے سنا وہ کہہ رہی تھیں کہ ہماری آرزو تھی کہ تم لوگ جہاد میں شہید ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ اس شخص کو شہید خیال کرتے ہو جو کہ جہاد میں شہید ہو؟ اگر ایسا ہوتا تو لوگوں میں بہت کم شہدا ہوتے لیکن جہاد میں مارا جانے والا شخص شہید ہے اور پیٹ کے مرض میں مرنے والا شخص شہید ہے اور جل کر مرنے والا شخص شہید ہے اور ڈوب کر مرنے والا شخص شہید ہے اور مرض ذات الجنب میں مرنے والا شخص شہید ہے پھر ایک آدمی نے عرض کیا کہ کیا تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں رو رہی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو تم رونے دو اس لیے کہ مرنے سے قبل رونا ممنوع نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص مر جائے تو کوئی رونے والا نہ روئے۔

۳۲۰۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي الطَّائِيُّ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَبْرٍ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيِّتٍ فَبَكَى النِّسَآءُ فَقَالَ جَبْرٌ اَتَبْكِيْنَ مَادَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا قَالَ دَعْهُنَّ يَبْكِيْنَ مَادَامَ بَيْنَهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ.

۳۲۰۰: حضرت جبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں تشریف لے گئے تو خواتین رو رہی تھیں۔ اس پر جبر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم لوگوں میں تو ابھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور تم رو رہی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو چھوڑ دو جس وقت تک وہ ان میں (زندہ) موجود ہیں رونے دو لیکن جس وقت مر جائے تو کوئی رونے والی خاتون نہ روئے (یعنی نہ کوئی مرد روئے اور نہ ہی عورت)۔

(۲۶)

کِتَابُ النِّکَاحِ

نکاح سے متعلقہ احادیث

۱۶۱۲: باب ذِكْرُ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی النِّكَاحِ وَاَزْوَاجِهٖ وَمَا اَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ ﷺ وَحَظَرَهٗ عَلٰى خَلْقِهٖ زِيَادَةٌ فِيْ كَرَامَتِهٖ وَ تَنْبِيْهًا لِفَضِيْلَتِهٖ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح سے متعلق فرمان اور ازواج رضی اللہ عنہن اور ان کے بارے میں جو کہ اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حلال فرمائی لیکن لوگوں کے لئے حلال نہیں اور اس کا سبب اعزازِ نبوی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت مطلع فرمانا ہے

۳۲۰۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ مَيْمُوْنَةُ اِذَا رَفَعْتُمْ جَنَازَتَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَهٗ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَّوَاحِدَةٌ لَّمْ يَكُنْ يَقْسِمُ لَهَا.

۳۲۰۱: حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں شرکت کی جو کہ (مقام) سرف پر ہوا چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں جس وقت تم لوگ ان کا جنازہ اٹھاؤ تو اس کو حرکت نہ دینا بلکہ سکون و اطمینان سے اس کو اٹھانا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں جن میں سے آٹھ کا نمبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقرر فرمایا کرتے تھے اور ایک اہلیہ محترمہ کا نمبر مقرر نہیں فرماتے تھے۔

۳۲۰۲: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ تِسْعُ نِسْوَةٍ يُصِيْبُهُنَّ اِلَّا سَوْدَةَ فَاِنَّهَا وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ.

۳۲۰۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت وفات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح مبارک میں نو بیویاں تھیں جن میں سے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اس لیے کہ انہوں نے اپنا نمبر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا تھا۔

۳۲۰۳: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ

۳۲۰۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ

ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهٗ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ.

علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نو بیویاں تھیں۔

۳۲۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغَارُ عَلَى اللَّاتِيْ وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقُوْلُ اَوَتَهَبُ الْحُرَّةُ نَفْسَهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ﴾ [الأحزاب : ۵۱]

قُلْتُ وَاللّٰهِ مَا اَرٰى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِيْ هَوَاكَ.

۳۲۰۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں ان خواتین کے بارے میں شرم و حیا محسوس کرتی تھی جو خود کو رسول کریمؐ کے سپرد فرمایا کرتی تھیں اور میں کہا کرتی تھی کہ کیا کوئی آزاد خاتون خود کو ہبہ کر سکتی ہے؟ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ...... یعنی ان میں سے جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل چاہے دور رکھیں اور جس کو دل چاہے نزدیک رکھیں۔ پھر جن کو دور رکھا تھا اگر ان میں سے پھر کسی کو طلب کریں جب بھی آپؐ پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے۔ تو میں نے عرض کیا: خدا کی قسم! آپؐ کا پروردگار جس بھی شے کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم خواہش فرماتے ہیں' فوراً عطا فرما دیتا ہے۔

۳۲۰۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَنَا فِي الْقَوْمِ اِذْ قَالَتِ امْرَاَةٌ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأْيِيْ رَاْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيْهَا فَقَالَ اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْخَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَعَكَ مِنْ سُوَرِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزَوَّجَهٗ بِمَا مَعَهٗ مِنْ سُوَرِ الْقُرْآنِ.

۳۲۰۵: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن دوسرے لوگوں کے ساتھ میں بھی مجلس میں شریک تھا کہ ایک خاتون نے خدمت نبوی میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں خود کو آپؐ کے سپرد کرتی ہوں' میرے بارے میں جو مناسب خیال فرمائیں وہ فیصلہ فرما دیں۔ یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا اس خاتون سے نکاح فرما دیں۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ اور تم کچھ لے آؤ' چاہے وہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ وہ شخص روانہ ہو گیا تو اس کو کچھ نہیں مل سکا' یہاں تک کہ لوہے کی انگوٹھی تک (بطور مہر) نصیب نہ ہو سکی چنانچہ آپؐ نے فرمایا: کیا تم کو قرآن کریم کی کچھ سورتیں یاد ہیں؟ اس شخص نے عرض کیا: جی ہاں۔ اس پر آپؐ نے قرآن کریم کی بعض سورتوں کے عوض اُس کا نکاح اس خاتون سے فرما دیا۔

تشریح ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر آسانی فرما دی' یہی نہیں کہ صرف امیر لوگ شادی کر سکتے ہیں اور جو غریب اور نادار ہیں وہ شادی نہیں کر سکتے۔ یہ شخص کہ جس کے پاس لوہے کی انگوٹھی تک مہر دینے کے لئے نہ تھی' ہر کوئی جان سکتا ہے کہ وہ کتنا غریب ہوگا۔ لیکن قربان جائیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ پر کہ چند سورتیں جو اسے یاد تھیں ان کے عوض اس کا نکاح کر دیا۔ آگے بندہ محنتی اور اللہ پہ توکل ۔ ۔ ۔ والا ہونا چاہیے' اللہ تعالیٰ سو راستے پیدا کر دیتا ہے۔ (جامی)

۱۶۱۳: باب مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی رَسُوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَرَّمَهٗ عَلٰی خَلْقِهٖ لِيَزِيْدَهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قُرْبَةً اِلَيْهِ

باب: جو کام اللہ عز وجل نے اپنے رسول ﷺ کا مقام بلند فرمانے کے لئے آپ ﷺ پر فرض فرمائے اور عام لوگوں کے لئے حرام فرمائے؟

۳۲۰۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى ابْنِ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهَا حِيْنَ اَمَرَهُ اللّٰهُ اَنْ يُخَيِّرَ اَزْوَاجَهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَدَاَ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَا تُعَجِّلِیْ حَتّٰی تَسْتَاْمِرِیْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَیَّ لَا يَاْمُرَانِّیْ بِفِرَاقِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿يٰاَيُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ﴾ [الأحزاب: ۲۸] فَقُلْتُ فِیْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَیَّ فَاِنِّیْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ۔

۳۲۰۶: ام المومنین عائشہ فرماتی ہیں کہ جس وقت نبیؐ کو حکم فرمایا گیا کہ آپ اپنی بیویوں کو اختیار عطا فرما دیں آپؐ اس دن میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے آغاز فرمایا اور فرمایا میں تم سے ایک بات بتلانے والا ہوں لیکن تم (اس مسئلہ میں) والدین کی رائے مشورہ کے بغیر فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کرنا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کو اس بات کا علم تھا کہ میرے والدین کبھی مجھ کو آپؐ سے (یعنی اس ذاتِ مبارک سے) الگ کرنے کا حکم نہیں فرمائیں گے پھر رسول کریمؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: يٰاَيُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ...... یعنی اے نبی! آپؐ اپنی بیویوں سے فرما دیں اگر تم کو دنیا کی زندگی اور اس کی رونق کی خواہش ہو تو آؤ میں تم کو کچھ مال و دولت دے کر حسن و خوبی سے رخصت کروں اور اگر تم خدا اور اس کے رسولؐ اور آخرت کی خواہش رکھتی ہو تو تم میں سے نیک (اور اعلیٰ کردار کی) خواتین کیلئے اللہ نے اَجرِ عظیم مقرر فرما رکھا ہے (جب آپؐ اس آیت کی تلاوت سے فارغ ہو گئے) تو میں نے عرض کیا کیا اسی مسئلہ میں آپؐ مجھ کو اپنے والدین سے مشورہ کرنے کا حکم فرما رہے ہیں میں تو خدا اور اس کے رسولؐ اور آخرت کی خواہش رکھتی ہوں۔

۳۲۰۷: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِسَاءَهٗ اَوَكَانَ طَلَاقًا۔

۳۲۰۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو اختیار عطا فرما دیا تھا تو کیا اس سے طلاق واقع ہو گئی۔

۳۲۰۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ

۳۲۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار عطا فرمایا تھا کہ یہ طلاق نہیں تھی۔

۳۲۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَامَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ۔

۳۲۰۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حلال تھیں۔

۳۲۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْهِشَامٍ وَهُوَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَحَلَّ اللّٰهُ لَهُ اَنْ يَّتَزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ مَاشَاءَ۔

۳۲۱۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ عزوجل نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے قبل اس بات کا اختیار عطا فرما دیا تھا کہ خواتین میں سے جس سے دل چاہے نکاح فرما سکتے ہیں۔

۱۶۱۴: باب اَلْحَثُّ عَلَى النِّكَاحِ

باب: نکاح کی ترغیب سے متعلق

۳۲۱۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فِتْيَةٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَلَمْ اَفْهَمْ فِتْيَةً كَمَا اَرَدْتُ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّا فَالصَّوْمُ لَهٗ وِجَاءٌ۔

۳۲۱۱: حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چند نوجوانوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اگر تم میں سے کوئی نان نفقہ کی قوت رکھتا ہو تو اس کو چاہیے کہ نکاح کرے اس لیے کہ اس سے نگاہ نیچی رہتی ہے اور شرم گاہ کی حفاظت رہتی ہے لیکن اگر کسی شخص میں اس قدر طاقت نہ ہو تو روزہ اس کی شہوت میں کمی کر دے گا۔

۳۲۱۲: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هَلْ لَكَ فِيْ فَتَاةٍ اُزَوِّجُكَهَا فَدَعَا عَبْدُاللّٰهِ عَلْقَمَةَ فَحَدَّثَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَاِنَّهٗ لَهٗ

۳۲۱۲: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن مسعودؓ سے فرمایا کہ اگر تمہارا دل چاہے تو میں تمہارا نکاح ایک جوان خاتون سے کر دوں۔ پھر ابن مسعود نے علقمہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور کہا کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو کوئی بیوی کا نان و نفقہ برداشت کرنے کی قوّت رکھتا ہو تو اس کو نکاح کر لینا چاہیے اسلئے کہ اس سے نگاہ نیچی (حفاظت میں) رہتی ہے اور شرمگاہ کی حفاظت رہتی ہے لیکن اگر کسی شخص میں قوّت نہ ہو تو وہ شخص روزے

وِجَاءٌ.

رکھ لے اس طریقہ سے اس کی شہوت میں کمی واقع ہو جائے گی۔

۳۲۱۳: اَخْبَرَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ الْكُوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِیُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْیَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَسْوَدُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ لَیْسَ بِمَحْفُوْظٍ.

۳۲۱۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس مضمون کی حدیث نقل ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سند میں مذکور حضرت اسود محفوظ راوی نہیں ہیں۔

۳۲۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْیَنْكِحْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّا فَلْیَصُمْ فَاِنَّ الصَّوْمَ لَهٗ وِجَاءٌ.

۳۲۱۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب فرما کر ارشاد فرمایا: اے جوانو تم میں سے جس شخص میں قوت ہو تو وہ شخص نکاح کرے اس لئے کہ نکاح محفوظ رکھتا ہے آنکھوں کو بدنظری سے اور مرد اور عورت کے مکانِ خاص کو بدکاری سے اور جس کو طاقت نہیں تو اُس کو چاہیے کہ روزہ رکھے کیونکہ اس کے واسطے روزہ شہوت کو توڑنے کا باعث ہوگا۔

۳۲۱۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْیَتَزَوَّجْ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ.

۳۲۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب فرما کر ارشاد فرمایا: اے جوانو تم میں سے جس شخص میں قوت ہو تو وہ شخص نکاح کرے......

۳۲۱۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بِمِنًی فَلَقِیَهٗ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهٗ یُحَدِّثُهٗ فَقَالَ یَا اَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ اَلَا اُزَوِّجُكَ جَارِیَةً شَابَّةً فَلَعَلَّهَا اَنْ تُذَكِّرَكَ بَعْضَ مَا مَضٰی مِنْكَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْیَتَزَوَّجْ.

۳۲۱۶: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ (مقام) منیٰ میں جا رہا تھا کہ میری ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوگئی انہوں نے فرمایا اے ابوعبدالرحمٰن کیا میں آپ کا نکاح ایک جوان لڑکی سے نہ کرا دوں جو کہ آپ کو گذرے ہوئے دن یاد کرا دے (یعنی دل خوش کر دے) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ آپ یہ بات آج بیان کر رہے ہو اور رسول کریم ﷺ نے ہم سے یہ بات بہت پہلے ارشاد فرمائی تھی کہ اے جوانو! تم لوگوں میں سے جس میں قوت ہو اس کو نکاح کرنا چاہیے۔

۱۶۱۵: باب النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

باب: ترک نکاح کی ممانعت

۳۲۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى عُثْمَانَ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا.

۳۲۱۷: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو نکاح نہ کرنے سے منع فرمایا اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت عطا فرمائی ہوتی تو ہم لوگ خصی ہو جاتے۔

مجرد رہنے کی ممانعت:

مذکورہ بالا اصل حدیث شریف میں لفظ تبتُّل فرمایا گیا ہے جس کا مطلب ہی نکاح وغیرہ تمام چیزیں چھوڑ کر دنیا سے بے زار ہو جانا۔ اسلام نے اس کی سختی سے ممانعت فرمائی اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا: ((لا رهبانية في الاسلام)) اور مذکورہ حدیث شریف کے آخر میں لفظ خصی فرمایا گیا ہے اس کا مطلب ہے کسی علاج یا دوا وغیرہ سے شہوت ختم کر ڈالنا واضح رہے کہ خصی ہو جانا اور آج کل کے اعتبار سے نس بندی وغیرہ کرنا حرام ہے اور اس حدیث شریف میں مفہوم یہی مراد ہے کہ ہم لوگ نکاح کرتے اور عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتے۔

۳۲۱۸: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ.

۳۲۱۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح چھوڑنے (مجرد رہنے) کی ممانعت فرمائی۔ (یعنی اگر عورت کا نان و نفقہ ادا کرنے کی طاقت ہے تو ضرور نکاح کرنا چاہیے)۔

۳۲۱۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَتَادَةُ اَثْبَتُ وَاَحْفَظُ مِنْ اَشْعَثَ وَحَدِيْثُ اَشْعَثَ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ.

۳۲۱۹: اسی مضمون کی حدیث حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہے۔

۳۲۲۰: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ شَابٌّ قَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ طَوْلًا اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ اَفَاَخْتَصِيْ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى قَالَ ثَلَاثًا فَقَالَ النَّبِيُّ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا

۳۲۲۰: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ میں ایک جوان شخص ہوں اس وجہ سے مجھ کو اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ میں کسی گناہ میں مبتلا نہ ہو جاؤں لیکن مجھ میں اس قدر طاقت بھی نہیں کہ میں نکاح کر سکوں تو کیا میں خصی نہ ہو جاؤں؟ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرۂ انور کا رخ دوسری طرف فرما لیا۔ یہاں تک

اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰی ذٰلِكَ اَوْدَعْ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَوْزَاعِیُّ لَمْ یَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِیْثَ مِنَ الزُّهْرِیِّ وَهٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ قَدْ رَوَاهُ یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ.

انہوں نے تین مرتبہ یہی عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! قلم خشک ہوگیا ہے اور جو کچھ (مقدر میں) لکھا جا چکا ہے۔ وہ ہر صورت پیش آ کر رہے گا چاہے تم خصی ہو یا نہ ہو۔

۳۲۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخَلَنْجِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِیْدٍ مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَیْنُ بْنُ نَافِعٍ الْمَازِنِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی الْحَسَنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَةَ قَالَ قُلْتُ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَسْاَلَكِ عَنِ التَّبَتُّلِ فَمَا تَرَیْنَ فِیْهِ قَالَتْ فَلَا تَفْعَلْ اَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ: ﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّیَّةً﴾ [الرعد : ۳۸] فَلَا تَتَبَتَّلْ.

۳۲۲۱: حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے یہاں داخل ہوا اور عرض کیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح نہ کرنے سے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کا اس سلسلہ میں کیا مشورہ ہے کہ یہ جائز ہے یا نہیں؟ عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ تم ایسا نہ کرنا کیا تم نے ارشاد خداوندی نہیں سنا: وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا...... (یعنی ہم نے آپؐ سے قبل بھی رسول بھیجے تھے جن کو بیویاں بھی دی تھیں اور اولاد بھی دی تھی) پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس وجہ سے تم ترک نکاح نہ اپنانا۔

۳۲۲۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا آكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَنَامُ عَلٰی فِرَاشٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَصُوْمُ فَلَا اُفْطِرُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا لٰكِنِّیْ اُصَلِّیْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ.

۳۲۲۲: حضرت انسؓ فرماتے ہیں صحابہؓ میں سے بعض حضرات فرمانے لگے کہ میں کبھی نکاح نہیں کروں گا دوسرے صحابی نے کہا کہ میں گوشت کبھی نہیں کھاؤں گا۔ ایک صحابی کہنے لگ گئے کہ میں کبھی بستر پر نہیں سوؤں گا (وغیرہ وغیرہ) اور ایک صحابی کہنے لگے کہ میں روزے نہیں چھوڑوں گا (یعنی جائز چیز کو اپنے واسطے ناجائز کرنے لگے اور اسی کا نام تبتّل ہے) چنانچہ جس وقت نبیؐ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے اللہ عزوجل کی تعریف بیان فرمائی اور فرمایا کیا معاملہ ہے کہ لوگ اس اس طرح سے کہہ رہے ہیں حالانکہ میں نماز بھی ادا کرتا ہوں' سوتا بھی ہوں' روزے بھی رکھتا ہوں اور روزے چھوڑتا بھی ہوں اور نکاح بھی کرتا ہوں پس جو کوئی میری سنت سے کنارہ کشی کرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۶۱۶: باب مَعُوْنَةِ اللّٰهِ النَّاكِحَ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ

باب: جو کوئی گناہ سے محفوظ رہنے کے لئے نکاح کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی مدد فرماتے ہیں

۳۲۲۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۲۲۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کی امداد کرنا اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ

ﷺ قَالَ ثَلاَثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَوْنُهُمُ الْمُكَاتَبُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ.

واجب کر لیا ہے: ① وہ مکاتب جو بدلِ کتابت ادا کرنا چاہتا ہو ② وہ نکاح کرنے والا شخص جو کہ اس مقصد سے نکاح کرے کہ میں گناہ سے بچوں گا ③ اور راہ خدا میں جہاد کرنے والا شخص۔

۱۶۱۷: باب نِكَاحُ الْاَبْكَارِ

باب: کنواری لڑکیوں سے نکاح سے متعلق احادیث رسول ﷺ

۳۲۲۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجْتُ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ یَاجَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَیِّبًا فَقُلْتُ ثَیِّبًا قَالَ فَهَلاَّ بِكْرًا تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ.

۳۲۲۴: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نکاح کیا اور خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے نکاح کر لیا ہے اے جابر! میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: بیوہ خاتون سے (نکاح کیا ہے) یا کنواری لڑکی سے؟ میں نے عرض کیا کہ بیوہ خاتون سے۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے کنواری لڑکی سے کس وجہ سے شادی نہیں کی کہ وہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے کھیلتے۔

۳۲۲۵: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ وَهُوَ ابْنُ حَبِیْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِیَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَا جَابِرُ هَلْ اَصَبْتَ امْرَاَةً بَعْدِیْ قُلْتُ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبِكْرًا اَمْ اَیِّمًا قُلْتُ اَیِّمًا قَالَ فَهَلاَّ بِكْرًا تُلاَعِبُهَا.

۳۲۲۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو فرمایا: اے جابر رضی اللہ عنہ! کیا تم ہمارے بعد بیوی والے ہو گئے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کنواری سے شادی کی یا بیوہ عورت سے؟ میں نے عرض کیا بیوہ سے۔ آپؐ نے فرمایا: کنواری سے کیوں نہیں کی جو تم سے کھیلتی۔

۱۶۱۸: باب تَزَوُّجُ الْمَرْاَةِ مِثْلَهَا فِی السِّنِّ

باب: عورت کا اُس کے ہم عمر سے نکاح کرنا

۳۲۲۶: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ خَطَبَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا صَغِیْرَةٌ فَخَطَبَهَا عَلِیٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ.

۳۲۲۶: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنے کے لئے پیغام (یعنی رشتہ بھیجا) تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی وہ چھوٹی ہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا تو آپ ﷺ نے ان سے نکاح کر دیا۔

۱۶۱۹: باب تَزَوَّجَ الْمَوْلٰی الْعَرَبِیَّةَ

باب: غلام کا آزاد عورت سے نکاح

۳۲۲۷: اَخْبَرَنَا كَثِیْرُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ

۳۲۲۷: حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن

حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ طَلَّقَ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فِيْ اِمَارَةِ مَرْوَانَ ابْنَةَ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَاُمُّهَا بِنْتُ قَيْسٍ الْبَتَّةَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ تَاْمُرُهَا بِالْاِنْتِقَالِ مِنْ بَيْتِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمِعَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ فَاَرْسَلَ اِلَى ابْنَةِ سَعِيْدٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى مَسْكَنِهَا وَسَاَلَهَا مَا حَمَلَهَا عَلَى الْاِنْتِقَالِ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَعْتَدَّ فِيْ مَسْكَنِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُخْبِرُهُ اَنَّ خَالَتَهَا اَمَرَتْهَا بِذٰلِكَ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ اَبِيْ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ فَلَمَّا اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ وَاَرْسَلَ اِلَيْهَا بِتَطْلِيْقَةٍ هِيَ بَقِيَّةُ طَلَاقِهَا وَاَمَرَ لَهَا الْحٰرِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ بِنَفَقَتِهَا فَاَرْسَلَتْ زَعَمَتْ اِلَى الْحٰرِثِ وَعَيَّاشٍ تَسْاَلُهُمَا الَّذِيْ اَمَرَ لَهَا بِهٖ زَوْجُهَا فَقَالَا وَاللّٰهِ مَالَهَا عِنْدَنَا نَفَقَةٌ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ حَامِلًا وَمَا لَهَا اَنْ تَكُوْنَ فِيْ مَسْكَنِنَا اِلَّا بِاِذْنِنَا فَزَعَمَتْ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَصَدَّقَهُمَا قَالَتْ فَاطِمَةُ فَاَيْنَ اَنْتَقِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ انْتَقِلِيْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْاَعْمَى الَّذِيْ سَمَّاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَاعْتَدَدْتُّ عِنْدَهٗ وَكَانَ رَجُلًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهٗ فَكُنْتُ اَضَعُ ثِيَابِيْ عِنْدَهٗ حَتّٰى اَنْكَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا مَرْوَانُ وَقَالَ لَمْ اَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَحَدٍ قَبْلَكِ وَسَاٰخُذُ بِالْقَضِيَّةِ

عمرو بن عثمانؓ نے جوانی ہی میں سعید بن زید کی لڑکی جن کی والدہ قیس کی لڑکی ہیں کو تین طلاقیں دے دیں یہ مروان کے امیر ہونے کے زمانہ کی بات ہے اس پر ان کی خالہ فاطمہ بنت قیس نے ان کو حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے گھر سے منتقل ہو جانے کا حکم دیا۔ جب مروان کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے ان کو حکم فرمایا کہ اپنے مکان واپس چلے جائیں اور اس جگہ رہیں اور دریافت کیا کہ ان کی عدت پوری ہونے سے قبل وہ گھر چھوڑ جانے کی کیا وجہ تھی؟ انہوں نے کہلوایا کہ میری خالہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے مجھے اس بات کا حکم دیا تھا تو حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں حضرت ابوعمرو بن حفص کے نکاح میں تھی چنانچہ جس وقت رسول کریمؐ نے علیؓ کو یمن کا امیر مقرر کیا تو ابوعمرو بھی انکے ساتھ چلے گئے اور جاتے ہوئے مجھے دو طلاق بھی بھیج دی جو تین میں سے بچ گئی تھی پھر حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو مجھ کو نفقہ دینے کا کہلا بھیجا میں نے ان دونوں سے دریافت کرایا۔ ابوعمرو نے میرے بارے میں کیا کہا ہے؟ تو کہنے لگے خدا کی قسم اس کو خرچ تو ایسی صورت میں ملے گا کہ وہ خاتون حمل سے ہو اور وہ ہمارے مکان میں ہماری بغیر اجازت نہیں رہ سکتی۔ پھر میں رسول کریمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور واقعہ عرض کیا تو آپؐ نے بھی ان دونوں کی بات کی تصدیق کی اس پر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کہاں منتقل ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: ابن مکتومؓ کے ہاں منتقل ہو جاؤ' جو نابینا ہیں اور جن کا تذکرہ اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں کیا ہے۔ فاطمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے انکے یہاں عدت مکمل کی اور میں اپنے کپڑے اتار دیا کرتی تھی اسلئے کہ وہ دیکھ نہیں سکتے تھے (اُتارنے سے مراد اوپر کے کپڑے چادر وغیرہ ہیں نہ کہ بالکل برہنہ ہونا) یہاں تک کہ رسول کریمؐ نے انکا نکاح اُسامہ بن زیدؓ سے فرما دیا لیکن مروان نے انکی اس حدیث شریف پر نکیر نہیں فرمائی اس وجہ سے میں تو اس پر عمل کروں گا جس پر کہ لوگوں کو میں نے عمل کرتے

الَّتِیْ وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا مُخْتَصَرٌ.

ہوئے دیکھا ہے یہ روایت اختصار اور خلاصہ کے ساتھ نقل ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے نکاح سے متعلق مذکور ہے واضح رہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا عربی نسل کی خاتون تھیں اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ایک غلام کے لڑکے تھے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا نکاح فرما دیا اور ان دونوں کو رشتہ ازواج میں منسلک فرما دیا۔

٣٢٢٨: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ ابْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَبَنّٰى سَالِمًا وَاَنْكَحَهُ ابْنَةَ اَخِيْهِ هِنْدًا بُنْتَ الْوَلِيْدِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَهُوَ مَوْلًى لِاِمْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَمَا تَبَنّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنّٰى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ ابْنَهُ فَوَرِثَ مِنْ مِيْرَاثِهِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ: ﴿ذٰلِكَ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اٰبَاءَ هُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ﴾ فَمَنْ لَّمْ يُعْلَمْ لَهٗ اَبٌ كَانَ مَوْلًى وَاَخًا فِي الدِّيْنِ مُخْتَصَرٌ.

٣٢٢٨: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ (بدری صحابی) نے سالم کو اپنا بیٹا بنایا اور اُن کا نکاح اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ سے کیا حالانکہ سالم ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی زید کو اپنا بیٹا بنایا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ متبنّیٰ کو لوگ اُسی کا بیٹا کہہ کر پکارتے اور اُسے اُس کی میراث میں سے حصہ دیتے۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے آیت نازل فرمائی: اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ یعنی: ''تم انہیں ان کے باپوں کی طرف منسوب کیا کرو یہی اللہ کے نزدیک انصاف کی بات ہے اور اگر تم ان کے باپوں کو نہ جانتے ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں'' الغرض جس کے باپ کے متعلق علم نہ ہو تو وہ دینی بھائی اور دوست ہے۔ یہ حدیث یہاں مختصراً نقل کی گئی ہے۔

٣٢٢٩: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ قَالَ يَحْيٰى يَعْنِی ابْنَ سَعِيْدٍ وَاَخْبَرَنِی ابْنُ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ وَاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَبَنّٰى سَالِمًا وَهُوَ مَوْلًى لِاِمْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَمَا تَبَنّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَاَنْكَحَ اَبُوْحُذَيْفَةَ بْنُ

٣٢٢٩: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عتبہ بن ربیعہ ان حضرات میں سے تھے کہ جن حضرات نے غزوۂ بدر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت فرمائی انہوں نے بھی ایک انصاری خاتون کے غلام سالم کو اپنا بیٹا بنالیا تھا جس طریقہ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا بیٹا بنالیا تھا۔ پھر حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سالم کا نکاح اپنی بھتیجی ہند بنت ولید کے ہمراہ فرما دیا جو کہ پہلے ہجرت کرنے والی خواتین میں سے تھیں اور اس

عُتْبَةَ سَالِمًا اِبْنَةَ اَخِيْهِ هِنْدَ ابْنَةَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَكَانَتْ هِنْدٌ بِنْتُ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِنْ اَفْضَلِ اَيَامٰى قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ﴾ رُدَّكُلُّ اَحَدٍ يَنْتَمِيْ مِنْ اُولٰئِكَ اِلٰى اَبِيْهِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ يُعْلَمُ اَبُوْهُ رُدَّ اِلٰى مَوَالِيْهِ.

وقت قریش کی تمام بیوہ خواتین سے افضل تھیں چنانچہ جس وقت اللہ عزوجل نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ تو ہر ایک مُنہ بولے بیٹے کو اس کے والد کی طرف منسوب کیا جانے لگا اور اگر کسی کے والد کا علم نہ ہوتا تو اس کے مولاؤں کی جانب اس کا نسب منسوب کیا جاتا۔

۱۶۲۰: باب اَلْحَسَبُ

باب: حسب سے متعلق فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۲۳۰: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَابَ اَهْلِ الدُّنْيَا الَّذِيْ يَذْهَبُوْنَ اِلَيْهِ الْمَالُ.

۳۲۳۰: حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں دنیا داروں کا حسب جس کے پیچھے وہ لوگ دوڑتے ہیں مال دولت ہے۔

۱۶۲۱: باب عَلٰى مَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ

باب: عورت سے کس وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے متعلق حدیث

۳۲۳۱: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تَلَاعِبُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ لِيْ اَخَوَاتٌ فَخَشِيْتُ اَنْ تَدْخُلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَاكَ اِذًا اَنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَمَا لِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ.

۳۲۳۱: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے دورِ نبویؐ میں ایک خاتون سے نکاح کیا پھر آپؐ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ اے جابر! کیا تم نکاح کر چکے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں' آپؐ نے فرمایا: کسی کنواری سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے کہا بیوہ سے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم نے کس وجہ سے کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی وہ تم سے کھیلتی۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری بہنیں ہیں میں نے خیال کیا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ میرے اور میری بہنوں کے درمیان حائل ہو جائے۔ آپؐ نے فرمایا: اگر یہ معاملہ ہے تو تم نے اچھا کیا پھر فرمایا: عورت سے اسکے دین' اُسکی دولت اور اسکے حسن و جمال کی وجہ سے شادی کی جاتی ہے تم کو چاہیے کہ تم کسی دین دار خاتون کو اختیار کرو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہو جائیں۔

نکاح کیسی خاتون سے کیا جائے؟

مذکورہ بالا حدیث شریف میں نکاح سے متعلق بنیادی ہدایات مذکور ہیں۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ نکاح' عقل مند' ذہین' دیندار خاتون سے کرنا چاہیے اگر تم اس طرح کرو گے تو تم حسد کرنے والے لوگ تمہارے بارے میں کہیں گے کہ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہو جائیں یعنی مٹی میں تمہارے ہاتھ مل جائیں اس حدیث شریف کا مفہوم یہ ہے کہ تم اگر اس پر عمل نہیں کرو گے تو تمہارے ہاتھ مٹی میں مل جائیں یعنی تم کو بھلائی اور خیر نصیب نہ ہو اور اس طرح کے جملے اردو میں بھی محاورہ میں دعا اور بددعا کے طور سے استعمال ہوتے ہیں۔

۱۶۲۲: باب كَرَاهِيَةُ تَزْوِيجِ الْعَقِيمِ

باب: بانجھ خاتون سے شادی کے مکروہ ہونے سے متعلق

۳۲۳۲: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ اَصَبْتُ امْرَاَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَّمَنْصِبٍ اِلَّا اَنَّهَا لَا تَلِدُ اَفَاَتَزَوَّجُهَا فَنَهَاهُ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَنَهَاهُ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَلُوْدَ الْوَدُوْدَ فَاِنِّىْ مُكَاثِرٌ بِكُمْ.

۳۲۳۲: حضرت معقل بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو ایک حسب و نسب والی خاتون ملی ہے لیکن وہ عورت بانجھ ہے کیا میں اس سے نکاح کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے اس سے شادی کرنے کو منع فرما دیا پھر دوسرا شخص حاضر ہوا تو اس کو بھی منع فرما دیا پھر تیسرا آدمی حاضر ہوا تو اس کو بھی منع فرما دیا اور فرمایا کہ تم ایسی خواتین سے نکاح کرو کہ جو اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں اور مرد (یعنی شوہر سے) محبت کرنے والی ہوں اسلئے کہ میں تم سے امت کو بڑھاؤں گا۔

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ...... ! دورِ حاضر میں تو اغیار نے زیادہ اور اپنوں نے کم کم' اس بیماری کو عام کرنے کیلئے تمام کوششیں بروئے کار لا چھوڑی ہیں کہ بچے کم ہوں' زیادہ نہ ہوں اور نبی کریم ﷺ نے بانجھ خاتون سے کئی صحابہ کو نکاح کی ممانعت فرمائی اور کہا کہ ایسی خاتون سے شادی ہو کہ اس سے بچے زیادہ پیدا ہوتے ہیں' میں قیامت کے دن اپنی امت کے زیادہ ہونے پر فخر کروں گا۔ اس سے وہ بدنصیب لوگ جو کہ یہود و نصاریٰ کی اس سازش کہ ''کم بچے خوشحال گھرانہ'' کے سلوگن کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے اپنی صلاحیتیں لگا کر خدا و رسول (ﷺ) کی ناراضگی مول لے کر اپنا ہر طرح کا نقصان کر رہے ہیں' اس پر سب کو توبہ کرنی چاہیے اور فوری طور پر ایسی لغو دوائیوں (احتیاطیوں) وغیرہ کو ترک کر دینا چاہیے (جبکہ خاتون کو کوئی جسمانی بیماری بھی لاحق نہ ہو)۔

(جامی)

۱۶۲۳: باب تَزْوِيْجُ الزَّانِيَةِ

۳۲۲۳: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ مَرْثَدَ بْنَ اَبِیْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَكَانَ رَجُلًا شَدِيْدًا وَكَانَ يَحْمِلُ الْاُسَارٰی مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَدَعَوْتُ رَجُلًا لِّاَحْمِلَهٗ وَ كَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيْقَتَهٗ خَرَجَتْ فَرَأَتْ سَوَادِیْ فِیْ ظِلِّ الْحَائِطِ فَقَالَتْ مَنْ هٰذَا مَرْثَدٌ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا يَا مَرْثَدُ انْطَلِقِ اللَّيْلَةَ فَبِتْ عِنْدَنَا فِی الرَّحْلِ قُلْتُ يَا عَنَاقُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الزِّنَا قَالَتْ يَا اَهْلَ الْخِيَامِ هٰذَا الدُّلْدُلُ هٰذَا الَّذِیْ يَحْمِلُ اُسَرَاءَ كُمْ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ فَطَلَبَنِیْ ثَمَانِيَةٌ فَجَاؤُا حَتّٰى قَامُوْا عَلٰى رَاْسِیْ فَبَالُوْا فَطَارَ بَوْلُهُمْ عَلَیَّ وَاَعْمَاهُمُ اللّٰهُ عَنِّیْ فَجِئْتُ اِلٰى صَاحِبِیْ فَحَمَلْتُهٗ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ بِهٖ اِلَى الْاَرَاكِ فَكَكْتُ عَنْهُ كَبْلَهٗ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْكِحُ عَنَاقَ فَسَكَتَ عَنِّیْ فَنَزَلَتْ: ﴿ وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ﴾ [النور : ۳] فَدَعَانِیْ فَقَرَأَهَا عَلَیَّ وَقَالَ لَا تَنْكِحْهَا.

باب: زانیہ سے نکاح

۳۲۲۳: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل فرماتے ہیں مرثد بن ابی مرثد ایک قوت والے شخص تھے جو کہ قیدیوں کو مکّہ معظمہ سے مدینہ منورہ لایا کرتے تھے وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو لے جانے کیلئے بلایا وہاں پر مکّہ مکرمہ میں عناق نام کی ایک زنا کار عورت تھی جو انکی دوست تھی جس وقت وہ عورت نکلی تو اس نے دیوار پر میرا سایہ دیکھا اور کہنے لگی کہ کون شخص ہے؟ مرثد! اے مرثد! خوش آمدید آ جاؤ۔ تم آج کی رات ہمارے پاس قیام کرو۔ میں نے عرض کیا: اے عناق' رسول کریمؐ نے زنا حرام قرار دیا ہے۔ اس بات پر وہ (خفا ہو کر اُونچا) کہنے لگی: اے خیمہ والو یہ وہ دُلدل ہے جو تم لوگوں کے قیدیوں کو مکّہ سے مدینہ لے جاتا ہے چنانچہ میں عندمہ (پہاڑ) کی جانب دوڑا اور میرے پیچھے آٹھ آدمی دوڑے وہ لوگ آئے اور یہاں تک کہ انہوں نے میرے سر پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا جس کے قطرات اڑ کر میرے اوپر پڑے۔ لیکن اللہ نے ان کو مجھ کو دیکھنے سے اندھا کر دیا پھر میں اپنے ساتھی کے پاس پہنچا اور اس کو اٹھا کر روانہ کر دیا۔ جس وقت ہم لوگ مقام اراف پہنچے تو میں نے اس کی قید کھول ڈالی۔ پھر میں رسول کریمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں عناق نام کی خاتون سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن نبیؐ نے خاموشی اختیار فرمائی یہاں تک کہ آیت: الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا...... نازل ہوئی یعنی زنا کار عورت سے وہی شخص شادی کر سکتا ہے جو کہ خود زنا کرنے والا ہو یا پھر مشرک ہو۔ اسکے بعد آپؐ نے مجھ کو بلا کر یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا: تم اس عورت سے شادی نہ کرو۔

زنا کار عورت سے شادی:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں کسی مصلحت کی وجہ سے زنا کار عورت سے شادی کرنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے مسئلہ یہ ہے کہ زنا کار عورت سے شادی درست ہے لیکن اس میں تفصیل یہ ہے کہ زنا کار عورت اگر حاملہ ہے اور حمل اس شخص کا ہے جو کہ

اس عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے تو اس صورت میں اس نکاح کرنے والے شخص کا' اس عورت سے نکاح کر کے صحبت وغیرہ کرنا درست ہے اور اگر حمل' نکاح کرنے والے شخص کا نہیں ہے تو اس صورت میں اس نکاح کرنے والے کا نکاح تو درست ہو جائے گا لیکن اس غیر زانی کا' اس عورت سے صحبت کرنا درست نہ ہوگا تا کہ نسب بچہ کا محفوظ رہ سکے۔ فتاوی عالمگیری میں اس مسئلہ کی فقہی تفصیل مذکور ہے۔

۳۲۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ هٰرُوْنُ بْنِ رِئَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَعَبْدِالْكَرِيْمِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَبْدُ الْكَرِيْمِ يَرْفَعُهُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰرُوْنُ لَمْ يَرْفَعْهُ قَالَا جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِىْ امْرَاَةً هِىَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَىَّ وَهِىَ لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ قَالَ طَلِّقْهَا قَالَ لَا اَصْبِرُ عَنْهَا قَالَ اسْتَمْتِعْ بِهَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ وَعَبْدُ الْكَرِيْمِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَهٰرُوْنُ بْنُ رِئَابٍ اَثْبَتُ مِنْهُ وَقَدْ اَرْسَلَ الْحَدِيْثَ وَهٰرُوْنُ ثِقَةٌ وَ حَدِيْثُهُ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْكَرِيْمِ.

۳۲۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک خاتون ہے جو کہ مجھ کو میرے نزدیکی تمام لوگوں سے زیادہ محبوب اور عزیز ہے لیکن اس میں یہ عیب ہے کہ وہ کسی چھونے والے کے ہاتھ (یعنی کسی کو اس سے زنا کرنے) کو منع نہیں کرتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو طلاق دے دو اس شخص نے عرض کیا: میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اس سے نفع حاصل کرتے رہو۔

زنا کار بیوی کو طلاق:

مطلب یہ ہے کہ اچھا یہ ہے کہ تم ایسی زنا کار عورت کو نکاح میں نہ رکھو لیکن اگر کوئی مجبوری ہے تو نکاح میں رکھ سکتے ہو البتہ اس کی اصلاح کی کوشش کرتے رہو' مسئلہ یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ بیوی سے زنا کی حرکت صادر ہو جائے تو اس کو طلاق دینا واجب ہے اور لازم نہیں ہے لیکن اگر طلاق دے دے تو گناہ گار نہ ہوگا۔ فتاویٰ شامی میں ہے: ''لا يجب على الرجل تطليق الفاجره'' لیکن اس کی اصلاح کی کوشش ضروری ہے لیکن اگر اس کی اصلاح کی اُمید نہ ہو تو طلاق دے دینا چاہیے۔

۱۶۲۴: باب كَرَاهِيَةُ تَزْوِيْجِ الزُّنَاةِ

باب: زنا کار عورتوں سے شادی کرنا مکروہ ہے

۳۲۳۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِاَرْبَعَةٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفُرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ.

۳۲۳۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے' وہ نبیؐ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال دولت کی وجہ سے اس کے حسن کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے اور تم لوگ دین دار خاتون سے نکاح کرنا اختیار کرو (اور محاورۃً فرمایا) تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

۱۶۲۵: باب اَیُّ النِّسَآءِ خَیْرٌ

(نکاح کے واسطے) بہترین خواتین کونسی ہیں؟

۳۲۳۶: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ النِّسَاءِ خَیْرٌ قَالَ الَّتِیْ تَسُرُّهُ اِذَا نَظَرَ وَتُطِیْعُهُ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا یَکْرَهُ.

۳۲۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ بہترین عورت کونسی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ خاتون کہ اس کا خاوند جب اس کو دیکھے تو وہ اس کو خوش کر دے اور جس وقت وہ حکم دے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے اور اپنے نفس اور دولت میں اُسکی رائے کے خلاف نہ کرے۔

۱۶۲۶: باب اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ

باب: نیک خاتون سے متعلق

۳۲۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَیْوَةُ وَذَکَرَ آخَرَ اَنْبَاَنَا شُرَحْبِیْلُ بْنُ شَرِیْكٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیَّ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا کُلَّهَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ.

۳۲۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا پوری کی پوری مال و متاع ہے اور دنیا کی بہترین اور زیادہ نفع بخش شے نیک عورت ہے۔

۱۶۲۷: باب اَلْمَرْاَةُ الْغَیْرٰی

باب: زیادہ غیرت مند عورت

۳۲۳۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَتَزَوَّجُ مِنْ نِّسَاءِ الْاَنْصَارِ قَالَ اِنَّ فِیْهِمْ لَغَیْرَةً شَدِیْدَةً.

۳۲۳۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم انصاری خواتین سے کس وجہ سے نکاح نہیں فرماتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں بہت زیادہ شرم و غیرت ہوتی ہے۔

۱۶۲۸: باب اِبَاحَةُ النَّظَرِ قَبْلَ التَّزْوِیْجِ

باب: شادی سے قبل عورت کو دیکھنا کیسا ہے؟

۳۲۳۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ وَهُوَ ابْنُ کَیْسَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَجُلٌ اِمْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ نَظَرْتَ اِلَیْهَا قَالَ لَا فَاَمَرَهُ اَنْ یَنْظُرَ اِلَیْهَا.

۳۲۳۹: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں ایک آدمی نے ایک انصاری خاتون سے رشتہ کیا تو رسول کریمؐ نے دریافت فرمایا کیا تم نے اس کو دیکھا ہے؟ اُس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم اس کو دیکھ لو یہ (چیز) تمہاری محبت و اُلفت کو زیادہ مضبوط کر دے گی یعنی تم سے زیادہ محبت کرے گی۔

۳۲۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ اَبِیْ رِزْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ

۳۲۴۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مَیں نے ایک خاتون کو پیغامِ نکاح بھجوایا۔

بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَأَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ اَنَظَرْتَ اِلَيْهَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے اُس کو دیکھا ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (شادی سے قبل) اُسے دیکھ لو۔ اِس سے تمہاری محبت زیادہ بڑھ جائے گی۔

۱۶۲۹: باب اَلتَّزْوِيْجُ فِيْ شَوَّالٍ

باب: شوال میں نکاح کرنا

۳۲۴۱: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ شَوَّالٍ وَ اُدْخِلْتُ عَلَيْهِ فِيْ شَوَّالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُحِبُّ اَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَ هَا فِيْ شَوَّالٍ فَاَيُّ نِسَائِهٖ كَانَتْ اَحْظٰى عِنْدَهٗ مِنِّيْ.

۳۲۴۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ ماہ شوال میں نکاح فرمایا اور وہ ماہ شوال ہی میں رخصت ہوکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ محبوب تھا کہ لوگ ماہ شوال میں اپنی بیویوں کے پاس جائیں اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مجھ سے زیادہ صاحب قسمت کون خاتون ہوسکتی ہے۔

۱۶۳۰: باب اَلْخِطْبَةُ فِي النِّكَاحِ

باب: نکاح کے لیے پیغام بھیجنا

۳۲۴۲: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ ڔالْمُعَلِّمُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرُ ابْنُ شَرَاحِيْلَ الشَّعْبِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ قَالَتْ خَطَبَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَوْلَاهُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَدْ كُنْتُ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّنِيْ فَلْيُحِبَّ اُسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَمْرِيْ بِيَدِكَ فَاَنْكِحْنِيْ مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْطَلِقِيْ اِلٰى اُمِّ شَرِيْكٍ وَ اُمُّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا امْرَاَةٌ غَنِيَّةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَظِيْمَةُ النَّفَقَةِ فِيْ

۳۲۴۲: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس جو کہ پہلی ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسول کریمؐ کے صحابہؓ میں سے عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے مجھ کو پیغام نکاح بھیجا۔ اسی طریقہ سے رسول کریمؐ نے اپنے غلام حضرت اُسامہ بن زیدؓ کیلئے مجھ کو پیغام بھیجا۔ میں نے سنا تھا کہ آپؐ فرماتے ہیں جو کوئی مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اُسامہؓ سے بھی محبت کرے چنانچہ جس وقت رسول کریمؐ نے مجھ سے گفتگو فرمائی تو میں نے عرض کیا کہ میرا معاملہ آپؐ کے ہاتھ میں ہے آپؐ جس سے دل چاہے میرا نکاح فرما دیں۔ پھر فرمایا تم (حضرت) اُمّ شریک کے پاس جاؤ وہ ایک انصاری دولت مند خاتون ہیں یعنی اہل مدینہ میں سے وہ بہت زیادہ راہ خدا میں مال دار اور خرچ کرنے والی خاتون ہیں اور ان کے یہاں بہت زیادہ مہمانوں کی آمد و رفت ہے۔ اس پر قیس کی لڑکی فاطمہ نے کہا کہ میں اسی طرح سے کرتی ہوں یعنی میں اُمّ شریک کے گھر جا کر رہتی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرو اس لیے کہ اُمّ شریک کے

سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ یَنْزِلُ عَلَیْهَا الضَّیْفَانُ فَقُلْتُ سَاَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلِیْ فَاِنَّ اُمَّ شَرِیْكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا كَثِیْرَةُ الضَّیْفَانِ فَاِنِّیْ اَكْرَهُ اَنْ یَسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ اَوْ یَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَیْكِ فَیَرَی الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِیْنَ وَلٰكِنِ انْتَقِلِیْ اِلَی ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ فِهْرٍ فَانْتَقَلْتُ اِلَیْهِ مُخْتَصَرٌ.

گھر میں بہت زیادہ مہمان آتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ تمہارا دوپٹہ ہٹ جائے یا پنڈلیوں پر سے کپڑا ہٹ جائے۔ پھر لوگ تم کو ننگی حالت میں دیکھ لیں گے تو تم کو برا معلوم ہوگا اپنے چچا زاد بھائی عبداللہ بن عمرو بن اُمّ مکتوم کے پاس جانا مناسب ہے اور وہ شخص قبیلہ بنوفہر کا شخص ہے۔ فاطمہ نقل کرتی ہیں کہ میں ان کے پاس جا رہی ہوں اور اس حدیث شریف کو مختصر کر کے نقل کیا گیا ہے یعنی فاطمہ نے اپنے رہنے کی حالت کو اس حدیث شریف میں نقل نہیں کیا اور دوسری حدیث شریف میں بیان کیا ہے۔

۱۶۳۱: باب اَلنَّهْیُ اَنْ یَّخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ

باب: پیغام پر پیغام بھیجنے کی ممانعت کا بیان

۳۲۴۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰی خِطْبَةِ بَعْضٍ.

۳۲۴۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ کسی دوسرے کے رشتہ پر رشتہ نہ بھیجا کرو۔

۳۲۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّسَعِیْدُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ لَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَلَا یَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا یَخْطُبْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ وَلَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِیَٔ مَا فِیْ اِنَائِهَا.

۳۲۴۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: تم خریدار کو دھوکہ دینے کے لئے کسی چیز کی قیمت نہ بڑھایا کرو اور کوئی مقیم شخص کسی مسافر شخص کا مال فروخت نہ کرے اور کوئی مسلمان شخص اپنے مسلمان بھائی کی بکری نہ فروخت کرے اور رشتہ نہ بھیجے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے رشتہ بھیجنے کے بعد (منگنی پر منگنی نہ کرے) اور نہ اپنی مسلمان بہن (سوکن) کیلئے طلاق کی خواہش کرے تا کہ اُلٹ دووہ شے جو کہ اسکے برتن میں ہے۔

۳۲۴۵: اَخْبَرَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَالْحَارِثُ ابْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰی بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ.

۳۲۴۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح کا پیغام نہ بھیجے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر یہاں تک کہ نکاح کرے وہ یا چھوڑ دے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف ۳۲۴۲ میں جو فرمایا گیا ہے جو چیز اس کے برتن میں ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی مسلمان خاتون مسلمان ہو کر دوسری مسلمان خاتون کے لئے یہ خیال نہ کرے کہ اگر اس کو طلاق مل جائے گی تو میں اس کے

شوہر کے ساتھ سکون سے زندگی گذارلوں گی اور میری سوکن کا جوحق ہے وہ بھی مجھ کو مل جائے گا اس لیے کہ ہر ایک انسان کا حق اور حصہ اس کے ساتھ ہے وہ کسی دوسرے انسان کو حاصل نہیں ہوسکتا۔ پھر بلاوجہ دوسری عورت کے لئے طلاق کی آرزو کرنا لا حاصل اور گناہ ہے۔

۳۲۴۶: اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَنْکِحَ اَوْ یَتْرُكَ.

۳۲۴۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام نہ بھیجے کوئی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے پیغام پر یہاں تک کہ نکاح کر لے یا وہ چھوڑ دے۔

۳۲۴۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ.

۳۲۴۷: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: نکاح کا پیغام نہ بھیجے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر یہاں تک کہ نکاح کرے وہ یا چھوڑ دے۔

۱۶۳۲: باب خِطْبَةُ الرَّجُلِ اِذَا تَرَكَ الْخَاطِبُ اَوْ اَذِنَ لَهٗ

باب: رشتہ بھیجنے والے کی اجازت سے یا اس کے چھوڑنے کے بعد رشتہ بھیجنا

۳۲۴۸: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ سَمِعْتُ نَافِعًا یُّحَدِّثُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یَّبِیْعَ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَلَا یَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ الرَّجُلِ حَتّٰی یَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهٗ اَوْ یَاْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ.

۳۲۴۸: حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی تاجر آدمی کسی دوسرے تاجر کو کوئی چیز فروخت کرنے کے وقت خریدار کو اپنی چیز کی طرف بلائے' نیز آپ ﷺ نے کسی دوسرے کے پیغام نکاح کے بعد پیغام بھیجنے کی ممانعت فرمادی لیکن اگر وہ شخص چھوڑ دے یا وہ اس کو نکاح کا رشتہ بھیجنے کی اجازت دیدے تو کسی قسم کا حرج نہیں۔

۳۲۴۹: اَخْبَرَنِیْ حَاجِبُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَیَزِیْدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَیْطٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمَا سَاَلَا فَاطِمَةَ بِنْتَ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنْ اَمْرِهَا فَقَالَتْ طَلَّقَنِیْ زَوْجِیْ ثَلَاثًا فَکَانَ یَرْزُقُنِیْ طَعَامًا فِیْهِ شَیْءٌ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَئِنْ کَانَتْ لِیَ النَّفَقَةُ

۳۲۴۹: حضرت فاطمہ بنت قیسؓ اپنے بارے میں بیان فرماتی ہیں کہ میرے شوہر نے مجھ کو تین طلاقیں دے دیں تو نفقہ وغیرہ کے طور سے صحیح غلہ نہیں دیا میں کہنے لگی کہ خدا کی قسم اگر میری رہائش اور نان ونفقہ ان پر لازم ہے تو میں یقینی طور سے ان سے وصول کروں گی اور یہ روم کا اناج اور غلہ نہیں لوں گی اس پر میرے شوہر کے وکیل کہنے لگے کہ ان کے ذمہ نہ تو تمہاری رہائش لازم ہے اور نہ خرچہ۔ چنانچہ میں رسول کریمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا تو آپؐ نے بھی ارشادفرمایا کہ تمہارا خرچہ اور رہائش کا نظم اس کے

وَالسُّکْنٰی لَاَطْلُبَنَّهَا وَلَا اَقْبَلُ هٰذَا فَقَالَ الْوَكِيْلُ لَيْسَ لَكِ سُكْنٰی وَلَا نَفَقَةٌ قَالَتْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ سُكْنٰی وَلَا نَفَقَةٌ فَاعْتَدِّىْ عِنْدَ فُلَانَةَ قَالَتْ وَكَانَ يَاْتِيْهَا اَصْحَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اعْتَدِّىْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاِنَّهٗ اَعْمٰى فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِيْنِىْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ اٰذَنْتُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ خَطَبَكِ فَقُلْتُ مُعَاوِيَةُ وَرَجُلٌ اٰخَرُ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَاِنَّهٗ غُلَامٌ مِّنْ غِلْمَانِ قُرَيْشٍ لَا شَيْءَ لَهٗ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاِنَّهٗ صَاحِبُ شَرٍّ لَا خَيْرَ فِيْهِ وَلٰكِنِ انْكِحِىْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ فَكَرِهْتُهٗ فَقَالَ لَهَا ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَكَحَتْهُ۔

لئے لازم نہیں۔ اس وجہ سے تم فلاں خاتون کے پاس اپنی عدت گذار لو۔ فاطمہؓ بیان کرتی ہیں کہ انکے پاس صحابہؓ کی کافی آمدورفت تھی اسلئے پھر آپؐ نے مجھے ابن مکتومؓ نابینا صحابیؓ کے پاس عدت گذارنے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ جس وقت عدت گذر جائے تو اطلاع دینا۔ فاطمہ ؓ فرماتی ہیں کہ جس وقت میں اپنی عدت مکمل کر چکی تو میں نے آپؐ کو اس کی اطلاع دی آپؐ نے دریافت فرمایا: تم کو کس نے نکاح کا پیغام بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا: معاویہؓ اور ایک دوسرے قریشی شخص نے۔ آپؐ نے فرمایا: جہاں تک کہ معاویہ کا تعلق ہے وہ تو قریش کے بچوں میں سے ایک بچہ ہے اس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے جبکہ دوسرا شخص یہ ہے اس سے خیر کی کوئی توقع نہیں ہے اس وجہ سے تم اس طریقہ سے کرو کہ تم اُسامہ بن زیدؓ سے شادی کر لو وہ ان کو ناپسند تھے۔ لیکن جس وقت رسول کریمؐ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تو انہوں نے ان سے ہی شادی کر لی۔

۱۶۳۳: باب اِذَا اسْتَشَارَتِ الْمَرْاَةُ رَجُلًا فِيْمَنْ يَّخْطُبُهَا هَلْ يُخْبِرُهَا بِمَا يَعْلَمُ

باب: اگر کوئی خاتون کسی مرد سے نکاح کا رشتہ بھیجنے والے کے بارے میں دریافت کرے تو اس کو بتلا دیا جائے

۳۲۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ اَبَاعَمْرِو بْنَ حَفْصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهٗ بِشَعِيْرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَاَمَرَهَا اَنْ

۳۲۵۰: حضرت فاطمہ بنت قیس فرماتی ہیں کہ ابوعمرو بن حفص نے انہیں طلاق بتہ دے دی تو وہ اس وقت حالت سفر میں تھے چنانچہ انہوں نے اپنے وکیل کو جو دے کر فاطمہ کو دینے کیلئے روانہ کیا جس وقت وہ لے کر پہنچا تو فاطمہؓ خفا ہو گئیں۔ وکیل نے عرض کیا کہ خدا کی قسم ہمارے ذمہ تمہارا کسی قسم کا کوئی حق نہیں ہے اس پر وہ رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں اور آپؐ سے اس کا تذکرہ کیا آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا خرچہ اس کے ذمہ نہیں ہے پھر حکم فرمایا کہ اُمّ شریکؓ کے گھر اپنی عدت مکمل کر لے لیکن پھر فرمایا اُمّ شریک کو تو ہمارے صحابہ کرامؓ (چاروں طرف سے) گھیرے رہتے ہیں۔ تم

تَعْتَدَّ فِی بَیْتِ اُمِّ شَرِیْكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَاَةٌ یَغْشَاهَا اَصْحَابِی فَاعْتَدِّی عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ اَعْمٰی تَضَعِیْنَ ثِیَابَكِ فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِیْنِی قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهٗ اَنَّ مُعَاوِیَةَ بْنَ اَبِی سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَاَبَاجَهْمٍ خَطَبَانِی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَّا اَبُوْجَهْمٍ فَلَا یَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ وَاَمَّا مُعَاوِیَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ وَلٰكِنِ انْكِحِی اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَكَرِهْتُهٗ ثُمَّ قَالَ انْكِحِی اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ فَنَكَحْتُهٗ فَجَعَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْهِ خَیْرًا وَاغْتَبَطْتُ بِهٖ.

ابن مکتومؓ کے یہاں عدت مکمل کرلو ہاں اگر اپنے کپڑے (اوپری چادر وغیرہ) بھی اتار دو گی تو جب بھی کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے۔ اس لیے کہ وہ ایک نابینا شخص ہے پھر جس وقت تمہاری عدت پوری ہو جائے تو تم مجھے اطلاع دینا۔ فرماتی ہیں کہ جس وقت میری عدت مکمل ہوئی تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا اور بتلایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ابوجہم نے مجھ کو نکاح کے پیغامات روانہ کیے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے تو وہ تو اس قسم کے شخص ہیں جو کہ اپنے کندھے سے لاٹھی نہیں اتارتے اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تو کچھ بھی موجود نہیں ہے۔ البتہ تم حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے شادی کرلو۔ چنانچہ میں نے ان سے نکاح کرلیا اور اس قدر بھلائی مجھ کو ملی کہ مجھ سے لوگ رشک کرنے لگے۔

۱۶۳۴: باب اِذَا اسْتَشَارَ رَجُلٌ رَجُلًا فِی الْمَرْاَةِ هَلْ یُخْبِرُهٗ بِمَا یَعْلَمُ

باب: اگر کوئی آدمی کسی دوسرے سے عورت کے متعلق مشورہ کرے؟

۳۲۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنِ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِیْدِ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ كَیْسَانَ عَنْ اَبِی حَازِمٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّی تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَقَالَ النَّبِیُّ اَلَا نَظَرْتَ اِلَیْهَا فَاِنَّ فِی اَعْیُنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَجَدْتُ هٰذَا الْحَدِیْثَ فِی مَوْضِعٍ آخَرَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ كَیْسَانَ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَ وَالصَّوَابُ اَبُوْهُرَیْرَةَ.

۳۲۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری شخص ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں ایک خاتون سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اس کو دیکھ لیا ہے کیونکہ انصار قبیلہ کے لوگوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔

خلاصة الباب ☆ مذکورہ حدیث شریف میں آنکھوں میں کچھ ہونے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی آنکھوں میں زردی یا نیلا پن ہوتا ہے۔

۳۲۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ كَیْسَانَ عَنْ اَبِی حَازِمٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَرَادَ اَنْ یَّتَزَوَّجَ امْرَاَةً فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اُنْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّ فِی اَعْیُنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا.

۳۲۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک خاتون سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کو دیکھ لو کیونکہ قبیلہ انصار کی خواتین میں کچھ ہوتا ہے۔

۱۶۳۵: باب عَرْضِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ عَلٰى مَنْ يَّرْضٰى

۳۲۵۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسٍ يَعْنِي ابْنَ حُذَافَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَقِيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَاَنْظُرُ فِيْ ذٰلِكَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَلَقِيْتُهُ فَقَالَ مَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَزَوَّجَ يَوْمِيْ هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ اَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ اَوْجَدَ مِنِّيْ عَلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَخَطَبَهَا اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَّ عَلَيَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ شَيْئًا اِلَّا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهَا وَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْتَرَكَهَا نَكَحْتُهَا۔

باب: اپنے پسندیدہ آدمی کے لئے اپنی لڑکی کو نکاح کے لئے پیش کرنا

۳۲۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے کہ حفصہ رضی اللہ عنہا صاحبزادی عمر رضی اللہ عنہ اپنے شوہر خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے بیوہ ہوگئیں۔ یہ صحابی غزوۂ بدر میں رسول کریمؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی۔ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میری ملاقات عثمان بن عفانؓ سے ہوگئی تو میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کے لئے پیش کیا اور کہا کہ اگر آپ کا دل چاہے تو میں حفصہ رضی اللہ عنہا کو آپ کے نکاح میں پیش کرسکتا ہوں۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ میں اس مسئلہ پر غور کروں گا پھر کچھ دن کے بعد میں نے دوسری مرتبہ ان سے ملاقات کی تو وہ فرمانے لگے کہ میں ان دونوں کا نکاح نہیں کرنا چاہتا۔ اس کے بعد میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ اگر آپ کا دل چاہے تو میں حفصہ کو آپ کے نکاح میں پیش کردوں لیکن انہوں نے کسی قسم کا جواب نہیں دیا۔ جس کی وجہ سے مجھ کو عثمانؓ کی گفتگو سے بھی زیادہ تکلیف ہوئی پھر چند دن کے بعد رسول کریمؐ نے حفصہؓ کیلئے نکاح کا رشتہ بھیجا تو میں نے ان کو آپؐ کے نکاح میں دے دیا پھر ابوبکرؓ نے مجھ سے ملاقات کی اور فرمایا: ہوسکتا ہے کہ جس وقت میں نے آپؐ کو کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا تو آپؐ کو تکلیف پہنچی ہو گی۔ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: اس کے علاوہ دوسری وجہ نہیں ہے کہ میں نے رسول کریمؐ کو ان کا تذکرہ فرماتے ہوئے سنا تھا اور میں رسول کریمؐ کا راز نہیں ظاہر کرسکتا چنانچہ اگر رسول کریمؐ ان سے نکاح نہ فرماتے تو میں ان سے نکاح کر لیتا۔

۱۶۳۶: باب عَرْضِ الْمَرْاَةِ نَفْسَهَا عَلٰى مَنْ تَرْضٰى

باب: کوئی خاتون جس سے شادی کرنا چاہے تو وہ خود اس سے (ہونے والے شوہر سے) کہہ سکتی ہے

۳۲۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ الْعَطَّارُ اَبُوْعَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِیَّ یَقُوْلُ کُنْتُ عِنْدَ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ فَقَالَ جَاءَ تِ امْرَأَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَیْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَكَ فِیَّ حَاجَةٌ.

۳۲۵۴: حضرت ثابت بنانی فرماتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کی لڑکی بھی ان کے پاس موجود تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک خاتون' خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری ضرورت ہے؟ یعنی اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری ضرورت ہےتو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے نکاح فرمائیں۔

۳۲۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَضَحِکَتِ ابْنَةُ اَنَسٍ فَقَالَتْ مَا کَانَ اَقَلَّ حَیَاءَ هَا فَقَالَ اَنَسٌ هِیَ خَیْرٌ مِّنْكِ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۳۲۵۵: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں انہوں نے بیان فرمایا کہ ایک خاتون نے خودکو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا اس پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے فرمایا کہ وہ تمہارے سے بہتر تھی اس نے خودکو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تھا۔

۱۶۳۷: باب صَلٰوةُ الْمَرْأَةِ اِذَا خُطِبَتْ وَاسْتِخَارَتُهَا رَبَّهَا

باب: اگر کسی خاتون کو پیغامِ نکاح دیا جائے تو وہ نماز پڑھے اور استخارہ کرے

۳۲۵۶: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَیْنَبَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِزَیْدٍ اِذْکُرْهَا عَلَیَّ قَالَ زَیْدٌ فَانْطَلَقْتُ فَقُلْتُ یَا زَیْنَبُ اَبْشِرِیْ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُكِ فَقَالَتْ مَا اَنَا بِصَانِعَةٍ شَیْئًا حَتّٰی اَسْتَامِرَ رَبِّیْ فَقَامَتْ اِلٰی مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِغَیْرِ اَمْرٍ.

۳۲۵۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی عدت مکمل ہوگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ ان کو میری جانب سے پیغام نکاح دو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ اے زینب رضی اللہ عنہا تمہارے واسطے ایک خوشخبری ہے وہ یہ کہ مجھ کو رسول کریمؐ نے تمہارے پاس اپنی جانب سے پیغام نکاح دے کر بھیجا ہے۔ وہ فرمانے لگ گئیں کہ میں ابھی کچھ نہیں کرونگی یہاں تک کہ میں اپنے پروردگار سے مشورہ (استخارہ) کرلوں پھر اپنی نماز ادا کرنے کھڑی ہوگئیں اور اسی وقت قرآن نازل ہوا چنانچہ رسول کریمؐ تشریف لائے اور آپؐ اجازت حاصل کیے بغیر اندر تشریف لے گئے۔

۳۲۵۷: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ یَحْیَی الصُّوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ طَهْمَانَ اَبُوْبَکْرٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ کَانَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ

۳۲۵۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پر فخر فرمایا کرتی تھیں۔ وہ فرماتی تھیں کہ اللہ عزوجل نے

جَحْشٍ تَفْخَرُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ تَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْكَحَنِيْ مِنَ السَّمَاءِ وَفِيْهَا نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ.

آسمان کے اوپر سے میرا نکاح کیا ہے نیز پردہ کی آیت کریمہ بھی ان ہی سے متعلق نازل ہوئی۔

۱۶۳۸: باب كَيْفَ الْاِسْتِخَارَةُ

باب: استخارہ کا مسنون طریقہ

۳۲۵۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَعِيْنُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْقَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَآجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْقَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَآجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ قَالَ وَ يُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ.

۳۲۵۸: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ ہم کو ہر ایک کام میں استخارہ کرنے کی تعلیم فرماتے تھے (یعنی اہم امور میں) اور آپؐ استخارہ کرنے کی اس طریقہ سے تعلیم فرماتے تھے جس طریقہ سے قرآن مجید کی کوئی سورت مبارکہ کی تعلیم دیتے تھے اور آپؐ یہ فرماتے تھے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص کچھ کرنے کا ارادہ کرے تو وہ دو رکعت نماز نفل ادا کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ دُعا یہ ہے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ'' یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کی برکت سے خیر اور بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت کی مدد مانگتا ہوں نیز میں تیرے فضل عظیم کے لئے سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا تو واقف ہے اور میں واقف نہیں ہوں اس لیے کہ تم تمام غیب کی چیزوں کا علم رکھتا ہے۔ اے خدا اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ کام میرے واسطے اور میرے دین اور معاش کیلئے بہتر ہے اور اس کا انجام بہتر ہے راوی کو شک ہے کہ آپؐ نے فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ ارشاد فرمایا یا فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَ اٰجِلِهٖ ارشاد فرمایا (مطلب دونوں جملوں کا قریب قریب ہے) یعنی اے اللہ! تو مجھ کو اس کام پر قدرت عطا فرما دے اور تو میرے واسطے اس کو آسان فرما دے اور اس میں برکت عطا فرما دے اور اگر میرے واسطے میرے دین کیلئے اور میرے روزگار کیلئے بہتر نہیں ہے اور اسکا انجام بھی بہتر فرما اور تو اسکو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما دے پھر میرے واسطے کہیں سے بھی بھلائی کو مقدر فرمایا۔ مجھے اس پر صبر عطا فرما اور اپنی حاجت اور ضرورت بیان کرے۔

۱۶۳۹: باب اِنْكَاحُ الْاِبْنِ اُمَّهٗ

باب: بیٹے کا والدہ کو کسی کے نکاح میں دینا

۳۲۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

۳۲۵۹: حضرت اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جس وقت میری عدت مکمل ہو

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا بَعَثَ اِلَيْهَا اَبُوْبَكْرٍ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ فَلَمْ تَزَوَّجْهُ فَبَعَثَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ اَخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي امْرَاَةٌ غَيْرَى وَاَنِّيْ امْرَاَةٌ مُّصْبِيَةٌ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَوْلِيَائِيْ شَاهِدٌ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَقُلْ لَهَا اَمَّا قَوْلُكِ اِنِّي امْرَاَةٌ غَيْرٰى فَسَاَدْعُو اللّٰهَ لَكِ فَيُذْهِبُ غَيْرَتَكِ وَاَمَّا قَوْلُكِ اِنِّي امْرَاَةٌ مُصْبِيَةٌ فَسَتُكْفَيْنَ صِبْيَانَكِ وَاَمَّا قَوْلُكِ اَنْ لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَوْلِيَائِيْ شَاهِدٌ فَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَوْلِيَائِكِ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ لِابْنِهَا يَا عُمَرُ قُمْ فَزَوِّجْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهٗ مُخْتَصَرٌ.

گئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جانب سے نکاح کا پیغام آیا جس کو میں نے قبول نہیں کیا پھر رسول کریمؐ نے حضرت عمرانہ کو نکاح کا پیغام دیکر روانہ فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرلو کہ میں ایک غیرت مند خاتون ہوں میرے بچے بھی ہیں اور پھر اس وقت میرے اولیاء میں سے بھی یہاں پر کوئی شخص موجود نہیں ہے چنانچہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپؐ کے سامنے بیان کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان سے کہہ دو کہ جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ میں غیرت دار ہوں تو میں اللہ عزوجل سے دعا مانگوں گا کہ وہ تمہاری اس غیرت (یعنی آفت) کو ختم فرما دیں جہاں تک کہ تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ میں بچوں والی خاتون ہوں تو (اللہ عزوجل) تمہاری اور تمہارے بچوں کی کفالت کے لئے کافی ہیں پھر جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ میرے اولیاء میں سے کوئی موجود نہیں تو حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے موجود اور غیر موجود لوگوں میں سے کوئی بھی اس قسم کا نہیں ہے کہ اس بات کو پسند نہیں کرتا ہے اس بات پر انہوں نے اپنے لڑکے عمرؓ سے کہا کہ اے عمر! اٹھو اور مجھ کو رسول کریمؐ کے نکاح میں دے دو اس طریقہ سے انہوں نے اپنی والدہ صاحبہ کا نکاح نبیؐ سے فرما دیا۔ یہ حدیث مختصر طریقہ سے بیان کی گئی ہے۔

۱۶۴۰: باب اِنْكَاحُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ الصَّغِيْرَةَ

باب: لڑکی کا چھوٹی عمر میں نکاح سے متعلق

۳۲۶۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَبَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ.

۳۲۶۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا تو ان کی عمر تقریباً چھ سال تھی جبکہ رخصتی کے وقت ان کی عمر نو سال تھی۔

۳۲۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

۳۲۶۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت مجھ سے نکاح فرمایا تو میری عمر سات سال تھی پھر جس

عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِسَبْعِ سِنِیْنَ وَدَخَلَ عَلَیَّ لِتِسْعِ سِنِیْنَ

وقت میری عمر نو سال کی ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے (یعنی نو سال کی عمر میں رخصتی عمل میں آئی)۔

۳۲۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِتِسْعِ سِنِیْنَ وَصَحِبْتُهٗ تِسْعًا۔

۳۲۶۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھ سے نکاح کیا تو میں نو سال کی تھی اور میں نو ہی سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہی۔

۳۲۶۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهِیَ بِنْتُ تِسْعٍ وَّمَاتَ عَنْهَا وَهِیَ بِنْتُ ثَمَانِیَ عَشْرَةَ۔

۳۲۶۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نو سال کی عمر میں نکاح کیا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت وہ (یعنی میں) اٹھارہ سال کی تھی۔

۱۶۴۱: باب اِنْكَاحُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ الْكَبِيْرَةَ

باب: بالغ لڑکی کے نکاح سے متعلق

۳۲۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَدَّثَنَا قَالَ یَعْنِیْ تَاَیَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا مِنْ خُنَیْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِیِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتُوُفِّیَ بِالْمَدِیْنَةِ قَالَ عُمَرُ فَاَتَیْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَرَضْتُ عَلَیْهِ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ قَالَ سَاَنْظُرُ فِیْ اَمْرِیْ فَلَبِثْتُ لَیَالِیَ ثُمَّ لَقِیَنِیْ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِیْ اَنْ لَا اَتَزَوَّجَ یَوْمِیْ هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِیْتُ اَبَابَكْرٍ الصِّدِّیْقَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ یَرْجِعْ اِلَیَّ

۳۲۶۴: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر حضرت خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہونے کی وجہ سے بیوہ ہو گئیں اور ان کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی تھی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور اپنی لڑکی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بیان کرتے ہوئے بیان کیا کہ اگر تم رضامند ہو تو میں اس کا نکاح تمہارے سے کر دوں گا وہ بیان کرنے لگے کہ میں اس مسئلہ میں غور کروں گا پھر کچھ روز کے بعد میری ان سے ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے کہ میں نے غور کیا ہے ان دنوں میں نکاح نہیں کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ اگر آپ کا ارادہ ہو تو میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو آپ کے نکاح میں دے دوں۔ یہ سن کر وہ خاموش رہے اور کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس بات پر مجھ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ غصہ آیا پھر کچھ روز کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نکاح کا پیغام بھیجا اور میں نے ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں دے دیا۔ اس کے بعد

شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ اَوْجَدَ مِنِّيْ عَلٰى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ شَيْئًا فِيْمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ اِلَّا اَنِّيْ قَدْ كُنْتُ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ ذَكَرَهَا وَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبِلْتُهَا.

میری ملاقات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو فرمانے لگے جس وقت آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کرنے کے لئے پیش کیا اور میں نے کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا تو ہوسکتا ہے کہ آپ کو غصہ آ گیا ہو۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمانے لگے کہ میری خاموشی کی صرف یہ وجہ تھی کہ مجھ کو علم تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا تذکرہ فرمایا ہے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز ظاہر نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چھوڑ دیتے تو میں قبول اور منظور کر لیتا۔

۱۶۴۲: باب اِسْتِيْذَانُ الْبِكْرِ فِيْ نَفْسِهَا

باب: کنواری سے اس کے نکاح کی اجازت لینا

۳۲۶۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا.

۳۲۶۵: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بیوہ خاتون اپنے نفس کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت حاصل کرنے کے بعد اس کا نکاح کیا جائے اور اسکی خاموشی اسکی اجازت پر دلالت کرتی ہے۔

۳۲۶۶: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ بَعْدَ مَوْتِ نَافِعٍ بِسَنَةٍ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ حَلْقَةٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْيَتِيْمَةُ يُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا.

۳۲۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ خاتون اپنے نفس کی اپنے ولی کے اعتبار سے زیادہ حق دار ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت حاصل کر کے اس کا نکاح کیا جائے نیز اس کی خاموشی اس کی اجازت پر دلالت کرتی ہے۔

۳۲۶۷: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الرِّبَاطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْاَيِّمُ اَوْلٰى بِاَمْرِهَا وَالْيَتِيْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا.

۳۲۶۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ خاتون اپنے نفس کی اپنے ولی کے اعتبار سے زیادہ حق دار ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت حاصل کر کے اس کا نکاح کیا جائے نیز اس کی خاموشی اس کی اجازت پر دلالت کرتی ہے۔

۳۲۶۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ

۳۲۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے

قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ اَمْرٌ وَالْيَتِيْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فَصَمْتُهَا اِقْرَارُهَا.

ارشادفرمایا: جوخاتون کنواری نہ ہوتو ولی کا اس پر (زبردستی کرنے کا) کسی قسم کا کوئی حق نہیں ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت حاصل کر کے اس کا نکاح کرنا چاہیے نیز اس کی خاموشی اس کا اقرار ہے۔

۱۶۴۳: باب اِسْتِيْمَارُ الْاَبِ الْبِكْرَ فِيْ نَفْسِهَا

باب: والد کا لڑکی سے اس کے نکاح سے متعلق رائے لینا

۳۲۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَاْمِرُهَا اَبُوْهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا.

۳۲۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوخاتون کنواری نہ ہووہ اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حق دار (یعنی مستحق) ہے جبکہ کنواری سے اس کا والد اجازت نکاح حاصل کرے اور اس کی اجازت اور منظوری اس کا (اجازت لیتے وقت) خاموش رہنا ہے۔

۱۶۴۴: باب اِسْتِيْمَارُ الثَّيِّبِ فِيْ نَفْسِهَا

باب: غیر کنواری عورت سے اس کے نکاح سے متعلق اجازت حاصل کرنا

۳۲۷۰: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى اَنَّ اَبَاسَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اِذْنُهَا اَنْ تَسْكُتَ.

۳۲۷۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشادفرمایا: ثیبہ (یعنی جس کا پہلا نکاح ہو کر شوہر سے خلوت ہوگئی ہو) اسکی منظوری اور اجازت کے بغیر نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی کسی کنواری لڑکی سے اجازت کے بغیر نکاح کیا جائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! کنواری لڑکی سے کس طریقہ سے اجازت حاصل کرنا چاہیے؟ آپؐ نے فرمایا: اسکی اجازت اور منظوری اسکا خاموش رہنا ہے۔

۱۶۴۵: باب اِذْنُ الْبِكْرِ

باب: کنواری لڑکی سے منظوری لینا

۳۲۷۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ ذَكْوَانَ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اسْتَاْمِرُوا النِّسَاءَ فِيْ اَبْضَاعِهِنَّ قِيْلَ فَاِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِيْ وَتَسْكُتُ قَالَ هُوَ اِذْنُهَا.

۳۲۷۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کنواری لڑکیوں سے ان کے متعلق فیصلہ کرنے کے وقت ان کی اجازت حاصل کرنا چاہیے۔

۳۲۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا

۳۲۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ.

نے ارشاد فرمایا: ثیبہ (غیر کنواری) سے اس کی منظوری اور رضامندی کے بغیر نکاح نہ کیا جائے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اجازت کس طریقہ سے حاصل ہو گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ وہ عورت (اجازت لینے کے وقت) خاموش رہے۔

۱۶۴۶: باب اَلثَّيِّبُ يُزَوِّجُهَا اَبُوْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ

باب: اگر والد اپنی ثیبہ لڑکی کا اس کی اجازت کے بغیر نکاح کر دے تو کیا حکم ہے؟

۳۲۷۳: اَخْبَرَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَیْ يَزِيْدَ بْنِ جَارِيَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهُ.

۳۲۷۳: حضرت خنساء بنت خذام رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا جبکہ وہ ثیبہ تھیں اور اس پر راضی نہیں تھیں چنانچہ وہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا (بیان سن کر یا دلائل سن کر) نکاح ختم (رَد) کر دیا۔

۱۶۴۷: باب اَلْبِكْرُ يُزَوِّجُهَا اَبُوْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ

باب: اگر والد اپنی کنواری لڑکی کا نکاح اس کی منظوری کے بغیر کر دے

۳۲۷۴: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ فَتَاةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتْ اِنَّ اَبِیْ زَوَّجَنِیْ ابْنَ اَخِيْهِ لِيَرْفَعَ بِیْ خَسِيْسَتَهُ وَاَنَا كَارِهَةٌ قَالَتِ اجْلِسِیْ حَتّٰى يَاْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْهَا فَدَعَاهُ فَجَعَلَ الْاَمْرَ اِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَزْتُ مَاصَنَعَ

۳۲۷۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن ایک جوان لڑکی میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرے والد نے میرا نکاح اپنے بھائی کے لڑکے سے اس وجہ سے کر دیا ہے کہ میری وجہ سے (یعنی مجھ سے شادی کرنے کی وجہ سے) اسکی رزالت ختم ہو جائے اور وہ لوگوں کی نظر میں باعزت شخص بن جائے جبکہ میں اس کو ناپسند کرتی ہوں۔ میں نے اس سے کہا کہ تم بیٹھ جاؤ اور رسول کریمؐ کا انتظار کرو۔ چنانچہ رسول کریمؐ تشریف لائے تو اس نے رسول کریمؐ کے سامنے عرض کیا۔ آپؐ نے اس کے والد کو طلب فرمایا اور اس لڑکی کو اختیار عطا فرما دیا اس پر لڑکی نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے والد صاحب نے جو

اَبِیْ وَلٰکِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَعْلَمَ اَلِلنِّسَاءِ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ. کچھ کیا مجھ کو وہ منظور ہے لیکن میں اس سے واقف ہونا چاہتی ہوں کیا خواتین کو بھی اس معاملہ میں کسی قسم کا کوئی حق ہے یا نہیں؟

نکاح کیلئے ولی کی حیثیت:

واضح رہے کہ اسلام نے بالغ مرد اور عورت کو یہ اختیار عطا فرمایا ہے کہ وہ جس مسلمان لڑکا لڑکی سے چاہیں شادی کر سکتے ہیں اور نکاح درست ہونے کیلئے ولی کی اجازت حاصل کرنا لازم نہیں ہے لیکن اگر کسی لڑکی نے غیر کفو میں نکاح کر لیا تو ولی کو بچہ پیدا ہونے تک حق اعتراض حاصل ہے اس کے بعد نہیں۔ کفو اور کفاءت کا مسئلہ تفصیل طلب ہے کفو کی بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے دونوں اپنی معاش اور سماجی زندگی کے اعتبار سے برابر ہوں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کفاءت میں پانچ چیزوں کا لحاظ لازم ہے اسلام' دیانت اور تقویٰ' نسب' مال' پیشہ۔ اگر ان اشیاء میں سے کسی شے میں دونوں کے درمیان برابری نہیں تو وہ مرد وعورت ایک دوسرے کے برابر نہیں اور اگر کسی ولی نے مرد یا عورت کا نکاح' نکاح کرنے والے افراد کی رضامندی کے بغیر کر دیا تو یہ نکاح مرد وعورت کی رائے پر موقوف رہے گا۔ یہ دونوں رضامندی ظاہر کریں گے تو نکاح نافذ ہوگا ورنہ رَد اور کالعدم ہو جائے گا اور ولایت نکاح کے بارے میں یہ بات بھی پیش نظر رہے اگر ولی بعید نے ولی قریب کے ہوتے ہوئے نابالغ لڑکی کا نکاح کر دیا تو وہ نکاح ولی قریب کی رائے پر موقوف رہے گا اگر ولی قریب رَد کر دے گا تو رَد ہو جائے گا اگر نافذ کر دے یعنی رضامندی ظاہر کر دے تو نافذ اور جاری ہو جائے گا۔ اس جگہ یہ بات بھی پیش رہنا ضروری ہے کہ کنواری لڑکی کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے حدیث میں فرمایا گیا ہے: ((و اذنها مماتها)) اور شریعت میں لڑکے' بیوہ مطلقہ کا زبان سے رضامندی کا اظہار لازم ہے اور اگر کوئی شخص یعنی ولی' بالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح ان کی بغیر اجازت کر دے اور پھر ان کو اطلاع دی جائے تو اس صورت میں اگر لڑکی کنواری ہے تو اس کی خاموشی اجازت تصور کی جائے گی اور اگر لڑکا' بیوہ مطلقہ ہے تو ان کا زبان سے اجازت دینا لازم ہوگا۔

۳۲۷۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُسْتَاْمَرُ الْیَتِیْمَةُ فِیْ نَفْسِهَا فَاِنْ سَکَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَیْهَا.

۳۲۷۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کنواری لڑکی سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت اور رضامندی حاصل کرنا چاہیے اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہے اور اگر انکار کر دے تو اس پر کسی قسم کی زبردستی نہیں ہے۔

۱۶۴۸: باب اَلرُّخْصَةُ فِیْ نِکَاحِ الْمُحْرِمِ

باب: احرام کی حالت میں نکاح کی اجازت

۳۲۷۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَاءٍ

۳۲۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ

قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ وَيَعْلَى بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحٰرِثِ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَفِيْ حَدِيْثِ يَعْلٰى بِسَرِفَ.

علیہ وسلم نے حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بحالت احرام نکاح کیا دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ یہ نکاح سرف (نامی جگہ) ہوا۔

۳۲۷۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۳۲۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں تھے۔

۳۲۷۸: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَكَحَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ جَعَلَتْ اَمْرَهَا اِلَى الْعَبَّاسِ فَاَنْكَحَهَا اِيَّاهُ.

۳۲۷۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح فرمایا انہوں نے اپنے بارے میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اختیار عنایت کیا تھا۔

۳۲۷۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۳۲۷۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں تھے۔

۱۶۴۹: باب النَّهْيُ عَنْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

باب: احرام کی حالت میں نکاح کرنے کی ممانعت

۳۲۸۰: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ.

۳۲۸۰: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم نہ تو خود نکاح کرے نہ دوسرے کا نکاح کرائے اور نہ نکاح کا پیغام بھیجے۔

۳۲۸۱: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ مَطَرٍ وَيَعْلَى بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ.

۳۲۸۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم نہ تو خود نکاح کرے نہ دوسرے کا نکاح کرائے اور نہ نکاح کا پیغام بھیجے۔

۱۶۵۰: باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَلَامِ عِنْدَ

باب: بوقت نکاح کونسی دُعا پڑھنا

النِّکَاحِ

مستحب ہے

۳۲۸۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ.

۳۲۸۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ضرورت کے موقعہ پر تشہد پڑھنے کی تعلیم دی۔ (ترجمہ) "تمام قسم کی تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں ہم اپنے نفسوں کے شر سے اس کی مدد' پناہ طلب کرتے ہیں جس کو اللہ عزوجل ہدایت عطا فرما دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور وہ جس کو گمراہ کر دے کوئی اس کو ہدایت نہیں دے سکتا اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کے بندے اور رسول ہیں۔"

۳۲۸۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا كَلَّمَ النَّبِيَّ فِيْ شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ رَسُوْلُهُ اَمَّا بَعْدُ.

۳۲۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات دریافت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ رَسُوْلُهُ اَمَّا بَعْدُ.

۱۶۵۱: باب مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ میں کیا پڑھنا مکروہ ہے

۳۲۸۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ تَشَهَّدَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اَحَدُهُمَا مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ.

۳۲۸۴: حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم فرماتے ہیں کہ دو اشخاص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ پڑھا۔ ایک شخص نے مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ سے لے کر فَقَدْ غَوٰى تک کہا۔ یعنی: جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی وہ شخص ہدایت یافتہ ہو گیا اور جس نے ان کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہو گیا۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کتنے برے خطیب ہو۔

۱۶۵۲: باب الْكَلَامِ الَّذِيْ يَنْعَقِدُ بِهِ النِّكَاحُ

باب: وہ کلام جس سے کہ نکاح درست ہو جاتا ہے

٣٢٨٥: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاحَازِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ اِنِّىْ لَفِى الْقَوْمِ عِنْدَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَاْ فِيْهَا رَاْيَكَ فَسَكَتَ فَلَمْ يُجِبْهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَىْءٍ ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَاْفِيْهَا رَاْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ شَىْءٌ قَالَ لَا قَالَ اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْخَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَمْ اَجِدْ شَيْئًا وَّلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَىْءٌ قَالَ نَعَمْ مَعِىَ سُوْرَةُ كَذَا وَ سُوْرَةُ كَذَا قَالَ قَدْ اَنْكَحْتُكَهَا عَلٰى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ.

٣٢٨٥: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں لوگوں کے ساتھ رسول کریمؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک خاتون کھڑی ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے خود کو آپؐ کے سپرد کر دیا ہے آپؐ میرے بارے میں جو مناسب حال فرمائیں وہ کریں۔ یہ سن کر آپؐ خاموش رہے اور آپؐ نے کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ خاتون دوبارہ کھڑی ہوگئی اور اس نے وہی بات عرض کی یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا اس آدمی سے نکاح کرا دیں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: پھر تم جاؤ اور جستجو کرو چاہے وہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو (یعنی مہر کیلئے کچھ نہ کچھ ہونا چاہیے) چنانچہ وہ شخص رخصت ہوگیا اور اس نے تلاش کیا پھر وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ مجھ کو کوئی چیز نہیں مل سکی یہاں تک کہ مجھ کو کوئی چیز (یعنی معمولی سے معمولی چیز بھی) حاصل نہ ہو سکی اور یہاں تک کہ لوہے کی انگوٹھی تک میسر نہیں آ سکی۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم کو قرآن میں سے کچھ یاد ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ مجھ کو قرآن کریم کی فلاں فلاں سورت یاد ہے۔ آپؐ نے فرمایا میں نے اسی قرآن کریم کی تعلیم کے بدلہ (وہ خاتون) تمہارے نکاح میں دیدی۔ جو تم کو یاد ہے۔

١٦٥٣: باب اَلشُّرُوْطُ فِى النِّكَاحِ

باب: نکاح درست ہونے کیلئے شرط

٣٢٨٦: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ يُّوَفّٰى بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ.

٣٢٨٦: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شرائط میں سے سب سے زیادہ پورا کرنے کے لائق وہ شرائط ہیں جن کے ذریعہ تم لوگ شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو۔

٣٢٨٧: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ اَنَّ اَبَا

٣٢٨٧: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرائط میں سے سب سے زیادہ پورا کرنے کے لائق

الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوْطِ أَنْ يُوَفّٰى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ.

دو شرائط ہیں جن کے ذریعہ تم لوگ شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو۔

۱۶۵۴: باب النِّكَاحُ الَّذِيْ تَحِلُّ بِهِ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لِمُطَلِّقِهَا

باب: اس نکاح سے متعلق کہ جس سے تین طلاق دی ہوئی عورت طلاق دینے والے شخص کے لئے حلال ہو جاتی ہے

۳۲۸۸: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِيْ فَأَبَتَّ طَلَاقِيْ وَإِنِّيْ تَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِيْ إِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ.

۳۲۸۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی کی اہلیہ ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ (میرے شوہر) رفاعہؓ نے مجھ کو تین طلاقیں دے دی تھیں جس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیرؓ سے شادی کر لی۔ لیکن انکے پاس صرف کپڑے کے پھندہ کی طرح ہے (مطلب یہ ہے کہ ان میں عورت کا حق ادا کرنے کی طاقت نہیں ہے اور وہ عورت کے قابل نہیں ہیں) یہ سن کر رسول کریم ﷺ کو ہنسی آ گئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم یہ چاہتی ہو کہ تم رفاعہ ؓ کے پاس پھر چلی جاؤ لیکن نہیں! اس کیلئے لازم ہے' تم اُس کا اور وہ تمہارا مزہ چکھ لے۔

طلاقِ مغلظہ کا حکم:

مراد یہ ہے کہ جس وقت تک تمہارا شوہر تمہارے ساتھ ہم بستری نہ کرے اور اس کے طلاق دینے کے بعد تمہاری عدت نہ گذر جائے تم پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہو سکتیں اور تم پہلے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتیں واضح رہے کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاق دے دے چاہے ایک ہی مجلس میں دے یا کئی مجالس میں تو اس کی بیوی پر تین طلاق واقع ہو کر وہ عورت شوہر کے لئے حرام ہو جاتی ہے اور حلالہ کے بغیر سابقہ شوہر کے لئے وہ عورت حلال نہیں ہو سکتی۔ حلالہ یہ ہے کہ پہلے عورت کی عدت مکمل ہو یعنی اگر عورت کو حیض آ رہا ہے تو تین ماہواری پورا ہونے پر عورت کی عدت مکمل ہو گی اور اگر حیض نہیں آ رہا ہے تو تین ماہ عدت ہو گی اور اگر عورت حاملہ ہے تو بچہ پیدا ہونے پر عدت مکمل ہو گی پھر اس کے بعد عورت کا دوسرے شخص سے نکاح ہو اور دوسرا شوہر عورت سے ہم بستری کے بعد اگر طلاق دے دے تو پھر عورت کی مذکورہ تفصیل کے مطابق عدت ہو گی۔ پھر وہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہو گی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ۔ اور اس جگہ تَنْكِحَ میں نکاح سے مراد شوہر ثانی کا عورت سے ہم بستری کرنا ہے جیسا کہ تفسیر مظہری میں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی ؒ اور دیگر مفسرین نے تحریر فرمایا ہے۔ شروحات حدیث اور کتب فقہ میں اس مسئلہ کی مکمل تفصیل ہے مزید تفصیل کیلئے کتاب

''عمدة الاثاث فی تطلیقات الثلاث'' ازمولانا حضرت شاہ صفدر حسین صاحب نیز ''اسلام کا نظامِ طلاق'' از حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ ملاحظہ فرمائیں۔ تفسیر معارف القرآن میں اس کی تفصیل ہے۔

۱۶۵۵: باب تَحْرِيْمُ الرَّبِيْبَةِ الَّتِيْ فِيْ حِجْرِهٖ

باب: جس کسی نے دوسرے کے پاس پرورش حاصل کی تو وہ اس پر حرام ہے

۳۲۸۹: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ وَ اُمَّهَا اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْكِحْ اُخْتِيْ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ يُّشَارِكُنِيْ فِيْ خَيْرٍ اُخْتِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُخْتَكِ لَا تَحِلُّ لِيْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَنَتَحَدَّثُ اَنَّكَ تُرِيْدُ اَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ فَقَالَ بِنْتُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَوْ لَا اَنَّهَا رَبِيْبَتِيْ فِيْ حِجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا لَابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِيْ وَاَبَاسَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ۔

۳۲۸۹: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری بہن سے نکاح کرلیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اسی طرح سے چاہتی ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! کیونکہ میں تنہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ نہیں ہوں جو اس طرح کی خواہش نہ کروں اور پھر اگر میری بہن میرے ساتھ کسی بھلائی میں شرکت کرلے تو یہ کسی دوسرے کی شرکت سے زیادہ بہتر ہے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری بہن میرے واسطے حلال نہیں ہے اس پر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! خدا کی قسم ہم نے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم درّہ بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر انہوں نے میرے پاس پرورش نہ پائی ہوتی تو جب بھی وہ میرے واسطے حلال اور جائز نہیں تھیں کیونکہ وہ میری دودھ شریک بھتیجی ہے۔ یعنی میں نے اور ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ثوبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دودھ پیا ہے اس وجہ سے تم لوگ آئندہ اپنی بہن بیٹیاں میرے نکاح کے لیے پیش نہ کرنا۔

خلاصۃ الباب ☆ شریعت اسلام میں جس طریقہ سے حقیقی بہن بیٹی وغیرہ محرمات سے نکاح حرام ہے اسی طریقہ سے دودھ شریک یعنی رضائی رشتے بھی حرام ہیں۔ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے: ((یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب)) یعنی نسب کی وجہ سے جو حرمت آتی ہے وہ ہی حرمت دودھ کے رشتہ کی وجہ سے آجاتی ہے اس وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ شریک بھتیجی سے نکاح نہیں فرمایا اور اس کو حرام فرمایا اور آئندہ کے لیے حرمت ارشاد فرمادی تفصیل کیلئے شروحات حدیث فتح الملہم بذل المجھود وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۶۵۶: باب تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْأُمِّ وَالْبِنْتِ

باب: ماں اور بیٹی کو ایک شخص کے نکاح میں جمع کرنا حرام ہے

۳۲۹۰: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْكِحْ بِنْتَ اَبِىْ تَعْنِىْ اُخْتَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكَ قَالَتْ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَرِكَتْنِىْ فِىْ خَيْرٍ اُخْتِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ذٰلِكَ لَايَحِلُّ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ تَحَدَّثْنَا اَنَّكَ تَنْكِحُ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِىْ سَلَمَةَ فَقَالَ بِنْتُ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَوْاَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِىْ فِىْ حَجْرِىْ مَاحَلَّتْ اَنَّهَا لَابْنَةُ اَخِىْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِىْ وَاَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَىَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ۔

۳۲۹۰: حضرت زینب بنت ابی سلمہ اُمّ حبیبہؓ سے نقل فرماتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد کی لڑکی کو آپؐ اپنے نکاح میں کرلیں (یعنی ان کی بہن کو)۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم اس کو پسند کرتی ہو (کہ میں اس سے نکاح کروں؟) انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ اس لیے کہ میں تنہا تو آپؐ کی بیوی نہیں ہوں (آپؐ کی دوسری بھی بیویاں ہیں) چنانچہ میری خواہش ہے کہ میرے ساتھ خیر میں کسی دوسرے کے بجائے میری بہن شریک ہو۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرے واسطے اس طرح کرنا حلال نہیں ہے۔ اُمّ حبیبہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جی ہاں خدا کی قسم ہم نے تو یہ سنا ہے کہ آپؐ درہ بنت ابی سلمہؓ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا اُمّ سلمہؓ کی لڑکی؟ اُمّ حبیبہؓ نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: اوّل تو اس نے میرے پاس پرورش پائی ہے اور خدا کی قسم اگر وہ میری پرورش کی ہوئی نہ ہوتی تو جب بھی میرے واسطے حلال نہیں تھی۔ اسلئے کہ انکے والد ابوسلمہؓ اور میں نے ثوبیہؓ کا دودھ پیا ہے یعنی کہ ہم دونوں دودھ شریک بھائی ہیں۔ تم لوگ اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو میرے نکاح کیلئے پیش نہ کرو (آئندہ اس کا خیال رکھنا)۔

۳۲۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِىْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا اَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِىْ سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ لَوْاَنِّىْ لَمْ اَنْكِحْ اُمَّ سَلَمَةَ مَاحَلَّتْ لِىْ اِنَّ اَبَاهَا اَخِىْ مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

۳۲۹۱: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم درہ بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنے والے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں؟ اگر میں نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح نہ کیا ہوتا تو جب بھی وہ میرے واسطے حلال نہیں تھیں کیونکہ ان کے والد میرے رضاعی بھائی ہیں۔

۱۶۵۷: باب تَحْرِيمُ الْجَمْعِ

باب: دو بہنوں کو ایک (شخص کے) نکاح میں جمع

بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ

کرنے سے متعلق

۳۲۹۲: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ فِيْ اُخْتِيْ قَالَ فَاَصْنَعُ مَاذَا قَالَتْ تَزَوَّجُهَا قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكِ قَالَتْ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ يَشْرَكُنِيْ فِيْ خَيْرٍ اُخْتِيْ قَالَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ قَالَتْ فَاِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ بِنْتُ اَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ مَاحَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا لَابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ۔

۳۲۹۲: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ میری بہن کی جانب رجحان فرما رہے ہیں؟ (یعنی میری بہن کی طرف کیا آپ کی رغبت ہے؟) آپ نے فرمایا تو میں کیا کروں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ان سے نکاح کر لیں۔ یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات پر خوشی سے راضی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ اسلئے کہ میں تنہا تو آپ کی اہلیہ نہیں ہوں چنانچہ میری خواہش ہے کہ کسی دوسرے کی بجائے میری بہن میرے ساتھ بھلائی کے کام میں حصہ دار بن جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ میرے واسطے حلال اور جائز نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو اس کی اطلاع ملی ہے کہ آپ درہ بنت اُمّ سلمہ کو نکاح کا رشتہ بھیجنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر اس نے میرے یہاں پرورش نہ پائی ہوتی تو جب بھی وہ میرے واسطے حلال نہیں تھی کیونکہ وہ میرے دودھ شریک بھائی کی لڑکی ہے تم لوگ اپنی لڑکیاں اور بہنیں میرے نکاح کیلئے نہ تجویز کیا کرو۔

۱۶۵۸: باب اَلْجَمْعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَ عَمَّتِهَا

باب: پھوپھی اور بھتیجی کو ایک نکاح میں جمع کرنا

۳۲۹۳: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا۔

۳۲۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ بھتیجی، پھوپھی اور بھانجی، خالہ کو ایک (شخص کے) نکاح میں اکٹھا نہ کیا کرو۔

۳۲۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِالْوَهَّابِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ قَبِيْصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ

۳۲۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ بھتیجی، پھوپھی اور بھانجی، خالہ کو ایک (شخص کے) نکاح میں اکٹھا نہ کیا کرو۔

اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّجْمَعَ بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا.

۳۲۹۵: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ اَنَّ جَعْفَرَ بْنَ رَبِیْعَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ نَهٰی اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا.

۳۲۹۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ممانعت فرمائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی اور بھتیجی سے اور خالہ پر بھانجی سے نکاح کرنے کو۔

۳۲۹۶: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ یُجْمَعُ بَیْنَهُنَّ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا.

۳۲۹۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی کے نکاح میں رہتے ہوئے بھتیجی سے نکاح کو منع فرمایا اور خالہ کے نکاح میں رہتے ہوئے بھانجی سے نکاح کو منع فرمایا۔

۳۲۹۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَیُّوْبُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ بُكَیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ لَاتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰی خَالَتِهَا.

۳۲۹۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا چار عورتوں کے نکاح میں جمع کرنے کو (ایک تو) بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ اور (دوسرے) بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا عکس (یعنی پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی کے ساتھ جمع کرنے کو)۔

۳۲۹۸: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰی خَالَتِهَا.

۳۲۹۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا چار عورتوں کے نکاح میں جمع کرنے کو بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ اور بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا عکس (یعنی پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی کے ساتھ جمع کرنے کو)۔

۳۲۹۹: اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰی خَالَتِهَا.

۳۲۹۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا چار عورتوں کے نکاح میں جمع کرنے کو (ایک تو) بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ اور (دوسرے) بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا عکس (یعنی پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی کے ساتھ جمع کرنے کو)۔

خلاصۃ الباب ☆ ہمارے مذہب اسلام نے تمام رشتوں کا ایک اپنا اپنا درجہ رکھا ہے جس طرح کہ خالہ اور بھانجی کا ایک آدمی کے ساتھ نکاح کی ممانعت فرمائی اسی طرح سے پھوپھی اور بھتیجی کا ایک شخص سے نکاح کرنا بھی قبیح ہے اور مقصد فقط یہ ہے کہ تمام رشتوں کا جو احترام ہے اس کو اپنی اپنی جگہ پر قائم و دائم رکھا جائے۔ (جامی)

۱۶۵۹: باب تَحْرِيْمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا

باب: بھانجی اور خالہ کو ایک وقت میں نکاح میں رکھنا حرام ہے

۳۳۰۰: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ لَاتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا.

۳۳۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نہ تو بھتیجی سے پھوپھی کا نکاح کیا جائے اور نہ ہی بھانجی سے خالو پر نکاح کیا جائے۔

۳۳۰۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَالْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا.

۳۳۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھوپھی کی موجودگی میں نہ تو عورت (بیوی) کی بھتیجی سے نکاح کیا جائے اور نہ ہی خالہ کی موجودگی میں اس کی بھانجی سے نکاح کیا جائے۔

۳۳۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَاصِمٌ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى الشَّعْبِيِّ كِتَابًا فِيْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَعَلٰى خَالَتِهَا قَالَ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ جَابِرٍ.

۳۳۰۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیا جائے عورت کی بھتیجی سے اس کی پھوپھی کے ہوتے ہوئے اور نہ خالہ کے ہوتے ہوئے بھانجی سے۔

۳۳۰۳: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا.

۳۳۰۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیا جائے عورت کی بھتیجی سے اس کی پھوپھی کے ہوتے ہوئے اور نہ خالہ کے ہوتے ہوئے بھانجی سے۔

۳۳۰۴: اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْعَلٰى خَالَتِهَا.

۳۳۰۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ منع فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھتیجی کو پھوپھی پر اور بھانجی کو خالہ پر نکاح کرنے سے۔

۱۶۶۰: باب مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ

باب: دودھ کی وجہ سے کون کون سے رشتے حرام ہو جاتے ہیں

۳۳۰۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ اَنْبَاَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ

۳۳۰۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ولادت کی وجہ سے جو رشتے حرام ہوتے ہیں اس قدر رشتے دودھ پینے کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں یعنی رضاعت کا اور دودھ کا حکم ایک ہی ہے

ﷺ قَالَ مَاحَرَّمَتْهُ الْوِلَادَةُ حَرَّمَهُ الرَّضَاعُ.

نکاح کے سلسلہ میں۔

۳۳۰۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمّٰى اَفْلَحَ اسْتَاْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَحْتَجِبِيْ مِنْهُ فَاِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

۳۳۰۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ان کو اطلاع ملی کہ انکے چچا جس کا نام افلح ہے انکے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں اور وہ دودھ کے رشتہ سے انکے چچا تھے۔ عائشہ صدیقہؓ نے ان سے پردہ کر لیا رسول کریم کو اس بات کی اطلاع ملی آپؐ نے فرمایا کہ تم ان سے پردہ نہ کرو کیونکہ دودھ پینے کی وجہ سے بھی اس قدر لوگ محرم بن جاتے ہیں جتنے کہ نسب کی وجہ سے محرم بن جاتے ہیں۔

۳۳۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

۳۳۰۷: حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دودھ پلانے سے اتنے ہی رشتے حرام ہوتے ہیں کہ جتنے رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔

۳۳۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

۳۳۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دودھ پینے یا پلانے کی وجہ سے اس قدر رشتے حرام ہوتے ہیں کہ جس قدر رشتے ولادت کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔

۱۲۶۱: باب تَحْرِيْمُ بِنْتِ الْاَخِ مِنَ الرَّضَاعَةِ

باب: رضاعی بھائی کی بیٹی کی حرمت کا بیان

۳۳۰۹: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السَّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ تَنَوَّقُ فِيْ قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا قَالَ وَعِنْدَكَ اَحَدٌ قُلْتُ نَعَمْ بِنْتُ حَمْزَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ.

۳۳۰۹: حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا سبب ہے کہ آپ ﷺ (قبیلہ بنو ہاشم کو چھوڑ کر) قریش کی ہی لڑکیوں سے شادی کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہاری نگاہ میں کوئی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! حضرت حمزہ ؓ کی لڑکی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میرے واسطے حلال نہیں ہے اس لیے کہ وہ میرے دودھ شریک بھائی کی لڑکی ہے وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔

۳۳۱۰: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِنْتُ

۳۳۱۰: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے حضرت حمزہ ؓ کی لڑکی کا تذکرہ ہوا تو فرمایا: وہ تو میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے۔

حَمْزَةَ فَقَالَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ شُعْبَةُ هٰذَا سَمِعَهٗ قَتَادَةُ مِنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ.

۳۳۱۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُرِیْدَ عَلٰی بِنْتِ حَمْزَةَ فَقَالَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَاِنَّهٗ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

۳۳۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لڑکی سے نکاح کرنے کیلئے کہا گیا تو فرمایا وہ میرے دودھ شریک بھائی کی لڑکی ہے اور یہ کہ رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہوتے ہیں جونسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔

۱۶۶۲: باب الْقَدْرُ الَّذِیْ یُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ

باب: کتنا دودھ پی لینے سے حرمت ہوتی ہے؟

۳۳۱۲: اَخْبَرَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِیْمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ الْحٰرِثُ فِیْمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ یُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَّعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهِیَ مِمَّا یُقْرَاُ مِنَ الْقُرْاٰنِ.

۳۳۱۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کی جانب سے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی گئی تھی: عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ اور حارث نامی ایک شخص کی روایت میں ہے "عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ" اس طرح سے آیت کریمہ نازل کی گئی یعنی دس قطرات معلوم اوران کا حکم یہ ہے کہ حرام کرتے ہیں نکاح کو پھر پہلی آیت کریمہ اس آیت کریمہ سے منسوخ ہوگئی یعنی خَمْسٍ مَعْلُوْمَاتٍ۔ اس کے معنی ہیں پانچ قطرات معلوم۔ پھر رسول کریمؐ کی وفات ہوگئی اور وہ آیت قرآن کریم میں تلاوت کی جاتی رہی۔

۳۳۱۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ وَاَیُّوْبُ عَنْ صَالِحٍ اَبِی الْخَلِیْلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الرَّضَاعِ فَقَالَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَلَا الْاِمْلَاجَتَانِ وَقَالَ قَتَادَةُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ.

۳۳۱۳: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دودھ کے رشتوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک یا دو مرتبہ پستان (منہ میں) لے لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ حضرت قتادہ کی نقل کردہ حدیث میں لفظ املجه کے بجائے لفظ مصه منقول ہے۔

۳۳۱۴: اَخْبَرَنَا شُعَیْبُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنِ

۳۳۱۴: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک یا دو مرتبہ پستان (منہ میں) لے

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ.

لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۳۳۱۵: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ.

۳۳۱۵: حضرت عبداللہ بن زبیر اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے' نہیں حرام کرتا نکاح کو ایک بار یا دو بار کا چوس لینا چھاتیوں کو یعنی ایک یا دو گھونٹ پینا حرام نہیں کرتا۔

۳۳۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَتَبْنَا اِلَى اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ نَسْاَلُهُ عَنِ الرَّضَاعِ فَكَتَبَ اَنَّ شُرَيْحًا حَدَّثَنَا اَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَا يَقُوْلَانِ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ قَلِيْلُهُ وَكَثِيْرُهُ وَكَانَ فِيْ كِتَابِهٖ اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيَّ حَدَّثَنَا اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا تُحَرِّمُ الْخَطْفَةُ وَالْخَطْفَتَانِ.

۳۳۱۶: حضرت شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دودھ چاہے کم پیا ہو یا زیادہ اس سے نکاح حرام ہو جاتا ہے۔ نیز حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک یا دو گھونٹ نکاح کو حرام نہیں کرتے۔

۳۳۱۷: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَرَاَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ انْظُرْنَ مَا اِخْوَانُكُنَّ وَمَرَّةً اُخْرٰى انْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاِنَّ الرَّضَاعَةَ مِنَ الْمَجَاعَةِ.

۳۳۱۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا آپ ﷺ کو یہ بات ناگوار محسوس ہوئی اور میں نے آپ کے چہرۂ انور پر غصہ اور ناراضگی کے آثار دیکھے تو عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ شخص میرا دودھ شریک بھائی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم دیکھ لیا کرو کہ تمہارے بھائی کون کون ہیں؟ آپ نے ایک مرتبہ مزید یہ جملے ارشاد فرمائے کہ تمہاری بہنیں کون کونسی ہیں کیونکہ دودھ کے رشتہ کا اعتبار اس صورت میں ہے کہ اس سے بھوک ختم ہو جائے۔

۱۶۶۳: باب لَبَنُ الْفَحْلِ

باب: عورت کے دودھ پلانے سے مرد سے بھی رشتہ قائم ہو جاتا ہے

۳۳۱۸: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۳۱۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے کہ میں نے ایک آدمی کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں داخلہ کی اجازت حاصل کرتے ہوئے سنا۔ تو عرض کیا کہ

وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَاَنَّهَا سَمِعَتْ رَجُلًا يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَوْكَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَايُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں داخلہ کی منظوری مانگ رہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری رائے میں وہ شخص حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا چچا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اگر فلاں آدمی زندہ ہوتا تو وہ میرا دودھ شریک چچا ہوتا اور وہ میرے گھر آیا کرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دودھ کے رشتہ کی وجہ سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو کہ ولادت کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔

۳۳۱۹: اَخْبَرَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّيْ اَبُو الْجَعْدِ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَرَدَدْتُهُ قَالَ وَقَالَ هِشَامٌ هُوَ اَبُوالْقُعَيْسِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ائْذَنِيْ لَهُ.

۳۳۱۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے دودھ شریک چچا ابوجعد رضی اللہ عنہ میرے گھر آئے تو میں نے ان کو واپس کر دیا۔ حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ ان کی کنیت ابوقیس تھی پھر جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے چچا کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو۔

۳۳۲۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَاْذَنَ عَلٰى عَائِشَةَ بَعْدَ آيَةِ الْحِجَابِ فَاَبَتْ اَنْ تَاْذَنَ لَهُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنِيْ لَهُ فَاِنَّهُ عَمُّكِ فَقُلْتُ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ اِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ.

۳۳۲۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ابوقیسؓ کے بھائی نے پردہ کی آیت کریمہ کے نزول کے بعد میرے مکان پر آنے کی اجازت حاصل کرنا چاہی تو میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدمت اقدس میں اس بات کا تذکرہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کو اجازت دے دو کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں میں نے عرض کیا: مجھ کو دودھ عورت نے پلایا تھا مرد نے نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہارے چچا ہیں اور وہ تمہارے یہاں آسکتے ہیں (یعنی ان سے تمہارا پردہ نہیں ہے)۔

۳۳۲۱: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنْبَاَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَفْلَحُ اَخُوْ اَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيَّ وَهُوَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاَبَيْتُ اَنْ آذَنَ لَهُ حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنِيْ لَهُ فَاِنَّهُ عَمُّكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ.

۳۳۲۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابوقیسؓ کے بھائی افلح نے جو میرے دودھ شریک چچا تھے میرے یہاں آنے کی اجازت حاصل کی تو میں نے ان کو گھر میں داخلہ کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ جس وقت رسول کریم تشریف لائے تو میں نے آپؐ کو مطلع کیا آپؐ نے فرمایا: تم ان کو اجازت دے دو۔ اسلئے کہ وہ تمہارے چچا ہیں (اگرچہ دودھ شریک ہی سہی) عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ حکم پردہ سے متعلق حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔

۳۳۲۲: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَیَّ عَمِّیْ اَفْلَحُ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ فَاَتَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ ائْذَنِیْ فَاِنَّهُ عَمُّكِ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی الْمَرْاَةُ وَلَمْ یُرْضِعْنِی الرَّجُلُ قَالَ ائْذَنِیْ لَهُ تَرِبَتْ یَمِیْنُكِ فَاِنَّهُ عَمُّكِ.

۳۳۲۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے چچا افلح نے پردہ کی آیت کے نازل ہونے کے بعد میرے گھر داخل ہونے کی اجازت چاہی تو میں نے انکو اجازت دینے سے انکار کر دیا پھر جس وقت نبیؐ میرے گھر تشریف لائے تو میں نے آپؐ سے اس بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم انکو اجازت دے دو کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں اس پر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھ کو عورت نے دودھ پلایا تھا نہ کہ مرد نے۔ آپؐ نے فرمایا: ان کو اجازت دیدو اور تمہارا دایاں ہاتھ خاک آلودہ ہو (بمعنی تمہارا بھلا ہو) اسلئے کہ وہ تمہارے چچا ہیں۔

۳۳۲۳: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَسْوَدِ وَاِسْحٰقُ بْنُ بَکْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا بَکْرُ بْنُ مُضَرَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ اَفْلَحُ اَخُوْ اَبِی الْقُعَیْسِ یَسْتَاْذِنُ فَقُلْتُ لَا آذَنُ لَهُ حَتّٰی اَسْتَاْذِنَ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهُ جَاءَ اَفْلَحُ اَخُوْ اَبِی الْقُعَیْسِ یَسْتَاْذِنُ فَاَبَیْتُ اَنْ آذَنَ لَهُ فَقَالَ ائْذَنِیْ لَهُ فَاِنَّهُ عَمُّكِ قُلْتُ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی امْرَاَةُ اَبِی الْقُعَیْسِ وَلَمْ یُرْضِعْنِی الرَّجُلُ قَالَ ائْذَنِیْ لَهُ فَاِنَّهُ عَمُّكِ.

۳۳۲۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابوقیس رضی اللہ عنہ کے بھائی افلح نے میرے یہاں داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو میں نے کہا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیے بغیر منظوری نہیں دے سکتی۔ اس وجہ سے جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ ابوقیس کے بھائی افلح نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تھی لیکن میں نے انکار کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں میں نے عرض کیا: مجھ کو تو ابوقیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے دودھ پلایا تھا کسی مرد نے نہیں پلایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔

۱۲۶۴: باب رَضَاعِ الْکَبِیْرِ

باب: بڑے کو دودھ پلانے سے متعلق

۳۳۲۴: اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُکَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ حُمَیْدَ بْنَ نَافِعٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ زَیْنَبَ بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ تَقُوْلُ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَیْلٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرٰی فِیْ وَجْهِ اَبِیْ حُذَیْفَةَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ عَلَیَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْضِعِیْهِ قُلْتُ

۳۳۲۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ بنت سہیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سالم رضی اللہ عنہ کے گھر آنے پر ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر غصہ اور ناگواری کے آثار محسوس کرتی ہوں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو اپنا دودھ پلا دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو ایک داڑھی والے شخص ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو دودھ پلا دو اس طریقہ سے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر غصہ کے آثار ختم ہو

اِنَّهٗ لَذُوْ لِحْيَةٍ فَقَالَ اَرْضِعِيْهِ يَذْهَبْ مَا فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عَرَفْتُهٗ فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ بَعْدُ.

جائیں گے۔ سہلہ فرماتی ہیں اس کے بعد میں نے ان کے چہرہ پر کبھی وہ بات نہیں دیکھی۔

۳۳۲۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ اَرٰى فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ عَلَيَّ قَالَ فَاَرْضِعِيْهِ قَالَتْ وَكَيْفَ اُرْضِعُهٗ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيْرٌ فَقَالَ اَلَسْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ رَجُلٌ كَبِيْرٌ ثُمَّ جَآءَتْ بَعْدُ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا رَاَيْتُ فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ بَعْدُ شَيْئًا اَكْرَهُ.

۳۳۲۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں سالم رضی اللہ عنہ کے اپنے پاس داخل ہونے پر حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر غصہ کے آثار دیکھتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو اپنا دودھ پلا دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو بڑے آدمی ہیں ان کو کس طریقہ سے دودھ پلاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا مجھ کو اس کا علم نہیں کہ وہ آدمی ہے پھر وہ اس کے بعد دوسری مرتبہ آئیں اور عرض کیا: اس کے بعد میں نے ان کے چہرہ پر کبھی ناگواری کے آثار نہیں دیکھے۔

۳۳۲۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى اَبُو الْوَزِيْرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى وَرَبِيْعَةُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى وَ رَبِيْعَةُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةَ اَبِيْ حُذَيْفَةَ اَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ حَتّٰى تَذْهَبَ غَيْرَةُ اَبِيْ حُذَيْفَةَ فَاَرْضَعَتْهُ وَهُوَ رَجُلٌ قَالَ رَبِيْعَةُ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِّسَالِمٍ.

۳۳۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! سالم کا ہمارے یہاں آنا جانا ہے اور کچھ سمجھنے اور جاننے لگا ہے جو مرد سمجھتے اور جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اپنا دودھ پلا کر خود کو اُس پر حرام کر دو۔ حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث سننے کے بعد ایک سال تک بیان نہیں کی پھر جس وقت میری حضرت قاسم سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ تم اس سے نہ ڈرو بلکہ تم اس کو نقل کرو۔

۳۳۲۷: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَآءَتْ سَهْلَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ سَالِمًا يَّدْخُلُ عَلَيْنَا وَقَدْ عَقَلَ مَا يَعْقِلُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ اَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِيْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ فَمَكَثْتُ حَوْلًا لَا اُحَدِّثُ بِهٖ وَلَقِيْتُ الْقَاسِمَ

۳۳۲۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سہلہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! سالم آتا ہے ہمارے گھر اور اس کو سمجھ ہے جیسے بالغوں کو ہوتی ہے اور جانتا ہے سب باتیں جیسے سمجھدار اشخاص جانتے ہیں' یعنی جوان شخص ہے اور دنیا کے سب کاموں سے واقف ہے' بچہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کو اپنا دودھ پلا دے تیرے ساتھ اس کا نکاح حرام ہو جائے گا۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا ٹھہرا رہا میں ایک برس اور یہ حدیث بیان نہیں کی پھر جب ملاقات ہوئی میری قاسم سے اور

فَقَالَ حَدِّثْ بِهٖ وَلَا تَهَابُهُ.

انہوں نے اس کو بیان کیا اور کہا مت خوف کر اور بیان کر۔

۳۳۲۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ اَنْبَاَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ سَالِمًا مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ كَانَ مَعَ اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاَهْلِهٖ فِيْ بَيْتِهِمْ فَاَتَتْ بِنْتُ سُهَيْلٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَايَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوْهُ وَاَنَّهٗ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَ اِنِّيْ اَظُنُّ فِيْ نَفْسِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِيْ عَلَيْهِ فَاَرْضَعَتْهُ فَذَهَبَ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُهٗ فَذَهَبَ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ.

۳۳۲۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولی سالم حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی کے ساتھ ان کے مکان میں رہا کرتے تھے ایک روز حضرت سہیل کی صاحبزادی حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالم عاقل بالغ ہو گئے ہیں اور ہمارے یہاں وہ آتے رہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ان کی آمد حضرت ابوحذیفہ کے قلب پر ناگوار گزرتی ہے آپ نے فرمایا کہ تم اس کو دودھ پلا کر خود کو اس پر حرام کر لو۔ چنانچہ انہوں نے سالم کو دودھ پلایا اور اس طریقہ سے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے قلب سے بھی وہ بات نکل گئی پھر کچھ روز کے بعد دوسری مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میں نے اس کو دودھ پلایا تھا چنانچہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے قلب سے وہ بات نکل گئی۔

۳۳۲۹: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ اَبٰى سَائِرُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضْعَةِ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يُرِيْدُ رَضَاعَةَ الْكَبِيْرِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ مَا نُرَى الَّذِيْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ اِلَّا رُخْصَةً فِيْ رَضَاعَةِ سَالِمٍ وَحْدَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا اَحَدٌ بِهٰذِهِ الرَّضْعَةِ وَلَا يَرَانَا.

۳۳۲۹: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے انکار فرمایا اور فرمایا کہ اس دودھ کے رشتہ کی وجہ سے کسی کو مکان میں داخلہ کی اجازت نہیں دینا چاہیے۔ اس دودھ کے رشتہ سے یہ مطلب ہے کہ بڑی عمر میں جو کسی کو دودھ پلایا جائے تو اس کی وجہ سے کسی کو مکان میں داخلہ کی اجازت نہیں ہو سکتی اور تمام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا کہ خدا کی قسم سہلہ رضی اللہ عنہا کو جو حکم فرمایا گیا تھا وہ حکم خاص سالم سے متعلق تھا اور انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ اس دودھ کے رشتہ کی وجہ سے کوئی شخص ہمارے مکان میں داخل نہ ہو (اور نہ ہم کسی کو اس رشتہ کی وجہ سے گھر میں دیکھیں)۔

۳۳۳۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ اَنَّ اُمَّهٗ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّهَا اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ كَانَتْ تَقُوْلُ اَبٰى سَائِرُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يُدْخَلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ مَا

۳۳۳۰: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انکار کیا سب ازواجِ مطہرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مسئلہ کے عام ہونے کا اور نہیں جائز رکھتی تھیں کسی کا گھر آنا' اس کے باعث سے اور کہا سب نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قسم کھا کر کہ ہمارے نزدیک یہ رخصت ہر کسی کے لئے نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مخصوص کیا تھا سالم کے لئے اور نہیں آنے

نَرٰی هٰذِهٖ اِلَّا رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً لِسَالِمٍ فَلَا یَدْخُلُ عَلَیْنَا اَحَدٌ بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلَا یَرَانَا.

ہمارے یہاں اس رضاعت کے سبب سے کوئی یعنی سالم کے سوائے اور کسی کو ایسا حکم نہیں تا کہ اس پر قیاس کر سکے اور اجازت حاصل کر سکے۔

۱۶۶۵: بَابُ اَلْغِیلَةُ

باب: بچے کو دودھ پلانے کے دوران بیوی سے صحبت کرنا

۳۳۳۱: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ جُدَامَةَ بِنْتَ وَهْبٍ حَدَّثَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰی عَنِ الْغِیْلَةِ حَتّٰی ذَكَرْتُ اَنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ یَصْنَعُهٗ وَقَالَ اِسْحٰقُ یَصْنَعُوْنَهٗ فَلَا یَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ.

۳۳۳۱: حضرت جدامہ بنت وہب ؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ دودھ پلانے کی مدت میں بیوی سے صحبت کرنے کی ممانعت کر دوں لیکن پھر مجھے یاد آیا کہ اہلِ فارس اور اہلِ روم بھی اسی طریقہ سے کیا کرتے ہیں اور اس سے ان کی اولادوں کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ حضرت اسحٰق کی روایت میں "یَصْنَعُهٗ" کی جگہ "یَصْنَعُوْنَهٗ" ہے۔

۱۶۶۶: باب الْعَزْلِ

باب: عزل کے بارے میں

۳۳۳۲: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَحُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَ رَدَّ الْحَدِیْثَ حَتّٰی رَدَّهٗ اِلٰی اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ ذُكِرَ ذٰلِكَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَمَا ذَاكُمْ قُلْنَا الرَّجُلُ تَكُوْنُ لَهُ الْمَرْاَةُ فَیُصِیْبُهَا وَیَكْرَهُ الْحَمْلَ وَتَكُوْنُ لَهُ الْاَمَةُ فَیُصِیْبُ مِنْهَا وَیَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ لَا عَلَیْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا فَاِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ.

۳۳۳۲: حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی موجودگی میں عزل سے متعلق تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ کسی کی بیوی ہے اور وہ اس سے صحبت کرتا ہے لیکن وہ شخص یہ نہیں چاہتا کہ اس کو حمل قرار پائے پھر اسی طریقہ سے کوئی آدمی اپنی باندی سے صحبت کرتا ہے لیکن وہ شخص یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کو اس سے حمل قرار پائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اس طریقہ سے نہ کرو تو کیا نقصان ہے اس لیے کہ حمل تو مقدر کی وجہ سے ہی قرار پاتا ہے۔

۳۳۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی الْفَیْضِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ مُرَّةَ الزُّرَقِیَّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الزُّرَقِیِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِیْ تُرْضِعُ وَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ مَا قَدْ

۳۳۳۳: حضرت ابوسعید زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں سوال کیا اور عرض کیا: میری بیوی' بچے کو دودھ پلاتی ہے اس وجہ سے میں نہیں چاہتا کہ اس کو حمل قرار پائے' اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تقدیر میں لکھا ہے کہ رحم میں کیا ہے؟ وہ

قُدِّرَ فِی الرَّحِمِ سَیَکُوْنُ.

ضرور ہو کر رہے گا۔

۱۶۶۷: باب حَقُّ الرَّضَاعِ وَحُرْمَتِهٖ

باب: رضاعت کا حق اور اس کی حرمت سے متعلق حدیث

۳۳۳۴: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَایُذْهِبُ عَنِّیْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ قَالَ غُرَّةُ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ.

۳۳۳۴: حضرت حجاج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر سے حق رضاعت کس طریقہ سے ادا ہو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا باندی دینے سے۔

۱۶۶۸: باب اَلشَّهَادَةُ فِی الرَّضَاعِ

باب: رضاعت میں گواہی کے متعلق

۳۳۳۵: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهٗ مِنْ عُقْبَةَ وَلٰكِنِّیْ لِحَدِیْثِ عُبَیْدٍ اَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَجَاءَتْنَا امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقُلْتُ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنِیْ امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَاَعْرَضَ عَنِّیْ فَاَتَیْتُهٗ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ فَقُلْتُ اِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَیْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ اَنَّهَا قَدْ اَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ.

۳۳۳۵: حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک خاتون سے نکاح کیا تو ایک کالے رنگ کی عورت آئی اور وہ کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اس پر میں خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور میں نے بتلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرۂ انور پھیر لیا۔ میں دوسری جانب سے آیا اور عرض کیا کہ وہ جھوٹی عورت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم کیسے مان لیں کہ وہ جھوٹی ہے حالانکہ وہ کہتی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے تم اس (اپنی زوجہ) کو چھوڑ دو۔

۱۶۶۹: باب نِكَاحُ مَا نَكَحَ الْاٰبَاءُ

باب: والد کی منکوحہ عورت سے نکاح کرنے والے شخص سے متعلق حدیث

۳۳۳۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَقِیْتُ خَالِیْ وَمَعَهُ الرَّایَةُ فَقُلْتُ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اَرْسَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِیْهِ مِنْ بَعْدِهٖ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ اَوْ اَقْتُلَهٗ.

۳۳۳۶: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں سے ملاقات کی تو ان کے پاس ایک جھنڈا تھا میں نے عرض کیا کہ تم کس طرف جا رہے ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اس قسم کے شخص کی گردن اتارنے کے لئے روانہ فرمایا ہے کہ جس نے اپنے والد کی وفات کے بعد اس کی اہلیہ سے نکاح کر لیا ہے۔

۳۳۳۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَصَبْتُ عَمِّيْ وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ اَيْنَ تُرِيْدُ فَقَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ وَآخُذَ مَالَهٗ.

۳۳۳۷: حضرت براء رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا سے ملاقات کی تو ان کے پاس ایک جھنڈا تھا میں نے دریافت کیا تمہارا کس جگہ جانے کا ارادہ ہے؟ تو فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک ایسے آدمی کی جانب بھیجا ہے کہ جس نے کہ اپنے والد کی عورت سے شادی کر لی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم فرمایا ہے کہ میں اس شخص کی گردن اتار لوں اور میں اس شخص کا مال غصب کرلوں۔

۱۶۷۰: باب تَأْوِيْلِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ [النساء: ۲٤]

باب: آیت کریمہ: وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ کی تفسیر کا بیان

۳۳۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا اِلٰى اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ وَظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ فَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَايَا لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِيْنَ فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ [النساء: ۲٤] اَيْ هٰذَا لَكُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ.

۳۳۳۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ؐ نے اوطاس کی جانب لشکر روانہ فرمایا جو کہ طائف میں ایک جگہ کا نام ہے پھر دشمن سے مقابلہ ہوا اور انہوں نے ان کو مار ڈالا اور ہم لوگ مشرکین پر غالب آ گئے اور ہم کو باندیاں ہاتھ لگ گئیں ان کے شوہر مشرکین میں رہ گئے تھے اور مسلمانوں نے انکے ساتھ ہم بستری کرنے سے پرہیز اختیار کیا پھر اللہ عزوجل نے آیت: وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ...... نازل فرمائی یعنی وہ عورتیں تم پر حرام ہیں جو کہ دوسروں کے نکاح میں ہیں لیکن اس وقت حرام نہیں جس وقت تم مالک ہو تم انکے پاس جاؤ اور اس حدیث میں جو تفسیر مذکور ہے اس سے بھی یہی مطلب نکلتا ہے اور وہ تفسیر یہ ہے یعنی یہ عورتیں تم کو حلال نہیں عدت گذرنے کے بعد اسلئے کہ جس وقت یہ خواتین جہاد میں گرفتار ہوئیں تو وہ باندیاں بن گئیں اگر چہ انکے شوہر کافر زندہ ہوں لیکن عدت کے بعد مسلمان ان سے ہم بستری کر سکتے ہیں۔

۱۶۷۱: باب الشِّغَارُ

باب: لڑکی یا بہن کے مہر کے بغیر نکاح کرنے کی ممانعت سے متعلق

۳۳۳۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ.

۳۳۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے ممانعت فرمائی۔

نکاحِ شغار کیا ہے؟

شغار کے معنی یہ ہیں کہ کوئی آدمی اپنی لڑکی یا بہن کو کسی شخص کے نکاح میں اس شرط پر دے دے کہ وہ بھی اپنی لڑکی یا بہن کو اس شخص کے نکاح میں دے دے اور ان دونوں کے نکاح کے لیے مہر مقرر نہ کیا جائے بلکہ مذکورہ ایک دوسرے کی لڑکی کا مہر ایک دوسرے کے نکاح کے عوض ہو۔ اس قسم کا نکاح دورِ جاہلیت میں رائج تھا۔ اسلام نے اس قسم کے نکاح کی ممانعت فرمائی۔ البتہ اس سے ملتا جلتا نکاح جس کو کہ اردو زبان میں آٹا ساٹا اور پنجابی میں (وٹہ سٹہ) سے تعبیر کیا جاتا ہے اس کو جائز قرار دیا جس میں ہر ایک لڑکی کا مہر مستقل مقرر ہوتا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کی بہن یا لڑکی سے شادی کرے اور وہ دوسرا شخص اس شخص کی بہن یا لڑکی سے نکاح کرے لیکن ہر ایک کا مہر جداگانہ اور مستقل مقرر ہو۔

۳۳۴۰: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِى الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا.

۳۳۴۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں جلب' جنب اور شغار نہیں۔ علاوہ ازیں کوئی آدمی (کسی دوسرے شخص کا) مال چھینے گا تو اُس کا ہم سے کوئی واسطہ نہیں۔

۳۳۴۱: اَخْبَرَنَا عَلِىُّ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْفَزَارِىِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِى الْاِسْلَامِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ فَاحِشٌ وَ الصَّوَابُ حَدِيْثُ بِشْرٍ.

۳۳۴۱: اس سند سے بھی گزشتہ حدیث مبارکہ جیسی روایت مروی ہے۔ (لیکن اس حدیث میں) صاحب کتاب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ حدیث ''خطاء فاحش'' ہے۔ روایت وہی صحیح ہے جو بشر سے مروی ہے۔

۱۶۷۲: باب تَفْسِيْرُ الشِّغَارِ

باب: شغار کی تفسیر

۳۳۴۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ح وَالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ مَالِكٌ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَ الشِّغَارُ اَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ابْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُزَوِّجَهٗ ابْنَتَهٗ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ.

۳۳۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار کی ممانعت فرمائی اور شغار (کی وضاحت) یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنی صاحبزادی کو کسی دوسرے کے نکاح میں اس شرط سے دے کہ وہ (دوسرا شخص) بھی اپنی صاحبزادی کا اس سے نکاح کرے گا اور دونوں (خواتین) کا مہر کچھ بھی نہ ہو۔

۳۳۴۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَزْرَقُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ وَالشِّغَارُ كَانَ الرَّجُلُ يُزَوِّجُ ابْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُزَوِّجَهٗ اُخْتَهٗ.

۳۳۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شغار سے اور حضرت عبیداللہ جو کہ احادیث کے راویوں میں سے ہیں انہوں نے بیان فرمایا کہ اس حدیث شریف میں شغار کے معنی یہ ہیں کوئی شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط کے ساتھ کرے کہ وہ دوسرا شخص اپنی بہن کا (یا لڑکی کا) اس شخص سے نکاح کرے (اور مہر ایک دوسرے کے نکاح کے عوض ہو)۔

۱۶۷۳: باب اَلتَّزْوِيْجُ عَلٰى سُوَرٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ

باب: قرآن کریم کی سورتوں کی تعلیم پر نکاح سے متعلق

۳۳۴۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ لِاَهَبَ نَفْسِىْ لَكَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ اِلَيْهَا وَصَوَّبَهٗ ثُمَّ طَاْطَاَ رَاْسَهٗ فَلَمَّا رَاَتِ الْمَرْاَةُ اَنَّهٗ لَمْ يَقْضِ فِيْهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا اِزَارِىْ قَالَ سَهْلٌ مَالَهٗ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَهٗ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى طَالَ مَجْلِسُهٗ ثُمَّ قَامَ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۳۳۴۴: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی آپ ؐ نے اس کو اچھی طرح سے نظر اُٹھا کر دیکھا۔ پھر آپ ؐ نے اپنا سر مبارک نیچے کی جانب فرمالیا اس خاتون نے دیکھا کہ آپ ؐ اس کو کچھ نہیں فرماتے۔ تو وہ خاتون بیٹھ گئی کہ اس دوران وہ کھڑا ہوا شخص جو کہ رسول کریمؐ کے صحابہ کرامؓ میں سے تھا عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ! اگر آپ ؐ کو اس خاتون کی خواہش نہیں ہے تو آپ ؐ اس خاتون کا مجھ سے نکاح فرما دیں۔ آپ ؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کچھ موجود ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ نہیں خدا کی قسم یارسول اللہ! مجھ کو کچھ بھی میسر نہیں (یعنی میں بالکل خالی ہوں)۔ آپ ؐ نے فرمایا دیکھو تم جا کر لاؤ' اگرچہ تمہارے پاس لوہے کی انگوٹھی ہی ہو چنانچہ وہ شخص واپس حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ خدا کی قسم یارسول اللہ! مجھ کو تو لوہے کی انگوٹھی تک نصیب نہیں ہو سکی البتہ یہ میرا تہبند ہے میں اس کو آدھا دے دوں گا۔ آپ ؐ نے فرمایا: یہ تمہارا تہبند لے کر کیا کرے گی اگر تم اس کو پہن لو تو اس کیلئے کچھ بھی نہیں اور اگر وہ پہن لے تو تم ننگے رہ جاؤ۔ چنانچہ وہ شخص کافی دیر تک اس طرح سے بیٹھا رہا پھر اُٹھ کر چل دیا۔ پھر جاتے وقت رسول کریم نے اس شخص کی طرف دیکھا چنانچہ اس کو بلایا گیا جس وقت وہ شخص حاضر ہوا تو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَاَمَرَ بِهٖ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِيَ سُوْرَةُ كَذَا وَ سُوْرَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ هَلْ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

آپ نے اس شخص سے دریافت فرمایا کہ تم کو قرآن کا کچھ علم ہے؟ (یعنی کیا تم قرآن کی تعلیم دے سکتے ہو؟) اس شخص نے عرض کیا کہ مجھ کو فلاں فلاں سورۃ یاد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم وہ سورتیں مجھ کو سنا سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: میں نے اس خاتون کو تمہارے قبضہ (نکاح) میں کر دیا اس قرآن کے عوض جو تم کو یاد ہے۔

۱۶۷۴: باب اَلتَّزْوِيْجُ عَلَى الْاِسْلَامِ

باب: اسلام قبول کرنے کی شرط رکھ کر نکاح کرنا

۳۳۴۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْاِسْلَامَ اَسْلَمَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ اَبِيْ طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاِنْ اَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَاَسْلَمَ فَكَانَ صَدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا.

۳۳۴۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ابوطلحہؓ نے اُم سلیمؓ سے نکاح کیا اور ان دونوں کے درمیان اسلام تھا۔ چنانچہ اُم سلیمؓ نے ابو طلحہؓ کے اسلام قبول کرنے سے قبل اسلام قبول کیا۔ اسکے بعد ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اُم سلیم رضی اللہ عنہا کو پیغام نکاح بھیجا۔ اُم سلیمؓ نے جواب دیا کہ میں تو اسلام قبول کر چکی۔ اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو میں تم سے نکاح کر لوں گی پھر وہ مسلمان ہوئے اور ان کا مہر اسلام مقرر ہوا۔

۳۳۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَطَبَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَامِثْلُكَ يَا اَبَاطَلْحَةَ يُرَدُّ وَلٰكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ وَاَنَا امْرَاَةٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِيْ اَنْ اَتَزَوَّجَكَ فَاِنْ تُسْلِمْ فَذَالِكَ مَهْرِيْ وَمَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهُ فَاَسْلَمَ فَكَانَ ذٰلِكَ مَهْرَهَا قَالَ ثَابِتٌ فَمَا سَمِعْتُ بِامْرَاَةٍ قَطُّ كَانَتْ اَكْرَمَ مَهْرًا مِّنْ اُمِّ سُلَيْمٍ الْاِسْلَامَ فَدَخَلَ بِهَا فَوَلَدَتْ لَهٗ.

۳۳۴۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اُم سلیم سے نکاح کا پیغام بھیجا۔ اُم سلیم نے کہا کہ خدا کی قسم ابوطلحہ تم رد کرنے کے لائق نہیں ہو (یعنی تمہاری گذارش منظور ہوگی) مگر اس وجہ سے کہ تم کافر ہو اور میں مسلمان ہوں میرے واسطے حلال اور جائز نہیں ہے کہ میں تم سے نکاح کروں البتہ اگر تم اسلام قبول کر لو۔ پس تمہارا اسلام قبول کرنا تمہارا مہر ہوگا۔ یعنی میں مہر کسی دوسری چیز کا مقرر نہیں کرتی صرف تمہارا اسلام قبول کرنا ہی مہر ہے اور میں تم سے کچھ اور نہیں مانگتی۔ پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا اور مہر وہی رہا اور ثابت رضی اللہ عنہ جو کہ انسؓ کے بعد حدیث کے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسی عورت نہیں سنی کہ جس کا مہر اُم سلیمؓ سے زیادہ باعزت ہو اس لیے کہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا کا مہر اسلام تھا اور اسلام سے زیادہ باعزت کونسی شے ہو سکتی ہے؟ اور ابوطلحہؓ نے ان سے صحبت کی اور اُم سلیم رضی اللہ عنہا سے بچے بھی پیدا ہوئے۔

۱۶۷۵: باب التَّزْوِيجُ عَلَى الْعِتْقِ

باب : آزاد کرنے کومہر مقرر کر کے نکاح کرنے سے متعلق

۳۳۴۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ح وَاَنْبَاَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَيْبٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَهُ صَدَاقَهَا.

۳۳۴۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد فرمایا اور ان کے آزاد کرنے کو ان کا مہر مقرر فرمایا۔

۳۳۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسٍ اَعْتَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ.

۳۳۴۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد فرمایا اور آزادی کو اس زوجہ محترمہ کا مہر مقرر فرمایا۔

۱۶۷۶: باب عِتْقُ الرَّجُلِ جَارِيَتَهٗ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

باب: باندی کو آزاد کرنا اور پھر اس سے شادی کرنے میں کس قدر ثواب ہے؟

۳۳۴۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِىْ مُوْسٰى عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ رَجُلٌ كَانَتْ لَهٗ اَمَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا وَعَبْدٌ يُؤَدِّىْ حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَمُؤْمِنُ اَهْلِ الْكِتَابِ.

۳۳۴۹: حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تین ایسے آدمی ہیں کہ جن کو دوگنا ثواب ہے پہلے تو وہ شخص کہ جس کے پاس باندی ہو اور اس شخص نے اس کو ادب سکھلایا جیسا کہ ادب سکھلانے کا حق ہے اور تعلیم دی جیسا کہ تعلیم دینے کا حق ہے یعنی علم اور ادب میں اس کو قابل اور لائق بنایا اور آزاد کرنے کے بعد اس سے شادی کرے اور دوسرا غلام جو کہ اپنے آقا کا حق ادا کرے اور تیسرے اہل کتاب جو کہ ایمان لے آیا ہو۔

۳۳۵۰: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِىْ زُبَيْدٍ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ جَارِيَتَهٗ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ.

۳۳۵۰: حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنی باندی کو آزاد کیا اور پھر اس سے نکاح کر لیا تو اس شخص کے لئے دوگنا ثواب ہے یعنی ایک تو آزاد کرنے کا اور دوسرے اس سے شادی کرنے کا۔

۱۶۷۷: باب الْقِسْطُ فِى الْاَصْدِقَةِ

باب: مہروں میں انصاف کرنا

۳۳۵۱: اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی وَسُلَیْمَانُ ابْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتَامٰی فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ﴾ [النساء : ۳] قَالَتْ یَا ابْنُ اُخْتِیْ هِیَ الْیَتِیْمَةُ تَكُوْنُ فِیْ حِجْرِ وَلِیِّهَا فَتُشَارِكُهٗ فِیْ مَالِهٖ فَیُعْجِبُهٗ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَیُرِیْدُ وَلِیُّهَا اَنْ یَتَزَوَّجَهَا بِغَیْرِ اَنْ یُقْسِطَ فِیْ صَدَاقِهَا فَیُعْطِیَهَا مِثْلَ مَا یُعْطِیْهَا غَیْرُهٗ فَنُهُوْا اَنْ یَنْكِحُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ یُقْسِطُوْا لَهُنَّ وَیَبْلُغُوْا بِهِنَّ اَعْلٰی سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ فَاُمِرُوْا اَنْ یَنْكِحُوْا مَا طَابَ لَهُمْ مِّنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فِیْهِنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَیَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِیْهِنَّ﴾ اِلٰی قَوْلِهٖ ﴿وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ وَالَّذِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَّهٗ یُتْلٰی فِی الْكِتَابِ الْاٰیَةُ الْاُوْلٰی الَّتِیْ فِیْهَا ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتَامٰی فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ فِی الْاٰیَةِ الْاُخْرٰی ﴿وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ رَغْبَةَ اَحَدِكُمْ عَنْ یَتِیْمَتِهِ الَّتِیْ تَكُوْنُ فِیْ حِجْرِهٖ حِیْنَ تَكُوْنَ قَلِیْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوْا اَنْ یَنْكِحُوْا مَا رَغِبُوْا فِیْ مَالِهَا مِنْ یَتَامَی النِّسَاءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ.

۳۳۵۱: حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس آیت کی تفسیر عائشہؓ سے دریافت فرمائی اور وہ آیت یہ ہے: وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تُقْسِطُوْا یعنی اگر تم اس سے اندیشہ کرو کہ تم یتیم لڑکیوں کے حق میں انصاف نہیں کرو گے تو تم ان خواتین سے نکاح کرو جو کہ تم کو پسندیدہ ہوں۔ عائشہؓ نے فرمایا: اے میرے بھانجے! اس آیت میں ان یتیم لڑکیوں کا تذکرہ ہے جو کہ اپنے اولیاء کے پاس پرورش حاصل کرتی ہیں اور وہ لڑکیاں مال میں حصہ رکھتی ہیں جو مال کہ ان کے ورثہ کو ملا ہے ان کے سبب کی وجہ سے ان کے اولیا نے ان کی صورت اور دولت دیکھ کر اس طریقہ سے چاہا کہ ان کو اپنے نکاح میں کرلیں۔ لیکن اس قدر مہر سے جس قدر ان کو غیر شخص دے سکتا ہے۔ یعنی اگر آپؐ ان سے نکاح نہ کریں اور دوسرے لوگوں سے ان کا نکاح کردیں تو دوسرا مہر زیادہ دے گا لیکن عورت کے ولی چاہتے کہ انکے ساتھ ناانصافی کر کے کچھ مہر پر آپؐ ان سے نکاح کرلیں۔ اللہ عزوجل کی جانب سے ان کی ممانعت نازل ہوئی اور ان کے ساتھ کم مہر پر نکاح کرنے سے ممانعت فرمائی گئی اور حکم ہوا کہ اگر تم ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو تو تم انصاف کرو۔ ان کے معاملہ میں اور ان کا بہترین مہر مقرر کرو۔ ورنہ جس کو تمہارا دل چاہے وہ کرو اور ان کے علاوہ پھر عائشہؓ نے اس واقعہ کے بعد فرمایا کہ لوگوں نے دریافت کیا یعنی رسول کریمؐ سے دریافت کیا پھر اللہ عزوجل نے یہ آیت: یَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ۔ لوگ تم سے رخصت مانگتے ہیں عورتوں کے بارے میں تم کہہ دو کہ ان سے متعلق اللہ عزوجل تم کو حکم فرماتا ہے اور وہ آیات بھی جو کہ قرآن میں سے تم کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور جوان یتیم لڑکیوں سے متعلق ہیں جن کو کہ تم ان کا مقرر کردہ حق نہیں دیتے اور ان سے نکاح کرنے میں تم لوگ رغبت رکھتے ہو عائشہؓ فرماتی ہیں کہ گذشتہ آیت میں مذکور آیات سے مراد پہلی آیت کریمہ ہے یعنی: وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تُقْسِطُوْا۔۔۔ یعنی اگر تم کو اندیشہ ہو کہ تم یتامیٰ کے درمیان انصاف قائم نہیں کر سکو گے تو تم اپنی پسند کی خواتین سے نکاح کرو پھر ارشاد فرماتی ہیں ایک دوسری آیت میں مذکور: تَرْغَبُوْنَ سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے

کہ جس نے کہ تمہارے پاس پرورش پائی لیکن تم اس کے کم مال دار ہونے اور کم خوبصورت ہونے کی وجہ سے اس سے نکاح کرنے سے نفرت کرتے ہو چنانچہ ان لوگوں کو ان یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنے سے منع فرما دیا گیا کہ جن کی جانب انکی دولت کی وجہ سے رغبت تھی کہ ان سے اس شرط پر نکاح کر سکتے ہو کہ انکے مہر میں تم انصاف سے کام لو۔

۳۳۵۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى اثْنَتَىْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً وَنَشٍّ وَذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ.

۳۳۵۲: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ اور نش مہر مقرر فرمائے اور اس کی مقدار پانچ سو درہم مقرر ہوئی۔

۳۳۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ الصَّدَاقُ اِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَةَ اَوَاقٍ.

۳۳۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں دس اوقیہ مہر مقرر تھا۔

۳۳۵۴: اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرِ بْنِ اِيَاسِ بْنِ مُقَاتِلِ ابْنِ مُشَمْرِخِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ وَابْنِ عَوْنٍ وَسَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ دَخَلَ حَدِيْثُ بَعْضِهِمْ فِىْ بَعْضٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَلَمَةُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ نُبِّئْتُ عَنْ اَبِى الْعَجْفَاءِ وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِى الْعَجْفَاءِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلَا لَاتَغْلُوْا صُدُقَ النِّسَاءِ فَاِنَّهٗ لَوْكَانَ مَكْرُمَةً فِى الدُّنْيَا اَوْتَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَانَ اَوْلَاكُمْ بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصْدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً مِّنْ نِسَائِهٖ وَلَا اُصْدِقَتِ امْرَاَةٌ مِنْ بَنَاتِهٖ اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُغْلِىْ بِصَدُقَةِ امْرَاَتِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ لَهَا عَدَاوَةٌ فِىْ نَفْسِهٖ وَحَتّٰى يَقُوْلَ كُلِّفْتُ لَكُمْ عِلْقَ

۳۳۵۴: حضرت ابوعجفا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروقؓ نے بیان فرمایا: خبردار! تم لوگ خواتین کے مہر میں حد سے تجاوز نہ کیا کرو۔ کیونکہ اگر یہ کام دنیا میں کچھ عزت کا ہوتا یا اللہ کے نزدیک پرہیزگاری کا کام ہوتا تو رسول کریمؐ تم سب سے پہلے اس کے حقدار ہوتے اور رسول کریمؐ نے ازواجِ مطہراتؓ میں سے کسی کا اور کسی لڑکی کا مہر اس سے زیادہ یعنی جس کی مقدار بارہ اوقیہ ہوتی ہے مقرر نہیں فرمایا اور انسان اپنی اہلیہ کے سلسلہ میں حد سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو اپنی بیوی سے دشمنی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے تمہارے واسطے مشک کی رسّی کے لئے بھی مصیبت برداشت کی اور ایک دوسری روایت میں عِلْقَ الْقُربِةِ کا لفظ ہے یعنی مجھ کو پسینہ آ گیا۔ ابوعجفاء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک لڑکا تھا مولد (یعنی خاص عرب نہ تھا) تو میں نہیں سمجھ سکا کہ عِلْقَ القربِۃ کیا ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ ایک دوسری بات کہتے ہیں کہ تم لوگوں کا اگر کوئی شخص جنگ میں قتل کر دیا جائے تو کہا

الْقِرْبَةِ وَكُنْتُ غُلَامًا عَرَبِيًّا مُوَلَّدًا فَلَمْ اَدْرِمَا عِلْقُ الْقِرْبَةِ قَالَ وَاُخْرٰى يَقُوْلُوْنَهَا لِمَنْ قُتِلَ فِيْ مَغَازِيْكُمْ اَوْمَاتَ قُتِلَ فُلَانٌ شَهِيْدًا اَوْمَاتَ فُلَانٌ شَهِيْدًا وَلَعَلَّهٗ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ اَوْقَرَ عَجُزَ دَابَّتِهٖ اَوْدَفَّ رَاحِلَتِهٖ ذَهَبًا اَوْ وَرِقًا يَطْلُبُ التِّجَارَةَ فَلَا تَقُوْلُوْا ذَاكُمْ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ وَآلِهٖ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْمَاتَ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ.

جاتا ہے کہ وہ شخص شہید ہے اور وہ شخص شہید مارا گیا یا وہ شخص شہید ہے۔ ممکن ہے کہ اس شخص نے اپنے اونٹ کے سرین پر وزن لادا ہو یا اونٹ کے کجاوے پر سونے چاندی کی تجارت کی ہو (یعنی اس شخص کی نیت خالص جہاد کی نہ رہی ہو بلکہ دنیا حاصل کرنا مقصود ہو) تو تم اس طریقہ سے نہ کہو بلکہ اس طریقہ سے کہو کہ جس طریقہ سے رسول کریمؐ فرمایا کرتے تھے جو شخص راہ خدا میں مارا جائے یا قتل ہو جائے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا اور تم لوگ کسی خاص آدمی سے کوئی بات نہ کہو اللہ عزوجل کو معلوم ہے کہ اس شخص کی کیا نیت تھی۔

۳۳۵۵: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ نِ الدُّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ زَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ وَاَمْهَرَهَا اَرْبَعَةَ آلَافٍ وَجَهَّزَهَا مِنْ عِنْدِهٖ وَبَعَثَ بِهَا مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَلَمْ يَبْعَثْ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ وَكَانَ مَهْرُ نِسَائِهٖ اَرْبَعَمِائَةِ دِرْهَمٍ.

۳۳۵۵: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا اور وہ ملک حبش میں تھیں وہاں کے بادشاہ نے کہ جس کا نام نجاشی بادشاہ تھا نکاح کرنے کے بعد جہیز وغیرہ اپنی جانب سے دے دیا اور مہر چار ہزار مقرر فرمایا اور شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ دے کر بھیج دیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا اپنی اہلیہ محترمہ کو مہر کا کوئی حصہ نہیں بھیجا تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دوسری ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کا مہر چار سو درہم تھا۔

۱۶۷۸: باب اَلتَّزْوِيْجُ عَلٰى نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ

باب: سونے کی ایک کھجور کی گٹھلی کے وزن کے برابر کے بقدر نکاح کرنا

۳۳۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدِ نِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِهٖ اَثَرُ الصُّفْرَةِ فَسَاَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ سُقْتَ اِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْلِمْ وَلَوْبِشَاةٍ.

۳۳۵۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اس وقت ان کے کپڑے یا جسم پر زرد رنگ کا دھبہ تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک انصاری خاتون سے نکاح کیا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا مہر ادا کیا ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ایک نواۃ (یعنی کھجور کی گٹھلی کے وزن کے بقدر) سونا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ولیمہ ضرور کرو چاہے ایک بکری کا ہی ولیمہ ہو۔

۳۳۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا

۳۳۵۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن

النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ بَشَاشَةُ الْعُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ كَمْ اَصْدَقْتَهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ.

بن عوف ؓ بیان فرماتے تھے کہ مجھ کو رسول کریم ﷺ نے دیکھا کہ شادی کی مسرت کا نشان ہے۔ میں نے اس وقت رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے شادی کر لی ہے ایک انصاری خاتون سے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم نے مہر کس قدر مقرر کیا ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے عرض کیا کہ ایک (نواۃ) سونے کے بقدر۔

۳۳۵۸: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ح وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ عَلٰى صَدَاقٍ اَوْحِبَاءٍ اَوْعِدَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ اَعْطَاهُ وَاَحَقُّ مَا اُكْرِمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ اَوْاُخْتُهُ اللَّفْظُ لِعَبْدِ اللّٰهِ.

۳۳۵۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس خاتون نے مہر پر نکاح کیا یا جس خاتون نے بخشش پر نکاح کیا یعنی بخشش کے وعدہ پر نکاح کیا تو یہ تمام چیزیں عورت کی ہیں اور جو کچھ نکاح کے بعد ہوگا وہ دینے والے شخص کا حق ہے اور انسان کی عظمت اور عزت' بیٹی اور بہن کی وجہ سے ہے یعنی اگر لڑکی اور بہن کو دوسرے کے نکاح میں دینے یا اپنے نکاح میں ان کو لانے سے خوش رکھے گا تو ایسا شخص (معاشرہ میں) قابل تعریف سمجھا جائے گا۔

۱۶۷۹: بَابُ اِبَاحَةُ التَّزْوِيْجِ بِغَيْرِ صِدَاقٍ

باب: مہر کے بغیر نکاح کا جائز ہونا

۳۳۵۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَا اُتِيَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا فَتُوُفِّيَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ سَلُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْهَا اَثَرًا قَالُوْا يَا اَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ مَا نَجِدُ فِيْهَا يَعْنِيْ اَثَرًا قَالَ اَقُوْلُ بِرَاْيِيْ فَاِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ لَهَا كَمَهْرِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَامَ

۳۳۵۹: حضرت علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ ایک دن عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں ایک مقدمہ پیش ہوا کہ ایک شخص نے کسی خاتون سے نکاح کیا اور نکاح میں کسی قسم کا مہر ذکر نہیں کیا گیا یعنی مہر کچھ مقرر نہیں ہوا اور وہ شخص عورت سے ہمبستری کیے بغیر فوت ہو گیا۔ یہ بات سن کر عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ لوگوں سے دریافت کرو کہ اس مسئلہ میں کوئی حدیث ہے یا نہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم کو اس بارے میں علم نہیں۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں اپنی عقل سے اس مسئلہ میں بیان کروں گا۔ اگر ٹھیک ہوا تو اللہ عزوجل کی جانب سے ہے یہ کہہ کر انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اس عورت کو مہر مثل ادا کیا جانا چاہیے یعنی جس طریقہ سے مہر اس خاتون کے خاندان اور

رَجُلٌ مِّنْ اَشْجَعَ فَقَالَ فِیْ مِثْلِ هٰذَا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْنَا فِی امْرَاَةٍ یُقَالُ لَهَا بِرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ تَزَوَّجَتْ رَجُلاً فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بِهَا فَقَضٰی لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ صَدَاقِ نِسَائِهَا وَلَهَا الْمِیْرَاثُ وَعَلَیْهَا الْعِدَّةُ فَرَفَعَ عَبْدُاللّٰهِ یَدَیْهِ وَکَبَّرَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ الْاَسْوَدُ غَیْرَ زَائِدَةَ.

قبیلہ میں دوسری خواتین کا ہے جو کہ اس خاتون کی ہم عمر ہیں اس خاتون کا بھی اس طرح کا مہر ہے بغیر کسی زیادتی اور کمی کے اور اس خاتون کا حصہ اس کے ترکہ میں بھی ہے اور اس کو حد سے بھی گذرنا چاہیے۔ یہ بات سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا کہ اس طریقہ سے ہماری بیوی کا ایک مقدمہ کا رسول کریمؐ نے فیصلہ فرمایا تھا اس خاتون کو بردع بنت واشق کہتے تھے اس نے ایک شخص سے نکاح کیا پھر وہ شخص مرگیا اور اس کو عورت سے صحبت کرنا بھی نصیب نہیں ہوا۔ پھر اس شخص سے متعلق نبیؐ نے ایک اس قسم کے مہر کا حکم فرمایا جو کہ اس خاتون کے یہاں (رواجاً) مہر تھا اور اس خاتون کو وراثت میں شامل فرمایا اور اس خاتون کیلئے عدت کا حکم فرمایا یہ بات سن کر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اُٹھا لیے اور اللہ اکبر فرمایا۔ یعنی اس فیصلہ سے ان کو مسرّت ہوئی امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث میں اسود کا تذکرہ علاوہ زائدہ کے کسی سے منقول نہیں۔

۳۳۶۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ اُتِیَ فِی امْرَاَةٍ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ یَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ یَدْخُلْ بِهَا فَاخْتَلَفُوْا اِلَیْهِ قَرِیْبًا مِنْ شَهْرٍ لَا یُفْتِیْهِمْ ثُمَّ قَالَ اُرٰی لَهَا صَدَاقَ نِسَائِهَا لَا وَکْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِیْرَاثُ وَعَلَیْهَا الْعِدَّةُ فَشَهِدَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانَ الْاَشْجَعِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِیْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ بِمِثْلِ مَا قَضَیْتَ.

۳۳۶۰: حضرت علقمہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں ایک خاتون کا مقدمہ پیش ہوا اور اس خاتون کا مہر مقرر نہیں تھا اور اسکے شوہر نے اس سے ہم بستری بھی نہیں کی تھی اور اسکا شوہر بغیر صحبت کیے فوت ہوگیا۔ لوگ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس مسئلہ کے دریافت کرنے کیلئے تقریباً ایک ماہ تک پھرتے رہے عبداللہ بن مسعودؓ نے ان کو حکم شرعی نہیں بتلایا آخر ایک دن فرمانے لگے کہ میری رائے ہے کہ اس خاتون کا مہر اسکے خاندان کی خواتین جیسا ہے نہ تو کم اور نہ ہی زیادہ اور اسکے لئے وراثت بھی ہے اور اسکو عدت کرنا ضروری ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ کی بات اور انکے فیصلہ پر معقل بن سنان نے شہادت دی اور کہا کہ نبیؐ نے بردع واشق کی لڑکی کا مقدمہ اسی طریقہ سے فرمایا تھا جیسا کہ تم نے فیصلہ کیا۔

۳۳۶۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ فِیْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَمَاتَ وَلَمْ یَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ یَفْرِضْ لَهَا قَالَ لَهَا

۳۳۶۱: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے اس شخص کے مقدمہ میں فیصلہ فرمایا کہ جس نے کہ ایک خاتون سے نکاح کیا تھا اور نہ تو اس نے مہر مقرر کیا تھا اور نہ اس سے ہم بستری کی تھی اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس طرح کا حکم فرمایا کہ ایسی خاتون کو مہر

الصَّدَاقُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانَ فَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِهٖ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ.

دلایا جائے اور اس کو ترکہ بھی دلایا جائے اور اس پر عدت کرنا لازم ہے۔ یہ بات سن کر معقل بن سنانؓ نے فرمایا کہ رسول کریمؐ نے واثق کی لڑکی بروع کے جھگڑے میں اسی طریقہ کا فیصلہ فرمایا تھا۔

۳۳۶۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مِثْلَهٗ.

۳۳۶۲: حضرت علقمہ بن مسعودؓ سے بھی اس مضمون کی روایت منقول ہے ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۳۳۶۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ اَتَاهُ قَوْمٌ فَقَالُوْا اِنَّ رَجُلًا مِّنَّا تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَّلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَّلَمْ يَجْمَعْهَا اِلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ مَا سُئِلْتُ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ هٰذِهٖ فَاْتُوْا غَيْرِيْ فَاخْتَلَفُوْا اِلَيْهِ فِيْهَا شَهْرًا ثُمَّ قَالُوْا لَهٗ فِيْ آخِرِ ذٰلِكَ مَنْ نَسْاَلُ اِنْ لَّمْ نَسْاَلْكَ وَاَنْتَ مِنْ جِلَّةِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَلَا نَجِدُ غَيْرَكَ قَالَ سَاَقُوْلُ فِيْهَا بِجَهْدِ رَاْيِيْ فَاِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ خَطَاً فَمِنِّيْ وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْهُ بُرَآءٌ اُرٰى اَنْ اَجْعَلَ لَهَا صَدَاقَ نِسَائِهَا لَاوَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَ وَذٰلِكَ بِسَمْعِ اُنَاسٍ مِّنْ اَشْجَعَ فَقَامُوْا فَقَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَضَيْتَ بِمَا قَضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَاَةٍ مِّنَّا يُقَالُ لَهَا بِرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ قَالَ فَمَا رُؤِيَ عَبْدُاللّٰهِ فَرِحَ فَرْحَةً يَوْمَئِذٍ اِلَّا بِاِسْلَامِهٖ.

۳۳۶۳: حضرت علقمہ بن عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک دن عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں کسی قوم کے کچھ لوگ آئے اور عرض کرنے لگے کہ کسی شخص نے کسی خاتون سے نکاح کیا تھا اور نہ تو اس کا مہر مقرر کیا تھا اور نہ اس سے ہم بستری کی تھی اور اس شخص کا اس طریقہ سے انتقال ہو گیا۔ یہ بات سن کر عبداللہ بن مسعودؓ فرمانے لگے۔ اس طرح کی مشکل بات اور مشکل سوال رسول کریمؐ کی وفات کے بعد سے کسی نے مجھ سے نہیں دریافت کیا تھا اس وجہ سے تم کسی دوسرے شخص کے پاس چلے جاؤ غرض ان لوگوں نے ان کا ایک ماہ تک پیچھا کیا اور آخر کار عرض کرنے لگے کہ ہم لوگ اب کس کے پاس جائیں اور مسئلہ کا حکم کس سے دریافت کریں اور (ہماری نظر میں تو) صحابہؓ میں سے آپ جیسا صاحب علم اور بزرگ اس شہر میں کوئی نہیں ہے۔ یہ بات سن کر عبداللہ بن مسعودؓ نے ارشاد فرمایا: اب میں اپنی رائے کے زور سے حکم کرتا ہوں اگر حکم درست ہوا تو اللہ عزوجل کی جانب سے ہے جو کہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے اور اگر غلط ہو تو یہ میری غلطی ہے اور شیطان کا بھکاوا۔ اللہ اور اسکے رسولؐ دونوں غلطی سے بالکل بری ہیں۔ میری رائے میں ایسی خاتون کو اس قدر مہر دینا چاہیے کہ جس قدر اسکے خاندان کی خواتین کا مہر ہے نہ تو اس سے کم اور نہ ہی اس سے زیادہ اور اس خاتون کیلئے وراثت بھی ہے اور اسکو عدت گذارنا چاہیے چار ماہ اور دس دن اور کہا کہ یہ مسئلہ چند لوگوں نے اشجع سے مناسب لوگ پھر اُٹھ گئے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ نے اس قسم کا فیصلہ فرما دیا ہے جیسا کہ رسول کریمؐ نے ہماری برادری کی ایک عورت

کا فیصلہ فرمایا تھا۔ راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس قدر کبھی خوش و خرم نہیں دیکھا مگر اسلام قبول کرنے کے وقت میں۔ اس لیے کہ ان کی رائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کے مطابق ہوگئی۔

۱۶۸۰: بَاب هِبَةُ الْمَرْاَةِ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ بِغَيْرِ صِدَاقٍ

باب: ایسی خاتون کا بیان کہ جس نے کسی مرد کو بغیر مہر کے خود پر ہبہ اور بخشش کیا

۳۳۶۴: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ تْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِیْ لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيْلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ شَیْءٌ قَالَ مَا اَجِدُ شَيْئًا قَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةٌ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلٰی مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ.

۳۳۶۴: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ یا رسول اللہ! میں اپنی جان آپؐ کو بخش دے رہی ہوں وہ عورت یہ جملے کہہ کر کھڑی ہوگئی اور دیر تک کھڑی رہی اس دوران ایک شخص اُٹھا اور عرض کرنے لگا کہ اگر آپؐ کو اس خاتون کی خواہش نہ ہو تو آپؐ اس خاتون کا مجھ سے نکاح فرما دیں آپؐ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ کچھ نہیں اور مجھے کچھ بھی میسر نہیں ہے۔ آپؐ نے اس شخص سے فرمایا کہ جاؤ تم تلاش کر لاؤ اگرچہ کوئی لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم کو قرآن آتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ مجھ کو یہ سورتیں یاد ہیں اور اس شخص نے ان سورتوں کا نام لیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تمہارا نکاح اس خاتون سے کر دیا اس قرآن (مہر) پر جو کہ تم کو یاد ہے۔

۱۶۸۱ باب : اِحْلَالِ الْفَرَجِ

باب: کسی کے لئے شرمگاہ حلال کرنا

۳۳۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ خَالِدِ ابْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ يَاْتِیْ جَارِيَةَ امْرَاَتِهٖ قَالَ اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ جَلَدْتُّهٗ مِائَةً وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ رَجَمْتُهٗ.

۳۳۶۵: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ایک شخص کیلئے کہ جس نے اپنی بیوی کی باندی سے زنا کا ارتکاب کیا تھا فرمایا کہ اگر حلال کر دی تھی اس عورت نے وہ باندی اس شخص کیلئے تو میں اس صورت میں اس زانی کے سو کوڑے ماروں گا اور اگر اس عورت نے (یعنی زانی کی بیوی نے) وہ باندی زانی کیلئے حلال نہیں کی تھی تو میں اس کو سنگسار کروں گا۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث میں جو حکم فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب باندی کے مالک یا مالکہ نے باندی کی شرم گاہ کسی دوسرے شخص کو حلال کر دی (اور اس طرح سے اس کو زنا کا موقعہ دیا) تو وہ باندی اس کے لئے حلال نہیں ہوئی لیکن

شبہ کی وجہ سے اس پر حد زنا جاری نہیں ہوگی لیکن مذکورہ صورت میں شبہ کی وجہ سے حد کرنا جاری نہ ہوگی اور ایک سو کوڑے تعزیر کے طور پر مارے جائیں گے اور تعزیر کی اصل حد کی مقدار حاکم وقت متعین کرے گا۔

۳۳۶۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ حُنَيْنٍ وَيُنْبَزُ قُرْقُوْرًا اَنَّهُ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَرُفِعَ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فَقَالَ لَاَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ فَكَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ فَجُلِدَ مِائَةً قَالَ قَتَادَةُ فَكَتَبْتُ اِلٰى حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ فَكَتَبَ اِلَيَّ بِهٰذَا.

۳۳۶۶: حضرت حبیب بن سالمؒ سے روایت ہے کہ نعمان بن بشیرؓ کی خدمت میں ایک مقدمہ پیش ہوا اور اُس شخص کا نام عبدالرحمٰن تھا اور لوگوں نے اسکا نام قرقور بھی رکھ لیا تھا وہ جھگڑا یہ تھا کہ وہ شخص اپنی بیوی کی باندی سے ہم بستری کر بیٹھا۔ نعمان بن بشیرؓ فرمانے لگے کہ میں اس مقدمہ کا فیصلہ اس طرح سے کرونگا کہ جس طریقہ سے نبیؐ نے فیصلہ فرمایا تھا اور نعمان بن بشیر نے فرمایا کہ اگر تیرے واسطے وہ باندی حلال کر دی تھی تو میں تیرے کوڑے ماروں گا ورنہ پھر میں سنگسار کرونگا آخر کار اسکے سو کوڑے مارے کیونکہ اس شخص کی بیوی نے اسکو وہ باندی حلال کر دی تھی۔ قتادہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے حبیب بن سالم کو تحریر کیا تھا کہ اس نے مجھ کو یہی لکھا تھا۔

۳۳۶۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ رَجُلٍ وَّقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ فَاجْلِدْهُ مِائَةً وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ فَارْجُمْهُ.

۳۳۶۷: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی بیوی کی باندی سے ہمبستری کر لی تھی' فرمایا اگر اس کی بیوی نے اپنی باندی اس کے لئے حلال کر دی تھی تو اس کو سو کوڑے مارو اور اگر اس نے اس کے لئے باندی کو حلال نہیں کیا تھا تو اسے سنگسار کر دو۔

۳۳۶۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيْصَةَ ابْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ ﷺ فِيْ رَجُلٍ وَّطِيءَ جَارِيَةَ امْرَاَتِهٖ اِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا وَاِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهٗ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا.

۳۳۶۸: حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اس قسم کے بارے میں جس نے کہ اپنی بیوی کی باندی سے زنا کیا تھا فیصلہ فرمایا کہ اگر اس شخص نے زبردستی زنا کا ارتکاب کیا ہے تو وہ باندی آزاد ہوگی اور اس شخص کو اس باندی کے عوض ایک باندی خرید کر اپنی بیوی کو دینا ہوگی اور اگر وہ اس پر راضی تھی تو وہ باندی اسی کی ہوگئی ہے اور وہ شخص اپنی بیوی کو اس کے عوض ایک باندی دے گا۔

۳۳۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ

۳۳۶۹: حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ

قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا غَشِيَ جَارِيَةً لِامْرَاَتِهٖ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ مِّنْ مَالِهٖ وَعَلَيْهِ الشَّرْوٰى لِسَيِّدَتِهَا وَاِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لِسَيِّدَتِهَا وَمِثْلُهَا مِنْ مَّالِهٖ.

نے ایک شخص کا فیصلہ فرمایا کہ جس شخص نے کہ اپنی اہلیہ کی باندی سے زنا کا ارتکاب کیا تھا تو اس عورت کی وہ باندی آزاد ہوگی اور اس مرد کو (ضمانت میں) اس جیسی ایک باندی دینا پڑے گی۔ اس لیے کہ یہ باندی زبردستی کی وجہ سے آزاد ہوگی اور اس شخص کے مال سے اس باندی کی مالکہ (یعنی بیوی) کو یہ شخص دوسری باندی دے دے اور اگر زبردستی نہیں کی بلکہ خوشی اور رضامندی سے یہ کام ہوا تو یہ باندی اسکی رہی کہ جس کی وہ باندی تھی اور دوسری باندی اس جیسی اس شخص کے ذمہ (بطور جرمانہ) لازم اور واجب ہوگی۔

۱۶۸۲: باب تَحْرِيمُ الْمُتْعَةِ

باب: نکاح متعہ حرام ہونے سے متعلق

۳۳۷۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّ عَلِيًّا بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا لَا يَرٰى بِالْمُتْعَةِ بَاْسًا فَقَالَ اِنَّكَ تَائِهٌ اِنَّهٗ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ.

۳۳۷۰: حضرت حسنؓ اور عبداللہؓ جو کہ دونوں اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن علی کرم اللہ وجہہ کو یہ اطلاع ملی کہ ایک شخص ایسا ہے کہ جو متعہ کی کچھ حرمت نہیں سمجھتا۔ اس پر علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ یہ گمراہ شخص ہے کیونکہ مجھ کو نبیؐ نے خیبر کے دن نکاح متعہ سے اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا (واضح رہے کہ مذکورہ بالا روایت میں ہم نے حدیث بالا میں مذکورہ لفظ عنہا کا ترجمہ اس کے بجائے' متعہ سے کیا ہے کیونکہ اس جگہ اس سے مراد متعہ ہے۔

۳۳۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ.

۳۳۷۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن خواتین کے ساتھ متعہ کرنے اور شہری گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔

۳۳۷۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالُوْا اَنْبَاَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ وَالْحَسَنَ ابْنَيْ

۳۳۷۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے روز' خواتین کے ساتھ متعہ کرنے کی ممانعت ارشاد فرمائی اور حضرت ابن مثنیٰ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین سے والے

مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَخْبَرَاهُ اَنَّ اَبَاهُمَا مُحَمَّدَ ابْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهُمَا اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى يَوْمَ حُنَيْنٍ وَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ مِنْ كِتَابِهٖ.

دن (نکاح متعہ) سے منع فرمایا اور ابن مثنی نقل فرماتے ہیں کہ مجھ کو عبدالوہاب نے اپنی کتاب میں اس طریقہ سے حدیث بیان فرمائی ہے۔

۳۳۷۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الرَّبِيْعِ ابْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ اِلٰى امْرَاَةٍ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا اَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِيْنِيْ فَقُلْتُ رِدَائِيْ وَقَالَ صَاحِبِيْ رِدَائِيْ وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِيْ اَجْوَدَ مِنْ رِّدَائِيْ وَكُنْتُ اَشَبَّ مِنْهُ فَاِذَا نَظَرَتْ اِلٰى رِدَاءِ صَاحِبِيْ اَعْجَبَهَا وَاِذَا نَظَرَتْ اِلَيَّ اَعْجَبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ اَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكْفِيْنِيْ فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِيْ يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا.

۳۳۷۳: حضرت سبرہ جہنی ؓ سے نقل ہے کہ نبی ؐ نے جس وقت (نکاح) متعہ کی اجازت عطا فرمائی تو میں اور ایک دوسرا شخص قبیلہ بنی عامر کی ایک خاتون کے پاس پہنچے اور ہم نے اس سے اپنا ارادہ ظاہر کیا وہ کہنے لگی کہ تم مجھ کو کیا بخشو گے؟ میں نے جواب دیا کہ میں چادر دیتا ہوں اور میرے ساتھی نے بھی یہی کہا۔ لیکن میرے ساتھی کے پاس جس قسم کی چادر تھی وہ میری چادر سے عمدہ اور اعلیٰ تھی لیکن میں اس شخص (یعنی ساتھی) سے زیادہ جوان (اور خوبصورت) تھا۔ جب وہ خاتون میرے ساتھی کی چادر دیکھتی تو وہ اس کی طرف مائل ہوتی۔ لیکن جب وہ مجھ پر نگاہ ڈالتی تو میں اس کو زیادہ پرکشش لگتا' بہر حال وہ خاتون مجھ سے کہنے لگی کہ ''تم میرے پاس آ جاؤ'' مجھ کو تم اور تمہاری چادر کافی ہے (اشارہ ہے نکاح متعہ کی رضامندی کی طرف) پھر اس کو میں نے تین دن اپنے پاس رکھا۔ پھر نبی ؐ نے ارشاد فرمایا ''جس کسی کے پاس متعہ والی خواتین ہیں وہ لوگ' ان خواتین کو گھر سے نکال دیں۔ (اس لیے کہ اب متعہ حرام ہو گیا)۔

خلاصۃ الباب ☆ متعہ کی کسی صورت بھی اجازت نہیں' جو لوگ اس کے اثبات کے لئے لایعنی قسم کی دلیلیں پیش کرتے ہیں اور دیگر لوگوں کو اس واہیات فعل پر لگا کر حرام کاری کی دعوت دے کر غضب الٰہی کو دعوت دیتے ہیں۔ ویسے بھی اس میں جتنی خرافات ہیں اگر ان کا اندازہ کیا جائے تو یقین جانئے ایک معمولی سی سوجھ بوجھ والا شخص بھی اس فعل قبیح کی لعنتوں سے واقف ہو جاتا ہے۔ (جامی)

۱۶۸۳: باب اِعْلَانُ النِّكَاحِ بِالصَّوْتِ وَ ضَرْبِ الدُّفِّ

باب: نکاح کی شہرت آواز اور ڈھول بجانے سے متعلق

۳۳۷۴: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۳۳۷۴: حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حلال نکاح اور

فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدَّفُّ وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ.

حرام کی تمیز آواز اور ڈھول سے ہوتی ہے۔"

۳۳۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فَصْلَ مَابَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ.

۳۳۷۵: حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (نکاح) حلال اور حرام کے درمیان فرق اعلان کرنے کا ہے۔

۱۶۸۴: باب كَيْفَ يُدْعٰى لِلرَّجُلِ اِذَا تَزَوَّجَ

باب: دولہا کو (نکاح کے موقع پر) کیا دُعا دی جائے؟

۳۳۷۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجَ عَقِيْلُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ جُشَمٍ فَقِيْلَ لَهٗ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنِ قَالَ قُوْلُوْا كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَبَارَكَ لَكُمْ.

۳۳۷۶: حضرت حسینؓ سے روایت ہے کہ عقیل بن ابی طالب نے قبیلہ بنو جُشم کی کسی خاتون سے نکاح کیا پس لوگوں نے ان کو دُعا دی اور یہ جملہ بالرفاء والبنین کہہ کر دُعا دی (اس کا مطلب ہے کہ تم اور تمہاری اولاد میں اللہ عزوجل اتحاد و اتفاق قائم فرمائے اور تم کو صاحب اولاد کرے) اور وہ خاتون قبیلہ بنی جُشم کی تھی۔ یہ سن کر عقیل کہنے لگے کہ جس طریقہ سے رسول کریمؐ نے فرمایا تھا تم اس طریقہ سے کہو اور رسول کریمؐ نے اس طریقہ سے ارشاد فرمایا تھا: بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَ بَارَكَ لَكُمْ یعنی اللہ عزوجل تمہاری ہر شے میں برکت اور خیر عطا فرمائے اور تم کو صاحب برکت بنا دے۔

۱۶۸۵: باب دُعَاءُ مَنْ لَّمْ يَشْهَدِ التَّزْوِيْجِ

باب: جو شخص نکاح کے وقت موجود نہ ہو تو اس کو اس کی دُعا دینے سے متعلق

۳۳۷۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

۳۳۷۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے عبدالرحمٰنؓ کے کپڑے پر ایک نشان دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ عبدالرحمٰنؓ نے عرض کیا کہ میں نے ایک خاتون سے نکاح کر لیا ہے اور اس کا مہر ایک سونے کی گٹھلی کے وزن کے برابر مقرر کیا ہے۔ آپ ﷺ نے دُعا دی اور فرمایا کہ اس نکاح میں اللہ عزوجل تم کو برکت عطا فرمائے اور تم ولیمہ کرو چاہے ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔

۱۶۸۶: باب الرُّخْصَةُ فِي الصُّفْرَةِ عِنْدَ

باب: شادی میں زرد رنگ لگانے کی اجازت سے

التزویج متعلق

٣٣٧٨. اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ وَعَلَيْهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً قَالَ وَمَا اَصْدَقْتَ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ اَوْلِمْ وَلَوْبِشَاةٍ.

٣٣٧٨: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان کے اوپر زعفران کے رنگ کا اثر تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کیا ہے؟ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ شادی کا نشان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مہر کتنا مقرر کیا ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ایک گٹھلی کے برابر سونا مہر مقرر کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ولیمہ کرو چاہے ایک بکری ہو۔

٣٣٧٩: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَىَّ كَاَنَّهُ يَعْنِىْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْبِشَاةٍ.

٣٣٧٩: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر زردی کا اثر دیکھا۔ یعنی یہ قول حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہے۔ پھر فرمایا: اے عبدالرحمٰن! یہ کیا ہے؟ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ شادی کرنے کا نشان ہے۔ میں نے قبیلہ انصار کی ایک خاتون سے نکاح کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ولیمہ کرو چاہے ایک بکری کا ہو۔

١٦٨٧: باب تَحِلَّةِ الْخَلْوَةِ

باب: سہاگ رات میں اہلیہ کو تحفہ دینا

٣٣٨٠: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عَلِيًّا قَالَ تَزَوَّجْتُ فَاطِمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِ بِىْ قَالَ اَعْطِهَا شَيْئًا قُلْتُ مَاعِنْدِىْ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَاَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ قُلْتُ هِىَ عِنْدِىْ قَالَ فَاَعْطِهَا اِيَّاهُ.

٣٣٨٠: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور میں نے رسول کریمؐ سے عرض کیا: میری دلہن کو میرے پاس بھیج دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کو کچھ ہدیہ دے دو۔ میں نے عرض کیا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا: وہ حطمی زرہ کہاں ہے؟ (حطمیہ بن حارث نامی شخص کی جانب لفظ حطمیہ منسوب ہے اور وہ عرب میں زرہ بنایا کرتا تھا) بہرحال میں نے عرض کیا کہ وہ تو میرے پاس موجود ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: تم وہ دلہن کو دے دو۔

٣٣٨١: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِىٌّ فَاطِمَةَ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

٣٣٨١: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ دے دو۔ علی رضی اللہ عنہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهَا شَيْئًا قَالَ مَاعِنْدِیْ قَالَ فَاَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ

نے عرض کیا: میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری زرہ حطمیہ کس جگہ چلی گئی؟

۱۶۸۸: باب الْبِنَاءُ فِیْ شَوَّالٍ

باب: ماہِ شوال میں (دلہن کو سہاگ رات کے لیے) دولہا کے پاس بھیجنا

۳۳۸۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ شَوَّالٍ وَ اُدْخِلْتُ عَلَيْهِ فِیْ شَوَّالٍ فَاَیُّ نِسَائِهٖ كَانَ اَحْظٰی عِنْدَهٗ مِنِّیْ.

۳۳۸۲: حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول کریم ﷺ نے شوال کے مہینہ میں نکاح فرمایا اور میں ان کے پاس اسی ماہ شوال میں آئی پھر ازواجِ مطہرات ؓ میں سے کون سی اہلیہ محترمہ مجھ سے زیادہ رسول کریم ﷺ سے تم میں سے خوش اور محفوظ تھی۔

۱۶۸۹: باب الْبِنَاءُ بِابْنَةِ تِسْعٍ

باب: نو سالہ لڑکی کو شوہر کے مکان پر رخصت کرنے سے متعلق

۳۳۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِنْتُ سِتٍّ وَدَخَلَ عَلَیَّ وَاَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ وَكُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ.

۳۳۸۳: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول کریمؐ نے نکاح کیا جبکہ میری عمر چھ سال کی تھی اور آپؐ میرے نزدیک اس وقت آئے جبکہ میں نو سال کی تھی اور میں لڑکیوں میں کھیلا کرتی تھی (یعنی نو سال کی عمر میں میری رخصتی ہوئی)۔

۳۳۸۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّیْ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهِیَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَبَنٰی بِهَا وَهِیَ بِنْتُ تِسْعٍ.

۳۳۸۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا جبکہ میری عمر چھ سال کی تھی اور جب میری رخصتی ہوئی تو میری عمر نو سال کی تھی۔

۱۶۹۰: باب الْبِنَاءُ فِی السَّفَرِ

باب: حالت سفر میں دلہن کے پاس (سہاگ رات کیلئے) جانے سے متعلق

۳۳۸۵: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ

۳۳۸۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے جہاد کے لیے خیبر روانہ ہونے کا ارادہ فرمایا تو ہم لوگوں نے اندھیرے ہی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَ هَا الْغَدَاةَ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ اَبُوْطَلْحَةَ وَاَنَا رَدِيْفُ اَبِىْ طَلْحَةَ فَاَخَذَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَاَرٰى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰى اَعْمَالِهِمْ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا وَالْخَمِيْسُ وَاَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجَمَعَ السَّبْيَ فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَاَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ مَا تَصْلُحَ اِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوْهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهٗ ثَابِتٌ يَااَبَاحَمْزَةَ مَا اَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا قَالَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالطَّرِيْقِ جَهَّزَتْهَا لَهٗ اُمُّ سُلَيْمٍ فَاَهْدَتْهَا اِلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصْبَحَ عَرُوْسًا قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ شَيْءٌ فَلْيَجِيْ بِهٖ قَالَ وَ بَسَطَ نِطَعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِالْاَقِطِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِالسَّمْنِ فَحَاسُوْا حَيْسَةً فَكَانَتْ وَلِيْمَةَ رَسُوْلِ

میں خیبر کے نزدیک نماز فجر ادا کی پھر سوار ہوئے۔ رسول کریمؐ اور ابوطلحہ بھی سوار ہوئے اور میں ان لوگوں کے ساتھ سوار ہوا اور ان کی سواری پر بیٹھا جس وقت رسول کریمؐ خیبر کی گلیوں میں پہنچے تو آپؐ نے پہلے اللہ اکبر کہا اور پھر فرمایا: خیبر برباد ہو گیا۔ جن لوگوں کے مکانات اور صفوں کے درمیان ہم لوگ اتریں (حملہ آور) ہوں گے اور ان لوگوں پر برا دن چڑھے گا۔ آپؐ نے تین مرتبہ اس طریقہ سے ارشاد فرمایا۔ انسؓ سے روایت ہے کہ جس وقت ہم لوگ اپنے اپنے کام کیلئے نکل رہے تھے (حدیث کے راوی عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ جس وقت انہوں نے آپؐ کو دیکھا تو) کہنے لگے کہ یہ تو محمدؐ ہیں۔ (جبکہ ہم لوگوں کے بعض ساتھی کہتے ہیں کہ وہ اس طریقہ سے کہنے لگے کہ محمدؐ اور انکا لشکر پہنچ گیا) انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر ہم لوگوں نے زبردستی خیبر فتح کیا اس کے بعد قیدیوں کو جمع کیا گیا تو اس دوران خیبر زبردستی حاصل کیا گیا پھر قیدی لوگ ایک جگہ جمع کیے گئے تو اس دوران دحیہ کلبیؓ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ان میں سے ایک باندی مجھ کو عنایت فرما دیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور تم اس کو لے لو۔ انہوں نے صفیہؓ بنت حی کو لے لیا۔ اس بات پر ایک شخص خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ نے دحیہ کو قبیلہ بنو قریظہ اور قبیلہ بنو نضیر کی سردار صفیہ کو دے دیا ہے وہ تو آپؐ کی ذات گرامی کے علاوہ کسی کیلئے درست نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم اس سے اس خاتون کو بلا لو۔ چنانچہ وہ ان کو لے کر حاضر ہوئے اور نبیؐ نے انکی جانب دیکھا تو فرمایا کہ تم کوئی دوسری باندی لے لو۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر نبیؐ نے ان کو آزاد فرما کر انکے ساتھ نکاح فرما لیا۔ ثابتؓ نے انسؓ سے دریافت فرمایا کہ اے ابو حمزہ! نبیؐ نے ان کو بطور مہر کیا چیز عنایت فرمائی؟ انہوں نے فرمایا ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر فرما کر ان سے نکاح فرما لیا پھر راستہ ہی میں ام سلیمؓ نے ان کو نبیؐ کیلئے تیار کیا اور رات کو نبیؐ کے پاس لے گئیں پھر نبیؐ صبح تک انکے پاس رہے اور فرمایا کہ جس کسی کے پاس

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کچھ ہو وہ لے کر آ جائے۔ پھر دستر خوان بچھایا گیا اور کوئی شخص پنیر لے کر حاضر ہوا تو کوئی شخص کھجور لے کر حاضر ہوا اور کوئی شخص گھی لے کر حاضر ہوا پھر ان سب کو ملا دیا گیا اور یہی نبی کا ولیمہ تھا۔

۳۳۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقَامَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيِّ ابْنِ اَخْطَبَ بِطَرِيْقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ حِيْنَ عَرَّسَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ فِيْمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ.

۳۳۸۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حی سے نکاح فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر خیبر کے دوران راستہ میں تین روز ٹھہرے اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کے بعد وہ پردہ نشین خواتین میں شامل کی گئیں۔

۳۳۸۷: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثًا يَبْنِيْ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ وَاَلْقٰى عَلَيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْاَقِطِ وَالسَّمَنِ فَكَانَتْ وَلِيْمَتَهٗ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْمِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَقَالُوْا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّاَلَهَا خَلْفَهٗ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ.

۳۳۸۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین روز قیام فرمایا اور آپؐ رات میں صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حی کے پاس رہے اور میں نے مسلمانوں کو نبیؐ کی دعوت ولیمہ کے لئے بلایا تھا پھر آپؐ نے دستر خوان بچھانے کا حکم فرمایا اس وقت وہاں پر روٹی اور گوشت موجود نہ تھا پھر اس چمڑے کے دستر خوان پر کھجوریں اور پنیر اور گھی وغیرہ آنے لگ گئے۔ پس اس طرح آپؐ کا ولیمہ ہو گیا۔ مطلب یہ ہے کہ کسی شخص نے کھجوریں لا کر ڈال دیں اور کسی شخص نے پنیر اور کسی نے گھی اور کسی شخص نے مالیدہ بنا کر پیش کیا۔ سب نے مل کر وہ کھانا کھا لیا پھر لوگوں نے یہ بات کہنا شروع کر دیا کہ صفیہ بھی ایک شادی شدہ خاتون ہو گئیں اور ازواج مطہراتؓ اور جیسی اور دوسری شادی شدہ خواتین ہیں اس طریقہ سے صفیہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں اور وہ سب لوگوں کی ماں بن گئیں یا ابھی وہ باندی ہی ہیں۔ پھر کہنے لگے کہ اگر وہ باپردہ ہو گئیں تو یہ سمجھو کہ وہ مؤمنین کی ماں ہیں یعنی دوسری ازواج رضی اللہ عنہن کی طرح وہ بھی آپؐ کی زوجہ مطہرہ بن گئیں۔ جس وقت وہاں سے کوچ ہوا یعنی اس جگہ سے روانگی ہوئی تو کجاوے پر بسترہ بچھایا گیا' پیچھے کی جانب اور آنحضرتؐ پر پردہ لگایا گیا یعنی آپؐ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان پردہ حائل کر دیا گیا۔

۱۶۹۱: باب اللَّهْوُ وَالْغِنَاءُ عِنْدَ الْعُرْسِ

باب: شادی میں کھیلنا اور گانا کیسا ہے؟

۳۳۸۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ

۳۳۸۸: حضرت عامر بن سعدؓ سے روایت ہے کہ میں ایک شادی

عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی قُرْظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ فِیْ عُرْسٍ وَاِذَا جَوَارٍ يُغَنِّيْنَ فَقُلْتُ اَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اَهْلِ بَدْرٍ يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَ اجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَاِنْ شِئْتَ اذْهَبْ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِی اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ.

میں کہ جس جگہ قرظہ بن کعبؓ اور ابو مسعود انصاریؓ بھی موجود تھے اتفاق سے اس جگہ لڑکیاں گانا گا رہی تھیں۔ میں نے عرض کیا کہ تم دونوں رسول کریمؐ کے صحابی ہو اور تم دونوں بدری بھی ہو اور تمہارے سامنے یہ کام ہو رہا ہے۔ وہ دونوں حضرات فرمانے لگے تمہارا دل چاہے تو تم ہمارے ساتھ سن لو ورنہ تم یہاں سے چلے جاؤ کیونکہ ہمارے واسطے شادی کے موقعہ پر کھیلنے کی گنجائش دیدی گئی ہے کیونکہ شادی ایک خوشی ہے اس میں جائز کھیل وتفریح کی اجازت ہے۔

۱۶۹۲: باب جِهَازِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ

باب: اپنی لڑکی کو جہیز دینے سے متعلق

۳۳۸۹: اَخْبَرَنَا نَصِيْرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاطِمَةَ فِیْ خَمِيْلٍ وَقِرْبَةٍ وَوِسَادَةٍ حَشْوُهَا اِذْخِرٌ.

۳۳۸۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز میں ایک کالے رنگ کی چادر اور ایک مشک اور ایک تکیہ دیا۔ اس تکیہ میں اذخر (عرب میں پیدا ہونے والی) ایک قسم کی گھاس کا بھراؤ تھا۔

۱۶۹۳: باب الْفُرُشُ

باب: بستروں کے بارے میں

۳۳۹۰: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْهَانِئٍ الْخَوْلَانِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیَّ يَقُوْلُ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِاَهْلِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ.

۳۳۹۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک بستر مرد کے لئے اور دوسرا بستر اُس کی اہلیہ کے لئے اور تیسرا بستر مہمان کے لئے اور چوتھا شیطان کے لئے ہوتا ہے۔

۱۶۹۴: باب الْاَنْمَاطُ

باب: حاشیہ اور چادر رکھنے سے متعلق

۳۳۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَلِ اتَّخَذْتُمْ اَنْمَاطًا قُلْتُ وَاَنّٰی لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ.

۳۳۹۱: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے دریافت فرمایا: کیا تم نے نکاح کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! آپؐ نے فرمایا: کیا تم نے نانہال بھی بنالی ہے۔ میں نے عرض کیا: میرے پاس نانہال کہاں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اب ہونگی یعنی وہ زمانہ نزدیک ہے کہ جب مسلمان دولت مند ہونگے اور تمام آرام کی چیزیں ان کو حاصل ہونگی۔

۱۶۹۵: باب اَلْهَدِيَّةَ لِمَنْ عَرَّسَ

باب: دولہا کو ہدیہ اور تحفہ دینا

۳۳۹۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِاَهْلِهٖ قَالَ وَصَنَعَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حَيْسًا قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّيْ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ لَكَ اِنَّ هٰذَالَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ قَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ فُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيْتَ وَسَمّٰى رِجَالًا فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيْتُهٗ قُلْتُ لِاَنَسٍ عِدَّةُ كَمْ كَانُوْا قَالَ يَعْنِيْ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ فَلْيَاْكُلْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّمَّا يَلِيْهِ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ قَالَ لِيْ يَا اَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِيْ حِيْنَ رَفَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِيْنَ وَضَعْتُ.

۳۳۹۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے نکاح فرمایا اور آپ اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے اور میری والدہ صاحبہ اُمّ سلیمؓ نے حیس تیار کیا پھر اس کو میں نبیؐ کی خدمت اقدس میں لے گیا اور میں نے عرض کیا کہ میری والدہ محترمہ نے آپؐ کو سلام فرمایا ہے اور کہا ہے کہ یہ تھوڑی سی چیز آپؐ کیلئے ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تم اس کو رکھ دو اور تم فلاں فلاں شخص کو بلا کر لے آؤ۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے کچھ حضرات کا نام لیا۔ پھر میں بلا کر لایا کہ جس کا نام لیا تھا اور جو شخص مجھے ملا تو انسؓ کے شاگرد نے دریافت کیا کہ کس قدر آدمی ہو گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ تین سو آدمی۔ پھر نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ دس دس آدمی گھیرا بنا کر بیٹھ جاؤ اور ہر شخص صرف اپنے سامنے سے کھائے۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ تمام کے تمام لوگ پیٹ بھر کر کھا گئے پھر انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر لوگ دوبارہ آئے اور وہ لوگ بھی کھا گئے۔ اسی طریقہ سے ایک گروہ آتا تھا اور ایک چلا جاتا تھا۔ جب تمام کے تمام لوگ کھا چکے تو آپؐ نے فرمایا: اے انس! تم اٹھاؤ یعنی وہ کھانا جو کہ لا کر رکھا گیا تھا۔ وہ کھانا اٹھا لیا۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ مجھ کو یہ علم نہ ہو سکا کہ وہ کھانا اٹھاتے وقت بہت تھا یا رکھنے کے وقت۔

۳۳۹۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ اٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَّالْاَنْصَارِ فَاٰخٰى بَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ اِنَّ لِيْ مَالًا فَهُوَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ شَطْرَانِ وَلِيَ امْرَاَتَانِ فَانْظُرْ اَيُّهُمَا اَحَبُّ اِلَيْكَ فَاَنَا اُطَلِّقُهَا فَاِذَا حَلَّتْ

۳۳۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور انصار کے درمیان باہمی محبت قائم فرما دی تو حضرت سعد بن ربیع کا بھائی عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بنا لیا اور سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میرے پاس مال موجود ہے میں اس کے دو حصے کرتا ہوں ایک حصہ تو تم لے لو اور ایک حصہ میں رکھوں گا اور میرے پاس دو عورتیں ہیں تو میں اس کو پسند کرتا ہوں اور اُس کو طلاق دیتا ہوں جس وقت عدت پوری ہو جائے تو تم اس سے نکاح کر لینا۔ عبدالرحمٰنؓ نے بیان کیا کہ اللہ تمہاری بیویوں اور مال دولت میں

وَّخُلْفَا فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّوْنِيْ اَيْ عَلَى السُّوْقِ فَلَمْ يَرْجِعْ حَتّٰى رَجَعَ بِسَمْنٍ وَاَقِطٍ قَدْ اَفْضَلَهٗ قَالَ وَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْبِشَاةٍ۔

برکت عطا فرمائے تم مجھ کو بازار دکھلاؤ۔ پھر وہ بازار چلے گئے اور وہ واپس نہیں آئے یہاں تک کہ وہ گھی اور نفع حاصل کر کے لائے۔ عبدالرحمٰنؓ نے کہا کہ نبیؐ نے مجھ پر زردی کا نشان دیکھا تو فرمایا کہ یہ زردی کا نشان کس قسم کا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے شادی کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم ولیمہ کرو چاہے ایک بکری ہی ہو۔

باہمی محبت کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ قائم کرنے کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگ جو کہ مکہ مکرمہ سے سامان اور مکان وغیرہ چھوڑ کر آئے تھے ان میں سے ایک ایک آدمی ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا گیا اور سب کے دِل جوڑ دیئے گئے۔

۱۶۹۶: باب حُبِّ النِّسَاءِ

باب: عورتوں سے محبت کرنا

۳۳۹۴: حَدَّثَنِي الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْقُوْمَسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ اَبُوالْمُنْذِرِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ۔

۳۳۹۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو دنیا کی تمام چیزوں میں خواتین اور خوشبوئیں محبوب اور پسندیدہ ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

۳۳۹۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُبِّبَ اِلَيَّ النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ۔

۳۳۹۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو دنیا کی تمام چیزوں میں خواتین اور خوشبوئیں محبوب اور پسندیدہ ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

۳۳۹۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ۔

۳۳۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواتین کے بعد کوئی شے زیادہ پسندیدہ نہیں تھی گھوڑوں سے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مجھ کو خواتین اور خوشبو سے محبت ہے لیکن میری یہ محبت میری کسی عبادت میں رخنہ نہیں ڈالتی ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور اصلی محبت تو صرف اور صرف خدا تعالیٰ کیلئے ہے۔

۱۶۹۷: باب مَيْلُ الرَّجُلِ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ دُوْنَ بَعْضٍ

باب: مرد کا اپنی ازواج میں سے کسی ایک زوجہ کی طرف قدرے مائل ہونا

۳۳۹۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نُهَيْكٍ: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ امْرَاَتَانِ يَمِيْلُ لِاِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَحَدُ شِقَّيْهِ مَائِلٌ۔

۳۳۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے فرمایا: جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ کسی ایک کی طرف زیادہ مائل ہے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اُس کے بدن کا ایک حصہ ایک طرف کو جھکا ہوا ہوگا۔

۳۳۹۸: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهٖ ثُمَّ يَعْدِلُ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا فِعْلِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ اَرْسَلَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ۔

۳۳۹۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں کوئی بھی چیز تقسیم کرتے ہوئے برابری کا خیال رکھتے اور پھر فرماتے: ''اے اللہ! میرا کام تو اُتنا ہی ہے جتنا مجھے اختیار ہے۔ اے اللہ! تو بھی مجھ سے اُس چیز پر باز پرس مت کرنا جس کی مجھ میں قدرت نہیں۔'' حماد بن زید نے یہ حدیث مرسلاً روایت کی ہے۔

۳۳۹۹: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَّعِيْ فِيْ مِرْطِيْ فَاَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِيْ اِلَيْكَ يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِيْ قُحَافَةَ وَاَنَا سَاكِتَةٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ بُنَيَّةُ اَلَسْتِ تُحِبِّيْنَ مَنْ اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاَحِبِّيْ هٰذِهٖ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِيْنَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَتْ اِلٰى

۳۳۹۹: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کی ازواجؓ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو کہ آپؐ کی صاحبزادی تھیں ۔عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ فاطمہؓ نے عائشہؓ سے اندر آنے کی اجازت مانگی اس وقت آپؐ میرے ساتھ ایک چادر میں لیٹے ہوئے تھے تو انہوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اندر آنے کی اجازت عطا فرما دی تو فاطمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات نے مجھ کو (آج) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ آپؐ ابو قحافہؓ (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی) عائشہؓ کے سلسلے میں انصاف فرمائیں۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں خاموش تھی۔ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ کیا تم چاہتی ہو کہ جس کو میں چاہتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: تو پھر تم اس سے محبت کیا کرو۔ یہ بات سن کر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ تو تم پھر اس سے محبت کیا کرو۔ یہ بات سن کر فاطمہؓ کھڑی ہو

اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِیْ قَالَتْ وَالَّذِیْ قَالَ لَهَا فَقُلْنَا لَهَا مَا نَرَاكِ اَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَیْءٍ فَارْجِعِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلِیْ لَهٗ اِنَّ اَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِی ابْنَةِ اَبِیْ قُحَافَةَ قَالَتْ فَاطِمَةُ لَا وَاللّٰهِ لَا اُكَلِّمُهٗ فِيْهَا اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ الَّتِیْ كَانَتْ تُسَامِيْنِیْ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اَرَامْرَاَةً قَطُّ خَيْرًا فِی الدِّيْنِ مِنْ زَيْنَبَ وَاَتْقٰی لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَصْدَقَ حَدِيْثًا وَاَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَاَعْظَمَ صَدَقَةً وَاَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِی الْعَمَلِ الَّذِیْ تَصَدَّقُ بِهٖ وَتَقَرَّبُ بِهٖ مَا عَدَا سَوْرَةً مِّنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيْهَا تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ فَاسْتَاْذَنَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ فِیْ مِرْطِهَا عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ كَانَتْ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا فَاَذِنَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِیْ يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِی ابْنَةِ اَبِیْ قُحَافَةَ وَرَفَعَتْ بِیْ فَاسْتَطَالَتْ وَاَنَا اَرْقُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْقُبُ طَرْفَهٗ هَلْ اَذِنَ لِیْ فِيْهَا فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتّٰی عَرَفْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ اَنْ اَنْتَصِرَ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ اَنْشَبْهَا بِشَیْءٍ حَتّٰی اَثْخَنْتُ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ.

گئیں اور دوسری ازواج کے پاس جا کر ان کو بتلایا کہ انہوں نے کیا کہا اور رسول کریمؐ نے کیا جواب ارشاد فرمایا۔ اس پر ازواج مطہراتؓ کہنے لگیں کہ تم سے کام نہیں ہو سکا پھر جاؤ اور تم رسول کریمؐ سے عرض کرو کہ آپ ﷺ کی بیویاں ابوقحافہ کی لڑکی کے بارے میں انصاف چاہتی ہیں۔ فاطمہؓ فرمانے لگیں کہ نہیں' خدا کی قسم میں کبھی ان کے بارے میں رسول کریمؐ سے گفتگو نہیں کروں گی۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر ازواجِ مطہراتؓ نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بھیجا جو کہ ازواجِ مطہراتؓ میں سے رسول کریمؐ کے نزدیک درجہ اور مقام میں مجھ سے مقابلہ کرتی تھیں۔ میں نے زینب رضی اللہ عنہا سے زیادہ دین کے راستہ پر چلنے والی' خدا رسیدہ' صلہ رحمی کرنے والی' سچی بات کہنے والی' زیادہ صدقہ دینے والی اور اپنے نفس کو کام میں ذلیل کرنے والی خاتون کبھی نہیں دیکھی اور اس کام کی بھی ضرورت ان کو صدقہ و خیرات کے لئے پڑتی تھی صرف ان میں ایک ہی چیز تھی اور وہ یہ کہ وہ زیادہ غصہ والی اور تیز مزاج خاتون تھیں۔ لیکن ان کا غصہ جلد ہی ختم ہو جاتا تھا بہر حال وہ حاضر ہوئیں اور رسول کریمؐ سے انہوں نے اجازت مانگی اس وقت بھی رسول کریمؐ عائشہؓ کی چادر میں ان کے ساتھ اس حالت میں تھے کہ جس حالت میں حضرت فاطمہؓ حاضر ہوئی تھیں اور رسول کریمؐ نے اجازت عطا فرمائی تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپؐ کی ازواج نے مجھ کو آپؐ کے پاس بھیجا ہے ان کی قلبی تمنا ہے کہ ابوقحافہ کی لڑکی کے بارے میں آپؐ ان کے ساتھ انصاف فرمائیں پھر انہوں نے مجھ کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور کافی برا بھلا کہا۔ میں رسول کریمؐ کی جانب دیکھ رہی تھی کہ آپؐ کو جواب دینے کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں؟ اس وقت زینبؓ اس حال میں تھیں کہ میں سمجھ گئی کہ نبیؐ کو میرا جواب دینا ناگوار نہیں گذرے گا۔ چنانچہ جس وقت میں بولنا شروع ہوئی تو ان کو گفتگو کرنے کا موقع ہی نہیں عطا فرمایا۔ یہاں تک کہ ان پر غالب ہو گئی۔ اس پر نبیؐ نے ارشاد فرمایا: آخر یہ بھی ابوبکرؓ کی صاحبزادی ہے۔

حضرت زینب ؓ کی خاص فضیلت:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں حضرت زینب بنت جحش ؓ کے اوصاف حمیدہ سے متعلق جو یہ فرمایا گیا ہے کہ وہ کام میں نفس کو ذلیل کرنے والی تھیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کھال کو دباغت دینے کے بعد اس سے جوتے تیار کر کے فروخت کر کے آمدن کرتی تھیں اور اس آمدنی کو صدقہ فرما دیتی تھیں۔ یعنی دین کے جذبہ کی وجہ سے وہ معمولی سے معمولی کام کرتی تھیں۔

۱۶۹۱۸: باب حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ اَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ

باب: ایک بیوی کو دوسری بیویوں سے زیادہ چاہنا

۳۴۰۰: اَخْبَرَنِیْ عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ الْحِمْصِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَذَكَرَتْ نَحْوَهٗ وَقَالَتْ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ ﷺ زَيْنَبَ فَاسْتَاْذَنَتْ فَاَذِنَ لَهَا فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ نَحْوَهٗ خَالَفَهُمَا مَعْمَرٌ رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

۳۴۰۰: حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے ہی سابقہ حدیث کی مانند منقول ہے۔

۳۴۰۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ الثِّقَةُ الْمَاْمُوْنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اجْتَمَعْنَ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلْنَ فَاطِمَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ لَهَا اِنَّ نِسَاءَ كَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِی ابْنَةِ اَبِیْ قُحَافَةَ قَالَتْ فَدَخَلَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعَ عَائِشَةَ فِیْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ لَهٗ اِنَّ نِسَاءَ كَ اَرْسَلْنَنِیْ وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِی ابْنَةِ اَبِیْ قُحَافَةَ فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبِّيْنِیْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاَحِبِّيْهَا قَالَتْ فَرَجَعَتْ اِلَيْهِنَّ فَاَخْبَرَتْهُنَّ مَاقَالَ فَقُلْنَ لَهَا اِنَّكِ لَمْ تَصْنَعِیْ شَيْئًا فَارْجِعِیْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبَدًا وَكَانَتِ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَاَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِیَ الَّتِیْ كَانَتْ

۳۴۰۱: حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات ؓ ایک دن ایک جگہ جمع ہوئیں اور انہوں نے حضرت فاطمہ ؓ کو رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں بھیجا اور یہ کہلوایا کہ آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات ؓ انصاف چاہتی ہیں حضرت ابوبکر ؓ کی صاحبزادی (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ ؓ میں) چنانچہ حضرت فاطمہ ؓ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور آپ ﷺ اس وقت حضرت عائشہ ؓ کے ساتھ ایک چادر میں تھے۔ حضرت فاطمہ ؓ نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات ؓ نے مجھ کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں بھیجا ہے اور وہ حضرت ابو قحافہ ؓ (یعنی حضرت ابوبکر ؓ) کی صاحبزادی (حضرت عائشہ صدیقہ ؓ) کے درمیان انصاف چاہتی ہیں رسول کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم مجھ سے محبت رکھتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر تم حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے محبت کرو۔ یہ بات سن کر حضرت فاطمہ ؓ واپس تشریف لے آئیں اور آپ ﷺ کی ازواج

تُسَامِيْنِي مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَزْوَاجُكَ اَرْسَلْنَنِي وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِي قُحَافَةَ ثُمَّ اَقْبَلَتْ عَلَيَّ تَشْتِمُنِي فَجَعَلْتُ اُرَاقِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْظُرُ طَرْفَهُ هَلْ يَاْذَنُ لِي مِنْ اَنْ اَنْتَصِرَ مِنْهَا قَالَتْ فَشَتَمَتْنِي حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ لَا يَكْرَهُ اَنْ اَنْتَصِرَ مِنْهَا فَاسْتَقْبَلْتُهَا فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ اَفْحَمْتُهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمْ اَرَ امْرَاَةً خَيْرًا وَّلَا اَكْثَرَ صَدَقَةً وَّلَا اَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَاَبْذَلَ لِنَفْسِهَا فِي كُلِّ شَيْءٍ يَتَقَرَّبُ بِهِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ زَيْنَبَ مَاعَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا تُوْشِكُ مِنْهَا الْفَيْاَةَ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ الَّذِي قَبْلَهُ.

مطہرات رضی اللہ عنہن سے عرض کیا جو کچھ کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا اور وہ عرض کرنے لگ گئیں کہ تم نے تو کوئی کام انجام نہیں دیا۔ تم اب پھر خدمت نبوی میں حاضر ہو جاؤ۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ اس سلسلہ میں خدا کی قسم' میں اب نہیں جاؤں گی اور آخر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جو رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی تھیں (وہ رسول کریم ﷺ کے ارشاد گرامی کے خلاف کس طرح کر سکتی تھیں) اس کے بعد تمام کی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بھیجا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا وہ بیوی تھیں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں میرے برابر کی خاتون تھیں (یعنی عزت احترام' خاندان وجاہت اور حسن جمال میں) پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے بھیجا ہے اور وہ انصاف کا مطالبہ کر رہی ہیں (یعنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے درمیان وہ انصاف چاہ رہی ہیں) حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے درمیان پھر میری جانب چہرہ متوجہ فرمایا اور مجھ کو برا بھلا کہنے لگ گئیں اور میں اس وقت رسول کریم ﷺ کی جانب اور آپ ﷺ کی نگاہوں کی جانب دیکھتی تھی کہ آپ ﷺ مجھ کو اجازت عنایت فرماتے ہیں ان کے جواب دینے کی اور وہ مجھ کو برا کہتی رہیں یہاں تک کہ میں نے سمجھا کہ اب رسول کریم ﷺ کو میرا جواب دینا' برا محسوس نہیں ہوگا۔ اس وقت میں بھی سامنے ہوئی اور میں نے کچھ دیر میں ان کو خاموش کروا دیا پھر رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے (آج تک) کوئی خاتون نیکی' صدقہ وخیرات اور اپنے نفس پر محنت ومشقت اٹھانے میں اجر وثواب کے لئے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے زیادہ (باصلاحیت خاتون) نہیں دیکھی اور ان کے مزاج میں صرف معمولی قسم کی تیزی تھی لیکن وہ تیزی جلدی ہی ختم اور زائل ہو جاتی تھی۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ روایت خطاء ہے اور دراصل صحیح روایت وہی ہے جو کہ سابق میں گذر چکی ہے۔

۳۴۰۲: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ.

۳۴۰۲: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عظمت اور بزرگی تمام خواتین پر ایسی ہے کہ جیسی کہ ثرید کی فضیلت (یعنی شوربے کی فضیلت) دوسرے کھانوں پر ہے۔

ثرید کیا ہے؟

یہ ایک قسم کا کھانا ہے جو کہ روٹی اور گوشت سے تیار ہوتا ہے اور عرب ممالک میں اس کھانے کا آج بھی دستور ہے اور یہ مرغوب غذا ہے۔

۳۴۰۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنْبَانَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الْحٰرِثِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ.

۳۴۰۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عظمت اور بزرگی تمام خواتین پر ایسی ہے کہ جیسی کہ ثرید کی فضیلت (یعنی شوربے کی فضیلت) دوسرے کھانوں پر ہے۔

۳۴۰۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شَاذَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِىْ فِىْ عَائِشَةَ فَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا اَتَانِىَ الْوَحْىُ فِىْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِنْكُنَّ اِلَّا هِىَ.

۳۴۰۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! تم مجھ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں تکلیف نہ دو خدا کی قسم مجھ پر کبھی وحی نازل نہیں ہوتی مگر یہ کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی چادر یا لحاف میں ہوتا ہوں۔

فضیلت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل میں سے سب سے بڑی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی بہ نسبت سب سے زیادہ وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہونے کی حالت میں نازل ہوئی۔ حدیث مذکورہ میں اسی طرف اشارہ ہے۔

۳۴۰۵: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ رُمَيْثَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ نِسَاءَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمْنَهَا اَنْ تُكَلِّمَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَتَقُوْلُ لَهٗ اِنَّا نُحِبُّ الْخَيْرَ كَمَا تُحِبُّ عَائِشَةَ فَكَلَّمَتْهُ فَلَمْ يُجِبْهَا فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمَتْهُ اَيْضًا فَلَمْ يُجِبْهَا وَقُلْنَ مَارَدَّ عَلَيْكِ قَالَتْ لَمْ يُجِبْنِىْ قُلْنَ لَا تَدَعِيْهِ حَتّٰى يَرُدَّ عَلَيْكِ اَوْ تَنْظُرِيْنَ مَا يَقُوْلُ فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَا تُؤْذِيْنِىْ فِىْ عَائِشَةَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَنْزِلْ عَلَىَّ الْوَحْىُ وَاَنَا فِىْ

۳۴۰۵: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے ان سے عرض کیا کہ تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرو اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں لوگوں کی یہ حالت تھی کہ لوگ خدمت نبوی میں حصے اور ہدایا بھیجا کرتے تھے اور جس دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری ہوتی (تو لوگ اور زیادہ ہدایہ بھیجتے تھے) اور لوگ کہتے تھے کہ ہم لوگ بھلائی کے طلبگار ہیں جس طریقہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت فرماتے (ویسی ہی ہم آپ سے بھلائی چاہتے ہیں)۔ ایک روز حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے خدمت نبوی میں حضرت عائشہ

لِحَافِ امْرَاَةٍ مِّنْكُنَّ اِلاَّ فِيْ لِحَافِ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ صَحِيْحَانِ عَنْ عَبْدَةَ.

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے متعلق عرض کیا (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت کرنے میں غور کریں) لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ جس وقت حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے پھر عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن جس وقت ان کی باری آئی (یعنی حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی) تو انہوں نے دوسری مرتبہ اس سلسلہ میں گفتگو فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دفعہ بھی کوئی جواب عطا نہیں فرمایا۔ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن ان سے دریافت کرنے لگیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہمارے مسئلہ کا) کیا جواب ارشاد فرمایا؟ تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ مجھ سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ حضرات ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن (ہی خود) پھر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمانے لگیں کہ تم اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جواب لینا چنانچہ جب ان کا نمبر آیا تو پھر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا تم مجھ کو (حضرت) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں تکلیف نہ پہنچاؤ (یعنی تمہارے بار بار سوال کرنے سے مجھ کو تکلیف پہنچ رہی ہے) میرے اوپر وحی نہیں نازل ہوتی مگر یہ کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لحاف میں ہوتا ہوں۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ دونوں روایات' راوی عبدہ کی روایت سے صحیح ہیں۔

۳۴۰۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۴۰۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ لوگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نمبر دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حصے بھیجا کرتے تھے اور اس سے مقصد یہ ہوتا تھا کہ آپ خوش ہو جائیں کیونکہ آپ عائشہؓ سے زیادہ محبت فرماتے تھے اسی وجہ سے لوگ نبیؐ کے پاس عائشہؓ کی باری والے دن' ان کو حصہ اور ہدیہ زیادہ بھیجا کرتے تھے۔

۳۴۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ حَاتِمٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ هُدَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فَقُمْتُ فَاَجَفْتُ الْبَابَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فَلَمَّا رُفِّهَ عَنْهُ قَالَ لِيْ يَا عَائِشَةُ اِنَّ جِبْرِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ.

۳۴۰۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی۔ چنانچہ میں اٹھی اور دروازہ کی آڑ میں ہوگئی۔ جس وقت وحی آنا بند ہوگئی تو مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! جبرئیل علیہ السلام تم کو سلام فرما رہے ہیں۔

۳۴۰۸: اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرِيْلَ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرٰى مَالَا نَرٰى.

۳۴۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام تم کو سلام فرما رہے ہیں انہوں نے عرض کیا کہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ سب کچھ دیکھ لیتے ہیں جو کہ ہم نہیں دیکھتے۔

۳۴۰۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ

۳۴۰۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم

نَافِعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ مِثْلَهُ سَوَاءٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ وَالَّذِيْ قَبْلَهُ خَطَاٌ.

ﷺ نے ان سے بیان فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! یہ حضرت جبرئیل ہیں جو کہ تم کو سلام فرما رہے ہیں۔ اس کی ہی طرح اوپر بھی روایت گذر چکی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ روایت درست ہے اور پہلی روایت خطا ہے۔

۱۶۹۹: بَابُ الْغَيْرَةِ

باب: رشک اور حسد

۳۴۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَرْسَلَتْ اُخْرٰى بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ يَدَ الرَّسُوْلِ فَسَقَطَتِ الْقَصْعَةُ فَانْكَسَرَتْ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ اِحْدَاهُمَا اِلَى الْاُخْرٰى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ وَيَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّكُمْ كُلُوْا فَاَكَلُوْا فَاَمْسَكَ حَتّٰى جَاءَتْ بِقَصْعَتِهَا الَّتِيْ فِيْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَى الرَّسُوْلِ وَتَرَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ كَسَرَتْهَا.

۳۴۱۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ اپنی ایک اہلیہ محترمہ کے پاس تھے تو دوسری اہلیہ محترمہ نے آپؐ کی خدمت میں کھانے کا پیالہ بھیجا۔ ان اہلیہ نے (حسد کی وجہ سے) آپؐ کے مبارک ہاتھ پر ہاتھ مارا اور آخر کار وہ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا۔ رسول کریمؐ نے پیالہ کے دونوں ٹکڑے لے کر ملائے اور اس میں آپؐ کھانا جمع فرمانے لگے اور فرمایا کہ تمہاری ماں کو جلن پیدا ہوگئی یعنی وہ حسد میں مبتلا ہوگئیں۔ مطلب یہ ہے کہ ان کے دِل میں سوکن کے کھانا بھیجنے کی وجہ سے حسد پیدا ہوگیا۔ تو تم کھانا کھالو پھر سب کے سب لوگوں نے کھانا کھالیا اور آپ ﷺ ٹھہرے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی کوئی سی اہلیہ محترمہ پیالہ لے کر حاضر ہوئیں۔ آپؐ نے وہ پیالہ کھانا لانے والے شخص کو لا کر دے دیا اور وہ ٹوٹا ہوا پیالہ اس بیوی کے گھر میں ہی چھوڑ دیا کہ جنہوں نے پیالہ توڑ دیا تھا۔

۳۴۱۱: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا يَعْنِيْ اَتَتْ بِطَعَامٍ فِيْ صَحْفَةٍ لَّهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَجَاءَتْ عَائِشَةُ مُتَّزِرَةً بِكِسَاءٍ وَمَعَهَا فِهْرٌ فَفَلَقَتْ بِهِ الصَّحْفَةَ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ فِلْقَتَيِ الصَّحْفَةِ وَيَقُوْلُ كُلُوْا غَارَتْ اُمُّكُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحْفَةَ عَائِشَةَ فَبَعَثَ بِهَا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ

۳۴۱۱: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ایک روز ایک پیالہ لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی مبارک چادر لے کر حاضر ہوئیں۔ ایک پتھر لیے ہوئے اور انہوں نے وہ پیالہ لے کر توڑ ڈالا اور انہوں نے اسی پتھر سے پیالہ توڑا۔ رسول کریم ﷺ نے وہ دونوں ٹکڑے لے کر ملا دیئے اور فرمانے لگے کہ تم کھانا کھالو تمہاری والدہ صاحبہ کے دِل میں جلن پیدا ہوگئی۔ آپ ﷺ نے دو مرتبہ یہی جملے ارشاد فرمائے پھر رسول کریم ﷺ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا صحیح وسالم پیالہ لے کر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھیج دیا اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا ٹوٹا ہوا پیالہ اُمّ المومنین

وَاَعْطٰی صَحْفَةَ اُمِّ سَلَمَةَ عَائِشَةَ.

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔

۳۴۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فُلَيْتٍ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دُجَاجَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَارَاَيْتُ صَانِعَةَ طَعَامٍ مِثْلَ صَفِيَّةَ اَهْدَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَاءً فِيْهِ طَعَامٌ فَمَا مَلَكْتُ نَفْسِيْ اَنْ كَسَرْتُهُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَفَّارَتِهٖ فَقَالَ اِنَاءٌ كَاِنَاءٍ وَطَعَامٌ كَطَعَامٍ.

۳۴۱۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کوئی خاتون صفیہؓ جیسی نہیں دیکھی۔ ایک مرتبہ انہوں نے نبیؐ کو برتن میں کھانا بھر کر بھیجا۔ مجھ سے یہ منظر نہ دیکھا جا سکا۔ میں نے (غصہ میں آکر) وہ برتن توڑ ڈالا۔ پھر میں نے نبیؐ سے دریافت کیا کہ اس کا بدلہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ کسی برتن کا بدلہ دوسرا برتن ہے (مطلب یہ ہے کہ تم نے جس طرح کا برتن توڑا ہے اسی طرح کا برتن تم کو دینا ہو گا اور کھانے کا برتن اس قسم کا کھانا دینا ہے)۔

۳۴۱۳: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰی اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ فَنَزَلَتْ: ﴿يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ﴾ [التحريم : ١] ﴿اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ﴾ [التحريم : ٤] لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ ﴿وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا﴾ [التحريم : ٣] لِقَوْلِهٖ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا.

۳۴۱۳: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ زینب بنت جحشؓ کے پاس رہتے اور شہد نوش فرماتے۔ میں نے ایک مرتبہ صفیہؓ سے مشورہ کیا کہ ہمارے میں سے جس کسی کے پاس رسول کریمؐ تشریف لائیں تو اس طرح سے کہے یا رسول اللہ! آپؐ کے منہ مبارک سے مغافیر کی بدبو محسوس ہو رہی ہے (یہ عرب میں پیدا ہونے والا لہسن کی طرح کا ایک پھل ہے جس سے کہ بو محسوس ہوتی ہے) ہم کو ایسا لگ رہا ہے کہ آپؐ نے (مذکورہ پھل) مغافیر کھا رکھا ہے۔ پھر آپ تشریف لے گئے۔ دونوں میں سے کسی کے پاس۔ اس نے یہی کہا۔ آپؐ نے فرمایا: میں نے شہد پی لیا ہے زینب بنت جحشؓ کے پاس اور کبھی نہیں پیوں گا۔ اس لیے کہ آپؐ کو بو سے بڑی نفرت ہے۔ اسی وقت آیت: یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ نازل ہوئی یعنی اے نبی تم ان چیزوں کو کس وجہ سے حرام کر رہے ہو جن کو اللہ عزوجل نے حلال کیا ہے تمہارے واسطے (یعنی شہد کو) اور آیت کریمہ: اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ (یعنی اگر تم دونوں توبہ کرتی ہو یعنی عائشہؓ و حفصہؓ) اور آیت کریمہ: وَاِذَا سَرَّ النَّبِیُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ جب پوشیدہ طریقہ سے نبیؐ نے اپنی کسی اہلیہ محترمہ سے ایک بات فرمائی (یعنی یہ بات کہ میں نے آج شہد پی لیا ہے)۔

خواتین کی فطرت:

واضح رہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے جل کر یہ تدبیر اختیار فرمائی

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر ایک اہلیہ محترمہ نے یہ فرمانا شروع کر دیا کہ یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے تو کسی بدبودار شے کی بدبو محسوس ہو رہی ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو شہد نوش فرمایا تھا اس جگہ یہ بات بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ یہ عورت کی فطرت ہوتی ہے کہ وہ اپنی سوکن سے کچھ نہ کچھ دل میں فرق رکھتی ہے اس فطرت انسانی کی وجہ سے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں بھی اس طرح کا رجحان ہوتا تھا کہ ان کی خواہش تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف میرے ہی ساتھ رات میں قیام فرمائیں۔

۳۴۱۴: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَرَمِیٌّ هُوَ لَقَبُهٗ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ لَهٗ اَمَةٌ یَطَؤُهَا فَلَمْ تَزَلْ بِهٖ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ حَتّٰی حَرَّمَهَا عَلٰی نَفْسِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ.

۳۴۱۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک باندی تھی کہ جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بستری فرماتے تھے تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لگی رہتی تھیں۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باندی کو اپنے اوپر حرام فرما لیا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ......۔

۳۴۱۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَحْیٰی هُوَ ابْنُ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْتَمَسْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْخَلْتُ یَدِیْ فِیْ شَعْرِهٖ فَقَالَ قَدْ جَاءَ كِ شَیْطَانُكِ فَقُلْتُ اَمَا لَكَ شَیْطَانٌ فَقَالَ بَلٰی وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِیْ عَلَیْهِ فَاَسْلَمَ.

۳۴۱۵: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا تو (اتفاق سے) میرا ہاتھ آپؐ کے بالوں میں پڑ گیا۔ آپؐ نے فرمایا: تمہارے پاس تمہارا شیطان آ گیا ہے۔ اس پر میں نے عرض کیا: کیا آپؐ کے لئے شیطان نہیں ہے؟ فرمایا کس وجہ سے نہیں۔ میرے واسطے بھی شیطان ہے لیکن اللہ عزوجل نے اس پر میری مدد فرمادی ہے اس وجہ سے وہ میرا فرمانبردار بن گیا ہے۔

۳۴۱۶: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِیُّ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ ذَهَبَ اِلٰی بَعْضِ نِسَائِهٖ فَتَجَسَّسْتُهٗ فَاِذَا هُوَ رَاكِعٌ وَّ سَاجِدٌ یَقُوْلُ سُبْحٰنَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَقُلْتُ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ اِنَّكَ لَفِیْ شَاْنٍ وَ اِنِّیْ لَفِیْ شَاْنٍ اٰخَرَ.

۳۴۱۶: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تو مجھ کو یہ خیال ہوا کہ آج کی رات آپؐ کسی دوسری اہلیہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ چنانچہ میں نے آپؐ کو کافی تلاش کیا تو آپؐ حالت رکوع میں تھے یا سجدہ میں اور فرما رہے تھے: ''تو پاک ہے میں تیری تعریف کرتا ہوں تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں'' میں نے عرض کیا: میرے والدین آپؐ پر قربان ہو جائیں آپؐ دوسرے کام میں مشغول ہیں اور میں دوسرے خیال میں ہوں۔ (مطلب یہ ہے کہ مجھ کو تو رشک ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی وجہ سے دوسری اہلیہ محترمہ کے پاس تشریف

لے گئے ہیں اور آپ اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول ہیں۔)

۳۴۱۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ افْتَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ ذَهَبَ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَجَسَّسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاِذَا هُوَ رَاكِعٌ اَوْسَاجِدٌ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَقُلْتُ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اِنَّكَ لَفِيْ شَاْنٍ وَاِنِّيْ لَفِيْ اٰخَرَ۔

۳۴۱۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا۔ مجھ کو خیال ہوا کہ (آج کی رات) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اہلیہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ میں نے تلاش کیا پھر میں واپس ہوئی۔ تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع یا سجدہ کی حالت میں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اے میرے پروردگار تو پاک ہے۔ تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کام میں مشغول ہیں اور میں دوسرے کام میں مشغول ہوں۔

۳۴۱۸: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ اِلَّا اُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِّيْ قُلْنَا بَلٰى قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَوَضَعَ رِدَاءَهُ وَبَسَطَ اِزَارَهُ عَلٰى فِرَاشِهِ وَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ اَنِّيْ قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَاَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا وَخَرَجَ وَ اَجَافَهُ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِيْ فِيْ رَاْسِيْ فَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ اِزَارِيْ وَانْطَلَقْتُ فِيْ اِثْرِهٖ حَتّٰى جَاءَ الْبَقِيْعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ انْحَرَفَ وَانْحَرَفْتُ فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ وَلَيْسَ اِلَّا اَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَالَكِ يَا عَائِشُ رَابِيَةً قَالَ سُلَيْمَانُ حَسِبْتُهُ قَالَ حَشْيَا قَالَ لَتُخْبِرِنِّيْ اَوْلَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ اَنْتِ السَّوَادُ الَّذِيْ رَاَيْتُ اَمَامِيْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ

۳۴۱۸: حضرت محمد بن قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کیا میں آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بیان نہ کروں اور میں اپنا کیا حال عرض کروں۔ ہم نے عرض کیا کس وجہ سے نہیں بیان فرمائیں۔ انہوں نے کہا کہ میری ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کروٹ لی اور اپنے پاؤں مبارک کے نزدیک جوتے رکھے اور چادر اٹھائی اپنا سر مبارک سرہانے پر پھیلایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر دیر ٹھہرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا کہ مجھ کو نیند آ گئی اس کے بعد خاموشی سے جوتے پہن لیے اور جلدی سے چادر لی اور دروازہ کھولا آہستہ سے اور پھر باہر نکل آئے پھر آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔ میں نے بھی جلدی سے چادر اوڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل دی۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع (نامی قبرستان) میں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ہاتھ اٹھائے اور میں دیر تک کھڑی رہی۔ پھر میں واپس آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیز چلے۔ میں بھی تیز چلی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی چلے میں بھی جلدی چلی۔ میں آگے کی جانب نکل کر مکان کے اندر داخل ہوئی اور میں لیٹی ہوئی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تم کو کیا ہو گیا۔ تمہارا پیٹ پھولا پھولا ہے یا تمہارا سانس چڑھ گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بتلاؤ ورنہ اللہ عزوجل مطلع فرما

فَلَهَدَنِیْ لَهْدَةً فِیْ صَدْرِیْ اَوْجَعَتْنِیْ قَالَ اَظَنَنْتِ اَنْ یَحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْكِ وَرَسُوْلُهٗ قَالَتْ مَهْمَایَكْتُمُ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَتَانِیْ حِیْنَ رَاَیْتَ وَلَمْ یَكُنْ یَدْخُلُ عَلَیْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِیَابَكِ فَنَادَانِیْ فَاَخْفٰی مِنْكِ فَاَجَبْتُهٗ وَاَخْفَیْتُهٗ مِنْكِ وَظَنَنْتُ اَنَّكِ قَدْرَ قَدْتِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَكِ وَخَشِیْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِیْ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَ اَهْلَ الْبَقِیْعِ فَاَسْتَغْفِرَلَهُمْ خَالَفَهٗ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ:

دے گا جو کہ لطیف اور خبردار ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے والدین قربان ہو جائیں۔ پھر میں نے تمام حالت بیان کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ہی تھی میں کہتا تھا کہ یہ میرے سامنے کون آدمی جا رہا ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں میں تھی۔ یہ بات سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے میں ایک مکا رسید کیا جس کی وجہ سے میرے سینے میں درد ہو گیا اور فرمایا: تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم پر ظلم کریں گے کہ تمہارے نمبر پر میں اپنی دوسری اہلیہ کے پاس جاؤں گا۔ میں نے کہا لوگ کس جگہ تک چھپائیں گے اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرما دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور وہ تمہارے پاس نہ تشریف لا سکے کیونکہ تم اس وقت برہنہ تھیں پھر آہستہ سے انہوں نے مجھ کو آواز دی چنانچہ میں پھر گیا اور میں تم سے پوشیدہ طریقہ سے گیا اس لیے کہ مجھ کو اس بات کا خیال ہوا کہ تم کو نیند آ گئی ہے اور مجھ کو تم کو بیدار کرنا ناگوار اور برا محسوس ہوا۔ مجھ کو خوف ہوا کہ تم کو وحشت نہ ہو (تنہا رہنے سے) پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھ کو حکم فرمایا کہ میں بقیع (قبرستان) پہنچ جاؤں اور جو لوگ وہاں پر مدفون ہیں ان کے لئے میں دعا مانگوں۔

۳۴۱۹: حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ مُسْلِمٍ الْمِصِّیْصِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ مُلَیْكَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَیْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ قَالَتْ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِّیْ وَعَنِ النَّبِیِّ ﷺ قُلْنَا بَلٰی قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَیْلَتِی الَّتِیْ هُوَ عِنْدِیْ تَعْنِی النَّبِیَّ ﷺ انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَیْهِ عِنْدَ رِجْلَیْهِ وَوَضَعَ رِدَاءَهٗ وَبَسَطَ طَرَفَ اِزَارِهٖ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَلَمْ یَلْبَثْ اِلَّا رَیْثَمَا ظَنَّ اَنِّیْ قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَیْدًا وَاَخَذَ رِدَاءَهٗ رُوَیْدًا فَتَحَ الْبَابَ رُوَیْدًا وَخَرَجَ وَاَجَافَهٗ رُوَیْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِیْ فِیْ رَاْسِیْ وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ اِزَارِیْ فَانْطَلَقْتُ فِیْ اِثْرِهٖ حَتّٰی جَاءَ الْبَقِیْعَ فَرَفَعَ یَدَیْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ

۳۴۱۹: حضرت محمد بن قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کیا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بیان نہ کروں اور میں اپنا کیا حال عرض کروں۔ ہم نے عرض کیا کس وجہ سے نہیں بیان فرمائیں۔ انہوں نے کہا کہ میری ایک رات آپؐ نے کروٹ لی اور اپنے پاؤں مبارک کے نزدیک جوتے رکھے اور چادر اٹھائی اپنا سر مبارک سرہانے پر پھیلایا پھر آپؐ اس قدر دیر ٹھہرے کہ آپؐ نے خیال فرمایا کہ مجھ کو نیند آ گئی اس کے بعد خاموشی سے جوتے پہن لیے اور جلدی سے چادر لی اور دروازہ کھولا آہستہ سے اور پھر باہر نکل آئے پھر آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔ میں نے بھی جلدی سے چادر اوڑھی اور آپؐ کے پیچھے پیچھے چل دی۔ یہاں تک کہ آپؐ جنت البقیع (نامی قبرستان) میں تشریف لائے اور آپؐ نے تین مرتبہ ہاتھ اٹھائے اور میں دیر تک کھڑی

انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ اِلاَّ اَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَالَكِ يَا عَائِشَةُ حَشْيًا رَابِيَةً قَالَتْ لَا قَالَ لَتُخْبِرِنِّيْ اَوْلَيُخْبِرَنِّي اللّٰهُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ فَاَنْتِ السَّوَادُ الَّذِيْ رَاَيْتُهُ اَمَامِيْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ فَلَهَدَنِيْ فِيْ صَدْرِيْ لَهْدَةً اَوْجَعَتْنِيْ ثُمَّ قَالَ ظَنَنْتِ اَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمُ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ حِيْنَ رَاَيْتِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِيْ فَاَخْفٰى مِنْكِ فَاَجَبْتُهُ فَاَخْفَيْتُ مِنْكِ فَظَنَنْتُ اَنْ قَدْ رَقَدْتِ وَخَشِيْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِيْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَاَسْتَغْفِرَلَهُمْ رَوَاهُ عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَائِشَةَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ.

۳۴۲۰: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.

رہی۔ پھر میں واپس آئی۔ آپ ﷺ تیز چلے۔ میں بھی تیز چلی' آپ جلدی چلے میں بھی جلدی چلی۔ میں آگے کی جانب نکل کر مکان کے اندر داخل ہوئی اور میں لیٹی ہوئی تھی کہ آپ پہنچے۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! تم کو کیا ہو گیا۔ تمہارا پیٹ پھولا پھولا ہے یا تمہارا سانس چڑھ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم بتلاؤ ورنہ اللہ عزوجل مطلع فرمادے گا جو کہ لطیف اور خبر دار ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ پر میرے والدین قربان ہو جائیں۔ پھر میں نے تمام حالت بیان کی آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ہی تھی میں کہتا تھا کہ یہ میرے سامنے کون آدمی جا رہا ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں میں تھی۔ یہ بات سن کر آپ نے میرے سینے میں ایک مکا رسید کیا جس کی وجہ سے میرے سینے میں درد ہو گیا اور فرمایا: تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ اور رسول (ﷺ) تم پر ظلم کریں گے کہ تمہارے نمبر (باری) پر میں اپنی دوسری اہلیہ کے پاس جاؤں گا۔ میں نے کہا لوگ کس جگہ تک چھپائیں گے اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو مطلع فرما دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

۳۴۲۰: ترجمہ حسب سابق ہے۔

(۲۷)

کتاب الطلاق

طلاق سے متعلقہ احادیث

۱۷۰۰: باب وَقْتِ الطَّلَاقِ لِلْعِدَّةِ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ

باب: جو وقت اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کے لیے مقرر کیا ہے

۳۴۲۱: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ السَّرَخْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاسْتَفْتٰى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ مُرْ عَبْدَ اللّٰهِ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يَدَعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا هٰذِهٖ ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى فَاِذَا طَهُرَتْ فَاِنْ شَاءَ فَلْيُفَارِقْهَا قَبْلَ اَنْ يُّجَامِعَهَا وَاِنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

۳۴۲۱: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور وہ اس وقت حالت حیض میں تھیں۔ عمرؓ نے نبیؐ کی خدمت میں اس بات کا تذکرہ فرمایا یعنی یہ بات دریافت کی کہ عبداللہؓ کا یہ طلاق دینا درست ہے یا نہیں؟ آپؐ نے عمرؓ سے فرمایا کہ تم عبداللہؓ سے یہ بات بیان کرو کہ وہ اپنے قول سے رجوع کر لیں یعنی اس طلاق کو توڑ دیں اور وہ اس عورت کو اپنی بیوی بنالیں پھر اس کو پاک ہونے تک چھوڑ دیں جس وقت وہ اپنے حیض سے پاک ہو جائے اور پھر دوسری مرتبہ حائضہ ہو کر پاک ہو جائے' تب اگر اس کا دل چاہے تو ان سے وہ علیحدگی اختیار کر لیں۔ صحبت کرنے سے پہلے پہلے اور اگر چھوڑنے کو دل نہ چاہے تو رکھ لے اسلئے کہ اللہ عزوجل بزرگی اور عزت والے نے خواتین کو ان کی عدت کے مطابق طلاق دے دینے کا حکم فرمایا ہے۔

۳۴۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِيْ عَهْدِ

۳۴۲۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے دور نبوی میں اپنی اہلیہ کو طلاق دی اور وہ حالت حیض میں تھیں۔ عمر فاروقؓ نے رسول کریمؐ سے یہ مسئلہ دریافت فرمایا۔ یعنی عبداللہؓ نے حالت

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَ بَعْدُ وَ اِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

حیض میں اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی ہے یہ طلاق دینا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم حضرت عبداللہ سے کہو کہ وہ اپنی بیوی کی جانب رجوع کر لیں۔ پھر وہ ان کو روکے رکھیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنے حیض سے پاک ہو جائیں۔ پھر جس وقت اس کو دوسرا حیض آ جائے اور وہ اس سے پاک ہو جائیں تو جب اگر عبداللہؓ کا دل چاہے تو اس کو رکھ لیں یا طلاق دے دیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس دوسرے حیض کے بعد بھی ان کے پاس نہ جائیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ یہی عدت ہے اور خدا تعالیٰ نے اسی کے مطابق طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے۔

۳۴۲۳: اَخْبَرَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ قَالَ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ كَيْفَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً وَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يُّطَلِّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَذَاكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَرَاجَعْتُهَا وَحَسِبْتُ لَهَا التَّطْلِيْقَةَ الَّتِيْ طَلَّقْتُهَا.

۳۴۲۳: حضرت زہری سے روایت ہے کہ ان سے کسی نے یہ دریافت کیا کہ عدت پر طلاق کس طرح سے واقع ہوتی ہے؟ یعنی اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے: فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ تو اس کے معنی کیا ہوئے اور عدت کے دوران طلاق دینا کس طریقہ سے ہوتا ہے؟ حضرت زہری نے جواب دیا کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ میں نے اپنی بیوی کو دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں طلاق دی اور وہ خاتون اس وقت حالت حیض میں تھیں۔ پھر میرے والد حضرت عمرؓ نے اس واقعہ کا تذکرہ رسول کریمؐ سے فرمایا۔ آپؐ نے جس وقت یہ بات سنی تو ان کو غصہ آ گیا اور وہ فرمانے لگے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اس واسطے رجوع کرنا مناسب ہے اور ان کو چاہیے کہ وہ طلاق سے رجوع کر لیں اور عورت کو پاک ہونے دینا چاہیے پھر اگر اس کو طلاق دینا بہتر معلوم ہوا تو عورت کو طلاق دینا چاہیے۔ وہ اس عورت کو پاکی کی حالت میں ہم بستری کرے بغیر طلاق دے دیں۔ اس کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہی معنی ہیں آیت کریمہ میں: لِلْعِدَّةِ کے۔ عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے رجوع کیا اور اس طلاق کو حساب میں لگایا یعنی میں نے جو طلاق دی تھی اس کا میں نے حساب لگایا۔ اس لیے کہ وہ طلاق اگرچہ سنتوں کے خلاف تھی اور حرام تھی لیکن طلاق واقع ہو چکی تھی۔

۳۴۲۴: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ

۳۴۲۴: حضرت عبدالرحمٰنؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے

وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُوالزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ اَيْمَنَ يَسْاَلُ ابْنَ عُمَرَوَ اَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ لَهُ طَلَّقَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا فَرَدَّهَا عَلَيَّ قَالَ اِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ اَوْلِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ.

دریافت کیا ایسے شخص سے متعلق آپ کی کیا رائے ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی ہو۔ اس پر عبداللہ بن عمرؓ فرمانے لگے میں نے دور نبوی میں بیوی کو ایسی حالت میں طلاق دی کہ جس وقت کہ اس کو حیض آ رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مسئلہ رسول کریمؐ سے دریافت کیا اور بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی بیوی کو ایسی حالت میں طلاق دے دی ہے کہ جبکہ وہ حائضہ ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ رجوع کرنا مناسب ہے (یعنی عبداللہ بن عمرؓ طلاق سے رجوع کر لیں) اور انہوں نے اس طلاق کو میری جانب لوٹا دیا اور بیان کیا کہ رسول کریمؐ نے فرمایا جس وقت عورت پاک ہو (یعنی حیض نہ آ رہا ہو) تو اس کو اس وقت طلاق دینا یا نہ دینا یہ تمہارا اختیار ہے اور عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اسکے بعد آپؐ نے آیت: یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ تلاوت فرمائی۔ یعنی اے نبی! جب تم طلاق دو اپنی عورتوں کو تو تم ان کو طلاق دو ان کی عدت سے پہلے پہلے۔

۳۴۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ عِدَّتِهِنَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ.

۳۴۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت کریمہ: یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ کی تفسیر کے سلسلہ میں انہوں نے فرمایا: قُبُلِ عِدَّتِھِنَّ یعنی عدت سے پہلے۔

۱۰۷۱: باب طَلاَقِ السُّنَّةِ

باب: طلاقِ سنت

۳۴۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ تَطْلِيْقَةٌ وَهِيَ طَاهِرٌ فِي غَيْرِ جِمَاعٍ فَاِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ طَلَّقَهَا اُخْرٰى ثُمَّ تَعْتَدُّ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحَيْضَةٍ قَالَ الْاَعْمَشُ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

۳۴۲۶: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ طلاق سنت اس طریقہ سے ہے کہ انسان بغیر جماع کیے عورت کو پاکی کی حالت میں طلاق دے دے پھر جس وقت اس کو حیض آ جائے اور وہ عورت پاک ہو جائے تو اس وقت اس کو ایک دوسری طلاق دے دے پھر جس وقت اسکو حیض آ جائے اور وہ پاک ہو جائے جب اسکو اور ایک طلاق دے پھر اسکے بعد عورت ایک حیض عدت گذارے۔ اعمشؒ فرماتے ہیں میں نے ابراہیم سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی اسی طریقہ سے بیان فرمایا۔

۳۴۲۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ اَنْ يُّطَلِّقَهَا طَاهِرًا فِيْ غَيْرِ جِمَاعٍ.

۳۴۲۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق سنت یہ ہے کہ عورت کو پاکی کی حالت میں بغیر ہم بستری کے طلاق دی جائے۔

طلاقِ سنت:

مذکورہ بالا احادیث شریفہ میں طلاق سنت کو بیان فرمایا گیا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ عورت کو پاکی کی حالت میں ایک طلاق دی جائے یہ طریقہ سنت کے موافق ہے اور عورت کو تینوں طلاق یعنی طلاق مغلظہ دینا منع ہے اگرچہ تین طلاق دینے سے تینوں طلاقیں واقع ہو کر حرمت مغلظہ ہو جاتی ہیں اور حلالہ کے بغیر عورت شوہر کے لیے حلال نہیں ہوتی۔ واضح رہے کہ طلاق کی تین قسم ہیں طلاق سنت' طلاق حسن' طلاق بدعی۔ کتب فقہ میں ان کی تعریفات تفصیل سے مذکور ہیں۔

۱۷۰۲: باب مَا يَفْعَلُ اِذَا طَلَّقَ تَطْلِيْقَةً وَهِيَ حَائِضٌ

باب: اگر کسی شخص نے حیض کے وقت عورت کو ایک طلاق دے دی؟

۳۴۲۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيْقَةً فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَاَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْ عَبْدَاللّٰهِ فَلْيُرَاجِعْهَا فَاِذَا اغْتَسَلَتْ فَلْيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَحِيْضَ فَاِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا الْاُخْرٰى فَلَا يَمَسَّهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا فَاِنْ شَاءَ اَنْ يُمْسِكَهَا فَلْيُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

۳۴۲۸: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے طلاق دی یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ محترمہ کو طلاق حالت حیض میں دے دی تو حضرت عمرؓ' رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس واقعہ سے مطلع فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ اس کی جانب رجوع کریں پھر جس وقت وہ عورت حیض سے پاک ہو جائے اور وہ غسل کر لے تو اس کو ٹھہرے رہنے دے یہاں تک کہ وہ عورت دوسرے حیض سے فراغت حاصل کر لے اور اسے نہ ہمبستری کرے اس کو پھر طلاق دے پھر اگر چاہے اس سے صحبت کرے تو رکھ لے اس کو اور طلاق نہ دے اسلئے کہ اللہ نے جس عدت کے مطابق طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے یہ وہ ہی عدت ہے یعنی اس طریقہ سے طلاق دینے کا نام عدت پر طلاق دینا فرمایا ہے۔

۳۴۲۹: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ ابْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَوْلٰى طَلْحَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ

۳۴۲۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی اہلیہ محترمہ کو حالت حیض میں طلاق دے دی چنانچہ اس واقعہ کا تذکرہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس سے کہو کہ وہ اس سے رجوع کر لیں پھر جس وقت

ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ اَوْ حَامِلٌ.

وہ عورت پاک ہو جائے گی یا حاملہ ہو جائے گی تو تم اس کو اس وقت طلاق دینا۔

۱۷۰۳: بَابُ الطَّلَاقِ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ

باب: غیر عدت میں طلاق دینا

۳۴۳۰: اَخْبَرَنِیْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْبِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَّقَهَا وَهِيَ طَاهِرٌ.

۳۴۳۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ محترمہ کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی جانب اس خاتون کو واپس فرما دیا۔ یہاں تک کہ جب وہ خاتون پاک ہوگئی (حیض سے) تو جب ان کو طلاق دی۔

۱۷۰۴: بَابُ الطَّلَاقُ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ وَمَا يُحْتَسَبُ مِنْهُ عَلَى الْمُطَلِّقِ

باب: اگر کوئی شخص عدت کے خلاف طلاق دے (یعنی حالت حیض میں طلاق دے) تو کیا حکم ہے؟

۳۴۳۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاِنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا فَقُلْتُ لَهُ فَيَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ فَقَالَ مَهْ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

۳۴۳۱: حضرت یونس بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے دریافت کیا کہ جس کسی نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ ابن عمرؓ فرمانے لگے کہ تم جانتے ہو عبداللہ بن عمرؓ کو انہوں نے اپنی اہلیہ محترمہ کو طلاق دے دی تھی حالت حیض میں پھر نبیؐ سے عمرؓ نے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم اس کو حکم دو کہ وہ اپنی بیوی (کی طلاق سے) رجوع کر لے۔ پھر وہ اسکی عدت کا انتظار کرے میں نے عرض کیا کہ تم جو طلاق دے چکے ہو وہ تو واقع ہو چکی ہے اور وہ شمار ہوگی انہوں نے کہا کہ کس وجہ سے نہیں اور اگر طلاق سے رجوع نہ کرتے اور حماقت کرتے رہتے تو کیا وہ طلاق شمار نہ ہوتی۔

۳۴۳۲: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ اَتَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاِنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْاَلُهُ فَاَمَرَهُ اَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلَ

۳۴۳۲: حضرت یونس بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے دریافت کیا کہ جس کسی نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ ابن عمرؓ فرمانے لگے کہ تم جانتے ہو عبداللہ بن عمرؓ کو انہوں نے اپنی اہلیہ محترمہ کو طلاق دے دی تھی حالت حیض میں پھر نبیؐ سے عمرؓ نے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم اس کو حکم دو کہ وہ اپنی بیوی (کی طلاق سے) رجوع کر لے۔ پھر وہ اسکی عدت کا انتظار

عَدَّتِهَا قُلْتُ لَهُ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ اَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ فَقَالَ مَهْ وَاِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

کرے میں نے عرض کیا کہ تم جو طلاق دے چکے ہو وہ تو واقع ہو چکی ہے اور وہ شمار ہوئی انہوں نے کہا کہ کس وجہ سے نہیں اور اگر طلاق سے رجوع نہ کرتے اور حماقت کرتے رہتے تو کیا وہ طلاق شمار نہ ہوتی۔

۱۷۰۵: باب اَلثَّلاَثُ الْمَجْمُوْعَةُ وَمَا فِيْهِ مِنَ التَّغْلِيْظِ

باب: ایک ہی وقت میں تین طلاق پر وعید سے متعلق

۳۴۳۳: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ مَحْمُوْدَ ابْنِ لَبِيْدٍ قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ اَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ وَّقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اَقْتُلُهُ.

۳۴۳۳: حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی آدمی سے متعلق یہ خبر دی گئی کہ اس شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ہی وقت میں دے ڈالی ہیں۔ یہ بات سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور غصہ میں فرمانے لگے کہ کیا کتاب اللہ سے کھیل ہو رہا ہے حالانکہ میں ابھی تم لوگوں کے درمیان موجود ہوں۔ یہ بات سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہؐ! میں اس کو قتل کر ڈالوں؟

۱۷۰۶: باب اَلرُّخْصَةُ فِيْ ذٰلِكَ

باب: ایک ہی وقت میں تین طلاق دینے کی اجازت

۳۴۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ ابْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ اَرَاَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْاَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُوْنَهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِّيْ يَا عَاصِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَسَاَلَ عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلٰى اَهْلِهٖ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ

۳۴۳۴: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے حضرت عویمر عجلان نے بیان کیا کہ میں حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی اہلیہ کے پاس کسی اجنبی آدمی کو دیکھے اور وہ شخص اس اجنبی شخص کو قتل کر دے تو اس قتل کرنے کے عوض کیا اس شخص کو بھی قتل کر دیں گے اگر وہ شخص ایسا نہ کرے تو پھر کیا کرے؟ یعنی اس عورت کے شوہر کے لئے کیا شرعی حکم ہے؟ تم یہ مسئلہ اے عاصم! میری جانب سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو۔ چنانچہ پھر حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے یہ مسئلہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مذکورہ سوال ناگوار محسوس ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو برا خیال فرمایا (سائل کے اس سوال کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معیوب خیال فرمایا) اور حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگواری محسوس کر کے گراں محسوس ہوا اس وجہ سے حضرت

فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِيْ بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِيْ سَأَلْتَ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِيْ حَتّٰى أَسْأَلَ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلًا أَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ عُوَيْمِرٌ قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عاصمؓ کو اس سوال سے افسوس ہوا اور ان کو اس سوال سے شرمندگی محسوس ہوئی اور خیال ہوا کہ میں نے خواہ مخواہ یہ مسئلہ آپ ﷺ سے دریافت کیا بہرحال جس وقت عاصمؓ آنحضرتؐ کے پاس سے واپس گھر تشریف لائے تب حضرت عویمرؓ کہنے لگے کہ تم سے آنحضرتؐ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ حضرت عویمر سے حضرت عاصمؓ نے کہا کہ تم نے مجھ کو اس طرح کے سوال کرنے کا خواہ مخواہ مشورہ دیا (یعنی مجھے آپؐ سے یہ مسئلہ نہیں دریافت کرنا چاہیے تھا) اس پر حضرت عویمرؓ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں اس مسئلہ کو بغیر دریافت کیے نہیں رہوں گا۔ یہ کہہ کر حضرت عویمرؓ رسول کریم ﷺ کی طرف چل دیئے۔ اس وقت آپ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے انہوں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے کو دیکھے اور اگر یہ شخص اس کو قتل کر دے تو کیا اس کو بھی قتل کر دیا جائے گا؟ آیا اس کے ساتھ (یعنی قاتل کے ساتھ) کس قسم کا معاملہ ہو گا؟ اس وقت آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا تمہارے واسطے حکم الٰہی نازل ہو چکا' تم جاؤ اور اس عورت کو لے کر آؤ۔ سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں نے لعان کیا یعنی عویمرؓ اور ان کی اہلیہ محترمہ نے اور ہم لوگ بھی آنحضرتؐ کے نزدیک اس وقت موجود تھے۔ جس وقت عویمرؓ لعان سے فارغ ہو گئے تو فرمانے لگے کہ اگر اب میں اس خاتون کو مکان میں رکھوں تو میں جھوٹا اور غلط گو قرار پایا۔ چنانچہ انہوں نے اس کو اسی وقت تین طلاقیں دے ڈالیں اور انہوں نے آنحضرتؐ کے حکم کا انتظار بھی نہ فرمایا۔

۳۴۳۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ الْأَحْمَسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَنَا بِنْتُ آلِ خَالِدٍ وَإِنَّ زَوْجِيْ فُلَانًا أَرْسَلَ إِلَيَّ بِطَلَاقِيْ وَإِنِّيْ سَأَلْتُ أَهْلَهُ النَّفَقَةَ وَالسُّكْنٰى فَأَبَوْا عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهٗ قَدْ أَرْسَلَ إِلَيْهَا

۳۴۳۵: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ میں خالد رضی اللہ عنہ کی لڑکی ہوں اور فلاں کی اہلیہ ہوں اور اس نے مجھ کو طلاق کہلوائی ہے اور میں اس کے لوگوں سے خرچہ اور رہائش کے لئے مکان مانگ رہی ہوں' وہ انکار کرتے ہیں۔ شوہر کی جانب کے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس عورت کے شوہر نے اس کو تین طلاقیں دے کر بھیجا ہے اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کا نان ونفقہ اور

بِثَلاَثِ تَطْلِيقَاتٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى لِلْمَرْاَةِ اِذَا كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ.

رہائش کے لئے جگہ اس خاتون کو ملتی ہے کہ جس خاتون سے مرد طلاق سے رجوع کرے اور تین طلاق دینے کے بعد طلاق سے رجوع نہیں ہوسکتا۔ اس وجہ سے ایسی عورت کا نان ونفقہ بھی نہ ملے گا۔

۳۴۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا لَيْسَ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ.

۳۴۳۶: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس خاتون کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کو مرد کی جانب سے نہ تو مکان دیا جائے نہ نفقہ۔

۳۴۳۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو وَهُوَ الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو ابْنِ حَفْصٍ الْمَخْزُوْمِيَّ طَلَّقَهَا ثَلاَثًا فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فِيْ نَفَرٍ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَ فَاطِمَةَ ثَلاَثًا فَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ فَقَالَ لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَّلَا سُكْنٰى.

۳۴۳۷: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوعمرو مخزومی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں دی ہیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ قبیلہ مخزوم کے لوگوں میں مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوعمرو بن حفص نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں دی ہیں۔ پھر کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے نان ونفقہ دلایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو اس کے لئے نفقہ ہے اور نہ رہائش کے لئے مکان ہے۔

۱۷۰۷: بَابُ طَلاَقِ الثَّلاَثِ الْمُتَفَرِّقَةِ قَبْلَ الدُّخُوْلِ بِالزَّوْجَةِ

باب: تین طلاق مختلف کر کے دینے کا بیان

۳۴۳۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَا الصَّهْبَاءِ جَآءَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ الثَّلاَثَ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلاَفَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَرُدُّ اِلَى الْوَاحِدَةِ قَالَ نَعَمْ.

۳۴۳۸: حضرت ابوصہباء سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! کیا تم اس سے واقف نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شروع خلافت میں تین طلاقیں ایک طلاق کی جانب لوٹائی جاتی تھیں۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا جی ہاں! (واقعی) لوٹائی اور رد کی جاتی تھیں (تین طلاق ایک طلاق کی جانب)۔

۱۷۰۸: بَابُ الطَّلاَقِ لِلَّتِيْ تَنْكِحُ زَوْجًا ثُمَّ

باب: کوئی شخص عورت کو صحبت کرنے سے قبل

لَا يَدْخُلُ بِهَا

طلاق دے

۳۴۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَّجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يُّوَاقِعَهَا اَتَحِلُّ لِلْاَوَّلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ الْآخَرُ عُسَيْلَتَهَا وَتَذُوْقَ عُسَيْلَتَهٗ.

۳۴۳۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے یہ مسئلہ آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں پھر اسکی بیوی نے دوسرے شخص سے شادی کر لی اور دوسرا شوہر اور عورت دونوں کے درمیان خلوت (صحیحہ) بھی ہوگئی لیکن مرد نے اس عورت سے صحبت نہیں کی اور اس عورت کو طلاق دیدی تو کیا ایسی عورت پہلے شوہر کیلئے حلال ہوگئی؟ آپؐ نے فرمایا: وہ عورت پہلے شوہر کیلئے حلال نہیں ہوگی۔ جب تک دوسرا شوہر اس عورت کی مٹھاس کا ذائقہ نہ چکھ لے اور وہ عورت اس شخص کا مٹھاس کا ذائقہ نہ چکھ لے۔

حلالہ کے لیے شرط:

مطلب یہ ہے کہ جس وقت تک حلالہ کرنے کے لیے دوسرے شخص شوہر کا عورت سے ہمبستری کرنا ضروری ہے اگر شوہر نے ہمبستری کے بغیر طلاق دے دی تو حلالہ درست نہ ہوگا اور عورت شوہر اوّل کے لیے حلال نہ ہوگی اور مذکورہ بالا حدیث شریف کی تشریح یہ ہے کہ جس وقت عبدالرحمٰن نے حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سے حلالہ کے لئے نکاح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عبدالرحمٰن تم سے (یعنی حضرت رفاعہ کی بیوی سے) ہمبستری کرے اور پھر وہ طلاق دے دے (اور عدت بھی گذر جائے) تب وہ اپنے شوہر حضرت رفاعہ سے نکاح کر سکتی ہیں بغیر صحبت کے پہلے شوہر سے نکاح جائز نہیں ہے اور آگے حدیث شریف کے اصل متن میں لفظ ''ہدبہ'' استعمال ہوا ہے جس کا ترجمہ کپڑے کی جھاڑ اور نوک کے ہیں اور چادر وغیرہ کے پتے اور داس کو بھی ''ہد'' کہا جاتا ہے اس مثال کی حاصل وجہ یہ ہے کہ عبدالرحمٰن تو کپڑے کے کونے کی طرح ہیں یعنی ان کا عضو مخصوص بالکل ڈھیلا اور نہ ہونے کے برابر ہے اور وہ عورت کے قابل نہیں ہیں۔

۳۴۴۰: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ نَكَحْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ وَاللّٰهِ مَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلَ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا

۳۴۴۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نکاح کیا ہے اور ان کی یہ حالت ہے کہ ان کے پاس کپڑے کے جھاڑ کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم حضرت رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جانا چاہتی ہو تمہاری یہ بات نہیں چلے گی جس وقت تک حضرت عبدالرحمٰن

حَتّٰی یَذُوْقَ عُسَیْلَتَکِ وَتَذُوْقِی عُسَیْلَتَهٗ.

تمہارا اور تم عبدالرحمٰن کا مزہ نہ چکھ لو۔

۱۷۰۹: باب طَلَاقُ الْبَتَّةِ

باب: طلاقِ قطعی سے متعلق

۳۴۴۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ تِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِیِّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ عِنْدَهٗ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ کُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِیِّ فَطَلَّقَنِی الْبَتَّةَ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ الزَّبِیْرِ وَاَنَّهٗ وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلَ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ وَاَخَذَتْ هُدْبَةً مِّنْ جِلْبَابِهَا وَخَالِدُ بْنُ سَعِیْدٍ بِالْبَابِ فَلَمْ یَاْذَنْ لَهٗ فَقَالَ یَا اَبَابَکْرٍ اَلَا تَسْمَعُ هٰذِهٖ تَجْهَرُ بِمَا تَجْهَرُ بِهٖ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُرِیْدِیْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلٰی رِفَاعَةَ لَا حَتّٰی تَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَهٗ وَ یَذُوْقَ عُسَیْلَتَکِ.

۳۴۴۱: حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول کریمؐ کے پاس موجود تھی وہ عرض کرنے لگی کہ یارسول اللہ! میں حضرت رفاعہ قرظی کی اہلیہ ہوں وہ مجھ کو طلاق دے چکا ہے ایسی طلاق جو کہ عورت کو شوہر سے بالکل علیحدہ اور لاتعلق کر دیتی ہے یعنی تین طلاق۔ اس کو چھوڑ کر میں نے عبدالرحمٰن بن زبیرؓ سے نکاح کر لیا تھا۔ خدا کی قسم یارسول اللہ! عبدالرحمٰن کے پاس اس چادر کے پلے یعنی جھالر کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بات اپنی چادر کا پلہ پکڑ کر بیان فرمائی۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس وقت خالد بن سعیدؓ دروازہ پر موجود تھے۔ آپؐ نے ان کو اندر داخل نہ ہونے کا حکم فرمایا اور فرمایا: ابوبکر! تم سن رہے ہو یہ خاتون' رسول اللہؐ کے سامنے بھی یہی کہہ رہی ہے جو کہ وہ دوسرے لوگوں سے کہہ رہی ہے پھر آپؐ نے اس خاتون سے دریافت کیا کہ تم حضرت رفاعہ ؓ کے پاس جانا چاہ رہی ہو یہ نہیں ہوسکتا۔ جس وقت تک کہ تم سے عبدالرحمٰن صحبت نہ کر لے۔

۱۷۱۰: باب اَمْرُكِ بِیَدِكِ

باب: لفظ ''اَمْرُكِ بِیَدِكِ'' کی تحقیق

۳۴۴۲: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَیُّوْبَ هَلْ عَلِمْتَ اَحَدًا قَالَ فِیْ اَمْرُكِ بِیَدِكِ اَنَّهَا ثَلَاثٌ غَیْرَ الْحَسَنِ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ غَفْرًا اِلَّا مَا حَدَّثَنِیْ قَتَادَةُ عَنْ کَثِیْرٍ مَوْلَی ابْنِ سَمُرَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ فَلَقِیْتُ کَثِیْرًا فَسَاَلْتُهٗ فَلَمْ یَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ اِلٰی قَتَادَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ نَسِیَ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ

۳۴۴۲: حضرت حماد بن زید ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ایوب سے دریافت کیا کہ کیا تم اس شخص سے واقف ہو جو کہ جملہ ''اَمْرُكِ بِیَدِكِ'' بولنے سے تین طلاق کے واقع ہونے کا قائل ہو علاوہ حضرت حسن ؓ کے وہ فرماتے ہیں اس جملہ کے کہنے سے تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں۔ حضرت ایوب نے جواب دیا کہ میں نے کسی شخص کو اس طریقہ سے کہتے ہوئے نہیں سنا۔ وہ کہہ رہے ہیں اس جملہ کے کہنے سے تین طلاق (یعنی طلاق مغلظہ) واقع ہو جاتی ہے۔ یہ بات سن کر ایوب نے جواب دیا کہ میں نے کسی شخص کو اس طریقہ سے کہتے ہوئے نہیں سنا۔ پھر فرمایا: اَللّٰهُمَّ اغْفِر یعنی اے خدا' ان کی مغفرت فرمادے اگر ان سے غلطی ہوگئی ہو لیکن وہ حدیث شریف جو کہ

رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ مُّنْكَرٌ.

مجھ سے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی۔ حضرت کثیر کی روایت ہے اور کثیر نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طریقہ سے بیان کیا کہ وہ تین طلاقیں ہوتی ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت کثیر سے اس روایت سے متعلق دریافت کیا کیونکہ اس حدیث شریف سے متعلق کچھ علم نہیں تھا۔ راوی کہتا ہے کہ پھر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے ان سے یہ حالت نقل کی۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ وہ بھول گیا۔ حضرت عبدالرحمٰن جو کہ اس کتاب کے مصنف ہیں وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے۔

طلاقِ کناطی سے متعلق مزید بحث:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے متعلق حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا مذکورہ بالا حدیث شریف' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے یعنی یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں ہے بلکہ صحابی کا اثر یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور عربی کے جملہ "أَمْرُكِ بِيَدِكِ" کے معنی یہ ہیں یہ جملہ عورت کو طلاق دینے کے ارادہ کے مفہوم کو ظاہر کرتا ہے جس وقت شوہر اس طرح کہے: "أَمْرُكِ بِيَدِكِ" یعنی تیرا کام تیرے ہاتھ ہے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے لیکن اس بارے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جس وقت مرد یہ جملہ بولے تو اس سے طلاق مغلظہ واقع ہوگی لیکن جمہور ائمہ اور فقہاء کرام کا یہ قول ہے کہ اس جملہ سے عورت کو حق طلاق حاصل ہو جاتا ہے یعنی شوہر عورت کو جتنی طلاق کا اختیار دے اتنی طلاق واقع ہوتی ہے اگر ایک طلاق یا تین کا حق دیا تو ایک طلاق اور اس سے زیادہ طلاق کا حق دیا تو اس سے زیادہ طلاقیں واقع ہوں گی اس صورت کو شریعت میں تفویض طلاق سے تعبیر کرتے ہیں۔ شروحاتِ حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل موجود ہے۔

۱۱۷۱: بَابُ اِحْلَالِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَالنِّكَاحِ الَّذِيْ يَحِلُّهَا بِهٖ

باب: تین طلاق دی گئی عورت کے حلال ہونے اور حلالہ کے لیے نکاح سے متعلق احادیث

۳۴۴۳: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ تِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ فَاَبَتَّ طَلَاقِيْ وَاِنِّيْ تَزَوَّجْتُ بَعْدَهٗ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ وَمَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلَ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ

۳۴۴۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ کی بیوی ایک دن خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میرے شوہر نے مجھ کو تین طلاقیں دے دی تھیں اس کے بعد میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیرؓ سے لیکن ان کے پاس اس کپڑے کے جھالر کے علاوہ کچھ نہیں تھا (یہ انکے نامرد ہونے کی طرف اشارہ ہے) نبیؐ یہ بات سن کر ہنس پڑے اور فرمانے لگے: ایسا لگتا ہے کہ تمہارا ارادہ یہ ہے کہ تم حضرت رفاعہ سے دوبارہ نکاح کرلو اور یہ بات چلنے والی نہیں ہے جس وقت تک عبدالرحمٰن بن زبیرؓ تم سے ہم بستر نہ ہو جائیں اور تم

وَتَذُوْقِي عُسَيْلَتَهُ.

دونوں ایک دوسرے کا ذائقہ نہ چکھ لو (یعنی صحبت نہ کرلو)۔

۳۴۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَحِلُّ لِلْاَوَّلِ فَقَالَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْاَوَّلُ.

۳۴۴۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیدیں اور اس خاتون نے دوسرا شوہر کرلیا۔ اس دوسرے شوہر نے ابھی اسکو ہاتھ تک نہ لگایا تھا' پر طلاق دے دی پھر یہ مسئلہ آنحضرتؐ سے دریافت کیا گیا کہ کیا اس قسم کی عورت پہلے شوہر کیلئے جائز ہو جاتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا جائز نہیں ہوتی جس وقت تک کہ اس خاتون کا (دوسرا) شوہر پہلے شوہر کی طرح مزہ نہ چکھ لے۔

۳۴۴۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْغُمَيْصَاءَ اَوِ الرُّمَيْصَاءَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْتَكِيْ زَوْجَهَا اَنَّهُ لَا يَصِلُ اِلَيْهَا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هِيَ كَاذِبَةٌ وَّهُوَ يَصِلُ اِلَيْهَا وَلٰكِنَّهَا تُرِيْدُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ.

۳۴۴۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (ایک خاتون کہ جس کا نام) غمیصا یا رمیصاء تھا' ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی۔ اس نام میں راوی کو شک ہے کہ اس خاتون کا صحیح نام کیا تھا۔ بہرحال اس خاتون نے اپنے شوہر کی شکایت کی اس بات کی کہ اس کا شوہر اس کے پاس نہیں آتا پھر کچھ ہی دیر بعد اس کا شوہر بھی آ گیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! یہ عورت بالکل جھوٹ بول رہی ہے میں تو اسکے پاس جاتا ہوں لیکن اس کا یہ ارادہ ہے کہ مجھ سے جھوٹ بول کر پھر پہلے شوہر کے پاس پہنچ جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے یہ بات بالکل مناسب نہیں ہے مگر اس وقت جبکہ یہ دوسرے شخص کا مزہ چکھ لے (یعنی دوسرا شخص اس سے ہم بستری کرلے)۔

۳۴۴۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَ بْنَ زَرِيْرٍ يُّحَدِّثُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهُ الْمَرْاَةُ يُطَلِّقُهَا ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ آخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا فَتَرْجِعَ اِلٰى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ قَالَ لَا حَتّٰى تَذُوْقَ الْعُسَيْلَةَ.

۳۴۴۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ایک شخص کی ایک بیوی تھی اس نے اس کو طلاق دے دی یعنی تین طلاق دے دی پھر اس خاتون سے دوسرے شخص نے نکاح کرلیا پھر دوسرے شخص نے بھی بغیر ہمبستری کے اس کو طلاق دے دی۔ پھر اس خاتون نے پہلے شوہر کی طرف دوبارہ واپس جانا چاہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ممکن نہیں ہے جس وقت تک کہ وہ خاتون اس دوسرے شوہر کے شہد کو نہ چکھ لے یعنی اس سے صحبت نہ کرے اس وقت تک وہ پہلے شوہر کے لئے جائز نہیں ہوسکتی۔

۳۴۴۷: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ

۳۴۴۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے نبیؐ سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی پھر

عَنْ رَزِيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْاَحْمَرِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُغْلِقُ الْبَابَ وَيُرْخِي السِّتْرَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ لَا تَحِلُّ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى يُجَامِعَهَا الْاٰخَرُ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا اَوْلٰى بِالصَّوَابِ۔

دوسرے شخص نے نکاح کر لیا اور نکاح ہونے کے بعد دونوں کو (شوہر اور بیوی) ایک کمرہ میں بند کر دیا گیا (یعنی خلوت صحیحہ ہوگئی) اور پردے بھی چھوڑ دیئے گئے لیکن اس دوسرے شوہر نے عورت سے صحبت نہیں کی اس نے اس عورت کو طلاق دے دی کیا یہ عورت دوسرے شوہر کے لئے جائز ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ جس وقت تک اس عورت سے اس کا دوسرا شوہر صحبت نہ کرے۔ ابوعبدالرحمٰنؒ (مصنف کتاب رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں یہ حدیث صواب سے بہت نزدیک ہے (یعنی صحیح ہے)۔

۱۷۱۲: باب اِحْلَالِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَمَا فِيْهِ مِنَ التَّغْلِيْظِ

باب: طلاق مغلظہ دی گئی خاتون سے حلالہ اور تین طلاق دینے والے پر وعید

۳۴۴۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ وَالْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَالْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ۔

۳۴۴۸: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی گدوانے والی پر اور گندوانے والی پر' بالوں میں بال ملانے والے اور ملوانے والی پر' سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے پر' حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جاتا ہے اس پر لعنت فرمائی۔

بال میں بال ملانا:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے واضح ہے کہ بالوں میں بال ملانا اور اس طرح بال بڑھانا حرام اور گناہ ہے اور ایسے لوگوں پر خدا کی خاص لعنت ہے چاہے بال بڑھانے والی عورت ہو یا مرد اسی طرح سے جو کوئی ہاتھ گندوائے اور جو شخص کسی کا ہاتھ گوندے اس پر بھی خدا کی لعنت۔ اسی طریقہ سے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے دونوں پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے اور مذکورہ حدیث شریف کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص صرف حلالہ کرنے کی ہی نیت سے نکاح کرے وہ اس لعنت کا مستحق ہے لیکن اگر نکاح کر لیا اور پھر طلاق دے دی تو وہ اس سے خارج ہے۔

۱۷۱۳: باب مُوَاجَهَةِ الرَّجُلِ الْمَرْاَةَ بِالطَّلَاقِ

باب: اگر مرد عورت کا چہرہ دیکھتے ہی (یعنی خلوت کے بغیر ہی) طلاق دیدے

۳۴۴۹: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ سَاَلْتُ

۳۴۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت کلابیہ (نامی خاتون) خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی تو وہ

الزُّهْرِيَّ عَنِ الَّتِي اسْتَعَاذَتْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْكِلَابِيَّةَ لَمَّا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيْمِ الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ.

کہنے لگی: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ یعنی میں اللہ کی پناہ میں آتی ہوں تیرے سے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو نے بہت بڑے (یعنی اللہ عزوجل) کی پناہ حاصل کی ہے تو اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا۔

آپ ﷺ کی ایک گفتگو:

واضح رہے کہ مذکورہ گفتگو جوق نامی شخص کی لڑکی سے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمائی اس خاتون کا نام اسماء تھا اس کا اصل اس طریقہ سے پیش آیا جس وقت آنحضرت ﷺ نے حضرت اسماء بنت نعمان سے نکاح کیا تو آنحضرت ﷺ کی بعض صاحبزادیوں کو یہ رشک ہوا اور اس طریقہ سے کہا کہ تم کو شرم و غیرت محسوس نہیں ہوتی کہ تم نے ایک ایسے شخص سے نکاح کیا ہے کہ جس نے تمہارے باپ' بھائیوں کو قتل کر دیا اور بعض روایات میں اس طریقہ سے منقول ہے کہ کسی بیوی نے اس کو اس طریقہ سے سکھلایا کہ جس وقت آنحضرت ﷺ تمہارے پاس پہنچیں تو تم اس طریقہ سے کہنا کہ میں تم سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگتی ہوں تم سے تو تمہارے یہ جملے بولنے سے آنحضرت ﷺ بہت محبت کرنے لگ جائیں گے پھر جس وقت آنحضرت ﷺ اس کے پاس تشریف لائے تو اس نے اسی طریقہ سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگی اس پر آنحضرت ﷺ نے مذکورہ بالا حدیث ارشاد فرمائی اور ارشاد فرمایا تم اپنے گھر چلی جاؤ اور اس طرح سے آپ ﷺ نے طلاق کا اشارہ فرمایا۔ واضح رہے کہ اگر شوہر بیوی کو طلاق کی نیت سے اس طرح کے جملے بولے اور کہے کہ نکل جا اپنے گھر چلی جا۔ دوپٹہ اوڑھ لے وغیرہ وغیرہ تو طلاق کی نیت سے یہ جملے بولنے سے طلاق بائن واقع ہوگی اور اگر طلاق کے نیت سے یہ جملے یعنی طلاق کنائی کے جملے استعمال کرے تو کوئی طلاق واقع نہ ہوگی اور طلاق بائن میں بلا حلالہ جدید مہر کے ساتھ نکاح درست ہوتا ہے۔

۱۷۱۴: بَاب اِرْسَالِ الرَّجُلِ اِلَى زَوْجَتِهِ بِالطَّلَاقِ

باب: کسی شخص کی زبانی بیوی کو طلاق کہلوانے سے متعلق

۳۴۵۰: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِي الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ اَرْسَلَ اِلَيَّ زَوْجِيْ بِطَلَاقِيْ فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَمْ طَلَّقَكِ فَقُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ وَاعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهُ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ تُلْقِيْنَ

۳۴۵۰: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ کو میرے شوہر نے طلاق کہلوا کر بھیجی پھر میں نے اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور میں خدمت نبوی میں حاضر ہوئی۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ تم کو تمہارے شوہر نے کتنی طلاقیں دی ہیں؟ میں نے عرض کیا تین طلاق دی ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: تمہارے واسطے نان و نفقہ یعنی عورت کا خرچہ' تمہارے شوہر کی جانب نہیں ملے گا اور آپؐ نے فرمایا: تم اپنے چچازاد بھائی کے گھر یعنی عبداللہ بن مکتومؓ کے گھر عدت گزارو کیونکہ وہ ایک نابینا شخص ہیں اور اپنے کپڑے (چادر' دوپٹا وغیرہ) اُنکے ہاں اتار

ثِيَابَكِ عِنْدَهُ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَآذِنِينِي مُخْتَصَرٌ.

سکتی ہو پھر فرمایا: جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو اس وقت تم مجھ کو مطلع کرنا (واضح رہے کہ اس جگہ یہ حدیث مختصر کر کے نقل کی گئی ہے)

۳۴۵۱: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ تَمِيمٍ مَوْلٰى فَاطِمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ نَحْوَهُ.

۳۴۵۱: حضرت تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی مضمون کی حدیث مبارکہ نقل کی ہے۔

۱۷۱۵: باب تَأْوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: يَآأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ [التحریم: ۱]

باب: اس بات کا بیان کہ اس آیت کریمہ کا کیا مفہوم ہے اور اس کے فرمانے سے کیا مقصد تھا؟

۳۴۵۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ بْنِ عَلِيِّ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي جَعَلْتُ امْرَأَتِي عَلَيَّ حَرَامًا قَالَ كَذَبْتَ لَيْسَتْ عَلَيْكَ بِحَرَامٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: يَآأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ عَلَيْكَ أَغْلَظُ الْكَفَّارَةِ عِتْقُ رَقَبَةٍ.

۳۴۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص ان کے پاس حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میں نے اپنی اہلیہ کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تو جھوٹ بول رہا ہے۔ وہ عورت تمہارے لیے حرام نہیں ہے پھر یہ آیت کریمہ: يَآأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تلاوت فرمائی اور فرمایا تمہارے واسطے لازم ہے ایک سخت کفارہ یعنی ایک غلام آزاد کرنا۔

کفارہ کی قسم کے بارے میں:

مذکورہ بالا حدیث شریف کے آخر میں غلام آزاد کرنے سے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ تمہارے ذمہ ایک سخت قسم کا کفارہ ادا کرنا لازم ہے اور یہ کفارہ دوسرے تمام کفاروں سے زیادہ سخت اور گراں ہے اور آیت کریمہ کے يَآأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ کا حاصل یہ ہے کہ تمہارے حرام کرنے سے کوئی چیز حرام نہیں ہو جاتی ہے۔ البتہ تمہارے اس طرح کے عمل سے تم پر ایک کفارہ ضرور لازم ہو جاتا ہے اور مذکورہ بالا آیت کریمہ میں دِل کے جھک جانے سے متعلق جو ارشاد فرمایا گیا ہے تو اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر تم دونوں (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) نے توبہ کر لی اور آئندہ اس قسم کی بات نہ کہنے کا عہد کر لیا تو بہت بہتر ہے اور وہ بات یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس شہد نوش فرمایا تھا لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے مغافیر (جو کہ عرب میں ایک قسم کا بدبودار پھل ہوتا ہے) کی بو محسوس ہو رہی ہے۔ بہرحال اس طرح کے کام سے تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو روکا اور منع فرمایا گیا۔ کتب تفسیر میں اس کی مفصل تشریح موجود ہے۔

۱۷۱۶: باب هٰذِهِ الْاٰيَةِ عَلٰى وَجْهٍ اٰخَرَ

۳۴۵۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ وَحَفْصَةُ اَيَّتُنَا مَادَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدٰيهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ وَ قَالَ لَنْ اَعُوْدَ لَهٗ فَنَزَلَ : يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا [التحریم : ۳] لِقَوْلِهٖ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا كُلُّهٗ فِيْ حَدِيْثِ عَطَاءٍ.

باب: مذکورہ بالا آیت کریمہ کی دوسری تاویل

۳۴۵۳: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ زینبؓ کے پاس دیر تک قیام فرمایا کرتے تھے اور آپؐ وہاں پر شہد نوش فرماتے تو میں نے اور حفصہؓ نے وہاں پر اس بات میں مشورہ کیا کہ جس وقت آپؐ میرے پاس تشریف لائیں گے تو میں عرض کروں گی کہ آپؐ کے منہ مبارک سے تو مغافیر کی بو آ رہی ہے (مغافیر' عرب میں لہسن کی طرح کا ایک بدبودار پھل ہوتا ہے) اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے یہاں تشریف لائیں تو تم بھی یہی بات کہنا۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے یہاں تشریف لے گئے تو اس نے وہی بات کہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اور کچھ نہیں کھایا زینب رضی اللہ عنہا کے گھر شہد پیا ہے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اب میں دوبارہ نہیں پیوں گا۔ اس پر یہ آیت کریمہ: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ یعنی اے نبی! آپؐ وہ چیز کس وجہ سے حرام فرماتے ہیں کہ جس کو اللہ عزوجل نے تجھ پر حلال فرمایا اور اِنْ تَتُوْبَآ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہؓ سے متعلق یعنی تم دونوں توبہ کرتی ہو تو تمہارے قلوب جھک گئے اور ارشادِ باری تعالیٰ: وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ یعنی جس وقت رسول کریم ﷺ نے اپنی کسی اہلیہ محترمہ سے کوئی بات چھپا کر ارشاد فرمائی اور بات وہ ہی ہے جو کہ گذر چکی (یعنی یہ کہ آپؐ نے شہد پیا ہے) اور حضرت عطا کی روایت میں یہ واقعہ مکمل طریقہ سے بیان فرمایا گیا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں دِل کے جھک جانے سے مراد توبہ لازم ہے یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا دونوں کو فرمایا گیا کہ آئندہ اس طرح کا پروگرام نہ بنائیں کہ جس سے رسول کریم ﷺ کو افسوس ہو۔

حضرت عطاء سے نقل کی گئی روایت کا خلاصہ:

یہ ہے کہ جس وقت خواتین نے آپ ﷺ سے یہ کہنا شروع کر دیا کہ آپ ﷺ کے منہ مبارک سے تو مغافیر کی بو محسوس ہو رہی ہے اور مغافیر اس کو کہا جاتا ہے کہ جو کہ درخت میں سے شہد جیسا ایک قسم کا شیر نکلتا ہے اور اس میں بدبوئے نیم کے درخت کے شیر جیسی ہوتی ہے اور آپ ﷺ کو بدبو سے بہت زیادہ نفرت تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں میں نے مغافیر نہیں پیا ہے البتہ میں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے گھر شہد ضرور پیا ہے۔ اب میں کبھی شہد نہیں کھاؤں گا۔ پھر آپ ﷺ نے اہلیہ محترمہ سے فرمایا تم کسی کو اس بات کی اطلاع نہ دینا۔ آپ ﷺ نے یہ بات عورت کی رضامندی کے لئے ارشاد فرمائی تھی۔ تفسیر موضح القرآن میں اس آیت کریمہ کا مزید خلا[illegible]ا گیا ہے۔

۱۷۱۷: بَابُ الْحَقِیْ بِاَهْلِكِ

باب: اگر کوئی شخص بیوی سے اس طریقہ سے کہے کہ جا تو اپنے گھر والوں کے ساتھ مل کر رہ لے

۳۴۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيِّ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَقَالَ فِيْهِ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَاْتِيْنِيْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ح.

۳۴۵۴: حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اس وقت کا اپنا حال بیان فرماتے تھے کہ جس وقت غزوہ تبوک میں جاتے وقت وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے اور اسی سلسلہ میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک روز اتفاق سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد میرے پاس حاضر ہوا اور اس نے بیان کیا جس طریقہ سے آگے کی حدیث میں مذکور ہے۔

۳۴۵۵: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ قِصَّتَهُ وَقَالَ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَاَتِيْ الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ فَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ.

۳۴۵۵: حضرت عبدالرحمٰن بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اپنا اس وقت کا حال بیان فرماتے تھے کہ جس وقت وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ تبوک میں چھوڑ کر گئے تھے راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر وہ پورا واقعہ نقل فرمایا اور یہ واقعہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے نقل فرمایا اور وہ فرمانے لگے میں جس وقت اس حالت میں تھا اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد حاضر ہوا اور وہ کہنے لگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے واسطے یہ حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی بیوی سے کنارہ کشی اختیار کرلو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کنارہ کرنے سے کیا مراد اور مقصد ہے؟ قاصد نے کہا کہ طلاق دینا مراد نہیں بلکہ علیحدہ رہنے کے لئے حکم فرمایا ہے اور اس کے نزدیک جانے سے منع فرمایا ہے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس جا کر رہو اور تم وہاں سے میرے پاس نہ آنا جس وقت تک کہ اللہ عزت اور بزرگی والا اس مسئلہ میں کوئی حکم نہ صادر فرمادے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی جہاد میں عدم شرکت:

واضح رہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان تین حضرات میں سے ہیں جو کہ عذر کی وجہ سے غزوۂ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تشریف لے گئے تھے اور ان پر پچاس دنوں تک اللہ عزوجل کی ناراضگی رہی' اس عرصہ میں ان کی

حالت ایسی رہی کہ جونا قابل بیان ہے اس کا تذکرہ سورۂ توبہ کے آخر میں مذکور ہے اس جگہ یہ مذکور ہے کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو "اَلْحَقِیْ" کہہ دیا یعنی تو اپنے گھر والوں میں جا کر مل جا۔ اس کے کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی جس وقت تک کہ طلاق کی نیت نہ کی جائے اگر یہ جملہ طلاق کی نیت سے کہا تو اس سے طلاق بائن واقع ہو جائے گی جس کا حکم یہ ہے کہ عورت کی رضامندی سے جدید مہر کے ساتھ نکاح جائز ہے خلاصہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۳۴۵۶: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی ابْنِ اَعْیَنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ وَهُوَ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِیْنَ تِیْبَ عَلَیْهِمْ یُحَدِّثُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِلٰی صَاحِبَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تَعْتَزِلُوْا نِسَاءَ كُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُوْلِ اُطَلِّقُ امْرَاَتِیْ اَمْ مَّاذَا اَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ تَعْتَزِلُهَا فَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَاَتِی الْحَقِیْ بِاَهْلِكِ فَكُوْنِیْ فِیْهِمْ فَلَحِقَتْ بِهِمْ۔

۳۴۵۶: حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالکؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کعبؓ سے سنا اور راوی کہتے ہیں کہ کعب ان تین افراد میں سے ایک ہیں کہ جن کی توبہ قبول ہوئی وہ اپنی حالت اس طرح سے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو میرے اور میرے ساتھی کے پاس بھیجا اور اس شخص نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے تم کو حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی خواتین سے علیحدگی اختیار کر لو اور تم ان کے پاس نہ جاؤ۔ کعبؓ فرماتے ہیں میں نے قاصد سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنی اہلیہ کو طلاق دے دوں یا میں کیا کروں؟ تو اس نے جواب دیا کہ تم اس کو طلاق نہ دو بلکہ اس سے علیحدگی اختیار کر لو اور تم اس کے پاس نہ جاؤ۔ کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اہلیہ سے کہا جا تو اپنے لوگوں میں شامل ہو جا اور تو وہیں جا کر رہ۔ چنانچہ ان کی بیوی ان ہی لوگوں میں جا کر شامل ہو گئی۔

۳۴۵۷: اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبًا یُّحَدِّثُ حَدِیْثَهٗ حِیْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَقَالَ فِیْهِ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْنِیْ وَیَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا اَمْ مَّاذَا اَفْعَلُ قَالَ بَلِ

۳۴۵۷: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ اپنا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس وقت وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے تھے غزوہ تبوک میں اور اس سلسلہ میں حدیث کے راوی نقل کرتے ہیں کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس نمائندہ حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے واسطے حکم فرمایا ہے کہ تم لوگ اپنی عورتوں سے علیحدگی اختیار کر لو یعنی مجھ کو اور میرے ساتھی کو یہ حکم فرمایا کہ میں نے نبیؐ کے نمائندہ سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں یا کس طریقہ سے کروں؟ نمائندہ نے عرض کیا کہ الگ رہنے کے واسطے حکم ہوا ہے اور طلاق دینے کے لئے حکم نہیں ہوا۔ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی

اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا وَاَرْسَلَ اِلٰى صَاحِبِىْ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَاَتِى الْحَقِىْ بِاَهْلِكِ وَكُوْنِىْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِىَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِىْ هٰذَا الْاَمْرِ خَالَفَهُمْ مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ.

اہلیہ کو کہا جاہل عورت تو (جا کر) اپنے گھر والوں کے ساتھ رہ۔ جس وقت تک کہ خدا اور اس کا رسول ؐ کا اس سلسلہ میں کوئی فیصلہ صادر نہ ہو۔ معقل بن عبیداللہ نے لوگوں کا اختلاف کیا ہے یعنی زہری بن شہاب کے شاگردوں میں حضرت معقل بن عبیداللہ بھی ہیں ان کی روایت حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہے جیسا کہ آگے مذکور ہے۔

۳۴۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ عَمِّهٖ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ كَعْبًا يُّحَدِّثُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلٰى صَاحِبَىَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَعْتَزِلُوْا نِسَاءَ كُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُوْلِ اُطَلِّقُ امْرَاَتِىْ اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ تَعْتَزِلُهَا وَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَاَتِى الْحَقِىْ بِاَهْلِكِ فَكُوْنِىْ فِيْهِمْ حَتّٰى يَقْضِىَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَلَحِقَتْ بِهِمْ خَالَفَهُ مَعْمَرٌ.

۳۴۵۸: حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نقل فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی میرے پاس بھیجا اور میرے ساتھی کے پاس بھی ایک شخص کو بھیجا اس نے (آنحضرت ؐ کا حکم نقل کیا) اور کہا کہ نبیؐ نے تم کو حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی عورتوں سے الگ رہو۔ کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنی اہلیہ کو طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ اس شخص نے جواب دیا کہ تم اس کو طلاق نہ دو بلکہ تم اپنے پاس سے اس کو الگ کر دو اور تم اس کے پاس نہ جانا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو چلی جا اور اپنے گھر والوں میں جا کر شامل ہو جا اور تو ان میں جا کر رہ۔ جس وقت تک کہ خدا بزرگ و برتر اس سلسلہ میں حکم نہ کرے پھر ان کی اہلیہ اپنے گھر والوں میں چلی گئیں یعنی میکے جا کر رہنے لگیں۔ (معمر نے معقل کے خلاف کیا ہے)۔ س

۳۴۵۹: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ فِىْ حَدِيْثِهٖ اِذَا رَسُوْلٌ مِّنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَتَانِىْ فَقَالَ اعْتَزِلِ امْرَاَتَكَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَّا تَقْرَبْهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْحَقِىْ بِاَهْلِكِ.

۳۴۵۹: حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اپنی حدیث میں نقل کیا کہ اتفاق کی بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمائندہ میرے پاس آیا اور اس نمائندے نے کہا: تم اپنی اہلیہ محترمہ کو الگ کر دو پھر میں نے اُس نمائندہ سے عرض کیا: کیا میں اہلیہ کو طلاق دے دوں؟ اس نے کہا کہ تم ان کو طلاق نہ دو لیکن تم ان کے نزدیک نہ جاؤ اور اس حدیث میں اَلْحَقِىْ بِاَهْلِكِ مذکور نہیں ہے۔

۱۷۱۸: باب طَلَاقِ الْعَبْدِ

باب: غلام کے طلاق دینے سے متعلق

۳۴۶۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ قَالَ سَمِعْتُ

۳۴۶۰: حضرت ابوحسن مولیٰ بن نوفل سے روایت ہے کہ میں اور

يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُعَتِّبٍ اَنَّ اَبَاحَسَنٍ مَوْلٰى بَنِيْ نَوْفَلٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَامْرَاَتِيْ مَمْلُوْكَيْنِ فَطَلَّقْتُهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ اُعْتِقْنَا جَمِيْعًا فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنْ رَاجَعْتَهَا كَانَتْ عِنْدَكَ عَلٰى وَاحِدَةٍ قَضٰى بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهٗ مَعْمَرٌ.

میری بیوی دونوں حالت غلامی میں تھے پھر میں نے اس خاتون کو دو طلاق دے دی۔ پھر اس کے بعد ہم دونوں ایک مرتبہ اکٹھے آزاد کیے گئے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم اس کی جانب رجوع کر لو یعنی طلاق واپس لے لو تو وہ عورت تمہارے پاس ہی رہے گی اور ایک ہی طلاق پر تمہارے پاس رہے گی (یعنی ایک طلاق دینے کی صورت میں تم اندرون عدت رجوع کر سکتے ہو بعد عدت طلاق بائن واقع ہو جائے گی اور عورت نکاح سے باہر ہو جائے گی) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا ہے اور اس روایت میں معمر نے خلاف کیا ہے۔

۳۴۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُعَتِّبٍ عَنِ الْحَسَنِ مَوْلٰى بَنِيْ نَوْفَلٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ عَبْدٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ عُتِقَا اَيَتَزَوَّجُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ عَمَّنْ قَالَ اَفْتٰى بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لِمَعْمَرٍ اِلْحَسَنُ هٰذَا مَنْ هُوَ لَقَدْ حَمَلَ صَخْرَةً عَظِيْمَةً.

۳۴۶۱: حضرت حسن مولیٰ بنونوفل سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس غلام سے متعلق مسئلہ دریافت کیا جس نے کہ اپنی عورت کو دو طلاقیں دے دی ہوں اور پھر وہ دونوں آزاد ہو گئے ہوں تو کیا وہ آزاد غلام اس آزاد باندی سے نکاح کر سکتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کر سکتا ہے کسی نے اس مسئلہ کے بارے میں سند دریافت کی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کو جواب دیا کہ رسول کریم نے اس مسئلہ میں ایسا ہی کیا۔ ابن المبارک معمر نے کہا کہ یہ حسن کون ہے اس نے بڑا بھاری پتھر اپنے اوپر لاد لیا۔ اس لیے کہ یہ روایت غلط ہو تو سینکڑوں ناجائز نکاح کا عذاب اس کی گردن پر ہوگا۔

۱۷۱۹: باب مَتٰى يَقَعُ طَلَاقُ الصَّبِيِّ

باب: لڑکے کا کس عمر میں طلاق دینا معتبر ہے؟

۳۴۶۲: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ اِلْخَطْمِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ كَثِيْرِ ابْنِ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنَا قُرَيْظَةَ اَنَّهُمْ عُرِضُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَمَنْ كَانَ مُحْتَلِمًا اَوْنَبَتَتْ عَانَتُهٗ قُتِلَ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مُحْتَلِمًا اَوْلَمْ تَنْبُتْ عَانَتُهٗ تُرِكَ.

۳۴۶۲: حضرت کثیر بن سائب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بنو قریظہ کے دو لڑکوں سے روایت ہے کہ وہ ان لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قریظہ کے ہنگامے والے دن لائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس لڑکے کو احتلام ہو یا اس کی پیشاب کی جگہ یعنی زیر ناف بال اُگ آئے ہوں اس کو قتل کر دو۔ اگر ان دو نشانات میں سے کوئی نشان یا علامت نہ پاؤ تو اس کو چھوڑ دو (یعنی بالغ کو قتل کر دو اور نابالغ کو چھوڑ دو)۔

۳۴۶۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ حُكْمِ سَعْدٍ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ غُلَامًا فَشَكُّوْا فِيَّ فَلَمْ يَجِدُوْنِيْ اَنْبَتُّ فَاسْتُبْقِيْتُ فَهَا اَنَاذَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ.

۳۴۶۳: حضرت عطیہ قرظی سے روایت ہے کہ میں اس وقت لڑکا تھا کہ جس وقت سعدؓ نے بنی قریظہ کے قتل کے لئے حکم فرمایا پھر مجھ کو دیکھا اور میرے قتل کرنے میں انہوں نے شک کیا۔ جس وقت انہوں نے مجھ کو زیر ناف کے بالوں والا نہیں پایا (بالغ محسوس نہیں کیا تو چھوڑ دیا) میں وہی ہوں جو کہ تم لوگوں کے سامنے موجود ہوں۔

۳۴۶۴: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشَرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَجَازَهُ.

۳۴۶۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ غزوہ اُحد کے روز جس وقت وہ چودہ سال کے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قبول نہیں فرمایا پھر وہ دوسری مرتبہ غزوہ والے روز پیش کیے گئے جبکہ وہ پندرہ سال کے تھے جب ان کو قبول کیا۔ (یعنی نابالغ ہونے کی وجہ سے ان کو جہاد کے لئے قبول نہیں کیا گیا)۔

۱۷۲۰: باب مَنْ لَّايَقَعُ طَلَاقُهٗ مِنَ الْاَزْوَاجِ

باب: بعض وہ لوگ کہ جن کا طلاق دینا معتبر نہیں ہے

۳۴۶۵: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَ عَنِ الصَّغِيْرِ حَتّٰى يَكْبُرَ وَ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يَعْقِلَ اَوْ يُفِيْقَ.

۳۴۶۵: حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھا دیا گیا (یعنی تین قسم کے لوگ مرفوع القلم اور غیر مکلّف ہیں) ایک تو سونے والے سے جاگنے تک اور بچہ سے بڑے ہونے تک اور مجنون سے ہوش آنے تک (جب تک جنون نہ ختم ہو جائے اُس وقت تک وہ غیر مکلّف ہے)۔

۱۷۲۱: باب مَنْ طَلَّقَ فِيْ نَفْسِهٖ

باب: جو شخص اپنے دِل میں طلاق دے اس کے متعلق

۳۴۶۶: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِيْ كُلَّ شَيْءٍ حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهٖ اَوْ تَعْمَلْ.

۳۴۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل میری امت کو ان خیالات سے معاف فرما دے گا جو خیالات انسان کے دِل میں آتے ہیں جس وقت تک کہ ان کو زبان پر نہ لائیں یا ان خیالات پر عمل نہ کریں۔

خیالات پر گرفت نہیں ہے:

مذکورہ بالا حدیث شریف کا حاصل یہ ہے کہ انسان کے ذہن میں جو خیالات کھٹکتے ہیں یا جو باتیں ذہن میں آتی ہیں ان پر کوئی گرفت نہیں ہے البتہ اگر ان خیالات پر عمل کر لیا تو وہ قابل گرفت ہیں۔ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ تو سخت مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں کیونکہ جب ہم لوگ نماز میں ہوتے ہیں تو ذہن میں طرح طرح کے خیالات (اور غیر اختیاری طریقہ سے گناہ کے کام آتے ہیں) ہم لوگ کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صرف خیالات دِل میں آنے پر کوئی گرفت نہیں ہے۔ واضح رہے کہ قلب اور ذہن میں آنے والے خطرات اور خیالات کی مختلف اقسام ہیں۔ایک خیال تو وہ ہے جو کہ بلا اختیار دِل میں آیا وہ تو تمام امت سے معاف ہے دوسرا وہ ہے جو کہ دل میں باقی رہ جائے اور دِل اور ذہن میں وہ گھومتا رہے۔اس کو عربی میں ''خواطر'' کہتے ہیں اس قسم کے خطرات اس امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معاف ہیں۔تیسری وہ حالت ہے کہ انسان کے دِل میں جو خیال آیا اس خیال کی محبت دِل میں پیدا ہوگئی اور اس خیال کو پورا کرنے اور حاصل کرنے کی جانب دِل راغب ہوا اس کو عربی زبان میں ''ھم'' کہتے ہیں اس امت کی ان پر گرفت نہیں جس وقت تک کہ ان خیالات پر عمل نہ کرے بلکہ اگر ارادہ کر لیا کہ پھر اپنے دِل کو اس سے روک لیا تو اس کے بدلہ نیکی دے دی جائے گی اور ایک چوتھی حالت وہ ہے جو کہ اس درجہ ہو جائے کہ انسان کا قلب گناہ پر پختہ ہو جائے۔ یہاں تک کہ دِل اس پر مضبوط کر لے اس کی جانب دِل پوری طرح متوجہ ہو جائے لیکن اس پر گناہ کا ارتکاب نہ کر سکے تو اس قسم کے گناہ پر گرفت ہوگی اگر چہ گناہ کے مرتکب ہونے جیسی گرفت نہیں ہوگی مثلاً یہ کہ کسی کے دِل میں یا ذہن میں زنا کرنے کا خیال آیا اور وہ جم گیا اور انسان اس خیال سے متاثر ہو گیا اور زنا کے ارتکاب کا ارادہ کرنے لگا تو اس پر گرفت ہے اگر چہ زنا کیا نہیں. اس جگہ اس حدیث شریف کے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کسی شخص کے دِل یا دماغ میں اگر طلاق دینے کا خیال آ گیا اور زبان سے طلاق نہیں دی تو اس سے کسی قسم کی کوئی طلاق واقع نہ ہوگی جب تک زبان سے طلاق نہ دے یا طلاق کی تحریر نہ لکھے۔

۳۴۶۷: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِىْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ وَحَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ اَوْتَتَكَلَّمْ بِهٖ.

۳۴۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل میری امت کی ان باتوں پر گرفت نہیں فرماتے جو کہ اس کے قلب میں ہیں یا جو ان کے قلب میں وسوسے پیدا ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس پر عمل کریں یا اس کے متعلق گفتگو کریں۔

۳۴۶۸: اَخْبَرَنِىْ مُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِىُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ

۳۴۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل میری امت کی ان باتوں پر گرفت نہیں فرماتے جو کہ اس کے قلب میں ہیں یا جو ان کے قلب میں

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَجَاوَزَ لِاُمَّتِيْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَالَمْ تَكَلَّمْ اَوْتَعْمَلْ بِهٖ.

وسوسے پیدا ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس کے متعلق گفتگو کرے یا اس پر عمل پیرا ہو۔

۱۷۲۲: باب الطَّلاَقُ بِالْاِشَارَةِ الْمَفْهُوْمَةِ

باب: ایسے اشارے سے طلاق دینا جو سمجھ میں آتا ہو

۳۴۶۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارٌ فَارِسِيٌّ طَيِّبُ الْمَرَقَةِ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّعِنْدَهٗ عَآئِشَةُ فَاَوْمَا اِلَيْهِ بِيَدِهٖ اَنْ تَعَالَ وَ اَوْمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَآئِشَةَ اَیْ وَهٰذِهٖ فَاَوْمَآ اِلَيْهِ الْاٰخَرُ هٰكَذَا بِيَدِهٖ اَنْ لَّا مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا.

۳۴۶۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پڑوسی تھا جو کہ فارس کا باشندہ تھا جو کہ بہت عمدہ قسم کا شوربا بنایا کرتا تھا وہ شخص ایک مرتبہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں تو اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تشریف لے آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی جانب اشارہ فرمایا یعنی کیا میں ان کو بھی لے کر آؤں۔ اس شخص نے ہاتھ سے اشارہ نہیں کیا دو مرتبہ یا تین مرتبہ یعنی اگر اشارہ سے طلاق دینا سمجھ میں آ رہا ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

۱۷۲۳: باب الْكَلَامِ اِذَا قُصِدَ بِهٖ فِيْمَا يَحْتَمِلُ مَعْنَاهُ

باب: ایسے کلام کے بارے میں جس کے متعدد معنی ہوں اگر کسی ایک معنی کا ارادہ ہو تو وہ درست ہوگا

۳۴۷۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَّالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ فِي الْحٰرِثِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّانَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ.

۳۴۷۰: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (بندہ کے) اعمال نیت کے ساتھ ہی معتبر ہیں اور مقصد میں وہی شخص کامیاب ہوگا جو کہ نیت کرے تو جس کسی کا مکان سے ہجرت کرنا خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ہے تو اس کی ہجرت خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے کی جائے گی یعنی خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہجرت کرنے کا ثواب پائے گا اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے لئے ہے تو اس شخص کو دنیا حاصل ہوگی اور اگر عورت کے لئے اگر کسی کی ہجرت ہوئی تو اس شخص کو بیوی حاصل ہو جائے گی اور دراصل کسی کا اپنے گھر بار وطن سے ہجرت کرنا جس ارادہ سے ہوگا تو اس کو وہ ہی چیز ملے گی کہ جس کے لیے اس نے یہ ہجرت کی ہے۔

۱۷۲۴: باب الْاِبَانَةِ وَالْاِفْصَاحِ بِالْكَلِمَةِ بِهَا

باب: اگر کوئی ایک لفظ صاف بولا جائے اور اس

لِمَا لَايَحْتَمِلُهُ مَعْنَاهَا لَمْ تُوجِبْ شَيْئًا وَّلَمْ تُثْبِتْ حُكْمًا

سے وہ مفہوم مراد لیا جائے جو کہ اس سے نہیں نکلتا تو وہ بیکار ہوگا

۳۴۷۱: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوالزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَ قَالَ انْظُرُوْا كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ اِنَّهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَّيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ.

۳۴۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیکھو اللہ عز وجل قریش کے مجھ کو برا بھلا کہنے کو مجھ سے کس طرح پھیر دیتے ہیں کہ وہ لوگ مجھ کو گالیاں دیتے اور مجھ پر لعنت بھیجتے ہیں جبکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

۱۷۲۵: باب التَّوْقِيْتِ فِي الْخِيَارِ

باب: اختیار کی مدت مقرر کرنے کے بارے میں

۳۴۷۲: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَمُوْسَى ابْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا اُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيْرِ اَزْوَاجِهٖ بَدَاَبِيْ فَقَالَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَّكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَّا تُعَجِّلِيْ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَايَ لَمْ يَكُوْنَا لِيَاْمُرَانِّيْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ : يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا اِلٰى قَوْلِهٖ جَمِيْلًا [الأحزاب : ٢٨] فَقُلْتُ اَفِيْ هٰذَا اسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلَهُ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ثُمَّ فَعَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ حِيْنَ قَالَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتَرْنَهٗ

۳۴۷۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جس روز نبیؐ کو اس بات کا حکم ہوا کہ آپؐ اپنی اہلیہ محترمہ کو اختیار عطا فرما دیں تو وہ اختیار دینا مجھ سے شروع فرمایا اور فرمانے لگے کہ میں تم سے ایک بات کا تذکرہ کروں گا تو اس میں تم جلدی نہ کرنا اور تم اپنے والدین کی رائے کے بغیر اس بات کا جواب نہ دینا۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے والدین کا مشورہ حاصل کرنا اس وجہ سے فرمایا کہ آپؐ کو علم تھا کہ میرے والدین مجھ کو حضرت سے الگ ہونے کا مشورہ نہیں دیں گے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں پھر آپؐ نے یہ آیت :يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ تلاوت فرمائی۔ یعنی اے نبیؐ! آپؐ اپنی بیویوں سے فرمائیں کہ اگر تم دنیاوی زندگی کی خواہش رکھتی ہو اور یہاں کی رونق اور بہار چاہتی ہو تو تم آؤ کچھ فائدہ کیلئے اور میں تم کو اچھی طرح سے رخصت کروں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے یہ آیت سن کر کہا: کیا اس چیز کیلئے اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ میں نے اختیار کیا اللہ عزت اور بزرگی والے کو اور اللہ کے رسولؐ اور آخرت کے مکان کو۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر تمام کی تمام بیویوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طریقہ سے کہا کہ جس طریقہ سے میں نے کہا تھا۔ یعنی تمام بیویوں

طَلَاقًا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُنَّ اخْتَرْنَهُ.

نے اسی طرح سے کہا اور اس کے رسول کو اختیار فرمایا اور عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریمؐ کا بیویوں سے سوال کرنا اور ان کو اختیار دے دینا طلاق نہیں تھا کیونکہ رسول کریمؐ کی ازواج مطہراتؓ نے رسول کریمؐ کو اختیار کیا اور ان کے غیر کو اختیار نہیں کیا۔

۳۴۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ: وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ [الأحزاب : ۲۹] دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَاَ بِيْ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَامِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ وَاللّٰهِ اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا لِيَامُرَانِّيْ بِفِرَاقِهٖ فَقَرَاَ عَلَيَّ : يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَقُلْتُ اَفِيْ هٰذَا اَسْتَامِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالْاَوَّلُ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ.

۳۴۷۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت آیت کریمہ: اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ میرے پاس تشریف لائے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! میں کہتا ہوں تجھ کو ایک بات تو جلدی نہ کر اور اپنے والدین سے مشورہ اس بات میں کر لے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ لینے کے لئے فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم تھا کہ میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدگی کرنے کی رائے مجھ کو نہ دیں گے۔ پھر یہ آیت کریمہ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ یعنی اے نبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیں اپنی عورتوں سے کہ اگر تم دنیا کی زندگی چاہتی ہو اور یہاں کی رونق (اور بہار) چاہتی ہو آخر تک۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کیا یہی معاملہ ہے مشورہ اور صلاح کرلوں میں اپنے والدین کی یعنی اس بات میں مشورہ کرنے کی کیا ضرورت ہے بلکہ میں بغیر مشورہ لیے یہ بات کہتی ہوں کہ میں نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا۔ حضرت ابو عبدالرحمٰن مصنف نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت میں کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں بلکہ بہت زیادہ ٹھیک ہے۔

۱۷۲۶: باب فِي الْمُخَيَّرَةِ تَخْتَارُ زَوْجَهَا

باب: ان خواتین سے متعلق کہ جن کو اختیار دے دیا گیا اور انہوں نے اپنے شوہر کو اختیار دیا

۳۴۷۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاخْتَرْنَاهُ فَهَلْ كَانَ طَلَاقًا.

۳۴۷۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو اختیار دے دیا اور اختیار دینے سے ان کو طلاق نہیں ہوئی اس لیے کہ جس وقت ان کو اختیار دے دیا گیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا۔

۳۴۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا

۳۴۷۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو اختیار فرمایا اور اختیار دینے سے ان پر طلاق واقع ہوگئی۔

۳۴۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ صُدْرَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ نِسَآءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا۔

۳۴۷۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو اختیار فرمایا اور اختیار دینے سے ان پر طلاق واقع ہو گئی۔

عورت کو حق طلاق:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے واضح ہے کہ جس وقت کسی عورت کو اس کا شوہر یہ اختیار دے دے یعنی عورت سے اس طریقہ سے کہے کہ تو میری طرف سے بااختیار ہے اور اگر تو میری طرف سے طلاق چاہتی ہے تو تُو طلاق واقع کر لے اس پر عورت کہے کہ میں تم کو چھوڑ کر نہیں جاتی تو اس عورت پر کسی قسم کی کوئی طلاق واقع نہ ہوگی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ عورت' شوہر سے حق طلاق حاصل کر لے یعنی شوہر عورت کو اس طرح سے حق طلاق سپرد کر دے اور کہہ دے کہ میری طرف سے تجھ کو اپنے اوپر ایک طلاق یا دو یا تین طلاق کا حق حاصل ہے تو اس صورت میں شوہر جس قدر حق طلاق دے تو عورت کو اسی قدر حق طلاق حاصل ہوگا اور عورت شوہر کی طرف سے دیئے گئے حق کے مطابق اپنے اوپر طلاق واقع کر سکتی ہے اس صورت کو اصطلاح شروع میں حق تفویض کے عنوان سے تعبیر کیا جاتا ہے حضرت حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنی شہرۂ آفاق کتاب الحیلۃ الناجزہ یعنی اسلام کا نظام شرعی عدالت میں اس مسئلہ کی مکمل تفصیل بیان فرمائی ہے راقم الحروف نے اس کتاب کی تسہیل کی ہے جو کہ لاہور سے دستیاب ہے۔

۳۴۷۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَهُ اَفَكَانَ طَلَاقًا۔

۳۴۷۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تو نہیں ٹھہرایا گیا وہ اختیار دینا ہم پر کچھ بھی۔

۳۴۷۸: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّعِيْفِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهَا عَلَيْنَا شَيْئًا۔

۳۴۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار عطا فرمایا اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار عطا فرمایا پھر اس اختیار کو شمار نہیں فرمایا۔

۱۷۲۷: باب خِيَارِ الْمَمْلُوكَيْنِ يُعْتَقَانِ

باب: جس وقت شوہر اور بیوی دونوں ہی غلام اور باندی ہوں پھر وہ آزادی حاصل کر لیں تو اختیار رہوگا

۳۴۷۹: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَوْهَبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ لِعَآئِشَةَ غُلَامٌ وَّجَارِيَةٌ قَالَتْ فَاَرَدْتُّ اَنْ اُعْتِقَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْدَئِيْ بِالْغُلَامِ قَبْلَ الْجَارِيَةِ.

۳۴۷۹: حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس غلام اور باندی تھے حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کا یہ ارادہ ہوا کہ ان دونوں کو آزاد کر دیں پھر انہوں نے اس بات کا تذکرہ رسول کریم ﷺ کے سامنے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ ؓ! تم باندی سے قبل غلام کو آزاد کرنا۔

۱۷۲۸: باب خِيَارِ الْاَمَةِ

باب: باندی کو اختیار دینے سے متعلق

۳۴۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيْعَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ اِحْدَى السُّنَنِ اَنَّهَا اُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِيْ زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ خُبْزٌ وَّاُدْمٌ مِّنْ اُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً فِيْهَا لَحْمٌ فَقَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَاَنْتَ لَا تَاْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ.

۳۴۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ واقعہ حضرت بریرہ ؓ میں تین سنت تھیں ایک سنت تو یہ ہے کہ وہ آزاد کی گئی پھر ان کو ان کے شوہر کے ساتھ رہنے کے سلسلہ میں اختیار دیا گیا یعنی ان سے کہا گیا کہ اگر تمہاری رضامندی ہو تو تم اپنے شوہر کے پاس رہ لیا کرو یا تم اس شوہر کو چھوڑ (طلاق لے) کر دوسرے شخص سے نکاح کر لو اور دوسری بات یہ ہے کہ رسول کریمؐ نے اس بریرہ ؓ کے واقعہ کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا کہ وراثت تو آزاد کرنے والے شخص کے لئے ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ ایک دن رسول کریمؐ مکان پر تشریف لائے اور اس وقت ہانڈی میں گوشت ابل رہا تھا۔ وہ وہ گوشت لے گئے آپؐ کے پاس روٹی اور سالن موجود تھا آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں نے گوشت کی ہانڈی نہیں دیکھی ہے۔ تم لوگ وہ ہانڈی کس وجہ سے نہیں لاتے؟ عرض کیا گیا گوشت تو پک گیا لیکن وہ گوشت بریرہ ؓ کو صدقہ کیا گیا ہے اور آپؐ صدقہ کی چیز نہیں کھاتے۔ آپؐ نے فرمایا اس کیلئے تو صدقہ ہے اور ہمارے واسطے وہ ہدیہ ہے۔

۳۴۸۱: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ

۳۴۸۱: حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں بریرہ ؓ کی وجہ سے تین سنتیں جاری ہوئیں چنانچہ جس وقت انکے آقاؤں نے ان کو آزادی دینے کا ارادہ کیا اور انہوں نے وراثت (خود) وصول کرنے کی شرط مقرر کی تو

قَضِيَّاتٍ اَرَادَ اَهْلُهَا اَنْ يَّبِيْعُوْهَا وَيَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاُعْتِقَتْ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهَا فَتُهْدِيْ لَنَا مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْهُ فَاِنَّهٗ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ.

میں نے رسول کریمؐ سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم اس کو خرید کر آزاد کر دو اور وراثت تو اس کا حق ہے جو کہ آزاد کرتا ہے پھر ان کو آزاد کر دے گا۔ پھر رسول کریمؐ نے ان کو اختیار عطا فرمایا کہ تمہارا دِل چاہے تو تم اپنے شوہر کے ہی نکاح میں رہو اور تمہارا دِل چاہے تو تم کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لو چنانچہ بریرہؓ نے کسی دوسرے کے ساتھ نکاح کو اختیار کیا۔ پھر انکو صدقہ دیا جاتا تو وہ اس صدقہ میں سے ہدیۃً کچھ بھیجا کرتی۔ جس وقت میں نے نبی ﷺ کو بتلایا تو آپؐ نے فرمایا: مجھ کو بھی اس میں سے کھانے کے لئے دے دو۔ اس لیے کہ وہ اس کے لئے صدقہ اور ہمارے واسطے ہدیہ ہے۔

۱۷۲۹: باب خِيَارِ الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَ زَوْجُهَا حُرٌّ

باب: اس باندی کے اختیار دینے سے متعلق جو کہ آزاد کر دی گئی ہو اور اس کا شوہر آزاد ہو

۳۴۸۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطَى الْوَرِقَ قَالَتْ فَاَعْتَقْتُهَا فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا قَالَتْ لَوْ اَعْطَانِيْ كَذَا وَكَذَا مَا اَقَمْتُ عِنْدَهٗ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا.

۳۴۸۲: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں نے بریرہؓ کو خریدا اور انکے اولیاء نے یہ شرط رکھی تھی کہ اس وراثت کے حقدار ہم لوگ ہونگے۔ عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ سے اس بات کا تذکرہ کیا آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس کو آزاد کر دو اس لیے کہ باندی یا غلام کے آزاد کرنے والے کا حق ہوتا ہے۔ یہ بات سن کر عائشہؓ نے ان کو آزادی دیدی انکے شوہر کے سلسلہ میں پھر وہ کہنے لگ گئیں کہ اگر مجھ کو چاہے جس قدر مال دولت دے دے تو جب بھی میں انکے پاس قیام نہ کروں گی اور پھر وہ اس کے بعد بااختیار خاتون بن گئیں اور ان بریرہ ؓ کے شوہر ایک آزاد شخص تھے وہ کسی شخص کے غلام نہیں تھے۔

باندی سے متعلق ایک مسئلہ:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ باندی آزاد ہونے کے بعد وہ بااختیار بن جاتی ہے اور وہ سابقہ شوہر کو چھوڑ سکتی ہے اگرچہ اس کا شوہر غلام نہ ہو کیونکہ باندی کے مختار ہونے کے لئے اس کے شوہر کا غلام ہونا شرط نہیں ہے اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں فروخت کرنے والے کے متعلق جو ارشاد فرمایا ہے تو اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شے فروخت کرنے والا کسی قسم کی کوئی شرط لگائے تو وہ شرط' شرط فاسد ہے اور شرط فاسد کا پورا اترنا لازم نہیں ہے۔ جیسا کہ حضرت بریرہ ؓ کے اولیاء نے حضرت بریرہ ؓ کو فروخت کرنے کے وقت شرط لگائی تھی تو وہ شرط' شرط فاسد تھی۔

۳۴۸۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوْا وَلَاءَ هَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاُتِیَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ اِنَّ هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ وَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا۔

۳۴۸۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بریرہؓ کے خریدنے کا ارادہ فرمایا لیکن انکے اولیاء نے یہ شرط لگائی کہ ولاء (وراثت) ہم لوگ وصول کرینگے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے اس بات کا تذکرہ نبیؐ سے کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس کو خرید لو اور آزاد کر دو کیونکہ ولاء غلام یا باندی کی ہے جو آزاد ہو چکے آزاد کرنے والے کا اور فروخت کرنے والا کا حق نہیں ہوتا اگر چہ کوئی فروخت کرنے والا شخص شرط لگائے فروخت کے وقت۔ عائشہؓ فرماتی ہیں گھر کے لوگ آپؐ کے سامنے گوشت لے کر حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے یہ بات بھی کہہ دی کہ یہ گوشت کسی شخص نے بریرہؓ کو صدقہ میں دیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ گوشت بریرہؓ کیلئے تو صدقہ تھا اور ہمارے واسطے تحفہ اور ہدیہ ہے اور آپؐ نے بریرہؓ کو اختیار عطا فرمایا اور ان کا شوہر آزاد تھا' غلام نہیں تھا۔

۱۷۳۰: باب خِيَارِ الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا مَمْلُوْكٌ

باب: اس مسئلہ سے متعلق کہ جس باندی کا شوہر غلام ہے اور وہ آزاد ہوگئی تو اس کو اختیار ہے

۳۴۸۴: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاتَبَتْ بَرِيْرَةُ عَلٰى نَفْسِهَا بِتِسْعِ اَوَاقٍ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ بِاُوْقِيَّةٍ فَاَتَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا فَقَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ يَّشَاءُوْا اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِیْ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَكَلَّمَتْ فِیْ ذٰلِكَ اَهْلَهَا فَاَبَوْا عَلَيْهَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَجَاءَتْ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ لَهَا مَا قَالَ اَهْلُهَا فَقَالَتْ لَا هَا اللّٰهِ اِذًا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاهٰذَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَرِيْرَةَ اَتَتْنِیْ تَسْتَعِيْنُ بِیْ عَلٰى

۳۴۸۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہؓ نے اپنے آپ کو مبلغ نو اوقیہ پر مکاتب بنایا اور ہر سال ایک اوقیہ ادا کرنا مقرر ہوا۔ اس کے بعد حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میرے پاس پہنچیں (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس) حاضر ہو کر عرض کیا اور ان سے اپنے بدل کتابت میں مدد طلب کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اس طریقہ سے تو مدد نہیں کرتی ہوں لیکن اگر وہ لوگ چاہیں تو میں ایک ہی مرتبہ تمام رقم شمار کر کے ادا کر دوں اور ولا میرا حق ہوگا اس کے بعد حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے لوگوں کے پاس پہنچ گئیں اور انہوں نے ان سے گفتگو کی۔ ان لوگوں نے اس سلسلہ میں کچھ نہیں مانا اور کہا کہ اس کی ولا ہم ہی وصول کریں گے۔ تو پھر حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے پھر حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آ کر کہا جو کچھ کہ ان لوگوں نے کہا تھا۔ حضرت عائشہ

كِتَابَتِهَا فَقُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ يَّشَاءُ وْا أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِيْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُوْنَ أَعْتِقْ فُلَانًا وَالْوَلَاءُ لِيْ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ وَكُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا وَكَانَ عَبْدًا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَ عُرْوَةُ فَلَوْ كَانَ حَرًّا مَا خَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

صدیقہ ؓ نے اس پر فرمایا کہ ایسا ہے تو خدا کی قسم میں مدد نہیں کرتی لیکن اگر ولاء میرا حق ٹھہرے گا تو میں تمہاری مدد کروں گی۔ رسول کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کس بات کا تذکرہ ہے۔ عائشہ ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! بریرہ حاضر ہوئی تھیں اور وہ میرے پاس اپنے بدل کتابت میں مدد طلب کرنے کیلئے آئی تھیں۔ میں نے تو ان سے کہہ دیا کہ میں اس طریقہ سے تو امداد نہیں کرتی ہوں لیکن اگر وہ چاہیں تو ایک ہی مرتبہ تمام بدل کتابت میں ادا کر سکتی ہوں لیکن ولاء میرے واسطے ہوگی یہ بات حضرت بریرہ ؓ نے ان سے کہی انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ ولاء ہم لیں گے اور ایک دوسرے کی امداد کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ! تم اُس کو خرید لو اور ان سے شرط مقرر کر لو ولاء کی اور شرط کرنے سے ان کے ساتھ کسی قسم کا کوئی حرج نہ ہوگا اس لیے کہ ولاء حق آزاد کرنے والے کا ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ ؓ کو آپ ﷺ نے اس طریقہ سے فرمایا اور آپ ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد باری تعالیٰ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ ان لوگوں کو کیا ہوا کہ اس قسم کی شرائط باندھ لیتے ہیں جو کہ ان کو اللہ عزوجل کی کتاب میں اور کہتے ہیں ولاء ہم لیں گے کتاب اللہ عزت اور بزرگی والے کی بہت ٹھیک ہے اور حق ہے اور جو شرائط اللہ عزوجل نے قائم فرمائی ہیں اور مقرر فرمائیں وہی مضبوط اور قابل اعتماد ہیں وہ شرط باطل ہے اور بے اصل ہے اس کا ادا کرنا کچھ لازم نہیں ہے اگر چہ وہ شرائط کیسی ہی کیوں نہ ہوں پھر اختیار دیا۔

مکاتب کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں مکاتب کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص اپنے آقا سے یہ معاہدہ کر لے کہ میں اس قدر معاوضہ ادا کروں گا تم مجھ کو اس معاوضہ کی وصولی کے بعد آزاد کر دینا۔ چنانچہ حضرت بریرہ ؓ نے نو اوقیہ اپنے واسطے بدل کتابت مقرر فرمایا۔ واضح رہے کہ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور ایک درہم چھ دانگ کا ہوتا ہے اور ایک دانگ دو قیراط کا ہوتا ہے اس سے حساب لگایا جا سکتا ہے اور عربی کے اوزان کی موجودہ دور میں کتنی مقدار بنتی ہے اس کو تشریح رسالہ اوزان شرعیہ از مفتی محمد شفیع میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ اس جگہ یہ بات بھی پیش نظر رہنا ضروری ہے اگر مکاتب' مقرر کردہ معاوضہ میں پورا معاوضہ نہ ادا کر سکا تو وہ اس وقت تک آزاد نہ ہوگا۔ حضرت عائشہ ؓ نے حضرت بریرہ ؓ سے فرمایا تم اپنے مالک سے کہہ کر ایک مشت رقم وصول کر لینا اور میں تم کو آزاد کر دوں گی اور ولاء یعنی تمہارے انتقال کے بعد تمہاری مال و دولت کی میں وارث ہوں گی اس

شرط کو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے اولیاء نے تسلیم نہیں کیا اور کہا کہ ولاء ہم وصول کریں گے۔ جس وقت انہوں نے حق بات کا انکار کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ تم شرط کرلو۔ یعنی تم ان سے اس مسئلہ میں زیادہ اصرار نہ کرنا اور جو کام کرنے کا ہے اس کو تم انجام دیتے رہنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: یہ شرط بالکل بے اصل اور قابل وفا نہیں ہے تو گویا کہ بالکل ہی شرط نہ قرار پائے گی اور اس موقعہ کو مصنف نے اس وجہ سے نقل فرمایا ہے کہ اس روایت میں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کے غلام ہونے کے بارے میں مذکور ہے اور مسئلہ بھی یہی ہے کہ جس وقت کسی باندی کا شوہر غلام ہو تو اس کو جب اختیار ہوتا ہے اور اگر باندی کا شوہر آزاد شخص ہو تو اس صورت میں باندی کو مذکورہ بالا اختیار حاصل نہ ہوگا۔

۳۴۸۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا.

۳۴۸۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر ایک غلام شخص تھے۔

۳۴۸۶: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيْرَةَ مِنْ اُنَاسٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَآءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَآءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَ خَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَاَهْدَتْ لِعَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَحْمًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ وَضَعْتُمْ لَنَا مِنْ هٰذَا اللَّحْمِ قَالَتْ عَآئِشَةُ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ.

۳۴۸۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو انصاری لوگوں سے خریدا۔ ان انصاری لوگوں نے ''ولاء'' کو اپنے واسطے مقرر کرا لیا تھا۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ولاء کا حق دار وہ ہی ہوتا ہے کہ جس نے کہ غلام خریدا اور غلام خرید کر آزاد کیا اور (صرف) خریدنے والے شخص حق دار نہیں ہوتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار عطا فرمایا اور بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ایک غلام شخص تھے اور بریرہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو گوشت ہدیہ میں بھیجا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ ہم کو اس گوشت میں سے حصہ دے دیتی تو بہتر تھا۔ ایک بیوی نے فرمایا کہ یہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہا کو کسی نے صدقہ میں دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہا کیلئے تو صدقہ تھا لیکن ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

۳۴۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ الْكَرْمَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ وَكَانَ وَصِيَّ اَبِيْهِ قَالَ وَفَرِقْتُ اَنْ اَقُوْلَ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِيْكَ قَالَتْ عَآئِشَةُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ

۳۴۸۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے متعلق دریافت کیا اور میں نے اس سلسلہ میں اپنا ارادہ عرض کیا کہ میرا ارادہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے خریدنے کا ہے اور اس کے لئے لوگ شرط لگا رہے ہیں کہ ولاء ان کو دی جائے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس کو خرید لو اس واسطے کہ ولاء اسی

اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَرِيْرَةَ وَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِيَهَا وَاشْتُرِطَ الْوَلَآءُ لِاَهْلِهَا فَقَالَ اشْتَرِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَآءَ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَ وَخُيِّرَتْ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَدْرِيْ وَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَحْمٍ فَقَالُوْا هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

کا حق ہے جو کہ آزاد کرتا ہے۔ راوی نے کہا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا اپنے شوہر کے چھوڑ دینے کا اور ان کا شوہر ایک غلام شخص تھا پھر راوی نے کہا کہ میں یہ نہیں جانتا کہ اس کا شوہر غلام تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت پیش کیا گیا اور گھر کے لوگوں نے کہا کہ یہ گوشت کسی شخص نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں دیا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہا کے حق میں صدقہ تھا اور ہمارے واسطے ہدیہ ہے۔

۱۷۳۱: باب الْاِيْلَاءِ

باب: ایلاء سے متعلق

۳۴۸۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَصَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْفُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى قَالَ تَذَاكَرْنَا الشَّهْرَ عِنْدَهٗ فَقَالَ بَعْضُنَا ثَلَاثِيْنَ وَقَالَ بَعْضُنَا تِسْعًا وَ عِشْرِيْنَ فَقَالَ اَبُوالضُّحٰى حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَآءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْنَ عِنْدَ كُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ اَهْلُهَا فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ مَلْاٰنٌ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَجَآءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَصَعِدَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ عُلِّيَّةٍ لَّهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَرَجَعَ فَنَادٰى بِلَالًا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطَلَّقْتَ نِسَآءَكَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اٰلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلٰى نِسَائِهٖ.

۳۴۸۸: حضرت ابوضحیٰ سے ابویعفور روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ابو ضحیٰ کے نزدیک ذکر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مہینہ کی مدت تیس روز ہے اور بعض حضرات فرماتے تھے کہ ۲۹ دن ہے۔ اس دوران ابوضحیٰ نے نقل کیا مجھ سے ابن عباس ایک دن اُٹھ گئے صبح کے وقت تو کیا معاملہ دیکھتے ہیں کہ رسول کریم کی ازواج رو رہی ہیں اور ہر ایک زوجہ کے پاس انکے گھر کے لوگ موجود تھے۔ پھر میں مسجد میں حاضر ہوا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد لوگوں سے بھری ہوئی ہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ پھر ابن عمر تشریف لائے اور وہ اوپر رسول کریم کے پاس تشریف لے گئے اور آپ اس وقت بالا خانہ میں تشریف رکھتے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے سلام فرمایا' پھر سلام کیا لیکن کسی نے ان کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ انہوں نے تین مرتبہ اسی طریقہ سے کیا پھر وہ واپس تشریف لائے اور بلال کو بلایا۔ وہ اوپر تشریف لے گئے۔ رسول کریم کے پاس اور کہا کہ کیا آپ نے طلاق دے دی؟ یعنی کیا آپ نے اپنی اہلیہ کو طلاق دیدی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن میں نے ان سے ایک ماہ کا ایلاء کیا جسے راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ اس مکان میں ۲۹ روز ٹھہرے تھے پھر آپ وہاں سے نیچے اتر آئے اور پھر آپ وہاں سے مکان میں ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لے گئے۔

۳۴۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلَى النَّبِيُّ

۳۴۸۹: حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ایک مرتبہ اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف نہ لے جانے کی قسم کھائی یعنی آپ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْرًا فِيْ مَشْرَبَةٍ لَّهٗ فَمَكَثَ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ اٰلَيْتَ عَلٰى شَهْرٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ.

نے یہ عہد کرلیا کہ میں ایک ماہ تک بیویوں کے پاس نہیں جاؤں گا پھر آپ اپنے بالا خانہ میں ۲۹ راتوں تک قیام فرمارہے۔ پھر آپ اُتر کر آ گئے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے تو ایک ماہ تک کا ایلاء فرمایا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہینہ ۲۹ دن کا بھی تو ہوتا ہے۔

ایلاء کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں ایلاء اس کو کہا جاتا ہے کہ کوئی شخص اس بات کی قسم کھائے کہ وہ شوہر کی حیثیت سے بیوی کے پاس نہیں جائے گا اور اس سے الگ رہے گا۔ لیکن علماء کی اس بارے میں یہ رائے ہے کہ بیوی سے الگ رہنا کسی ناراضگی کی وجہ سے ہو اور اگر ناراضگی کی وجہ سے نہ ہوگا تو وہ شریعت کی اصطلاح میں ایلاء نہیں کہیں گے۔

۱۷۳۲: باب الظِّهَارِ

باب: ظہار سے متعلق احادیث

۳۴۹۰: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَاَتِيْ فَوَقَعْتُ قَبْلَ اَنْ اُكَفِّرَ قَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ رَاَيْتُ خَلْخَالَهَا فِيْ ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالَ لَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

۳۴۹۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی اہلیہ سے ظہار کیا تھا پھر میں نے اس سے ہمبستری کر لی کفارہ ادا کرنے سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے دریافت کیا کہ تم نے یہ حرکت کی ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں اس کی پازیب اس کی چاندنی میں دیکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم اب اس کے پاس نہ جانا کہ جس وقت تک تم وہ کام نہ کرو جس کا حکم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہے۔

اسلام میں ظہار کی حقیقت:

شریعت کی اصطلاح میں ظہار اپنی بیوی کو کسی ایسی خاتون سے تشبیہ دینے کو کہتے ہیں کہ جس سے ہمیشہ نکاح حرام ہے مثلاً کوئی شخص اپنی اہلیہ سے اس طریقہ سے کہے کہ تو میرے واسطے میری ماں' بہن جیسی ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس جملہ بولنے سے اس کا ارادہ طلاق دینے کا نہیں تھا تو اس سے ظہار ہوگیا اور وہ اس وقت تک اپنی بیوی سے ہم بستری نہیں کرسکتا جس وقت تک کہ وہ شخص ظہار کا کفارہ ادا نہ کرے اور کفارہ ظہار یہ ہے کہ ایک غلام یا ایک باندی آزاد کی جائے اگر کسی میں اس قدر قوت نہ ہو کہ وہ غلام یا باندی آزاد کرے تو وہ شخص دو مہینے تک لگاتار روزے رکھے اگر یہ بھی نہ کرسکتا ہو تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے اور اگر اس کی نیت طلاق کی تھی تو اس کی بیوی پر طلاق بائن واقع ہوگئی۔

واضح رہے کہ اسلام سے پہلے یہ حکم تھا کہ کوئی مرد اپنی بیوی سے اگر کہتا کہ تو میری ماں ہے تو وہ عورت اس شخص کے

لئے تمام عمر کے لئے حرام ہو جاتی۔ کفارہ ادا کرنے کے باوجود بھی وہ عورت شوہر کے لئے حلال نہیں ہوتی تھی۔ لیکن اسلام میں یہ حکم ہے کہ کفارہ ادا کرنے کے بعد وہ عورت جائز ہو جاتی ہے اور جس وقت تک شوہر کفارہ ادا نہ کرے تو اس وقت تک وہ عورت حرام رہتی ہے اور اگر کسی نے بغیر کفارہ ادا کیے عورت سے صحبت کر لی تو اس شخص نے گناہ کا ارتکاب کیا اس کو توبہ کرنا چاہیے اور کفارہ ادا کرکے اس کو ہاتھ لگائے اور کفارہ ادا نہ کرنے تک اس کو اپنے واسطے حرام تصور کرے۔

یہاں ایک قابل ذکر پہلو یہ بھی ہے کہ یہ خود کس قدر واہیات اور بری بات ہے کہ اپنی اہلیہ کو اپنی ماں' بہن یا ایسے ہی کسی محترم رشتہ کہ جس سے کسی صورت بھی نکاح نہیں ہو سکتا تو ایسی حرکت بے حد ناپسندیدہ فعل ہے۔ کوئی بھی عقلمند شخص ایسی بات نہیں کہہ سکتا اور جو شخص اس فعل قبیح کا مرتکب ہو تو لازماً کفارہ ادا کئے بغیر وہ اس کی بیوی نہیں رہ سکتی اور کفارہ ادا کرنے میں بھی تاخیر کرنا سخت گناہ ہے۔ (جامی)

۳۴۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ تَظَاهَرَ رَجُلٌ مِّنِ امْرَاَتِهٖ فَاَصَابَهَا قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ خَلْخَالَهَا اَوْسَاقَيْهَا فِيْ ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

۳۴۹۱: حضرت عکرمہؒ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کیا لیکن اس نے پھر اس عورت سے ہمبستری کر لی کفارہ ادا کرنے سے قبل۔ اسکے بعد اس نے اپنا حال خدمت نبوی میں عرض کیا' آپؐ نے دریافت فرمایا کہ وہ کونسی چیز تھی کہ جس نے تجھ کو اس کام پر آمادہ کیا؟ اس نے عرض کیا کہ اللہ عزوجل آپؐ پر رحم فرمائے یا رسول اللہ! میں نے دیکھی اسکے پاؤں کی کڑی یعنی اس کے پاؤں میں پازیب دیکھی یا اس نے کہا کہ میں نے اس کی پنڈلیاں چاند کی روشنی میں دیکھیں۔ یہ بات سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا: تم اس سے دور رہو جس وقت تک کہ تم وہ کام انجام دو جو کہ تم کو عزت اور بزرگی والے نے حکم فرمایا ہے۔

۳۴۹۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ اَبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهٗ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ ثُمَّ غَشِيَهَا قَبْلَ اَنْ يَّفْعَلَ مَا عَلَيْهِ قَالَ مَاحَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ رَاَيْتُ بَيَاضَ سَاقَيْهَا فِي الْقَمَرِ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَزِلْ حَتّٰى

۳۴۹۲: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص نے اپنی اہلیہ سے ظہار کر لیا تھا پھر اس شخص نے کفارہ ادا کرنے سے قبل عورت سے ہم بستری کر لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے کس وجہ سے یہ حرکت کی؟ اور تجھ کو کس بات نے اس کام پر آمادہ کیا وہ شخص کہنے لگا کہ اے خدا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اس عورت کی سفید سفید پنڈلیاں چاندنی میں نظر آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس سے دور رہو جس وقت تک کہ تم ادا نہ کرو جو کچھ تمہارے ذمہ ادا کرنا لازم ہے اب

تَقْضِيَ مَا عَلَيْكَ وَقَالَ اِسْحَاقُ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تَقْضِيَ مَا عَلَيْكَ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُرْسَلُ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ.

مصنف نسائی شریف فرما رہے ہیں کہ راوی حضرت اسحق نے اپنی حدیث شریف میں ((فَاعْتَزِلْ)) فرمایا ہے اور اس حدیث کے لفظ محمد کے ہیں اور مصنف فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مرسل ہونا صحیح اور اولیٰ ہے مسند ہونے سے اور اللہ عز وجل زیادہ دانا ہے۔

۳۴۹۳: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَسِعَ سَمْعُهُ الْاَصْوَاتَ لَقَدْ جَآءَ تْ خَوْلَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْا زَوْجَهَا فَكَانَ يَخْفٰى عَلَيَّ كَلَامُهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ......

[المجادلة : ۱]

۳۴۹۳: حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اللہ عز وجل کا شکر ہے کہ جو سنتا ہے تمام آوازوں کو۔ خولہ ؓ خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے اپنے شوہر کا شکوہ پیش کیا یعنی ان کے ظہار کرنے سے مکان اور بال بچے سب کے سب تباہ ہو گئے اور وہ اپنی گفتگو مجھ سے چھپاتی تھی۔ جس وقت اللہ عز وجل نے عزت اور بزرگی والے خدا نے یہ آیت کریمہ :قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ...... نازل فرمائی۔ یعنی اللہ عز وجل نے اس خاتون کی بات سن لی جو کہ تجھ سے جھگڑا کرتی ہے اپنے شوہر (سے متعلق) پر اور وہ اللہ کے سامنے اپنی تکالیف پیش کرتی ہے اور اللہ تم دونوں کے سوال جواب سنتا ہے بلاشبہ اللہ دیکھتا ہے اور سنتا ہے۔ اسکے بعد اللہ نے ظہار اور اسکے کفارہ کا بیان فرمایا۔

۱۷۳۳: باب مَا جَآءَ فِي الْخُلْعِ

باب: خلع سے متعلق احادیث

۳۴۹۴: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ وَهُوَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ قَالَ الْحَسَنُ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ غَيْرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ شَيْئًا.

۳۴۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے شوہروں سے کشیدہ رہنے والی اور خلع کرنے والی خواتین منافق اور دھوکہ باز ان کو ہی کہنا چاہیے۔

خلع کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں خلع اس کو کہتے ہیں کہ عورت اپنا حق مہر وغیرہ چھوڑ دے اور شوہر سے مہر وغیرہ کے عوض طلاق حاصل کی جائے یعنی اگر شوہر عورت کو طلاق نہیں دے رہا اور طلاق حاصل کرنے کی وجہ شرعی موجود ہے تو بہتر یہ ہے کہ مہر یا دیگر مال کے عوض شوہر سے طلاق حاصل کر لی جائے کتب فقہ میں اس مسئلہ کی تفصیل موجود ہے۔

۳۴۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ

۳۴۹۵: حضرت حبیبہ ؓ بنت سہل سے روایت ہے کہ اہلیہ حضرت

الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الصُّبْحِ فَوَجَدَ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهِ فِي الْغَلَسِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ اَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا شَاْنُكِ قَالَتْ مَا اَنَا وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ لِزَوْجِهَا فَلَمَّا جَآءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ قَدْ ذَكَرَتْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَذْكُرَ فَقَالَتْ حَبِيبَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَا اَعْطَانِي عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَابِتٍ خُذْ مِنْهَا وَجَلَسَتْ فِي اَهْلِهَا.

صامت بن قیس رضی اللہ عنہ کی حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت سہل بیان کرتی ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے شروع میں نماز کے لیے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا کو دروازہ کے نزدیک پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کون ہو؟ تو حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں حبیبہ بنت سہل ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس وجہ سے' کیا بات پیش آئی اور تم کس وجہ سے (اندھیرے ہی اندھیرے) آئی ہو؟ حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے اور میرے شوہر کے درمیان نبھاؤ نہیں رہتا۔ میرے شوہر کا نام ثابت بن قیسؓ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حبیبہ بنت سہل کچھ بیان کر رہی ہیں جو کچھ کہ اللہ عزوجل نے چاہا اس کی زبان سے نکلا۔ یہ سن کر حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یا رسول اللہ! اس نے جو کچھ مجھ سے کہہ دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے آپؐ نے فرمایا کہ تم ثابت بن قیسؓ کے لے لو۔ یعنی تم ان سے اپنی چیز واپس لے لو۔ چنانچہ ثابت بن قیسؓ نے آپؐ کے فرمانے کے مطابق وہ چیز ان سے واپس لے لی اور اپنا چڑھایا ہوا مال واپس لے لیا اور حبیبہؓ اپنے گھر والوں میں بیٹھ گئیں یعنی ثابت بن قیسؓ کے گھر سے چلی گئیں۔

۳۴۹۶: اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ اَمَا اِنِّي مَا اَعِيبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَّلَا دِينٍ وَّلٰكِنِّي اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً.

۳۴۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور وہ کہنے لگیں کہ مجھ کو غصہ اور ناراضگی نہیں' حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی عادت اور دین کی طرف سے لیکن اسلام میں کفر اور ناشکری کرنا برا سمجھتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کا باغ واپس کر دو۔ وہ کہنے لگ گئیں کہ ہاں واپس کر دوں گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم اپنا باغ لے لو اور اس کو ایک طلاق دے دو۔

۳۴۹۷: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِي لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ

۳۴۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میری بیوی ایک ایسی عورت ہے کہ اس کو جو شخص بھی ہاتھ لگائے تو وہ اس کو منع نہیں کرتی۔ آپؐ نے فرمایا تم اس کو دور اور دفع کر دو (طلاق دے دو) اس شخص نے عرض کیا کہ مجھ کو اس بات کا اندیشہ ہے کہ اس کی وجہ سے میری جان نہ چلی

فَقَالَ غَرِّبْهَا اِنْ شِئْتَ قَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَتَّبِعَهَا نَفْسِیْ قَالَ اسْتَمْتِعْ.

جائے یعنی بے قراری کی وجہ سے میرا دل اس کی طرف نہ لگا رہے اور ایسا نہ ہو کہ میں اس کو اپنے سے الگ کر کے گناہ میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم اس کو اپنے استعمال میں رکھو۔

بے احتیاط عورت کا حکم:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ہاتھ لگانے والے کے ہاتھ کو نہیں روکتی اس جملہ سے مراد ہے کہ میری بیوی غیر محتاط اور ایک لاپرواہ خاتون ہے اس سے مراد یہ نہیں کہ وہ عورت زانیہ ہے اگر وہ خاتون زنا کار ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لعان کا حکم فرماتے اور جیسا کہ کتب فقہ میں ہے کہ اگر کسی کی بیوی خدانخواستہ ناسقہ ہو جائے تو شوہر کے لیے اس کو طلاق دینا واجب نہیں ہے اگر طلاق دے دے گا تو گنہگار نہ ہوگا۔ فتاویٰ شامی میں ہے: ''لا یعب علی الرجل بطلیق الفاجرۃ'' بہرحال مذکورہ شخص ایک بے قرار مزاج کا شخص تھا اور اس کے لئے اس عورت کو طلاق دے کر الگ رہنا باعث زنا کاری ہو سکتا تھا اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اگر چاہو تو اس کو اپنے استعمال یعنی نکاح میں رکھ سکتے ہو۔

۳۴۹۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَیْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا هٰرُوْنُ ابْنُ رِئَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ تَحْتِیِ امْرَاَتِیْ لَا تَرُدُّ یَدَ لَامِسٍ قَالَ طَلِّقْهَا قَالَ اِنِّیْ لَا اَصْبِرُ عَنْهَا قَالَ فَاَمْسِکْهَا.

۳۴۹۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے نکاح میں ایک عورت ہے جو کسی کے ہاتھوں کو نہیں رد کرتی جب کوئی اس کو ہاتھ لگاتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تم اس کو طلاق دے دو اس نے کہا کہ میں اس کے علاوہ صبر نہیں کر سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو روک دو (یعنی اس عورت کی تم پوری طرح سے حفاظت اور نگرانی کرو اور اس کو ایسا کرنے سے روک دو)۔

۱۷۳۴: باب بَدْءِ لِعَانٍ

باب: لعان شروع ہونے سے متعلق

۳۴۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ وَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِیٍّ قَالَ جَآءَ نِیْ عُوَیْمِرٌ رَجُلٌ مِّنْ بَنِی الْعَجْلَانِ فَقَالَ اَیْ عَاصِمُ اَرَاَیْتُمْ رَجُلًا رَاٰی مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَیَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ کَیْفَ یَفْعَلُ یَا عَاصِمُ سَلْ لِّیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی

۳۴۹۹: حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عجلانی قبیلہ میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ اے عاصم تم کیا کہتے ہو تم اس مسئلہ میں کیا کہہ رہے ہو کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھا اگر اس عورت کا شوہر اس غیر اور اجنبی شخص کو قتل کر دے تو کیا تم بھی اس کے شوہر کو قتل کر دو گے یا کیا کرو گے اے عاصم تم یہ مسئلہ میرے واسطے رسول کریمؐ سے دریافت کر لو چنانچہ عاصمؓ نے رسول کریمؐ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو نبی کریمؐ نے اس سوال کو دریافت کرنا ناگوار خیال فرمایا۔ پھر عویمرؓ آئے اور ان سے کہنے لگے کہ اے عاصم! تم نے کیا کہا؟

اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَآئِلَ وَکَرِهَهَا فَجَآءَهُ عُوَیْمِرٌ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ یَاعَاصِمُ فَقَالَ صَنَعْتُ اَنَّكَ لَمْ تَاْتِنِیْ بِخَیْرٍ کَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَآئِلَ وَعَابَهَا قَالَ عُوَیْمِرٌ وَاللّٰهِ لَاَ سْئَلَنَّ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْكَ وَفِیْ صَاحِبَتِكَ فَائْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ بِهَا فَتَلَاعَنَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَئِنْ اَمْسَکْتُهَا لَقَدْ کَذَبْتُ عَلَیْهَا فَفَارَقَهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا فَصَارَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَیْنِ۔

انہوں نے کہا کہ میں کیا کروں تمہاری بات ہی خراب ہے کیونکہ اس سوال سے رسول کریمؐ نے ناگواری ظاہر فرمائی اور مجھ پر ناگواری ظاہر فرمائی۔عویمرؓ نے کہا کہ خدا کی قسم میں یہ مسئلہ رسول کریمؐ سے دریافت کروں گا اور وہ نبیؐ کے پاس پہنچے اور آپؐ سے دریافت کیا آپؐ نے فرمایا کہ اللہ نے تم سے متعلق حکم نازل فرمایا ہے اور تمہاری بیوی سے متعلق بھی ارشاد فرمایا ہے تم اس کو بلا کر لاؤ۔سہیل نقل فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریمؐ کی خدمت میں تھے کہ جس وقت عویمرؓ اس خاتون کو لے کر آئے اور دونوں نے آپس میں لعان کیا اور عویمر رضی اللہ عنہ بیان فرمانے لگے اور قسم سے بیان فرمانے لگے کہ یا رسول اللہ! اگر میں اس کو اب رکھوں گا تو میں اس کو تہمت اور الزام لگانے والا اقرار دوں گا یہ بات کہہ کر انہوں نے بیوی کو طلاق دے دی اور اپنے سے الگ کر دیا۔ ابھی رسول کریمؐ نے حکم بھی نہیں فرمایا تھا ان کو عورت کے الگ کرنے کا۔راوی کہتا ہے کہ پھر یہی عادت اور طریقہ قرار پا گیا لعان والوں کیلئے یعنی لعان کے بعد شوہر اور بیوی الگ الگ ہو جائیں۔

لعان کا شرعی حکم:

شوہر اور بیوی کے درمیان لعان اس طریقہ سے ہوتا ہے کہ شوہر بیوی پر زنا کا الزام لگائے اور زنا کے گواہ موجود نہ ہوں اور اللہ عزوجل سے خوف کر کے دونوں میں سے اپنے الزام کا کوئی قائل نہ ہو تو امیر یا قاضی کے حکم چار مرتبہ پہلے تو شوہر اس بات کی شہادت دے اللہ عزوجل کا نام لے کر اپنی سچائی پر۔پانچویں مرتبہ اپنے اوپر لعنت کرے لیکن شرط یہ ہے کہ جھوٹ ہونے کی صورت میں اور اسی طریقہ سے اللہ عزوجل کا نام لے کر چار مرتبہ شہادت دے شوہر کے جھوٹا ہونے پر اور پانچویں مرتبہ اپنے اوپر لعنت بھیجے لیکن شرط یہ ہے کہ جھوٹ ہونے کی صورت میں یعنی مرد اس طرح سے کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہے اور اس طریقہ سے بیوی بھی اللہ عزوجل کا نام لے کر چار مرتبہ شہادت دے مرد کے جھوٹا ہونے پر اور پانچویں مرتبہ اس طرح کہے اللہ عزوجل کا غضب اس عورت پر نازل ہو اگر عورت جھوٹی ہو۔(واضح رہے کہ لعان کے احکام آج کل نافذ نہیں ہیں۔اس کے لئے دارالسلام ہونا شرط ہے۔دارالحرب میں یہ احکام نافذ نہیں ہوتے)۔

۱۷۳۵: باب اللِّعَانِ بِالْحَبْلِ

باب: حمل کے وقت لعان کرنا

۳۵۰۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۳۵۰۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

ابْنُ اَبِی بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْعَجْلَانِيِّ وَامْرَاَتِهِ وَكَانَتْ حُبْلٰى.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عویمر عجلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی اہلیہ محترمہ کے درمیان لعان کرایا تو اس وقت وہ حمل سے تھیں۔

۱۷۳۶: باب اللِّعَانِ فِی قَذْفِ الرَّجُلِ زَوْجَتَهٗ بِرَجُلٍ بِعَيْنِهٖ

باب: اگر کوئی شخص کوئی مقررہ آدمی کا نام لے کر عورت پر تہمت لگائے ان کے درمیان لعان کی صورت

۳۵۰۱: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ سُئِلَ هِشَامٌ عَنِ الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَاَتَهٗ فَحَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ ذٰلِكَ وَاَنَا اَرٰى اَنَّ عِنْدَهٗ مِنْ ذٰلِكَ عِلْمًا فَقَالَ اِنَّ هِلَالَ ابْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ بِشَرِيْكِ بْنِ السَّحْمَآءِ وَكَانَ اَخُو الْبَرَآءِ ابْنِ مَالِكٍ لِاُمِّهٖ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ لَاعَنَ فَلَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ اَبْصِرُوْهُ فَاِنْ جَآءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَآءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ السَّحْمَآءِ قَالَ فَاُنْبِئْتُ اَنَّهَا جَآءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَيْنِ.

۳۵۰۱: حضرت ہشام سے مروی ہے کہ ان سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جو اپنی اہلیہ پر زنا کی تہمت لگا تا ہو تو انہوں نے محمد ﷺ کا قول بیان فرمایا کہ میں نے حضرت ابن مالک سے یہی مسئلہ دریافت کیا تھا۔ اس لیے کہ مجھ کو خیال تھا کہ ان کو اس مسئلہ کا علم ضرور ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ پر حضرت شریک بن سحما کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی حضرت شریکؓ، براء بن مالکؓ کے بھائی تھے (ماں شریک) اور وہ پہلے شخص تھے کہ جنہوں نے لعان کیا چنانچہ رسول کریمؐ نے ان کے درمیان لعان کرایا اور فرمایا کہ اس کو دیکھنا کہ اگر اس نے اسی طرح کا بچہ پیدا کیا کہ اس کا رنگ سفید اور اس کے بال سیدھے اور اس کی آنکھیں بگڑی ہوئی ہوں تو وہ بچہ ہلال بن اُمیہ کا ہے اور اگر کالے رنگ کی آنکھوں والا ہوگا اور اسکے بال گھنگریالے ہوں گے اور اس کی پنڈلیاں پتلی ہوں گی تو وہ شریک بن سحما کا ہوگا۔ انسؓ فرماتے ہیں پھر مجھے معلوم ہوا کہ اس نے کالے رنگ کی آنکھوں والا اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ پیدا کیا۔

۱۷۳۷: باب كَيْفَ اللِّعَانُ

باب: لعان کا طریقہ

۳۵۰۲: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ ابْنُ حُسَيْنٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ لِعَانٍ

۳۵۰۲: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں پہلی مرتبہ ہلال بن امیہ نے لعان کیا اور انہوں نے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت زدہ کیا۔ چنانچہ وہ ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہو گئے اور آپؐ کو بتلایا تو آپؐ نے چار گواہ پیش کرنے کے لئے فرمایا اور کہا ورنہ تم پر حد

كَانَ فِي الْإِسْلَامِ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ شَرِيْكَ بْنَ السَّحْمَاءِ بِامْرَاَتِهٖ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةَ شُهَدَآءَ وَاِلَّا فَحَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ يُرَدِّدُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِرَارًا فَقَالَ لَهُ هِلَالٌ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَعْلَمُ اَنِّيْ صَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْكَ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْجَلْدِ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ اٰيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَدَعَا هِلَالًا فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ دُعِيَتِ الْمَرْاَةُ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ فَلَمَّا اَنْ كَانَ فِي الرَّابِعَةِ اَوِ الْخَامِسَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِّفُوْهَا فَاِنَّهَا مُوْجِبَةٌ فَتَلَكَّاَتْ حَتّٰى مَا شَكَكْنَا اَنَّهَا سَتَعْتَرِفُ ثُمَّ قَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ عَلَى الْيَمِيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْهَا فَاِنْ جَآءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَآءَتْ بِهٖ اٰدَمَ جَعْدًا رَبْعًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ ابْنِ السَّحْمَآءِ فَجَاءَتْ بِهٖ اٰدَمَ جَعْدًا رَبْعًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا سَبَقَ فِيْهَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَاْنٌ قَالَ الشَّيْخُ وَالْقَضِيْءُ طَوِيْلُ شَعْرِ الْعَيْنَيْنِ لَيْسَ بِمَفْتُوْحِ الْعَيْنِ وَلَا جَاحِظِهِمَا وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ.

قائم کی جائے گی۔ رسول کریمؐ نے متعدد مرتبہ یہی جملے ارشاد فرمائے تو ہلال کہنے لگے خدا کی قسم اللہ عزوجل واقف ہیں کہ میں سچا انسان ہوں اس وجہ سے وہ یقینی طریقہ سے کوئی اس قسم کا حکم نازل فرمائیں گے جس کی وجہ سے میری پشت کوڑے مارے جانے سے بچ جائے گی۔ اس دوران آیت لعان نازل ہوئی: وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور انکے اپنے علاوہ کوئی گواہ موجود نہ ہو تو انکی گواہی یہی ہے کہ چار مرتبہ خدا کی قسم کھا کر یہ کہہ دے کہ بلاشبہ میں تو سچا ہوں اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت اور اس عورت کی سزا اس طریقہ سے ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ قسم کھا کر کہے کہ بے شک یہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر یہ سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب نازل ہو اس پر نبیؐ نے ہلالؓ کو حکم فرمایا اور انہوں نے چار مرتبہ یہ شہادت دی کہ خدا کی قسم میں سچا ہوں اور پانچویں مرتبہ کہا اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت۔ پھر اس عورت کو بلایا گیا اور اس نے بھی چار مرتبہ گواہی دی کہ اللہ کی قسم یہ شخص جھوٹا ہے۔ راوی نقل فرماتے ہیں کہ چوتھی یا پانچویں مرتبہ گواہی دیتے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو روک دو۔ اس لیے کہ یہ اس کے لئے ہلاکت کا ذریعہ ہوگی۔ اس پر اس شخص نے توقف کیا تو ہم لوگ سمجھ گئے کہ اب یہ اقرار کر لے گی۔ لیکن پھر وہ کہنے لگی کہ میں اپنی قوم کو ہمیشہ کے لئے ذلیل نہیں کروں گی اور پانچویں مرتبہ بھی قسم پوری کر لی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اس خاتون کو دیکھتے رہنا اگر اس نے سفید سیدھے بالوں والا اور بگڑی ہوئی آنکھوں والا بچہ جنا تو وہ بچہ ہلال بن امیہ کا ہوگا اور اگر اس نے گندمی رنگ والا اور گھنگریالے بالوں والا درمیانہ قد اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا تو یہ شریک بن سحما کا ہوگا چنانچہ اس نے گندمی رنگت والا اور گھنگریالے بال والا اور درمیانہ قد اور پتلی پنڈلی والا بچہ ہی پیدا کیا اس پر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: اگر سابقہ حکم نازل نہ ہوا ہوتا تو میں اس کے ساتھ دوسرا معاملہ کرتا۔ امام نسائیؒ فرماتے ہیں "قَضِيَ الْعَيْنَيْنِ" سے مراد آنکھوں

کے بالوں کا دراز ہونا ہے نیز یہ کہ آنکھیں بڑی اور کھلی نہ ہوں۔

۱۷۳۸: باب قَوْلِ الْإِمَامِ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ

۳۵۰۳: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ يَشْكُوْا اِلَيْهِ اَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا قَالَ عَاصِمٌ مَّا ابْتُلِيْتُ بِهٰذَا اِلَّا بِقَوْلِيْ فَذَهَبَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِالَّذِيْ وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَاَتَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعٰى عَلَيْهِ اَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ اَهْلِهٖ اٰدَمَ خَدْلًا كَثِيْرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيْهًا بِالَّذِيْ ذَكَرَ زَوْجُهَا اَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ اَهِيَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَاَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْاِسْلَامِ الشَّرَّ۔

باب: امام کا دُعا کرنا کہ اے اللہ تُو میری رہبری فرما

۳۵۰۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کے سامنے لعان کا تذکرہ ہوا تو عاصم بن عدی نے کوئی بات کہہ دی اور روانہ ہو گئے پھر انکے پاس انکی قوم کا ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ اس شخص نے اپنی اہلیہ کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھا ہے۔ عاصم کہنے لگے مجھے اس میں اس وجہ سے بتلایا گیا ہے کہ میں نے اس کے بارے میں بات کی تھی۔ پھر وہ اسکو لے کر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس نے رسول کریمؐ سے عرض کیا کہ میں نے بیوی کو کسی حالت میں دیکھا ہے۔ اسکا حلیہ اس وقت اس طرح سے تھا زرد رنگ' چھریرا بدن اور سیدھے بال اور جس شخص کے ساتھ تہمت لگائی تھی اس کا حلیہ اس طرح سے تھا گندمی رنگ' بھری ہوئی پنڈلیاں اور باقی جسم بھی گوشت سے بھرا ہوا۔ اس پر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: اے خدا حکم واضح فرما۔ چنانچہ جس وقت اس عورت کے بچہ کی ولادت ہوئی تو وہ اسی انسان کی شکل کا تھا کہ جس کے بارے میں اس شخص نے بتلایا تھا کہ مَیں نے اس کو اپنی اہلیہ کے ساتھ دیکھا ہے پھر نبیؐ نے ان دونوں کو لعان کرنے کا حکم فرمایا۔ اس پر حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے ابن عباسؓ سے دریافت کیا کہ کیا یہ وہی خاتون ہے کہ جس کے بارے میں رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو بغیر گواہان کے سنگسار کرتا تو وہ یہ خاتون ہوتی۔ ابن عباسؓ نے فرمایا نہیں وہ دوسری عورت تھی جو کہ اسلام میں شر انگیزی کرتی تھی اور بدکاری میں مبتلا تھی۔ لیکن اس کے لئے گواہ یا ثبوت نہیں تھا۔

۳۵۰۴: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ الْقَاسِمِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عَاصِمُ

۳۵۰۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کا ذکر کیا گیا تو عاصم بن عدی اس ذکر میں کچھ بولے اور لوٹ گئے۔ پھر ان کو اُنکی قوم کا ایک شخص ملا اور کہنے لگا کہ اس نے اپنی زوجہ کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھا۔ یہ سننا تھا کہ عاصم بن عدی اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ کے روبرو لائے اور وہی

بْنُ عَدِيٍّ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَ اَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا فَذَهَبَ بِهِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ بِالَّذِيْ وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَاَتَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعٰى عَلَيْهِ اَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ اَهْلِهِ اٰدَمَ خَدْلًا كَثِيْرَ اللَّحْمِ جَعْدًا قَطَطًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيْهًا بِالَّذِيْ ذَكَرَ زَوْجُهَا اَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ اَهِيَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَاَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ الشَّرَّ فِي الْاِسْلَامِ.

کچھ عرض کیا جو کچھ سنا تھا کہ جو وہ شخص بیان کرتا تھا یعنی زرد رنگ کا اور دبلا اور سیدھے بالوں والا شخص اور جس پر اس نے دعویٰ کیا تھا وہ گندم گو رنگ کا اور پر گوشت اور مائل بہ موٹا پا شخص تھا اور گھنگریالے بالوں والا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ تو بیان کر اس حال کو'' راوی کہتا ہے کہ اس عورت نے ایسے بچے کو جنا جو کہ دوسرے شخص کے حال والا تھا۔ پھر اس عورت کے خاوند نے لعان کرایا نبی کریم ﷺ کے روبرو۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب یہ بات بیان کر رہے تھے تو ایک شخص پوچھنے لگا کیا یہ وہی عورت تھی جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس کو میں رجم کرتا اگر رجم کرنا بغیر گواہوں کے روا ہوتا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمانے لگے نہیں! وہ تو کوئی اور عورت کے متعلق بیان تھا اور وہ تو بڑے شر والے کاموں میں مبتلا تھی۔

۱۷۳۹: باب الْاَمْرُ بِوَضْعِ الْيَدِ عَلٰى فِيْ الْمُتَلَاعِنَيْنِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ

باب: پانچویں مرتبہ قسم کھانے کے وقت لعان کرنے والوں کے چہرہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم

۳۵۰۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا حِيْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ اَنْ يَّتَلَاعَنَا اَنْ يَّضَعَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلٰى فِيْهِ وَقَالَ اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ.

۳۵۰۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم فرمایا کہ جس وقت یہ لعان کرنے والے لعان کریں تو پانچویں مرتبہ قسم کھانے کے وقت تم ان کے منہ پر ہاتھ رکھ دینا اور فرمایا: اس سے اللہ کا عذاب لازم ہو جاتا ہے۔

۱۷۴۰: باب مَوْعِظَةِ الْاِمَامِ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةَ عِنْدَ اللِّعَانِ

باب: امام کا لعان کے وقت مرد و عورت کو نصیحت کرنا

۳۵۰۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِيْ اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا

۳۵۰۶: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی امارت کے دوران کسی شخص نے لعان کرنے والوں سے متعلق دریافت کیا کہ کیا لعان کے بعد ان دونوں کے درمیان علیحدگی کرا دی جاتی ہے؟ مجھ کو اس بات کا کوئی جواب نہیں بن پایا تو

اَقُوْلُ فَقُمْتُ مِنْ مَّقَامِيْ اِلٰى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ نَعَمْ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ وَلَمْ يَقُلْ عَمْرٌو اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ مِنَّا يَرٰى عَلٰى امْرَاَتِهٖ فَاحِشَةً اِنْ تَكَلَّمَ فَاَمْرٌ عَظِيْمٌ وَقَالَ عَمْرٌو اَتٰى اَمْرًا عَظِيْمًا وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ الْاَمْرَ الَّذِيْ سَاَلْتُكَ ابْتُلِيْتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ حَتّٰى بَلَغَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَوَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنَّهٗ لَكَاذِبٌ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

میں اٹھ گیا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے مکان کی جانب میں روانہ ہو گیا میں نے ان سے کہا ''اے ابوعبدالرحمن! کیا لعان کرنے والے افراد کے درمیان علیحدگی کرا دی جاتی ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں سبحان اللہ یہ مسئلہ سب سے پہلے فلاں بن فلاں نے دریافت کیا تھا اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص اپنی اہلیہ کے ساتھ کسی کو گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھے تو اگر وہ شخص کچھ کہے تو جب بھی یہ بہت بڑی بات ہے اور اگر وہ خاموش رہے تو اس قسم کی بات پر خاموش رہنا بھی اس طریقہ سے بہت بڑی بات ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قسم کا جواب ارشاد نہیں فرمایا پھر وہ آدمی دوسری مرتبہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جس شے کے بارے میں میں نے سوال کیا تھا میں اس میں مبتلا ہو گیا ہوں اس پر اللہ عزوجل نے سورہ نور کی آیت لعان نازل فرمائی وہ آیت کریمہ یہ ہے: وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر سے شروعات فرمائیں اور اس کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: دُنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ وہ کہنے لگا کہ اس ذات کی قسم کہ جس نے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے۔ میں نے جھوٹ نہیں بولا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح سے عورت کو بھی نصیحت فرمائی اس نے بھی یہی عرض کیا کہ اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ (نبی بنا کر) بھیجا ہے کہ یہ شخص جھوٹا ہے پھر مرد نے چار مرتبہ اللہ عزوجل کی قسم کھا کر' گواہی دی کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو اور پانچویں مرتبہ کہا کہ اگر وہ سچا ہے تو اس عورت پر خدا کا غضب نازل ہو۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو علیحدہ فرما دیا۔

۱۷۴۱: باب التَّفْرِيْقِ عَلَى الْمُتَلَاعِنَيْنِ

باب: لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی

۳۵۰۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ

۳۵۰۷: حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے عرض کیا: اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو کیا حکم ہے؟

اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقِ الْمُصْعَبُ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيْدٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَىْ بَنِي الْعَجْلَانِ.

ارشادفرمایا: نبیؐ نے قبیلہ بنوعجلان کے درمیان علیحدگی فرمادی تھی۔ پھر نبیؐ نے ان سے فرمایا: اللہ خوب واقف ہیں کہ تم دونوں میں سے ایک شخص جھوٹا ہے کیا تم میں سے کوئی ایک گناہ سے توبہ کرنے کا خواہش مند ہے؟ اسی طریقہ سے نبیؐ نے تین مرتبہ ارشادفرمایا لیکن دونوں نے انکار کردیا تو آپؐ نے اسکے بعد دونوں میں تفریق فرمادی۔

۱۷۴۲: باب اسْتِتَابَةِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ بَعْدَ اللِّعَانِ

باب: لعان کرنے والے لوگوں سے لعان کے بعد توبہ سے متعلق

۳۵۰۸: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا رَجُلٌ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ قَالَ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَىْ بَنِي الْعَجْلَانَ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ قَالَ لَهُمَا ثَلَاثًا فَاَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ اَيُّوْبُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ شَيْئًا لَا اَرَاكَ تُحَدِّثُ بِهٖ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِيْ قَالَ لَامَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهِيَ اَبْعَدُ مِنْكَ.

۳۵۰۸: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو کیا حکم ہے؟ تو فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنوعجلان کے شوہر اور بیوی کے درمیان تفریق اور علیحدگی فرمادی تھی۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشادفرمایا: اللہ عزوجل کو علم ہے کہ تم دونوں میں سے کون جھوٹا ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے تین مرتبہ ارشادفرمایا لیکن ان دونوں نے انکار کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد ان دونوں کے درمیان علیحدگی فرمادی۔ پھر شوہر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! میری دولت کا کیا انجام ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے واسطے کوئی دولت نہیں ہے اس لیے کہ اگر تم اپنے قول میں سچے ہو تو تم اس سے نفع حاصل کر چکے ہو اور اگر جھوٹے ہو تو دولت واپس کرنا ایک مشکل کام ہے۔

۱۷۴۳: باب اجْتِمَاعُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

باب: لعان کرنے والے افراد کا اجتماع

۳۵۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۵۰۹: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے لعان کرنے والوں کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے متعلق ارشادفرمایا: اب تم دونوں کا حساب و کتاب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے تم دونوں میں سے ایک نہ ایک جھوٹا ہے (پھر شوہر سے فرمایا) اب تمہارا

وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ وَلَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ لَكَ.

اس پر کسی قسم کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! میرا مال دولت (جو کہ میں نے اس کو دیا ہے) اس کا کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے واسطے تو کسی قسم کا مال دولت نہیں ہے اس لیے کہ اگر تم ایک سچے انسان ہو تو تم نے وہ مال دولت اپنی شرمگاہ حلال کرنے کے بدلہ دے دیا اور اگر تم ایک جھوٹے انسان ہو تو تم اس کو مانگنے کا کسی قسم کا کوئی حق نہیں رکھتے ہو۔

۱۷۴۴: باب نَفْيِ الْوَلَدِ بِاللِّعَانِ وَاِلْحَاقِهٖ بِاُمِّهٖ

باب: لعان کی وجہ سے لڑکے کا انکار کرنا اور اس کو اس کی والدہ کے سپرد کرنے سے متعلق حدیث

۳۵۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ رَجُلٍ وَّامْرَاَتِهٖ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَ اَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاُمِّ.

۳۵۱۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مرد اور عورت کے درمیان لعان کرانے کے بعد ان دونوں کے درمیان تفریق کر دیا اور اس بچہ کو اس کی والدہ کے ساتھ کر دیا۔

۱۷۴۵: باب اِذَا عَرَّضَ بِامْرَاَتِهٖ وَ شَكَّ فِيْ وَلَدِهٖ وَ اَرَادَ الْاِنْتِفَاءَ مِنْهُ

باب: اگر کوئی آدمی اپنی اہلیہ کی جانب اشارہ کرے لیکن اس کا ارادہ اس کا انکار کرتا ہو؟

۳۵۱۱: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰى تَرٰى اَتٰى ذٰلِكَ قَالَ عَسٰى اَنْ يَكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا عَسٰى اَنْ يَكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ.

۳۵۱۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ فزارہ کا ایک آدمی خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میری عورت نے ایک بالکل کالے رنگ کے بچہ کو جنم دیا ہے اس کا ارادہ اپنے بچہ سے انکار کرنے کا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تمہارے پاس اونٹ موجود ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ان کے درمیان خاکی رنگ کے بھی ہیں۔ عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری رائے میں وہ کہاں سے آیا؟ اس نے کہا: ممکن ہے کہ کسی رگ نے کھینچ دیا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔ راوی نقل فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اس سے انکار کی اجازت عطا نہیں فرمائی۔

۳۵۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

۳۵۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ فزارہ کا ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَهُوَ يُرِيْدُ الْاِنْتِفَآءَ مِنْهُ فَقَالَ هَلْ لَّكَ مِنَ الْاِبِلِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ فِيْهَا ذَوْدُ وُرْقٍ قَالَ فَمَا ذَاكَ تَرٰى قَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهَا عِرْقٌ قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ قَالَ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَهٗ فِي الْاِنْتِفَآءِ مِنْهُ.

اور کہنے لگا: میری زوجہ نے ایک لڑکا جنا ہے لیکن وہ تو کالے رنگ کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا: ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ان کے رنگ کیسے ہیں؟ کہنے لگا: سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے؟ کہنے لگا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذرا سوچ اور غور کرو کہ یہ کیا ہے؟ کہنے لگا کسی رگ نے وہ رنگ کھینچ لیا ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر تیرے لڑکے کے رنگ کو بھی کسی رنگ نے ہی کھینچا ہوگا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو اپنے لڑکے کے انکار کی اجازت نہ مرحمت فرمائی۔

۳۵۱۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَيْوَةَ حِمْصِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ ابْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ اَسْوَدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنّٰى كَانَ ذٰلِكَ قَالَ مَااَدْرِيْ قَالَ فَهَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيْهَا جَمَلٌ اَوْرَقُ قَالَ فِيْهَا اِبِلٌ وُرْقٌ قَالَ فَاَنّٰى كَانَ ذٰلِكَ قَالَ مَا اَدْرِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ قَالَ وَهٰذَا لَعَلَّهٗ نَزَعَهٗ عِرْقٌ فَمِنْ اَجْلِهٖ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَا يَجُوْزُ لِرَجُلٍ اَنْ يَّنْتَفِيَ مِنْ وَّلَدٍ وُّلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ اِلَّا اَنْ يَّزْعُمَ اَنَّهٗ رَاٰى فَاحِشَةً.

۳۵۱۳: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم لوگ رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے یہاں ایک کالے رنگ کا بچہ پیدا ہوا ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ بچہ کہاں سے آیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ کس جگہ سے آیا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا یہ کہاں سے آیا یہ سنگ رنگ اس کا۔ اس نے کہا مجھ کو علم نہیں ہے کہ وہ کہاں سے آیا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس اونٹ بھی ہیں؟ اس نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے کیا رنگ دیکھے ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: کوئی خاکی رنگ کا بھی ان میں ہے۔ اس نے کہا کہ خاکی رنگ کے بھی اونٹ ہیں اس میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ خاکی رنگ کس جگہ سے آیا۔ اس نے کہا کہ مجھ کو اس کا بالکل علم نہیں ہے کہ وہ کس جگہ سے آیا لیکن کسی رگ نے اس کو ضرور کھینچ لیا ہوگا۔ اس کو راوی نقل کرتا ہے کہ اسی لیے رسول کریمؐ نے حکم فرمایا کہ یہ جائز نہیں ہے مرد کو اس کا انکار کرنا لڑکے سے جو پیدا ہوا اس کی اہلیہ سے مگر اس وقت کہے کہ میں نے دیکھا ہے اور میں اس سے واقف ہوں کہ وہ عورت ایک فاحشہ عورت ہے۔

۱۷۴۶: باب التَّغْلِيْظِ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنَ

باب: بچے کا انکار کرنے پر وعید شدید

الْوَلَدِ

کا بیان

۳۵۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ حِيْنَ نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُلَاعَنَةِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ رَجُلًا لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ وَّلَا يُدْخِلُهَا اللّٰهُ جَنَّتَهُ وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۳۵۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت لعان کی آیات نازل ہوئیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت کسی قوم میں ان کے علاوہ کسی شخص کو داخل کرے گی تو اس کے لئے اللہ عزوجل کے پاس کچھ نہیں ہے اور اللہ عزوجل اس کو جنت میں داخل نہیں فرمائے گا اس طریقہ سے جو شخص جان بوجھ کر اپنی اولاد کو اپنی جانب نسبت کا انکار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی نگاہوں سے دور کر دیں گے اور قیامت کے دن اس کو تمام مخلوق کی موجودگی میں ذلیل کرے گا۔

تشریح ☆ خاوند اور بیوی کا ایک عظیم' پاکیزہ رشتہ ہے اور اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی ہے۔ گویا کہ وہ مرد اپنی عورت کے جسم کا مالک ہے' مرد کا جسم عورت کے لئے اور ایسا معاملہ دنیا میں اور کسی مرد کا اس عورت سے اور عورت کا کسی بھی مرد سے نہیں ہوسکتا تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ ان دونوں کا ہوگا۔ اگر اس پر خاوند انکار کرے کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے' تو اس میں دونوں کے لئے نقصان ہے اور گھر کی بربادی علیحدہ ٹھہری۔ کچھ لوگ مجھ سے مسائل پوچھنے آتے ہیں اور یقین جانئے کہ اپنے جاننے والوں کے سامنے نفرت' غصہ یا کسی اور عارضی ناراضگی کی وجہ سے یہ کہہ بیٹھتے ہیں کہ مولانا جی! یہ بچہ تو میرا ہے ہی نہیں یا اور کوئی ایسی ہی بات جس سے مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ سسرالی رشتہ داروں یا بیوی کو بھرے مجمع میں ذلیل کیا جائے اور بعد میں صلح ہو جاتی ہے اور رہنا بطور میاں' بیوی کے پڑتا ہے۔ اب وہ لوگ جو اس مجمع میں ہوتے ہیں چاہے کتنے ہی قریبی ہوں' بات تو کہتی ہے کہ تو مُنہ سے نکل میں شہر سے نکلی۔ لیکن اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ (جامی)

۱۷۴۷: باب اِلْحَاقِ الْوَلَدِ بِالْفِرَاشِ اِذَا لَمْ يَنْفِهِ صَاحِبُ الْفِرَاشِ

باب: جبکہ کسی عورت کا شوہر بچے کا منکر نہ ہو تو بچہ اسی کو دے دینا چاہیے

۳۵۱۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

۳۵۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑکا بستر والے (شوہر کا) ہے اور زنا کرنے والے شخص کے لئے پتھر ہیں۔

۳۵۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ

۳۵۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچہ بستر والے

وَاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

(یعنی شوہر) کا ہے اور زنا کرنے والے کے لیے تو (فقط) پتھر ہیں۔

نسب کے متعلق شرعی قانون:

مطلب یہ ہے کہ اگر شادی شدہ عورت خدانخواستہ زنا کی مرتکب ہو جائے اور زانی سے بچہ پیدا ہو تو وہ بچہ عورت کے شوہر کا ہے اور زنا کرنے والے کے لئے تو پتھر ہے یعنی وہ مالک نہیں ہے اور حرام کار ہا تو اس کو سنگسار کرنا چاہیے۔

۳۵۱۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِیْ غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ اَخِیْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَیَّ اَنَّهٗ ابْنُهٗ انْظُرْ اِلٰی شَبَهِهٖ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِ اَبِیْ مِنْ وَلِیْدَتِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی شَبَهِهٖ فَرَاٰی شَبَهًا بَیِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ یَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِیْ مِنْهُ یَا سَوْدَةُ بِنْتِ زَمْعَةَ فَلَمْ یَرَ سَوْدَةَ قَطُّ.

۳۵۱۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے اور عبد بن زمعہ نے ایک دوسرے سے جھگڑا کیا ایک بچہ کے سلسلہ میں۔ سعدؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ بچہ میرا بھتیجا ہے کہ جس کا نام عتبہ بن ابی وقاص ہے یہ ان کا لڑکا ہے اور میرے بھائی نے وصیت کی تھی کہ زمعہ کی باندی کا لڑکا میرے نطفہ سے ہے۔ آپؐ اس کی شباہت ملاحظہ فرمالیں۔ ایک نسخہ میں ہے کہ عبد زمعہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے یہ میرے والد کی باندی سے پیدا ہوا ہے پھر آپؐ نے اس کی شباہت ملاحظہ فرمائی تو وہ شباہت بالکل صاف معلوم ہوئی اور عتبہ کی شکل وصورت اس سے ملتی تھی آپؐ نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ وہ تمہارا لڑکا ہے اس لیے کہ بچہ تو بستر والے (یعنی شوہر) کا ہے اور زنا کار کیلئے تو پتھر ہے اور آپؐ نے سودہؓ سے فرمایا کہ تم اس سے پردہ کرلو تو اس نے کبھی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔

۳۵۱۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ الزُّبَیْرِ مَوْلٰی لَهُمْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ كَانَتْ لِزَمْعَةَ جَارِیَةٌ یَّطَؤُهَا هُوَ وَكَانَ یَظُنُّ بِاٰخَرَ یَقَعُ عَلَیْهَا فَجَآءَتْ بِوَلَدٍ شِبْهِ الَّذِیْ كَانَ یَظُنُّ بِهٖ فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِیَ حُبْلٰی فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ سَوْدَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِیْ مِنْهُ یَا سَوْدَةُ فَلَیْسَ لَكِ بِاَخٍ.

۳۵۱۸: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زمعہ کی ایک باندی تھی جس سے زمعہ صحبت کیا کرتا تھا اور زمعہ کو یہ بھی گمان تھا کہ اس باندی کے ساتھ کسی دوسرے شخص نے زنا کیا ہے۔ آخر اس کو لڑکا پیدا ہوا اس شخص کی صورت پر کہ جس کو اس کا گمان تھا اور زمعہ اس لڑکے کے پیدا ہونے سے قبل مر گئی تھی۔ یہ واقعہ بیوی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ بستر والے کا ہے اور تو اس سے پردہ کرلے۔ اے سودہ! اس لیے کہ وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔

۳۵۱۹: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا

۳۵۱۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ وَلَا اَحْسَبُ هٰذَا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ.

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچہ تو بستر والے کا ہے (یعنی شوہر کا ہے) اور حرام کار کے لئے پتھر ہے اور عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ میرے گمان میں یہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں ہیں۔

۱۷۴۸: باب فِرَاشِ الْاَمَةِ

باب: باندی کے بستر ہونے (یعنی باندی سے صحبت) سے متعلق

۳۵۲۰: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي ابْنِ زَمْعَةَ قَالَ قَالَ سَعْدٌ اَوْصَانِيْ اَخِيْ عُتْبَةُ اِذَا قَدِمْتَ مَكَّةَ فَانْظُرِ ابْنَ وَلِيْدَةَ زَمْعَةَ فَهُوَ ابْنِيْ فَقَالَ عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ هُوَ ابْنُ اَمَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ فَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ.

۳۵۲۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن زمعہ کے درمیان جھگڑا ہوا۔ سعدؓ کہتے تھے کہ میرے بھائی عتبہ نے وصیت کی تھی کہ جس وقت کہ میں مکہ مکرمہ آیا اس وقت انہوں نے وصیت کی کہ تم زمعہ کی باندی کے لڑکے کو دیکھو وہ میرا بیٹا ہے اور عبداللہ بن زمعہ نے نقل کیا کہ وہ میرے والد کی باندی کا لڑکا ہے کہ اس کو میرے والد کی ملکیت میں پیدا کیا پھر رسول کریمؐ نے دیکھا تو عتبہ کی صاف شباہت تھی۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا: بچہ تو اس کا ہے کہ جس کے لئے فراش (بستر) ہے (یعنی شوہر کہ جس نے کہ عورت سے صحبت کی) پھر آپؐ نے فرمایا: اے سودہ! تم اس سے پردہ کرلو۔

۱۷۴۹: باب الْقُرْعَةِ فِي الْوَلَدِ اِذْ تَنَازَعُوْا فِيْهِ وَ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الشَّعْبِيِّ فِيْهِ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

باب: جس وقت لوگ کسی بچہ سے متعلق اختلاف کریں تو اس وقت قرعہ ڈالنا

۳۵۲۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْعَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِثَلَاثَةٍ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَقَعُوْا عَلَى امْرَاَةٍ فِيْ طُهْرٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلَ اثْنَيْنِ اَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا ثُمَّ سَاَلَ اثْنَيْنِ اَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَلْحَقَ

۳۵۲۱: حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ کے پاس تین شخص ملک یمن میں آئے تھے۔ جنہوں نے کہ ایک ہی عورت سے صحبت کی تھی ایک ہی طہر میں۔ (یہ بات سن کر) آپؐ نے ان میں سے دو اشخاص کو الگ کر کے فرمایا: تم تیسرے شخص (یعنی اپنے ایک ساتھی) کے حق میں اس بچہ کا اقرار کرلو لیکن ان لوگوں نے اس کو تسلیم نہیں کیا۔ پھر آپؐ نے دوسرے دو شخص سے دریافت فرمایا پھر ان لوگوں نے بھی اس بات کو تسلیم نہیں کیا پھر ان تین شخص کے نام کا قرعہ

الْوَلَدَ بِالَّذِیْ صَارَتْ عَلَیْهِ الْقُرْعَةُ وَجَعَلَ عَلَیْهِ ثُلُثَیِ الدِّیَةِ فَذُکِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَضَحِكَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ.

ڈالا گیا اور جسکے نام قرعہ نکلا وہ لڑکا اسی کو دیدیا گیا اور ایک تہائی دیت اس سے ان دونوں کو دلوادی گئی۔ جب خدمت نبوی میں اس مسئلہ کا ذکر پیش ہوا تو آپ کو ہنسی آ گئی یہاں تک کہ آپ کی داڑھی کھل گئی۔

۳۵۲۲: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اَبِی الْخَلِیْلِ الْحَضْرَمِیُّ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْیَمَنِ فَجَعَلَ یُخْبِرُهٗ وَیُحَدِّثُهٗ وَعَلِیٌّ بِهَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتٰی عَلِیًّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ یَّخْتَصِمُوْنَ فِیْ وَلَدٍ وَّقَعُوْا عَلَی امْرَاَةٍ فِیْ طُهْرٍ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ.

۳۵۲۲: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جو کہ ملک یمن سے آیا تھا۔ وہ شخص عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تین اشخاص ایک روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں جھگڑا کرتے ہوئے آئے کہ جنہوں نے ایک ہی طہر میں ایک عورت سے صحبت کر لی تھی پھر پوری حدیث شریف بیان کی (یعنی جو حدیث شریف اوپر مذکور ہے)۔

۳۵۲۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنِ الْاَجْلَحِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِی الْخَلِیْلِ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَوْمَئِذٍ بِالْیَمَنِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ شَهِدْتُّ عَلِیًّا اُتِیَ فِیْ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ اِدَّعَوْا وَلَدَ امْرَاَةٍ فَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لِاَحَدِهِمْ تَدَعُهٗ لِهٰذَا فَاَبٰی وَقَالَ لِهٰذَا تَدَعُهٗ لِهٰذَا فَاَبٰی وَقَالَ لِهٰذَا تَدَعُهٗ لِهٰذَا فَاَبٰی قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنْتُمْ شُرَکَآءُ مُتَشَاکِسُوْنَ وَسَاُقْرِعُ بَیْنَکُمْ فَاَیُّکُمْ اَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ فَهُوَ لَهٗ وَعَلَیْهِ ثُلُثَا الدِّیَةِ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ.

۳۵۲۳: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں رسول کریمؐ کے پاس تھا اور ان دنوں حضرت علی کرم اللہ وجہہ ملک یمن میں تھے کہ تین اشخاص خدمت نبوی میں حاضر ہوئے وہ تینوں اشخاص ایک بچہ سے متعلق دعویٰ دار تھے۔ اس وقت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا ان میں سے ایک اس کیلئے چھوڑ رہے ہو تو ان میں سے ایک شخص نے یہ بات ماننے سے انکار کیا۔ پھر دوسرے شخص سے دریافت فرمایا کہ کیا تو ساتھی کیلئے اس بچہ کو چھوڑتا ہے (یعنی کیا تو اپنے ساتھی کے لئے اپنے حق سے دستبردار ہوتا ہے؟) لیکن اس شخص نے اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ یہ بات سن کر علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: تم لوگ آپس میں مختلف ہو اور جھگڑا کرتے ہو اور میں اب قرعہ ڈالوں گا اور تم میں سے جس کسی کا قرعہ میں نام آئے گا تو اس کو وہ لڑکا ملے گا اور اس پر دو تہائی دیت پڑے گی۔ جس وقت رسول کریمؐ نے یہ واقعہ سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسی آ گئی یہاں تک کہ آپؐ کے دانت مبارک نظر آنے لگے۔

۳۵۲۴: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ شَاهِیْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ حَضْرَ مَوْتَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ

۳۵۲۴: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کرم اللہ وجہہ کو ملک یمن کی جانب روانہ فرمایا اور ان کے پاس ایک لڑکے سے متعلق مقدمہ پیش ہوا کہ جس مقدمہ میں

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَى الْيَمَنِ فَأُتِيَ بِغُلَامٍ تَنَازَعَ فِيْهِ ثَلَاثَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ خَالَفَهُمْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ.

تین آدمیوں نے جھگڑا کیا تھا پھر تمام حدیث بیان کی جو کہ گذر چکی ہے واضح رہے کہ مذکورہ حدیث میں راوی سلمہ بن کھیل نے اختلاف کیا ہے۔

٣٥٢٥: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ اَوِ ابْنِ اَبِي الْخَلِيْلِ اَنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ اِشْتَرَكُوْا فِيْ طُهْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا صَوَابٌ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ.

٣٥٢٥: حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت شعبی کو حدیث نقل کرتے ہوئے سنا۔ انہوں نے ابی الخیل کی یا ابن ابی الخیل سے روایت کرتے ہیں وہ حدیث شریف یہ ہے کہ تین اشخاص شریک ہوئے (یعنی صحبت کی) ایک ہی طہر میں پھر حدیث کو نقل فرمایا اس طریقہ سے اور اس روایت میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا اور نہ ہی اس روایت کو مرفوع کیا حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ یہ صحیح ہے اور اللہ عزوجل زیادہ علم رکھتا ہے۔

١٧٥٠: باب اَلْقَافَةِ

باب: علم قیافہ سے متعلق احادیث

٣٥٢٦: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ فَقَالَ اِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْاَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ.

٣٥٢٦: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز میرے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ خوشی سے چمک رہے تھے (یعنی آپ بہت زیادہ خوش نظر آرہے تھے) آپ فرمانے لگے تم کو علم ہے کہ (ایک آدمی کہ جس کا نام مجزز ہے جو کہ قیافہ کا علم رکھتا ہے) اس نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا پھر بیان کیا کہ ان دونوں شخص کی پاؤں کی بناوٹ ایک دوسرے کے پاؤں کی بناوٹ میں ملتی ہے۔

٣٥٢٧: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُوْرًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَرَاٰى اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ وَقَدْ غَطَّيَا رُؤُوْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ هٰذِهِ اَقْدَامٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ.

٣٥٢٧: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بہت خوش تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تم کو علم نہیں (قیافہ جاننے والا ایک شخص کہ جس کا نام) مجزز مدلجی ہے وہ آیا تھا اور اس وقت میرے پاس اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ اس قیافہ جاننے والے نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور زید کو دیکھا اور دونوں کا چہرہ چادر سے ڈھکا ہوا تھا اور پاؤں کھلے ہوئے تھے اس قیافہ کے علم رکھنے والے شخص نے کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے میں سے پیدا ہوئے ہیں (یعنی ایک دوسرے کے مشابہ ہیں)۔

۱۷۵۱: باب اِسْلَامُ اَحَدِ الزَّوْجَيْنِ وَ تَخْيِيْرُ الْوَلَدِ

۳۵۲۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ اَسْلَمَ وَاَبَتِ امْرَاَتُهٗ اَنْ تُسْلِمَ فَجَآءَ ابْنٌ لَهُمَا صَغِيْرٌ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ فَاَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَبَ هٰهُنَا وَالْاُمَّ هٰهُنَا ثُمَّ خَيَّرَهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِهٖ فَذَهَبَ اِلٰى اَبِيْهِ.

باب: شوہر و بیوی میں سے کسی ایک کے مسلمان ہونے اور لڑکے کا اختیار

۳۵۲۸: حضرت عبدالحمید انصاری اپنے والد ماجد سے اور انکے والد ماجد اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ مسلمان ہوئے یعنی عبدالحمید کے دادا اور انکی اہلیہ محترمہ نے انکے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا (یعنی عبدالحمید کی دادی نے انکار کیا) ان دونوں کا ایک لڑکا تھا جو کہ ابھی بالغ نہیں ہوا تھا۔ رسول کریمؐ نے اسکو بٹھلایا اور اسکے والدین وہاں پر موجود تھے آپؐ نے پھر اس لڑکے کو اختیار دیا اور دعا فرمائی کہ اے خدا اسکو ہدایت عطا فرما۔ وہ لڑکا اپنے والد کے پاس چلا گیا۔

۳۵۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَةً جَآءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ اِنَّ زَوْجِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِابْنِيْ وَقَدْ نَفَعَنِيْ وَسَقَانِيْ مِنْ بِئْرِ اَبِيْ عِنَبَةَ فَجَآءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ يُّخَاصِمُنِيْ فِيْ ابْنِيْ فَقَالَ يَا غُلَامُ هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ فَاَخَذَ بِيَدِ اُمِّهٖ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ.

۳۵۲۹: حضرت ہلال بن اسامہؓ میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میمونہؓ نے بیان فرمایا کہ ہم لوگ ایک دن ابو ہریرہ ؓ کے پاس تھے تو انہوں نے نقل فرمایا کہ ایک خاتون آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا میرے والدین آپؐ پر فدا ہو جائیں۔ میرا معاملہ یہ ہے کہ میرا شوہر میرے بچے کو مجھ سے لے لینے کا ارادہ کرتا ہے اور اس بچے سے مجھ کو نفع ہے اور وہ مجھ کو قبیلہ ابی عنبہ کے کنوئیں کا پانی بھی پلاتا ہے اس دوران اس خاتون کا شوہر بھی آ گیا اور وہ کہنے لگا کہ میرے لڑکے کے سلسلہ میں کون شخص جھگڑ رہا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اے بیٹا' یہ تیرا والد ہے اور یہ تیری والدہ ہے ان دونوں میں جس کا تیرا دل چاہے اس کا ہاتھ تھام لے چنانچہ لڑکے نے اپنی ماں کا ہاتھ تھام لیا اور وہ اس کو اپنے ساتھ لے گئی۔

۱۷۵۲: باب عِدَّةِ الْمُخْتَلِعَةِ

۳۵۳۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ شَاذَانُ بْنُ عُثْمَانَ اَخُوْ عَبْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ

باب: خلع کرنے والی خاتون کی عدت

۳۵۳۰: حضرت عبدالرحمٰن مسعود بن عفراء کی لڑکی ربیع سے سن کر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ثابت بن شماس نے اپنی اہلیہ جمیلہ' عبداللہ بن ابی کی لڑکی کے مارا اور اس کا ہاتھ توڑ دیا اس کے بھائی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی۔

عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ضَرَبَ امْرَاَتَهُ فَكَسَرَ يَدَهَا وَهِيَ جَمِيْلَةُ بِنْتُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَاَتٰى اَخُوْهَا يَشْتَكِيْهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى ثَابِتٍ فَقَالَ لَهُ خُذِ الَّذِيْ لَهَا عَلَيْكَ وَخَلِّ سَبِيْلَهَا قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَتَرَبَّصَ حَيْضَةً وَّاحِدَةً فَتَلْحَقَ بِاَهْلِهَا.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب فرمایا جس وقت حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس خاتون سے اپنی چیز واپس لے لو اور تم اس کا راستہ چھوڑ دو۔ حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ بہت بہتر ہے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو ایک حیض کی عدت گذارنے کے لئے پھر اس کو اس کے والدین کے گھر چلے جانے کے لیے حکم فرمایا۔

۳۵۳۱: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبَادَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رُبَيِّعٍ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَ قُلْتُ لَهَا حَدِّثِيْنِيْ حَدِيْثَكِ قَالَتِ اخْتَلَعْتُ مِنْ زَوْجِيْ ثُمَّ جِئْتُ عُثْمَانَ فَسَاَلْتُهُ مَاذَا عَلَيَّ مِنَ الْعِدَّةِ فَقَالَ لَاعِدَّةَ عَلَيْكِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنِيْ حَدِيْثَةَ عَهْدٍ بِهٖ فَتَمْكُثِيْ حَتّٰى تَحِيْضِيْ حَيْضَةً قَالَ وَاَنَا مُتَّبِعٌ فِيْ ذٰلِكَ قَضَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرْيَمَ الْمَغَالِيَّةِ كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ فَاخْتَلَعَتْ مِنْهُ.

۳۵۳۱: حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے اپنے شوہر سے خلع حاصل کی پھر میں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے دریافت کیا: کیا حکم ہے میری عدت کے واسطے یعنی میں کتنی عدت گذاروں؟ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تمہارے ذمہ عدت واجب نہیں ہے لیکن جس وقت تم ان ہی دنوں میں اپنے شوہر کے پاس رہی ہو تو تم ٹھہر جانا یہاں تک کہ تم کو ایک حیض آجائے اور بیان کیا کہ میں اس مسئلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کا تابع ہوں جو کہ مریم مغالیہ کا فیصلہ تھا وہ مریم ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ تھی کہ جنہوں نے شوہر سے خلع کیا تھا۔

۱۷۵۳: باب مَا اسْتُثْنِيَ مِنْ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَاتِ

باب: مطلقہ خواتین کی عدت سے متعلق جو آیت کریمہ ہے اس میں سے کون کونسی خواتین مستثنیٰ ہیں

۳۵۳۲: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ النَّحْوِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا [البقرة: ١٠٦] وَقَالَ: وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ

۳۵۳۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آیت: مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ سے متعلق فرمایا یعنی جو موقوف کرتے ہیں کوئی آیت یا ہم بھلا دیتے ہیں تو ہم اس سے بہتر پہنچاتے ہیں یا اسکے برابر پہنچاتے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَ اِذَا بَدَّلْنَا اٰيَةً مَّكَانَ۔ جس وقت ہم بدلتے ہیں ایک آیت کی جگہ دوسری آیت اور اللہ عزوجل خوب واقف ہے جو وہ نازل کرتا ہے تو (اس بات پر)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ...... وَقَالَ : يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ [الرعد : ٣٩] فَاَوَّلُ مَانُسِخَ مِنَ الْقُرْاٰنِ الْقِبْلَةُ وَقَالَ: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ [البقرة : ٢٢٨] وَقَالَ : وَاللَّآئِیْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ [الطلاق : ٤] فَنُسِخَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ تَعَالٰى : ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَالَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا [الأحزاب : ٤٩]

وہ (کافر) لوگ کہتے ہیں کہ تو تو بنا کر لایا ہے اس طریقہ سے نہیں ہے لیکن ان میں سے بہت سے لوگوں کو کوئی خبر نہیں ہے اور فرمایا: یَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَآءُ - اور اللہ تعالیٰ مٹاتا ہے جو وہ چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے جو دل چاہے اور اسکے پاس ہے اصل کتاب پھر حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ سب سے پہلے قرآن میں جو (حکم) منسوخ ہوا وہ قیام ہے۔ پھر انہوں نے ارشاد باری تعالیٰ: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ تلاوت فرمائی یعنی مطلقہ خواتین تین حیض تک عدت گذاریں اور یہ آیت: وَاللَّآئِیْ يَئِسْنَ یعنی جو عورتیں حیض سے ناامید ہو چکی ہیں تو اگر تم کو شک ہو تو انکی عدت تین مہینہ ہے بھی اس آیت کریمہ سے منسوخ ہو گئیں۔ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ یعنی اگر تم انکو چھونے سے قبل ہی انکو طلاق دیدو تو ان پر تمہارے واسطے عدت میں بیٹھنا لازم نہیں۔

١٧٥٤: باب عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا

باب: جس کے شوہر کی وفات ہو گئی اس کی عدت

٣٥٣٣: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تَحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا.

٣٥٣٣: حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی اللہ اور قیامت کے روز پر ایمان لانے والی خاتون کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی کے انتقال پر تین روز سے زیادہ غم منائے البتہ شوہر کی وفات پر وہ چار ماہ دس روز تک عدت گذارے۔

٣٥٣٤: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ عَنْ اُمِّهَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَخَافُوْا عَلٰى عَيْنِهَا اَتَكْتَحِلُ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِیْ بَيْتِهَا فِیْ شَرِّ اَحْلَاسِهَا حَوْلًا ثُمَّ خَرَجَتْ فَلَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا.

٣٥٣٤: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور اس کی آنکھیں خراب ہو گئی ہیں کیا وہ سرمہ ڈال سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک دورِ جاہلیت میں ایک سال تک کجاوے کے نیچے ڈالے جانے جیسے بدترین کپڑے پہن کر عدت گذارا کرتی تھی اور اب اس کے چار ماہ دس روز بھی مشکل سے گذر رہے ہیں۔

۳۵۳۵: اَخْبَرَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدِ بْنِ قَیْسِ بْنِ قَهْدٍ الْاَنْصَارِیِّ وَجَدُّهٗ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَاُمِّ حَبِیْبَةَ قَالَتَا جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَتِیْ تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَاِنِّیْ اَخَافُ عَلٰی عَیْنِهَا اَفَاَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَجْلِسُ حَوْلًا وَاِنَّمَا هِیَ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَاِذَا كَانَ الْحَوْلُ خَرَجَتْ وَرَمَتْ وَرَآءَهَا بِبَعْرَةٍ.

۳۵۳۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون' خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا میرے داماد کی وفات ہوگئی ہے اور مجھ کو اپنی بیٹی کی آنکھوں سے متعلق خراب ہونے کی وجہ سے اندیشہ ہے کیا میں اس کے سرمہ ڈال سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک عورت ایک سال تک عدت میں بیٹھا کرتی تھی اور یہ تو صرف چار ماہ دس روز ہی ہیں پھر وہ ایک سال مکمل کرنے کے بعد نکلتی اور وہ اپنے پیچھے ایک مینگنی پھینک دیتی۔

۳۵۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا یَقُوْلُ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ زَوْجَ النَّبِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ تَحِدُّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ فَاِنَّهَا تَحِدُّ عَلَیْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا.

۳۵۳۶: حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل اور قیامت کے روز پر ایمان لانے والی خاتون کے لئے کسی مردہ پر تین دن سے زیادہ ماتم کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن شوہر کے انتقال پر اس کو چار ماہ دس روز تک عدت گذارنا لازم ہے۔

۳۵۳۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَآءٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سَعِیْدٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَایَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ تَحِدُّ عَلٰی مَیِّتٍ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ فَاِنَّهَا تَحِدُّ عَلَیْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا.

۳۵۳۷: حضرت حفصہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل اور قیامت کے روز پر ایمان لانے والی خاتون کے لئے کسی مردہ پر تین دن سے زیادہ ماتم کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن شوہر کے انتقال پر اس کو چار ماہ دس روز تک عدت گذارنا لازم ہے۔

۳۵۳۸: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا السَّهْمِیُّ یَعْنِیْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ وَهِیَ اُمُّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَهٗ.

۳۵۳۸: ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی ایسی ہی روایت بیان کی گئی ہے۔

۱۷۵۵: باب عِدَّةِ الْحَامِلِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

باب: حاملہ کی عدت کے بیان میں

۳۵۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَتْ اَنْ تَنْكِحَ فَاَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ۔

۳۵۳۹: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کی وفات کے چند دن کے بعد ایک بچہ کو جنم دیا تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے نکاح کرنے کی اجازت مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت عطا فرما دی اور انہوں نے نکاح کرلیا۔

۳۵۴۰: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دَاوٗدَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ سُبَيْعَةَ اَنْ تَنْكِحَ اِذَا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا۔

۳۵۴۰: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم فرمایا کہ جس وقت وہ نفاس سے پاک ہو جائیں تو نکاح کر لیں۔

۳۵۴۱: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِي السَّنَابِلِ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَّعِشْرِيْنَ اَوْخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلْاَزْوَاجِ فَعِيْبَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَمْنَعُهَا قَدِ انْقَضٰى اَجَلُهَا۔

۳۵۴۱: حضرت ابو سنابل فرماتے ہیں کہ حضرت سبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بچہ کی ولادت ہوئی تو ان کے شوہر کی وفات کو ۲۳ یا ۲۵ رات گذری تھیں چنانچہ جس وقت وہ نفاس سے پاک ہو گئیں تو نکاح کرنے کے لئے وہ سنگھار (وغیرہ) کرنے لگیں۔ لوگوں نے اس کو برا سمجھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے اب کونسی رکاوٹ ہے اس کی عدت تو گذر چکی ہے۔

۳۵۴۲: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ رَبِّهٖ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ اخْتَلَفَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ تَزَوَّجُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَبْعَدَ الْاَجَلَيْنِ فَبَعَثُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ فَوَلَدَتْ بَعْدَ وَفَاةِ

۳۵۴۲: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان اس خاتون کی عدت سے متعلق اختلاف ہو گیا کہ جس کا شوہر وفات کر گیا ہو اور وہ خاتون حمل سے ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ جس وقت وہ بچہ جنے گی تو اس کے لئے نکاح کرنا درست ہو گا جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمانا تھا کہ وہ زیادہ زمانہ پورا کرے گی تو اس پر انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کر دیا تو انہوں نے فرمایا کہ سبیعہؓ کے شوہر

زَوْجِهَا بِخَمْسَةَ عَشَرَ نِصْفِ شَهْرٍ قَالَتْ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ فَحَطَّتْ بِنَفْسِهَا اِلَى اَحَدِهِمَا فَلَمَّا خَشُوْا اَنْ تَفْتَاتَ بِنَفْسِهَا قَالُوْا اِنَّكَ لَا تَحِلِّيْنَ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِيْ مَنْ شِئْتِ.

وفات ہوگئی تو وفات کے ۱۵ دن یعنی آدھے مہینہ کے بعد انہوں نے بچہ کو جنم دیا پھر انہیں دو آدمیوں نے نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے ایک کے ساتھ رغبت ظاہر کی۔ اس پر دوسرے آدمی کے رشتہ داروں کو اندیشہ ہوا۔ یہ بات سن کر وہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں آپ نے فرمایا: تم حلال ہوگئی ہو اور تم جس سے دل چاہے نکاح کرلو۔

۳۵۴۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَدَخَلَ اَبُوْسَلَمَةَ اِلَى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا شَابٌّ وَالْاٰخَرُ كَهْلٌ فَحَطَّتْ اِلَى الشَّابِّ فَقَالَ الْكَهْلُ لَمْ تَحْلِلْ وَ كَانَ اَهْلُهَا غُيَّبًا فَرَجَا اِذَا جَاءَ اَهْلُهَا اَنْ يُّؤْثِرُوْهُ بِهَا فَجَاءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِيْ مَنْ شِئْتِ.

۳۵۴۳: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کسی عورت کے شوہر کی وفات ہو جائے اور وہ عورت حمل سے ہو تو وہ عورت کتنے زمانہ تک عدت میں رہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا دونوں میں سے زیادہ عرصہ تک وہ عدت گذارے گی جبکہ ابوہریرہؓ کا فرمانا تھا کہ جس وقت بچہ پیدا ہو جائے گا تو عدت مکمل ہو جائے گی۔ یہ بات سن کر ابوسلمہؓ، امّ سلمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت فرمایا سبیعہ اسلمیہؓ نے اپنے شوہر کی وفات کے نصف ماہ کے بعد بچہ کو جنم دیا تو دو آدمیوں نے ان کو نکاح کا پیغام دیا ان دونوں میں سے ایک شخص جوان تھا اور ایک ادھیڑ عمر کا تھا انہوں نے جوان شخص کے ساتھ رغبت ظاہر کی۔ اس پر ادھیڑ عمر کے آدمی نے کہا کہ تم ابھی حلال ہی نہیں ہوئی۔ ان دنوں سبیعہؓ کے گھر کے لوگ (والدین) موجود نہیں تھے۔ اس وجہ سے ادھیڑ عمر کے شخص نے سوچا کہ جس وقت وہ آئیں گے تو اسکو سمجھا بجھا کر اس سے نکاح کرنے پر رضامند کرلیں گے لیکن وہ رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوگئیں تو آپؐ نے فرمایا: تم حلال ہو چکی ہو اور جس سے تم چاہو نکاح کرسکتی ہو۔

۳۵۴۴: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي امْرَاَةٍ وَّضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَيَصْلُحُ لَهَا اَنْ تَزَوَّجَ قَالَ لَا اِلَّا اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ قَالَ قُلْتُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَاُولَاتُ

۳۵۴۴: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ایک خاتون نے اپنے شوہر کی وفات کے بیس رات گذرنے کے بعد بچہ کو جنم دیا کیا وہ نکاح کرسکتی ہی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں وہ زیادہ زمانہ پورا کرے گی (یعنی وہ چار مہینہ دس روز عدت گذارے گی) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا لیکن اللہ عزوجل کا یہ ارشاد ہے: وَ اُوْلَاتُ الْاَحْمَالِ وہ فرمانے گے کہ یہ مطلقہ عورت کا حکم

الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ [الطلاق : ٤] فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الطَّلَاقِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ فَاَرْسَلَ غُلَامَهُ كُرَيْبًا فَقَالَ ائْتِ اُمَّ سَلَمَةَ فَسَلْهَا هَلْ كَانَ هٰذَا سُنَّةً مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ فَقَالَ قَالَتْ نَعَمْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَزَوَّجَ فَكَانَ اَبُوالسَّنَابِلِ فِيْمَنْ يَّخْطُبُهَا.

ہے۔ یہ بات سن کر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں بھی حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے قول کی تائید کرتا ہوں چنانچہ انہوں نے اپنے غلام حضرت کریب کو بھیجا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے وہ دریافت کر کے آئیں کہ کیا یہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے؟ چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے دریافت کیا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جی ہاں اس لیے کہ حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کی وفات کے بیس دن کے بعد بچہ کو جنم دیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نکاح کا حکم فرمایا۔ جن لوگوں نے ان کو نکاح کا پیغام دیا تو ان میں حضرت ابوسنابل بھی تھے۔

٣٥٤٥: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَّاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوْا عِدَّةَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْسَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ.

٣٥٤٥: حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمٰن نے ایک دوسرے سے عورت کی عدت کے بارے میں گفتگو کی جو کہ شوہر کے انتقال کے چند روز کے بعد بچہ کو جنم دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگے کہ نہیں بلکہ بچہ کی ولادت کے وقت وہ حلال ہو جائے گی اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں بھی اپنے بھتیجے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی تائید کرتا ہوں چنانچہ انہوں نے امّ سلمہؓ سے مسئلہ دریافت کرایا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت سبیعہ اسلمیہؓ نے اپنے شوہر کی وفات کے کچھ روز کے بعد بچہ کو جنم دیا تو رسول کریمؐ سے اس سلسلہ میں فتویٰ حاصل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نکاح کرنے کا حکم فرمایا۔

٣٥٤٦: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَيَّامٍ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَتَزَوَّجَ.

٣٥٤٦: حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر کی وفات کے کچھ دن کے بعد بچہ کو جنم دیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نکاح کرنے کا حکم فرمایا۔

٣٥٤٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

٣٥٤٧: حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عباسؓ اور ابوسلمہؓ کے درمیان اس عورت کی عدت کے بارے میں اختلاف

يَسَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْاَةِ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اِذَا نُفِسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَجَآءَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَبَعَثُوْا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَآءَ هُمْ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّهَا قَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ.

ہو گیا جو کہ شوہر کی وفات کے کچھ روز کے بعد بچہ جنے۔ ابن عباسؓ کا فرمانا تھا کہ وہ زیادہ زمانہ تک عدت گذارے گی جبکہ ابوسلمہؓ کا کہنا تھا کہ بچہ کی ولادت کے وقت اس کی عدت مکمل ہو جائے گی۔ اس دوران ابوہریرہؓ تشریف لے آئے اور فرمانے لگے کہ میں اپنے بھتیجے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی تائید کرتا ہوں۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ کے غلام کریب کو حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے روانہ کیا وہ واپس آئے اور فرمایا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بیان فرمایا کہ حضرت سبیعہ رضی اللہ عنہا نے شوہر کی وفات کے کچھ روز کے بعد جب بچہ کو جنم دیا تو انہوں نے اس بات کا تذکرہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم حلال ہوگئی ہو۔

۳۵۴۸: اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا وَضَعَتِ الْمَرْاَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَاِنَّ عِدَّتَهَا اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَبَعَثْنَا كُرَيْبًا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَآءَ نَا مِنْ عِنْدِهَا اَنَّ سُبَيْعَةَ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَوَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَيَّامٍ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَزَوَّجَ.

۳۵۴۸: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی وفات کے بعد بچہ جنے تو اس کی عدت زیادہ زمانہ تک ہوگی۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم نے کریب کو حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا تو وہ یہ خبر لے کر آئے کہ حضرت سبیعہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو چند روز کے بعد ان کے یہاں بچہ کی پیدائش ہوئی چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نکاح کرنے کا حکم فرمایا۔

عـه عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَاسَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوْا عِدَّةَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْسَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَزَوَّجَ.
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَيَّامٍ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَزَوَّجَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَاسَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْاَةِ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْسَلَمَةَ اِذَا نُفِسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَجَآءَ

اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَبَعَثُوْا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمْ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّهَا قَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ.

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا وَضَعَتِ الْمَرْاَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَاِنَّ عِدَّتَهَا اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ فَبَعَثْنَا كُرَيْبًا اِلَى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْئَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَنَا مِنْ عِنْدِهَا اَنَّ سُبَيْعَةَ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَوَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَيَّامٍ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَزَوَّجَ.

۳۵۴۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ ابْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ اَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ حُبْلٰى فَخَطَبَهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ فَاَبَتْ اَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ مَا يَصْلُحُ لَكِ اَنْ تَنْكِحِيْ حَتّٰى تَعْتَدِّيْ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ فَمَكَثَتْ قَرِيْبًا مِّنْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نُفِسَتْ فَجَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ انْكِحِيْ.

۳۵۴۹: اُمّ المومنین حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں قبیلہ بنوسلمہ کی ایک سبیعہ نام کی خاتون کے شوہر کی وفات ہوگئی تو وہ اس وقت حمل سے تھی پھر اس کو ابو سنابل نے نکاح کا پیغام بھیجا لیکن سبیعہ کے منع کرنے پر وہ کہنے لگا کہ تم اس وقت نکاح نہیں کر سکتیں۔ جس وقت تک زیادہ زمانہ تک عدت نہ مکمل کر لو۔ ابھی بیس راتیں ہی گذری تھیں کہ اس کے ہاں بچہ پیدا ہوگیا پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نکاح کرنے کی اجازت مرحمت کرتے ہوئے) فرمایا: نکاح کرلو۔

۳۵۵۰: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ دَاوٗدُ ابْنُ اَبِيْ عَاصِمٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا وَاَبُوْهُرَيْرَةَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ جَآءَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَوَلَدَتْ لِاَدْنٰى مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ مِّنْ يَوْمِ مَاتَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ فَقَالَ اَبُوْسَلَمَةَ اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ جَآءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَوَلَدَتْ

۳۵۵۰: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے کہ ان کے پاس ایک خاتون پہنچی کہ جس کے شوہر کی وفات ہوگئی تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم زیادہ زمانہ تک عدت گذارو گی (یعنی تم چار ماہ دس دن عدت کے پورے کرو گی) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ میں نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت سبیعہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میرا شوہر انتقال کر گیا تو میں حمل سے تھی۔ پھر ان کی وفات کو چار ماہ ہونے سے قبل ہی میرے یہاں بچہ کی ولادت ہوگئی۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نکاح کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ حکم سن

لِاَدْنٰی مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَتَزَوَّجَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَنَا اَشْهَدُ عَلٰی ذٰلِكَ

کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے میں اس بات کا گواہ ہوں۔

۳۵۵۱: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَاهُ كَتَبَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ الزُّهْرِيِّ يَاْمُرُهٗ اَنْ يَّدْخُلَ عَلٰی سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ الْاَسْلَمِيَّةِ فَيَسْاَلُهَا حَدِيْثَهَا وَ عَمَّا قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اِلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهٗ اَنَّ سُبَيْعَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ اَنْ وَّضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ عَبْدِالدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَالِیْ اَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ النِّكَاحَ اِنَّكِ وَاللّٰهِ مَا اَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتّٰی تَمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِیْ ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِیْ حِيْنَ اَمْسَيْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَفْتَانِیْ بِاَنِّیْ قَدْ حَلَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِیْ وَاَمَرَنِیْ بِالتَّزْوِيْجِ اِنْ بَدَالِیْ.

۳۵۵۱: حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں قبیلہ بنو عامر کے ایک آدمی حضرت سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان حضرات میں سے تھے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ بہرحال میرے شوہر کا انتقال حجتہ الوداع کے موقع پر ہوگیا اور میں اس وقت حمل سے تھی لیکن ابھی زیادہ وقت نہیں گذرا تھا کہ میرے یہاں بچہ پیدا ہوگیا میں جس وقت نفاس سے فارغ ہو گئی تو پیغام نکاح دینے والوں کے لئے میں نے سنگھار کرنا شروع کر دیا اس پر بنو عبدالدار کے ایک آدمی حضرت ابوسنابل کے پاس گئے اور کہنے لگے کیا بات ہے؟ میں تم کو سنگھار اور زینت کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں ممکن ہے کہ تم چاہ رہی ہو شادی کرلوں۔ خدا کی قسم تم چار ماہ دس دن مکمل کرنے سے قبل شادی نہیں کرسکتی ہو۔ حضرت سبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے یہ بات سن کر اپنا لباس پہن لیا اور میں شام کے وقت خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور میں نے مسئلہ دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتویٰ دیا کہ میں بچہ پیدا کرنے کے بعد حلال ہو چکی (یعنی میری عدت تو گذر چکی) اگر میرا دل چاہے تو میں شادی کرسکتی ہوں۔

۳۵۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَيْدُ بْنُ اَبِیْ اُنَيْسَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ مُسْلِمِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَتَبَ اِلَيْهِ يَذْكُرُ اَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَهٗ اَنَّ زُفَرَ

۳۵۵۲: حضرت زفر بن اوس فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسنابل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن بعلبک نے حضرت سبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ تم چار ماہ دس دن سے قبل شادی نہیں کرسکتیں۔ عدت یعنی تم کو زیادہ مدت گذارنا ہوگی اس بات پر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور حکم

بْنَ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكِ بْنِ السَّبَّاقِ قَالَ لِسُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةِ لَاتَحِلِّيْنَ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا اَقْصَى الْاَجَلَيْنِ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَاَلَتْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَزَعَمَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتَاهَا اَنْ تَنْكِحَ اِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا وَكَانَتْ حُبْلٰى فِيْ تِسْعَةِ اَشْهُرٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ فَتُوُفِّيَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَنَكَحَتْ فَتًى مِّنْ قَوْمِهَا حِيْنَ وَضَعَتْ مَا فِيْ بَطْنِهَا.

شرعی معلوم کیا۔ چنانچہ وہ نقل فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم شرعی ارشاد فرمایا کہ وہ بچہ پیدا ہونے کے بعد شادی کر سکتی ہیں ان کو ان کے شوہر کی وفات کے وقت حمل تھا اور وہ نویں ماہ میں تھیں یعنی ان کو نو ماہ کا حمل تھا کہ ان کے شوہر کی وفات ہوگئی ان کے شوہر کا نام حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ بن خولہ ہے جو کہ حجۃ الوداع میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ان کی اسی جگہ وفات ہوگئی چنانچہ بچہ کی ولادت کے بعد انہوں نے اپنی قوم کے ایک جوان شخص سے نکاح کر لیا تھا۔

۳۵۵۳: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ اَنِ ادْخُلْ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ الْاَسْلَمِيَّةِ فَاسْاَلْهَا عَمَّا اَفْتَاهَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَمْلِهَا قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ فَسَاَلَهَا فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَوَلَدَتْ قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ لَهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نَفَاسِهَا دَخَلَ عَلَيْهَا اَبُو السَّنَابِلِ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَبْدِالدَّارِ فَرَاٰهَا مُتَجَمِّلَةً فَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ النِّكَاحَ قَبْلَ اَنْ تَمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِّنْ اَبِي السَّنَابِلِ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيْثِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ حَلَلْتِ حِيْنَ وَضَعْتِ حَمْلَكِ.

۳۵۵۳: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ عتبہ نے عمر بن عبداللہ بن ارقم کو لکھا کہ سبیعہ کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ سبیعہ اسلمیہ بنت حارث کی بابت کیا فتوی تھا اس مسئلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا (یعنی حمل کی بابت)۔ انہوں نے کہا میں سعد بن خولہ رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی تھی اور سعد بن خولہ رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اصحاب میں سے تھا جو بدری تھے۔ انہوں نے وفات پائی حجۃ الوداع والے ماہ۔ پھر میں نے بچہ جنا اور ابھی میری عدت کو مقررہ وقت نہیں گزرا تھا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ جب سبیعہ نفاس سے پاک ہوئی تو اس کے پاس ابوسنابل جو عبدالدار کے قبیلہ کا ایک شخص تھا انہیں زیب و زینت کئے ہوئے دیکھ کر کہنے لگا شاید تمہارا ارادہ نکاح کا ہے اور ابھی تو چار ماہ دس دن بھی نہیں گزرے (تمہارے شوہر کی وفات کو) میں یہ بات سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو میں نے یہ بات گوش گزار کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے تو جب بچہ جنا تو تیری عدت تو اسی وقت مکمل ہوگئی۔

۳۵۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ [illegible] قَالَ كُنْتُ

۳۵۵۴: حضرت محمد فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ کوفہ میں انصار کی بڑی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے حضرت سبیعہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

جَالِسًا فِیْ نَاسٍ بِالْکُوْفَةِ فِیْ مَجْلِسٍ لِلْاَنْصَارِ عَظِیْمٍ فِیْهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَیْلٰی فَذَکَرُوْا شَانَ سُبَیْعَةَ فَذَکَرْتُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ مَعْنٰی قَوْلِ ابْنِ عَوْنٍ حَتّٰی تَضَعَ قَالَ ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی لٰکِنَّ عَمَّهٗ لَا یَقُوْلُ ذٰلِكَ فَرَفَعْتُ صَوْتِیْ وَقُلْتُ اِنِّیْ لَجَرِیٌّ اَنْ اَکْذِبَ عَلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِیْ نَاحِیَةِ الْکُوْفَةِ قَالَ فَلَقِیْتُ مَالِکًا قُلْتُ کَیْفَ کَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ فِیْ شَاْنِ سُبَیْعَةَ قَالَ قَالَ اَتَجْعَلُوْنَ عَلَیْهَا التَّغْلِیْظَ وَلَا تَجْعَلُوْنَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَاُنْزِلَتْ سُوْرَةُ النِّسَآءِ الْقُصْرٰی بَعْدَ الطُّوْلٰی.

کیا۔ اس وقت حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بھی موجود تھے۔ چنانچہ میں نے حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی جو کہ حضرت ابن عون کے مطابق تھی کہ اس کی عدت بچے کی ولادت تک ہے۔ ابن ابی لیلیٰ کہنے لگے لیکن ان کے چچا اس بات کے قائل نہیں ہیں اس پر میں نے اپنی آواز بلند کر کے کہا کیا میں اس کی جرأت کر سکتا ہوں کہ حضرت عبداللہ بن عتبہ کی جانب جھوٹ منسوب کروں اور وہ کوفہ ہی میں موجود ہوں پھر جس وقت میں نے مالک سے ملاقات کی اور میں نے دریافت کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ 'سبیعہؓ' کے بارے میں کیا فرمایا کرتے تھے؟ وہ بیان کرنے لگے کہ تم لوگ اس پر سختی کرتے ہوئے رخصت نہیں دیتے حالانکہ خواتین کی چھوٹی سورت سورۂ طلاق لمبی سورت سورۂ بقرہ کے بعد نازل ہوئی ہے۔

۳۵۵۵: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مِسْکِیْنِ بْنِ نُمَیْلَةَ یَمَامِیٌّ قَالَ اَنْبَاَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَاَخْبَرَنِیْ مَیْمُوْنُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ الْحَکَمِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ شُبْرُمَةَ الْکُوْفِیُّ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخْعِیِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَیْسٍ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ شَآءَ لَاعَنْتُهٗ مَا اُنْزِلَتْ: وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اِلَّا بَعْدَ اٰیَةِ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا اِذَا وَضَعَتِ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا فَقَدْ حَلَّتْ وَاللَّفْظُ لِمَیْمُوْنٍ.

۳۵۵۵: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہے میں اس سے اس مسئلہ میں مباہلہ کرنے کے لئے آمادہ ہوں کہ وہ آیت: وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ یعنی حمل والی خواتین کے لئے عدت یہ ہے کہ وہ بچہ پیدا کریں۔ اس آیت کے بعد نازل ہوئی ہے جس میں شوہر کے مرنے پر عدت کا بیان ہے چنانچہ اگر کسی عورت کے شوہر کی وفات ہو جائے تو بچہ کی ولادت کے ساتھ ہی اس کی عدت مکمل ہو جاتی ہے۔

۳۵۵۶: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوٗدَ سُلَیْمَانُ بْنُ سَیْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَهُوَ ابْنُ اَعْیَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ ح وَاَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٌ وَ عُبَیْدَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ سُوْرَةَ النِّسَآءِ الْقُصْرٰی نَزَلَتْ بَعْدَ الْبَقَرَةِ.

۳۵۵۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ خواتین کی چھوٹی سورت (سورۂ طلاق) سورۂ بقرہ کے بعد نازل ہوئی۔

۱۷۵۶: باب عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا

۳۵۵۷: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَّجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَّلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَّلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَآئِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ۔

باب: اگر کسی کا شوہر ہمبستری سے قبل ہی انتقال کر جائے تو اس کی عدت؟

۳۵۵۷: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ ایک آدمی نے کسی خاتون سے نکاح کیا اور اس کے لئے مہر مقرر کرنے سے قبل اور ہمبستری کیے بغیر ہی وفات کر گیا۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس کو مہر مثل دیا جائے گا نہ اس میں کسی قسم کی کوئی کمی کی جائے گی اور بیاضافہ اس کو عدت مکمل کرنا ہوگی اور اس کو میراث اور وراثت میں سے بھی حصہ ملے گا۔ یہ بات سن کر معقل بن سنان اشجعی کھڑے ہوئے اور فرمایا: ہمارے میں سے ایک بروع بنت واثق نامی خاتون کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے فیصلہ کی طرح ہی فیصلہ فرمایا تھا اس بات پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ خوش ہو گئے۔

۱۷۵۷: باب الْاِحْدَادِ

۳۵۵۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تَحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا.

۳۵۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تَحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ.

باب: سوگ سے متعلق حدیث

۳۵۵۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی خاتون کے لئے اپنے شوہر کی موت کے علاوہ وہ کسی کی موت پر تین روز سے زیادہ ماتم کرنا جائز نہیں ہے۔

۳۵۵۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی خاتون کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موت کے علاوہ وہ کسی کی موت پر تین روز سے زیادہ ماتم کرے۔

۱۷۵۸: باب سُقُوْطِ الْاِحْدَادِ عَنِ الْكِتَابِيَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

۳۵۶۰: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ

باب: اگر بیوی اہلِ کتاب میں سے ہو تو اُس پر عدت کا حکم ساقط ہو جاتا ہے

۳۵۶۰: حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی منبر پر فرمایا اور قیامت کے دن

اَیُّوْبُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ حُمَیْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ عَلٰی هٰذَا الْمِنْبَرِ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْ تَحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا.

پر ایمان لانے والی کسی خاتون کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ شوہر کے علاوہ کسی کی موت پر تین دن سے زیادہ ماتم کرے لیکن شوہر کی وفات پر چار مہینہ دس روز تک وہ غم منائے (یعنی عدت گذارے)۔

تشریح ☆ وہ خاتون کہ جس کا شوہر وفات پا جائے اس وقت سے اس کی عدت شروع ہو جاتی ہے اس کو گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں ہے۔صد افسوس کہ دورِ حاضر میں اکثر یہ عادتِ بد دیکھنے میں آتی ہے کہ خاوند کی وفات کے چند ہی دن بعد خاتون کھلے مُنہ' بغیر جھجک محسوس کیے بازاروں میں آنا جانا شروع کر دیتی ہے اور جب ہم جیسا کوئی ''سر پھرا'' کہے کہ بی بی آپ کا بے مقصد' بلا مجبوری باہر نکلنا ان دونوں جائز نہیں۔تو سننا پڑتا ہے کہ مولوی صاحب چھوڑ یئے اب ایسا کونسا زمانہ ہے۔یہ تو مولویوں کے گھڑے ہوئے مسئلے ہیں۔بی بی اگر مولوی ایسے ہی مسئلے گھڑتے ہیں تو پھر آپ ہمارے پاس مسائل معلوم کرنے کو آئی ہی کیوں......؟

خیر! اس کا واحد حل یہی ہے کہ برادری کے لوگ اپنی ذمہ داری محسوس کریں اور ہمارا کام یہ ہے کہ ہم لوگوں میں اس بابت شعور و آگاہی پیدا کریں۔کہ اس سے کتنے مفسدات کا ازالہ ہو سکتا ہے۔ (جامی)

۱۷۵۹: باب مَقَامُ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا فِیْ بَیْتِهَا حَتّٰی تَحِلَّ

باب: شوہر کی وفات کی وجہ سے عدت گذارنے والی خاتون کو چاہیے کہ وہ عدت مکمل ہونے تک اپنے گھر میں رہے

۳۵۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ شُعْبَةَ وَابْنُ جُرَیْجٍ وَیَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ کَعْبٍ عَنِ الْفَارِعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ اَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِیْ طَلَبِ اَعْلَاجٍ فَقَتَلُوْهُ قَالَ شُعْبَةُ وَابْنُ جُرَیْجٍ وَکَانَتْ فِیْ دَارٍ قَاصِیَةٍ فَجَآءَ تْ وَمَعَهَا اَخُوْهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرُوْا لَهٗ فَرَخَّصَ لَهَا حَتّٰی اِذَا رَجَعَتْ دَعَاهَا فَقَالَ اجْلِسِیْ فِیْ بَیْتِكِ حَتّٰی یَبْلُغَ الْکِتَابُ اَجَلَهٗ.

۳۵۶۱: حضرت فارعہ بنت مالک سے روایت ہے کہ اس کا شوہر اپنے غلام کو تلاش کرنے کے لئے گیا (وہ غلام عجمی تھا) ان کا شوہر وہاں قتل ہو گیا ان غلاموں نے اس کو قتل کر دیا یا کسی دوسرے نے اس کو قتل کر دیا۔حضرت شعبہ اور حضرت ابن جریج نقل فرماتے ہیں آبادی سے اس خاتون کا مکان فاصلہ پر واقعہ تھا پھر وہ خاتون اپنے بھائی کے ہمراہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور اس نے اپنا حال عرض کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے حالات عرض کیے۔آپؐ نے اس کو دوسرے مکان میں چلے جانے کی اجازت عطا فرمائی۔جس وقت وہ خاتون اپنے مکان جانے لگی تو آپؐ نے اس کو بلایا اور فرمایا: تم اپنے مکان میں بیٹھ جاؤ جب تک کہ (تقدیر کا) لکھا ہوا پورا ہو جائے۔

۳۵۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ

۳۵۶۲: حضرت فریعہ بنت مالک سے روایت ہے کہ میرے شوہر نے عجمی غلاموں کو ملازم رکھا یعنی کام کرنے کے لئے ملازم رکھا لیکن ان

اِسْحَاقَ عَنْ عَمَّتِهٖ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ عَنِ الْفُرَيْعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ زَوْجَهَا تَكَارٰى عُلُوْجًا لِيَعْمَلُوْا لَهٗ فَقَتَلُوْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ اِنِّيْ لَسْتُ فِيْ مَسْكَنٍ لَهٗ وَلَا يَجْرِيْ عَلَيَّ مِنْهُ رِزْقٌ اَفَاَنْتَقِلُ اِلٰى اَهْلِيْ وَيَتَامَايَ وَ اَقُوْمُ عَلَيْهِمْ قَالَ افْعَلِيْ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتِ فَاَعَادَتْ عَلَيْهِ قَوْلَهَا قَالَ اعْتَدِّيْ حَيْثُ بَلَغَكِ الْخَبَرُ.

لوگوں نے اس کو قتل کر دیا۔ پھر میں نے اس بات کا تذکرہ رسول کریمؐ سے کیا یعنی شوہر کی وفات ہو جانے کے بارے میں آپؐ سے عرض کیا اور کہا فریعہ نے کہ میرے شوہر کی ملکیت میں نہ تو کوئی مکان ہے اور نہ کوئی کھانے کا نظم ہے میرے واسطے میرے شوہر کی جانب سے میں چاہتی ہوں کہ اپنے لوگوں میں' میں چلی جاؤں اور میں اپنے یتیم بچوں میں جا کر رہنے لگ جاؤں اور میں ان کی خبر گیری کروں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم چلی جاؤ۔ پھر کچھ دیر کے بعد فرمایا: اے فریعہ تم نے کس طریقہ سے بیان کیا کہ تم دوبارہ پورا واقعہ مذکورہ بیان کرو۔ آپؐ نے فرمایا تم اسی جگہ عدت مکمل کرلو یعنی جس جگہ تم کو اطلاع ملی ہے۔

۳۵۶۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ فُرَيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْلَاجٍ لَهٗ فَقُتِلَ بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ قَالَتْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ النُّقْلَةَ اِلٰى اَهْلِيْ وَذَكَرَتْ لَهٗ حَالًا مِّنْ حَالِهَا قَالَتْ فَرَخَّصَ لِيْ فَلَمَّا اَقْبَلْتُ نَادَانِيْ فَقَالَ امْكُثِيْ فِيْ اَهْلِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ.

۳۵۶۳: حضرت فریعہ بنت مالک سے روایت ہے کہ ان کا شوہر اپنے غلاموں کی تلاش میں نکلا اور وہ قدوم نامی جگہ میں قتل ہو گیا۔ فریعہ نقل کرتی ہیں۔ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور میں نے اپنے واقعہ کا تذکرہ کیا میری خواہش ہے کہ میں شوہر کے مکان سے رخصت ہو جاؤں اور میں اپنے شوہر کے قبیلہ میں جا کر رہائش اختیار کرلوں اور میں نے اپنا حال عرض کیا اور آپؐ کے سامنے اپنے حالات عرض کر دیئے چنانچہ آپؐ نے مجھ کو اس کی اجازت عطا فرمائی میں جس وقت چلنے لگی تو آپؐ نے فرمایا تم عدت گذرنے تک اپنے شوہر کے گھر میں رہو۔

۱۷۶۰: باب الرُّخْصَةِ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اَنْ تَعْتَدَّ حَيْثُ شَاءَتْ

باب: کہیں بھی عدت گذارنے کی اجازت

۳۵۶۴: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُجَيْحٍ قَالَ عَطَاءٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عِدَّتَهَا فِيْ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : غَيْرَ اِخْرَاجٍ .

۳۵۶۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت: غَيْرَ اِخْرَاجٍ جس میں یہ مفہوم بیان فرمایا گیا تھا کہ عورت' اپنے شوہر کے مکان میں عدت مکمل کرے سے یہ آیت کریمہ منسوخ ہوگئی اب اس کو اختیار ہے کہ وہ جس جگہ دل چاہے عدت گذارے۔

خلاصۃ الباب ☆ واضح رہے کہ دورِ جاہلیت میں خواتین کو وراثت سے محروم رکھا جاتا تھا لیکن ایک سال تک نان ونفقہ کی وہ مستحق رہتی یعنی جس وقت خواتین کو وراثت میں حقدار قرار دیا گیا تو سابقہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اسکی عدت چار ماہ دس روز قرار پائی۔

۱۷۶۱: باب عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ

باب: جس کے شوہر کی وفات ہو جائے تو اس کی عدت اسی وقت سے ہے کہ جس روز اطلاع ملے

۳۵۶۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ زَيْنَبُ بِنْتُ كَعْبٍ قَالَتْ حَدَّثَتْنِيْ فُرَيْعَةُ بِنْتُ مَالِكٍ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَتْ تُوُفِّيَ زَوْجِيْ بِالْقَدُوْمِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهٗ اَنَّ دَارَنَا شَاسِعَةٌ فَاَذِنَ لَهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَقَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ۔

۳۵۶۵: حضرت فریعہ بنت مالک سے روایت ہے کہ (یہ فریعہ ؓ حضرت ابوسعید خدری ؓ کی بہن ہیں) وہ نقل کرتی ہیں کہ میرے شوہر کی قدوم نامی جگہ میں وفات ہوگئی میں پھر خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ ہمارا مکان بستی سے کافی فاصلہ پر واقع ہے آپ ﷺ نے مجھ کو اجازت عطا فرمائی پھر آپ ﷺ نے مجھ کو پکارا اور ارشاد فرمایا: تم ٹھہر جاؤ یعنی تم اپنے گھر ٹھہر جاؤ یعنی تم اپنے شوہر کے گھر ٹھہر جاؤ چار ماہ دس روز تک۔ یہاں تک لکھا ہوا اپنی عدت تک پہنچ جائے یعنی عدت پوری گذر جائے۔

۱۷۶۲: باب تَرْكُ الزِّيْنَةِ لِلْحَادَّةِ الْمُسْلِمَةِ دُوْنَ الْيَهُوْدِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ

باب: مسلمان خاتون کے لیے سنگھار چھوڑ دینا نہ کہ یہودی اور عیسائی خاتون کے لیے

۳۵۶۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ بِهٰذَا الْاَحَادِيْثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْسُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تَحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ

۳۵۶۶: حضرت زینب بنت ابی سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ان تین احادیث شریفہ کو حضرت حمید بن نافع سے کہا۔ حضرت زینب ؓ نے کہا کہ میں ام حبیبہ ؓ کے پاس حاضر ہوئی جو کہ رسول کریم کی اہلیہ محترمہ تھیں اس وقت میں جبکہ ان کے والد ابوسفیان بن حرب کی وفات ہوگئی تھی ان کا انتقال ہوگیا تھا تو ام حبیبہ ؓ نے خوشبو منگائی اور پہلے خوشبو باندی کے لگائی پھر وہ خوشبو اپنے چہرہ پر ملی اور اس طرح سے فرمایا خدا کی قسم مجھ کو خوشبو کی ضرورت نہ تھی مگر اس قدر بات کیلئے لگائی کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو عورت اللہ عزوجل اور آخرت کے دن پر یقین رکھتی ہو اس کیلئے کسی کے لیے تین دن سے زیادہ غم منانا حلال نہیں ہے لیکن شوہر کے لئے وہ چار مہینہ اور دس دن تک سوگ کرے اور دوسری حدیث یہ ہے کہ حضرت زینب ؓ بیان کرتی ہیں کہ میں ایک دن زینب بنت جحش ؓ کے پاس گئی وہاں پر ان دنوں انکے بھائی کی وفات ہوگئی تھی۔ انہوں نے خوشبو منگا کر خوشبو

زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا وَقَدْ دَعَتْ بِطِيْبٍ وَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تَحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَقَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا اَفَاَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَاْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَمَا تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَاْسِ الْحَوْلِ قَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيْبًا وَّلَا شَيْئًا حَتّٰى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ اَوْ شَاةٍ اَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهٖ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ اِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰى بَعْرَةً فَتَرْمِيْ بِهَا وَ تُرَاجِعُ بَعْدَ مَا شَآءَتْ مِنْ طِيْبٍ اَوْغَيْرِهٖ قَالَ مَالِكٌ تَفْتَضُّ تَمْسَحُ بِهٖ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدٍ قَالَ مَالِكٌ الْحِفْشُ الْخُصُّ.

لگائی اور کہا کہ خدا کی قسم مجھ کو خوشبو کی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے رسول کریمؐ سے سنا۔ آپ منبر پر فرماتے تھے جو خاتون یقین لائی اللہ اور رسولؐ پر تو اس کے لئے درست نہیں کہ وہ غم منائے کسی کے لئے تین رات سے زیادہ علاوہ شوہر کے۔ اس لیے کہ شوہر کا غم چار مہینہ اور دس دن تک ہے تیسری روایت کے بیان میں زینبؓ فرماتی ہیں میں نے ام سلمہؓ کو فرماتے ہوئے سنا ایک خاتون ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ یا رسول اللہ! میری لڑکی کے شوہر کی وفات ہوگئی ہے اور اس کی آنکھیں دُکھنے آگئیں۔ اگر آپ حکم فرمائیں تو میں آنکھوں میں سرمہ ڈال لیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا: سرمہ نہ لگاؤ اور فرمایا: دورِ جاہلیت میں ہر ایک (عدت گذارنے والی) عورت سال گذرنے پر مینگنی پھینکتی تھی۔ راوی حمید بن نافع بیان فرماتے ہیں کہ میں نے زینبؓ سے دریافت کیا کہ مینگنی پھینکنے سے کیا مراد ہے؟ زینبؓ نے بیان فرمایا کہ دورِ جاہلیت میں جس عورت کے شوہر کی وفات ہو جاتی تھی تو وہ عورت ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں اور بہت زیادہ تنگ اور تاریک کمرہ میں داخل ہو جاتی تھی اور وہ عورت خراب سے خراب تر لباس پہن لیا کرتی تھی اور ایک سال پورا ہونے پر اس کے پاس کوئی گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ لاتے پھر وہ عورت اپنی کھال اور جسم کو رگڑتی وہ جانور مر جاتا۔ اسکے بعد وہ عورت کمرہ سے باہر نکلتی۔ اس اندیشہ سے اس وقت اس کو ایک اونٹ کی مینگنی دیتے اس کو پھینک دینے کے بعد جس طرف اس کا دل چاہتا وہ رجحان کرتی۔ یعنی اس کا دل چاہے تو وہ خوشبو لگائے یا کوئی دوسرا کام کرے اسکو اختیار ہوتا۔ امام مالکؒ نے فرمایا اس حدیث میں جو لفظ تَفْتَضُّ ہے اسکے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنے جسم کو ملے اور محمد کی روایت میں مالک نے کہا کہ حفش خص کو کہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ واضح رہے کہ عربی زبان میں تَفْتَض کے معنی ہیں مسلنے کے اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں استعمال ہونے والے لفظ حِفْش سے مراد لکڑی کا (چھوٹا سا) کمرہ وغیرہ ہے جس کو اُردو کے عام استعمال میں ڈربہ یعنی بہت تنگ کمرہ یا حجرہ کہا جاتا ہے جو کہ بہت زیادہ چھوٹا ہوتا ہے۔

۱۷۶۳: باب مَا تَجْتَنِبُ الْحَادَّةُ مِنَ الثِّيَابِ الْمُصْبَغَةِ

باب: (شوہر کی موت کا) غم منانے والی خاتون کا رنگین لباس سے پرہیز

۳۵۶۷: اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحِدُّ امْرَأَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَاِنَّهَا تَحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا وَّلَا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمْتَشِطُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا عِنْدَ طُهْرِهَا حِيْنَ تَطْهُرُ نُبَذًا مِنْ قُسْطٍ وَّاَظْفَارٍ.

۳۵۶۷: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی خاتون کسی کی وفات پر تین روز سے زیادہ غم نہ منائے لیکن شوہر کی وفات پر وہ چار ماہ دس روز تک عدت گذارے اور اس دوران نہ رنگدار کپڑے پہنے نہ دھاری دار نہ سرمہ ڈالے نہ کنگھی کرے اور نہ ہی خوشبو لگائے۔ البتہ اگر وہ حیض سے پاک ہونے پر خون کی بدبو زائل کرنے کے لیے کچھ قسط یا اظفار (نامی خوشبو) لگائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

خوشبو کی قسم:

واضح رہے کہ عربی زبان میں قسط اور اظفار دونوں عرب میں استعمال ہونے والی خوشبو کی اقسام ہیں۔ حدیث میں یہی مراد ہے۔

۳۵۶۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ طَهْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُدَيْلٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ.

۳۵۶۸: اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس عورت کے شوہر کی وفات ہوگئی ہو تو نہ وہ کسم (یعنی زعفران وغیرہ میں) رنگے ہوئے کپڑے پہنے نہ گیرو کے رنگ میں رنگین لباس پہنے اور نہ وہ خضاب لگائے اور نہ ہی وہ سرمہ لگائے۔

۱۷۶۴: باب الْخِضَابِ لِلْحَادَّةِ

باب: دورانِ عدت مہندی لگانا

۳۵۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تَحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ وَّلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا.

۳۵۶۹: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لانے والی کسی خاتون کے لئے جائز نہیں ہے کہ کسی کی وفات پر تین دن سے زیادہ غم منائے ہاں البتہ خاوند کی وفات پر جائز ہے اور اس دوران اس کے لئے سرمہ ڈالنا' خضاب لگانا اور رنگین لباس استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۷۶۵: باب الرُّخْصَةِ لِلْحَادَّةِ اَنْ تَمْتَشِطَ بِالسِّدْرِ

۳۵۷۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِیْرَةَ بْنَ الضَّحَّاكِ یَقُوْلُ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ حَكِیْمٍ بِنْتُ اُسَیْدٍ عَنْ اُمِّهَا اَنَّ زَوْجَهَا تُوُفِّیَ وَ كَانَتْ تَشْتَكِیْ عَیْنَهَا فَتَكْتَحِلُ الْجَلَاءَ فَاَرْسَلَتْ مَوْلَاةً لَّهَا اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلَتْهَا عَنْ كُحْلِ الْجَلَاءِ فَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلُ اِلَّا مِنْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَ اَبُوْسَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلٰی عَیْنِیْ صَبِرًا فَقَالَ مَا هٰذَا یَا اُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَیْسَ فِیْهِ طِیْبٌ قَالَ اِنَّهٗ یَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِیْهِ اِلَّا بِاللَّیْلِ وَلَا تَمْتَشِطِیْ بِالطِّیْبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَاِنَّهٗ خِضَابٌ قُلْتُ بِاَیِّ شَیْءٍ اَمْتَشِطُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِیْنَ بِهٖ رَاْسَكِ.

باب: دورانِ عدت بیری کے پتوں سے سر دھونے سے متعلق

۳۵۷۰: حضرت امّ حکیم بنت اسید رضی اللہ عنہا اپنی والدہ سے نقل کرتی ہیں کہ ان کے شوہر کی جب وفات ہوگئی تو ان کی آنکھیں دکھنے لگ گئیں انہوں نے ثمد کا سرمہ لگایا اور اپنی باندی کو حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اثمد کا سرمہ لگانے کا حکم دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس وقت تک سرمہ نہ لگاؤ جس وقت تک اس کے بغیر کوئی چارہ باقی نہ رہے۔ اس لیے کہ جس وقت حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت میں نے اپنی آنکھوں پر ایلوے کا لیپ کیا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ ایلوہ ہے یا رسول اللہ! اس میں خوشبو نہیں ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے چہرے پر چمک آ جاتی ہے اس وجہ سے تم اس کو صرف رات کے وقت لگا لیا کرو اور تم خوشبودار شے یا مہندی سے سر نہ دھویا کرو۔ اس لیے کہ یہ خضاب ہے۔ میں نے عرض کیا: میں پھر کس چیز سے سر دھوؤں یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیری کے پتوں سے سر دھویا کرو۔

۱۷۶۶: باب النَّهْیِ عَنِ الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ

۳۵۷۱: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ وَهُوَ ابْنُ مُوْسٰی قَالَ حُمَیْدٌ وَحَدَّثَتْنِیْ زَیْنَبُ بِنْتُ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَآءَ تِ امْرَاَةٌ مِّنْ قُرَیْشٍ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِیْ رَمِدَتْ اَفَاَكْحُلُهَا وَكَانَتْ مُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا فَقَالَ اِلَّا

باب: دورانِ عدت سرمہ لگانا

۳۵۷۱: حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک قریشی قبیلہ کی خاتون خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری لڑکی کی آنکھیں دکھنے آ گئیں کیا میں اس کے سرمہ ڈال سکتی ہوں؟ راوی کہتے ہیں کہ وہ خاتون اپنے شوہر کی وفات کے بعد عدت میں تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم چار ماہ دس دن بھی صبر نہیں کر سکتی وہ عرض کرنے لگی کہ مجھے اس کی آنکھ کے درد و تکلیف

اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ثُمَّ قَالَتْ اِنِّیْ اَخَافُ عَلٰی بَصَرِهَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِی الْجَاهِلِيَّةِ تَحِدُّ عَلٰی زَوْجِهَا سَنَةً ثُمَّ تَرْمِیْ عَلٰی رَاْسِ السَّنَةِ بِالْبَعْرَةِ.

میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو چار مہینہ دس دن سے قبل نہیں کیا تم کو یاد نہیں کہ دورِ جاہلیت میں ایک خاتون اپنے شوہر کی وفات کے بعد ایک سال تک عدت میں رہنے کے بعد نکل کر مینگنی پھینکا کرتی تھی (اس کی تفصیل گذر چکی) کہ یہ بات تو کچھ نہیں۔

۳۵۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَسَاَلَتْهُ عَنِ ابْنَتِهَا مَاتَ زَوْجُهَا وَهِیَ تَشْتَكِیْ قَالَ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَحِدُّ السَّنَةَ ثُمَّ تَرْمِی الْبَعْرَةَ عَلٰی رَاْسِ الْحَوْلِ وَاِنَّمَا هِیَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا.

۳۵۷۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک خاتون خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور اس نے اپنی لڑکی سے متعلق دریافت کیا کہ اس کے شوہر کی وفات ہوگئی ہے اور اس کی آنکھیں دُکھنے آگئی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دورِ جاہلیت میں تم میں سے ہر ایک عورت ایک سال تک عدت میں رہتی اور پھر وہ عدت سے باہر آ کر مینگنی پھینکا کرتی یہ تو صرف چار مہینہ دس دن ہیں۔

عدت کا کم زمانہ:

مطلب یہ ہے کہ چار ماہ دس دن کا وقفہ تو کچھ بھی نہیں ہے تم دورِ جاہلیت کو دیکھو کہ اس زمانہ میں خواتین عدت کا کس قدر طویل زمانہ گذارتی تھیں جس کو عدت کے دوران جانور کی مینگنی کے پھینکنے سے متعلق سابقہ صفحات میں عرض کیا جا چکا ہے۔

۳۵۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسٰی بْنِ مَعْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ نَافِعٍ مَوْلَی الْاَنْصَارِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ قُرَيْشٍ جَآءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَتِیْ تُوُفِّیَ عَنْهَا وَقَدْ خِفْتُ عَلٰی عَيْنِهَا وَهِیَ تُرِيْدُ الْكُحْلَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَرْمِیْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰی رَاْسِ الْحَوْلِ وَاِنَّمَا هِیَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ مَا رَاْسُ الْحَوْلِ قَالَتْ كَانَتِ الْمَرْاَةُ فِی الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا هَلَكَ زَوْجُهَا عَمَدَتْ اِلٰی شَرِّ بَيْتٍ لَهَا فَجَلَسَتْ فِيْهِ حَتّٰی اِذَا مَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ خَرَجَتْ فَرَمَتْ وَرَآءَهَا بِبَعْرَةٍ.

۳۵۷۳: حضرت امّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ قریش کی ایک خاتون ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور اپنی لڑکی سے متعلق اس نے دریافت کیا کہ اس کے شوہر کی وفات ہوگئی ہے اور مجھے تو اس کی آنکھوں سے متعلق اندیشہ ہے۔ امّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ وہ خاتون (دورانِ عدت) سرمہ لگانے کی اجازت چاہتی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: زمانہ جاہلیت میں اگر تم میں سے کسی کے شوہر کی وفات ہو جاتی تو وہ ایک سال عدت گذارنے کے بعد مینگنی پھینک کر عدت سے نکل جایا کرتی تھی۔ یہ تو صرف چار ماہ دس دن ہیں۔ حمید نقل کرتے ہیں کہ میں نے زینب بنت ابی سلمہؓ سے دریافت کیا: راس الحول سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: دورِ جاہلیت میں دستور تھا کہ اگر کسی کا شوہر مر جاتا تو وہ ایک بدترین مکان میں رہنے لگتی تھی اور ایک سال تک وہیں رہنے کے بعد نکلتی اور اپنے پیچھے وہ مینگنی پھینکتی تھی (یہ دورِ جاہلیت میں عدت گذارنے کے طریقہ کی طرف اشارہ ہے)۔

۳۵۷۴: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ وَاُمَّ حَبِيْبَةَ اَتَكْتَحِلُ فِيْ عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَتْ اَتَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَاَلَتْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا اَقَامَتْ سَنَةً ثُمَّ قَذَفَتْ خَلْفَهَا بِبَعْرَةٍ ثُمَّ خَرَجَتْ وَاِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا حَتّٰى يَنْقَضِيَ الْاَجَلُ.

۳۵۷۴: حضرت زینب ﷺ فرماتی ہیں کہ حضرت امّ حبیبہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ شوہر کی وفات کی عدت میں عورت سرمہ ڈال سکتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک خاتون خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئی اور اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے اگر زمانہ جاہلیت میں کسی عورت کے شوہر کا انتقال ہو جاتا تو وہ عورت ایک سال تک عدت میں رہتی اور وہ پھر اپنے پیچھے مینگنی پھینکتی۔ پھر (عدت) سے باہر آتی اور یہ تو صرف چار ماہ دس دن ہیں وہ یہ عدت مکمل ہونے تک سرمہ نہیں ڈال سکتی۔

۱۷۶۷: باب الْقُسْطُ وَالْاَظْفَارِ لِحَادَّةٍ

باب: دوران عدت (خوشبو) قسط اور اظفار کے استعمال سے متعلق

۳۵۷۵: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الدُّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ زَآئِدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فِي الْقُسْطِ وَالْاَظْفَارِ.

۳۵۷۵: حضرت امّ عطیہ ﷺ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے شوہر کی وفات کے بعد عدت گذارنے والی خاتون کیلئے حیض سے پاک ہونے پر قسط اور اظفار (خوشبو) کے استعمال کرنے کی اجازت دی۔

۱۷۶۸: باب نَسْخِ مَتَاعِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا بِمَا فُرِضَ لَهَا مِنَ الْمِيْرَاثِ

باب: شوہر کی وفات کے بعد عورت کو ایک سال کا خرچہ اور رہائش دینے کے حکم کے منسوخ ہونے کے بارے میں

۳۵۷۶: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السِّجْزِيُّ خَيَّاطُ السُّنَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ وَاقِدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ النَّحْوِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ: وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ [البقرة: ۲٤٠] نُسِخَ ذٰلِكَ بِاٰيَةِ الْمِيْرَاثِ مِمَّا فُرِضَ لَهَا مِنَ الرُّبُعِ وَالثُّمُنِ وَنَسَخَ اَجَلَ الْحَوْلِ اَنْ جُعِلَ اَجَلُهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا.

۳۵۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اور وہ اس آیت مبارکہ: وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ سے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ میراث کی آیت کریمہ سے منسوخ ہے جس میں بیوی کے چوتھے اور آٹھویں حصہ کا تذکرہ ہے نیز ایک سال تک عدت میں رہنے کا حکم بھی چار ماہ دس روز سے منسوخ ہو گیا ہے۔

۳۵۷۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ: وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ قَالَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا [البقرة: ۲۳۴].

۳۵۷۷: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ: وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اس آیت کریمہ سے منسوخ ہوگئی ہے: وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ۔

۱۷۶۹: باب الرُّخْصَةِ فِيْ خُرُوْجِ الْمَبْتُوْتَةِ مِنْ بَيْتِهَا فِيْ عِدَّتِهَا لِسُكْنَاهَا

باب: تین طلاقوں والی خاتون کے لئے عدت کے درمیان مکان سے نکلنے کی اجازت کے متعلق

۳۵۷۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَاصِمٍ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ اَنَّهٗ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَخَرَجَ اِلٰى بَعْضِ الْمَغَازِيْ وَاَمَرَ وَكِيْلَهٗ اَنْ يُّعْطِيَهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَتَقَالَّتْهَا فَانْطَلَقَتْ اِلٰى بَعْضِ نِسَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَهَا فُلَانٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا بِبَعْضِ النَّفَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَزَعَمَ اَنَّهٗ شَيْءٌ تَطَوَّلَ بِهٖ قَالَ صَدَقَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَقِلِيْ اِلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ فَاعْتَدِّيْ عِنْدَهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ اُمَّ كُلْثُوْمٍ امْرَاَةٌ يَكْثُرُ عُوَّادُهَا فَانْتَقِلِيْ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ اَعْمٰى فَانْتَقَلَتْ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ فَاعْتَدَّتْ عِنْدَهٗ حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا اَبُوالْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةُ ابْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ فَجَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَاْمِرُهٗ فِيْهِمَا فَقَالَ اَمَا اَبُو الْجَهْمِ فَرَجُلٌ

۳۵۷۸: حضرت عبدالرحمٰن بن عاصم رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس سے نقل کرتے ہیں کہ وہ قبیلہ بنومخزوم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھیں اس نے ان کو تین طلاقیں دے دیں اور کسی جہاد میں وہ چلا گیا اور اس نے جاتے ہوئے اپنے وکیل کو حکم دیا کہ اس کو کچھ خرچہ دے دینا۔ اس نے خرچہ دیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کم سمجھ کر واپس فرمایا دیا اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس تشریف لے گئیں۔ چنانچہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ وہیں پر تھیں۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا۔ یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس ہے ان کو ان کے شوہر نے طلاق دے دی ہے اور کچھ خرچہ بھی روانہ کیا ہے جس کو اس نے واپس کر دیا ہے (کہ یہ کم ہے) اس شخص کا کہنا ہے کہ یہ بھی اس کا ایک احسان ہے کہ وہ کچھ تو دے رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے تم اس طریقہ سے کرو کہ تم اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کے گھر منتقل ہو جاؤ اور تم اپنی عدت مکمل کر لو۔ پھر فرمایا لیکن حضرت اُمّ کلثومؓ کے گھر لوگوں کی آمد و رفت زیادہ رہتی ہے اس وجہ سے تم عبداللہ بن مکتومؓ کے گھر چلی جاؤ اس لیے کہ وہ ایک نابینا شخص ہیں چنانچہ وہ عبداللہ بن مکتومؓ کے گھر منتقل ہو گئیں اور وہیں عدت گذاری جس وقت عدت مکمل ہو گئی تو ابوجہیمؓ اور معاویہ بن ابی سفیانؓ نے ان کو نکاح کے پیغامات بھیجے۔ اس پر وہ رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئیں

اَخَافُ عَلَيْكَ قِسْقَاسَتَهُ لِلْعَصَا وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ اَمْلَقُ مِنَ الْمَالِ فَتَزَوَّجَتْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

اور آپؐ سے انہوں نے مشورہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھ کو تمہارے بارے میں لاٹھی کا اندیشہ ہے کہ ابومعاویہؓ ایک مفلس شخص ہیں یہ بات سن کر فاطمہؓ نے اسامہ بن زیدؓ سے نکاح کر لیا۔

۳۵۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ اَبِىْ عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ اَنَّهَا جَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْهُ فِىْ خُرُوْجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَاَمَرَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى فَاَبٰى مَرْوَانُ اَنْ يُّصَدِّقَ فَاطِمَةَ فِىْ خُرُوْجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا قَالَ عُرْوَةُ اَنْكَرَتْ عَآئِشَةُ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ۔

۳۵۷۹: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ابوعمرو حفص بن مغیرہ کے نکاح میں تھیں کہ انہوں نے ان کو تیسری اور آخری طلاق دے دی۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ دریافت کیا کہ کیا میں مکان سے نکل سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نابینا کے گھر تم منتقل ہو جاؤ۔ یہ سن کر مروان نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بات کی تصدیق نہیں کی کہ مطلقہ عورت مکان سے باہر جا سکتی ہے وہ فرماتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس بات کا انکار فرمایا تھا۔

۳۵۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ فَاطِمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوْجِىْ طَلَّقَنِىْ ثَلَاثًا وَاَخَافُ اَنْ يُّقْتَحَمَ عَلَىَّ فَاَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ۔

۳۵۸۰: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دی ہیں اور مجھ کو اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ میرے گھر چور وغیرہ آ جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ان کو اس جگہ سے چلے جانے کا حکم دیا۔

۳۵۸۱: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مَاهَانَ بَصْرِىٌّ عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ وَّحُصَيْنٌ وَّمُغِيْرَةُ وَدَاوٗدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ وَذَكَرَ اٰخَرِيْنَ عَنِ الشَّعْبِىِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فِى السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِّىْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَاَمَرَنِىْ اَنْ اَعْتَدَّ فِىْ بَيْتِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

۳۵۸۱: حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کے پاس پہنچا اور میں نے ان سے پوچھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے بارے میں کیا حکم دیا تھا؟ وہ فرمانے لگیں کہ جس وقت میرے شوہر نے مجھ کو تین طلاق دے دیں تو میں ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور رہائش اور خرچہ کا میں نے ان سے مطالبہ کیا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو مجھ کو کسی قسم کا کوئی خرچہ دلایا اور نہ ہی رہنے کے لئے مکان دلایا اور مجھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ کے مکان پر عدت گذارنے کا حکم فرمایا۔

۳۵۸۲: اَخْبَرَنِىْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ هُوَ ابْنُ

۳۵۸۲: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس سے روایت ہے کہ جس وقت میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دے دی تو میں نے اس جگہ سے چلے

زُرَيْقٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِیْ زَوْجِیْ فَاَرَدْتُ النُّقْلَةَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْتَقِلِیْ اِلٰى بَيْتِ ابْنِ عَمِّكَ عَمْرِو بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاعْتَدِّیْ فِيْهِ فَحَصَبَهُ الْاَسْوَدُ وَقَالَ وَيْلَكَ لِمَ تُفْتِیْ بِمِثْلِ هٰذَا قَالَ عُمَرُ اِنْ جِئْتَ بِشَاهِدَيْنِ يَشْهَدَانِ اَنَّهُمَا سَمِعَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَّا لَمْ نَتْرُكْ كِتَابَ اللّٰهِ لِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ.

جانے کا ارادہ کیا چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے چچازاد بھائی حضرت عمرو بن مکتوم رضی اللہ عنہ کے مکان پر چلی جاؤ اور تم اسی جگہ پر عدت گذارو۔ یہ بات سن کر اسودؒ نے ان کو کنکری ماریں کہ تمہاری ہلاکت ہو جائے تم اس قسم کا فتویٰ کس وجہ سے دے رہی ہو۔ پھر عمرؓ نے فرمایا کہ اگر تم رسول کریمؐ کے اس فرمان مبارک پر دو گواہ پیش کرو تو ٹھیک ہے ورنہ ہم تو کتاب اللہ کو ایک خاتون کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتے اور وہ آیت کریمہ یہ ہے: لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ یعنی تم ان کو ان کے مکان سے نہ نکالو اور نہ وہ خود ہی مکانوں سے نکلیں۔ البتہ اگر وہ واضح طور پر برے کام کا ارتکاب کریں تو ان کو مکانوں سے نکال دیا جائے۔

۱۷۷۰: باب خُرُوْجِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا بِالنَّهَارِ

باب: جس عورت کے شوہر کی وفات ہوگئی تو اس کا عدت کے درمیان مکان سے نکلنا

۳۵۸۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتُهُ فَاَرَادَتْ اَنْ تَخْرُجَ اِلٰى نَخْلٍ لَهَا فَلَقِيَتْ رَجُلًا فَنَهَاهَا فَجَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اخْرُجِیْ فَجُدِّیْ نَخْلَكِ لَعَلَّكِ اَنْ تَصَدَّقِیْ وَتَفْعَلِیْ مَعْرُوْفًا.

۳۵۸۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی خالہ کو طلاق دی گئی تو انہوں نے اپنے کھجوروں کے باغ میں چلے جانے کا ارادہ فرمایا۔ چنانچہ ان کی ایک آدمی سے ملاقات ہوئی تو اس نے ان کو منع کر دیا۔ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے باغ میں چلی جاؤ اور تم اس کے پھل توڑ تاکہ تم صدقہ دو اور کوئی نیک کام کرو۔

۱۷۷۱: باب نَفَقَةِ الْبَائِنَةِ

باب: بائنہ کے خرچہ سے متعلق

۳۵۸۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ ابْنِ حَفْصٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْ سَلَمَةَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِیْ زَوْجِیْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِیْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَوَضَعَ لِیْ عَشَرَةَ اَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهُ خَمْسَةٌ شَعِيْرٌ وَخَمْسَةٌ تَمْرٌ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ

۳۵۸۴: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس فرماتی ہیں کہ میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دے دی نہ تو اس نے مجھ کو خرچہ دیا اور نہ ہی رہنے کے لئے جگہ دی صرف دس قفیز انہوں نے اپنے چچازاد بھائی کے لیے رکھوائے ان میں سے پانچ قفیز تو جو کے تھے اور پانچ کھجور کے۔ اس بات پر میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے پورا واقعہ عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے ٹھیک کام کیا پھر مجھ کو حکم فرمایا کہ تم

اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَعْتَدَّ فِیْ بَیْتِ فُلَانٍ وَکَانَ زَوْجُهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَائِنًا.

فلاں آدمی کے گھر عدت گذارو۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کے شوہر نے ان کو طلاقِ بائن دیدی تھی۔

۱۷۷۲: باب نَفَقَةِ الْحَامِلِ الْمَبْتُوْتَةِ

باب: تین طلاق والی حاملہ خاتون کا نان ونفقہ

۳۵۸۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ کَثِیْرِ بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ شُعَیْبٍ قَالَ قَالَ الزُّهْرِیُّ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ طَلَّقَ ابْنَةَ سَعِیْدِ ابْنِ زَیْدٍ وَاُمُّهَا حَمْنَةُ بِنْتُ قَیْسٍ الْبَتَّةَ فَاَمَرَتْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَیْسٍ بِالْاِنْتِقَالِ مِنْ بَیْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ سَمِعَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلٰی مَسْکَنِهَا حَتّٰی تَنْقَضِیَ عِدَّتُهَا فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ تُخْبِرُهُ اَنَّ خَالَتَهَا فَاطِمَةَ اَفْتَتْهَا بِذٰلِكَ وَاَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْتَاهَا بِانْتِقَالٍ حِیْنَ طَلَّقَهَا اَبُوْعَمْرِو بْنُ حَفْصٍ الْمَخْزُوْمِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَاَرْسَلَ مَرْوَانُ قَبِیْصَةَ بْنَ ذُوَیْبٍ اِلٰی فَاطِمَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا کَانَتْ تَحْتَ اَبِیْ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَمَّا اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَی الْیَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا بِتَطْلِیْقَةٍ وَهِیَ بَقِیَّةُ طَلَاقِهَا فَاَمَرَلَهَا الْحٰرِثَ بْنَ هِشَامٍ وَ عَیَّاشَ ابْنَ اَبِیْ رَبِیْعَةَ بِنَفَقَتِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلَی الْحٰرِثِ وَعَیَّاشٍ تَسْاَلُهُمَا النَّفَقَةَ الَّتِیْ اَمَرَ لَهَا بِهَا زَوْجُهَا فَقَالَا وَاللّٰهِ مَالَهَا عَلَیْنَا نَفَقَةٌ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ حَامِلًا وَ مَالَهَا اَنْ تَسْکُنَ فِیْ مَسْکَنِنَا اِلَّا بِاِذْنِنَا فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۳۵۸۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت حمنہ بنت قیس کی لڑکی کو تین طلاقیں دے دیں تو ان کی خالہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس نے ان کو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے مکان سے چلے جانے کا حکم فرمایا۔ جس وقت حضرت مروان نے یہ بات سنی تو ان کو حکم بھیجا کہ اپنے مکان واپس چلی جائیں اور عدت مکمل ہونے تک وہ اسی جگہ پر رہیں۔ انہوں نے بتلایا کہ ان کی خالہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس نے ان کو اس طریقہ سے کرنے کا حکم فرمایا۔ ان کا کہنا ہے کہ جس وقت حضرت ابوعمرو بن حفص نے ان کو طلاق دے دی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کو منتقل ہونے کا حکم فرمایا تھا۔ یہ بات سن کر حضرت مروان نے حضرت قبیصہ بن ذریب کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہی مسئلہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں یہ ان دونوں کی بات ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملک یمن کا حاکم مقرر فرمایا تو حضرت ابوعمرو بھی ان کے ساتھ ہی ساتھ روانہ ہو گئے اور ان کو انہوں نے ایک طلاق دے دی جو کہ آخری طلاق تھی اس لیے کہ وہ دو طلاق اس سے قبل دے چکے تھے اور حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ اور حضرت عیاش بن ربیعہ کو ان کا خرچہ دینے کا حکم ہوا۔ انہوں نے حضرت حارث رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ جو خرچہ میرے شوہر نے میرے واسطے دیا ہے وہ دے دیں۔ وہ دونوں کہنے لگے کہ خدا کی قسم ہمارے ذمہ اس کا خرچہ لازم نہیں ہے البتہ اگر یہ عورت حمل سے ہوتی تو اس کا نان ونفقہ ہمارے ذمے لازم ہوتا۔ اسی طریقہ سے یہ ہمارے مکان میں بھی ہماری بغیر اجازت نہیں رہ سکتی۔

فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَصَدَّقَهُمَا قَالَتْ فَقُلْتُ اَيْنَ اَنْتَقِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْتَقِلِيْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ الْاَعْمَى الَّذِيْ عَاتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ فَانْتَقَلْتُ عِنْدَهٗ فَكُنْتُ اَضَعُ ثِيَابِيْ عِنْدَهٗ حَتّٰى اَنْكَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَعَمَتْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ۔

فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں پھر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی تو آپ نے بھی ان دونوں کی تصدیق فرمائی چنانچہ میں نے عرض کیا میں کس جگہ منتقل ہو جاؤں؟ آپ نے فرمایا ابن مکتوم کے گھر تم چلی جاؤ یہ وہ ہی نابینا آدمی ہیں جن کی وجہ سے اللہ نے رسول کریم کا عتاب فرمایا۔ فاطمہ فرماتی ہیں کہ پھر میں انکے مکان میں منتقل ہو گئی اور میں اپنے کپڑے (دوپٹہ چادر وغیرہ) گرمی کی وجہ سے اتار دیا کرتی۔ یہاں تک کہ رسول کریم نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے میری شادی کر دی۔

۱۷۷۳: باب اَلْاِقْرَاء

باب: لفظ قرء سے متعلق ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۵۸۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ اَبِيْ حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِيْ اِذَا اَتَاكِ قُرْوُءُكِ فَلَا تُصَلِّيْ فَاِذَا مَرَّ قُرُوْءُكِ فَلْتَطْهُرِيْ قَالَ ثُمَّ صَلِّيْ مَا بَيْنَ الْقُرْءِ اِلَى الْقُرْءِ.

۳۵۸۶: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی حبیش سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے (شدت سے) خون جاری ہونے کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کسی ایک رگ کی وجہ سے ہے یعنی کوئی رگ کھل گئی ہے اسی رگ سے خون آ رہا ہے اس وجہ سے تم اس کا خیال رکھو کہ جس وقت تمہارے قرو (حیض) کے دن آ جائیں تم اس زمانہ میں نماز (روزہ) چھوڑ دیا کرو اور جس وقت وہ (حیض) پورے ہو جائیں تو پاک ہو کر غسل کر لو۔ راوی نقل کرتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک حیض سے دوسرے حیض کے دوران تم نماز پڑھ لیا کرو۔

ایک تحقیق:

واضح رہے کہ حضرت علامہ نسائی رحمۃ اللہ علیہ اس موقعہ پر لفظ قرو کے شرعی مفہوم کی وضاحت فرما رہے ہیں اور لفظ قراء کے معنی حیض کے ہیں اگرچہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ لفظ قراء کے معنی طہر کے مراد لیتے ہیں۔

۱۷۷۴: باب نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيْقَاتِ الثَّلَاثِ

باب: تین طلاق کے بعد حق رجوع منسوخ ہونے سے متعلق

۳۵۸۷: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

۳۵۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان تین آیاتِ کریمہ: مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا یعنی ہم کسی آیت کو اس وقت تک منسوخ نہیں کرتے یا

الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ النَّحْوِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ : مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا [البقرۃ : ١٠٦] وَقَالَ : وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ..... [النحل : ١٠١] وَقَالَ: يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ [الرعد:٣٩] فَاَوَّلُ مَا نُسِخَ مِنَ الْقُرْاٰنِ الْقِبْلَةُ وَقَالَ: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْ اَرْحَامِهِنَّ اِلٰى قَوْلِهِ اِنْ اَرَادُوْآ اِصْلَاحًا [البقرۃ : ٢٢٨] وَذٰلِكَ بِاَنَّ الرَّجُلَ كَانَ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فَهُوَ اَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا وَاِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَنَسَخَ ذٰلِكَ وَقَالَ: الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ [البقرۃ : ٢٢٩].

نہیں بھلاتے جس وقت تک کہ اس سے بہتر آیت کریمہ نازل نہیں کرتے۔ چنانچہ ارشادِ باری ہے: وَ اِذَا بَدَّلْنَا اٰيَةً مَكَانَ ..... اور جب ہم ایک آیت کو دوسری آیت سے تبدیل کرتے ہیں پھر ارشاد فرمایا گیا: يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ یعنی خداوند کریم جو چاہتے ہیں باقی رکھتے ہیں اور ان کے پاس اُمّ الکتاب ہے کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے قرآن مجید میں قبلہ کا حکم منسوخ ہوا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ دورِ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اگر پہلے کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا تھا تو وہ شخص اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حقدار ہوتا تھا۔ چاہے اس نے تین طلاقیں کیوں نہ دی ہوں لیکن پھر اللہ عزوجل نے اس آیت سے اس کو منسوخ فرما دیا وہ آیت ہے: الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ یعنی طلاق صرف دو مرتبہ ہے پھر یا تو اس کو دستور کے مطابق رکھ لیا جائے یا اسے طریقہ کے مطابق اس کو چھوڑ دیا جائے۔

۱۷۷۵: باب الرَّجْعَةِ

باب: طلاق سے رجوع کے بارے میں

۳۵۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ يُوْنُسَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا فَاِذَا طَهُرَتْ يَعْنِيْ فَاِنْ شَآءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَاحْتَسَبْتَ مِنْهَا فَقَالَ مَا يَمْنَعُهَا اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

۳۵۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اہلیہ کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو حکم دے دو کہ اس طلاق سے رجوع کر لے اور اگر طلاق ہی دینا چاہتا ہو تو جس وقت وہ حیض سے پاک ہو جائے تو طلاق دے دے راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عروہ سے دریافت کیا کیا پہلی والی طلاق بھی شمار کی جائے گی؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے شمار نہ کیے جانے کی کیا وجہ ہے؟ پھر دیکھو کہ اگر کوئی عاجز ہو جائے یا حماقت اور بے وقوفی کرے تو کیا وہ طلاق شمار نہیں ہوگی؟

۳۵۸۹: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنِ ابْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ

۳۵۸۹: حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی اہلیہ کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تو حضرت

وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَاَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ وَ مُوْسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالُوْا اِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَآئِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى فَاِذَا طَهُرَتْ فَاِنْ شَآءَ طَلَّقَهَا وَاِنْ شَآءَ اَمْسَكَهَا فَاِنَّهُ الطَّلَاقُ الَّذِىْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ قَالَ تَعَالٰى: فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ. [الطلاق : ۱]

عمر رضی اللہ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو حکم دو کہ وہ اس طلاق سے رجعت کر لے اور دوسرے حیض سے پاک ہونے تک وہ اس کو نکاح میں رکھے پھر اگر دل چاہے تو طلاق دے دے اور اگر رکھنا چاہے تو رکھ لے کیونکہ اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں اسی طرح سے طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ یعنی ان کو عدت کے مطابق طلاق دو۔

۳۵۹۰: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَآئِضٌ فَيَقُوْلُ اَمَا اِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً اَوِاثْنَتَيْنِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا وَاَمَّا اَنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ اللّٰهَ فِيْمَا اَمَرَكَ بِهٖ مِنْ طَلَاقِ امْرَاَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَاَتُكَ.

۳۵۹۰: حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی ہو اس کا کیا حکم ہے؟ تو فرماتے اگر اس نے ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو ایسی صورت میں رسول کریمؐ کا ارشاد گرامی یہ ہے کہ اس سے رجعت کر لو اور دوسرے حیض سے پاک ہونے تک اپنے پاس رکھ لے پھر اگر طلاق دینا چاہتا ہو تو اس سے رجعت سے قبل قبل طلاق دیدے لیکن اگر اس نے ایک ہی ساتھ تین طلاقیں دے دی ہیں تو اس نے اللہ اور رسولؐ کے حکم کی نافرمانی کی اور اس کی بیوی بھی بائنہ ہوگئی۔ (مطلب یہ ہے کہ اب حلالہ کے بغیر پہلے شوہر کیلئے وہ عورت حلال نہیں رہی)۔

۳۵۹۱: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى مَرْوَزِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَاجَعَهَا.

۳۵۹۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی اہلیہ کو حالت حیض میں طلاق دے دی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ طلاق سے رجوع کر لیں۔

۳۵۹۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْهِ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ يَسْاَلُ عَنْ رَّجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ حَآئِضًا فَقَالَ اَتَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ حَآئِضًا فَاَتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ

۳۵۹۲: حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ سے اس آدمی کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جس نے اپنی اہلیہ کو حالت حیض میں طلاق دے دی ہو۔ وہ فرمانے لگے کیا تم عبداللہ بن عمرؓ سے واقف ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: اس نے بھی اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا آپؐ نے ان کو حکم دیا کہ وہ

فَاَمَرَهُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ وَلَمْ اَسْمَعْهُ يَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا.

اس سے رجوع کر لیں اور اسکے پاک ہونے تک اپنے نکاح میں رکھ لے۔ راوی نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اس سے زیادہ نقل نہیں کیا۔

۳۵۹۴: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَنْبَانَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ ح وَاَنْبَانَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْسَعِيْدٍ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ عَمْرٌو اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

۳۵۹۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو طلاق دی اور پھر ان سے رجوع کیا۔

(۲۸)

کِتَابُ الخیل والسبق والرمی

گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی سے متعلقہ احادیث

۱۷۷۶: باب کِتَابُ الْخَيْلِ

۳۵۹۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ يَزِيْدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ صَبِيْحٍ الْمُرِّيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ عَبْلَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُفَيْلٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَذَالَ النَّاسُ الْخَيْلَ وَوَضَعُوا السِّلَاحَ وَقَالُوا لَا جِهَادَ قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ وَقَالُوا كَذَبُوْا الْاٰنَ الْاٰنَ جَآءَ الْقِتَالُ وَلَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ اُمَّةٌ يُّقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ وَ يُزِيْغُ اللّٰهُ لَهُمْ قُلُوْبَ اَقْوَامٍ وَّ يَرْزُقُهُمْ مِّنْهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَحَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُاللّٰهِ وَالْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنِّيْ مَقْبُوْضٌ غَيْرُ مُلَبَّثٍ وَاَنْتُمْ تَتَّبِعُوْنِيْ اَفْنَادًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَعُقْرُ دَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ الشَّامُ۔

باب: گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی سے متعلق احادیث

۳۵۹۴: حضرت سلمہ بن نفیل کندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں کے نزدیک گھوڑوں کی قدر و قیمت ختم ہوگئی ہے انہوں نے اسلحہ رکھ دیا ہے اور کہتے ہیں کہ جہاد کا تو خاتمہ ہوگیا۔ اس لیے کہ جہاد تو موقوف ہوگیا ہے اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرۂ مبارک اس کی جانب کر دیا اور فرمایا: یہ لوگ تو جھوٹے ہیں جہاد تو اب ختم ہوگیا ہے اور میری امت میں سے ایک جماعت تو حق کے لئے ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی۔ اللہ عزوجل لوگوں کے قلوب کو ایمان سے کفر کی جانب پھیر دیں گے اور ان کو قیامت تک (لوگوں) میں سے رزق عنایت فرمائیں گے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کا کیا ہوا وعدہ پورا ہوگا نیز ان گھوڑوں کی پیشانی میں اللہ عزوجل نے قیامت تک خیر لکھ دیا ہے پھر مجھ کو وحی کے ذریعہ بتلایا گیا ہے کہ جلد میری روح قبض کر لی جائے گی اور تم متفرق جماعتوں میں تقسیم ہو کر میری تابعداری کرو گے نیز آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو گے (پھر فتنوں کے دور میں) مؤمنین شام میں جمع ہوں گے (اور وہ ان فتنوں سے پاک ہوگا)۔

۳۵۹۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا

۳۵۹۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحٰقَ يَعْنِى الْفَزَارِىَّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِىْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِىَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَهِىَ لِرَجُلٍ سَتْرٌ وَهِىَ عَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِىْ هِىَ لَهٗ اَجْرٌ فَالَّذِىْ تَحْتَبِسُهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَتَّخِذُهَا لَهٗ وَلَا تُغَيِّبُ فِىْ بُطُوْنِهَا شَيْئًا اِلَّا كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ شَىْءٍ غَيَّبَتْ فِىْ بُطُوْنِهَا اَجْرٌ وَلَوْعَرَضَتْ لَهٗ مَرْجٌ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.

٣٥٩٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِىْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سَتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّاالَّذِىْ هِىَ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فِىْ مَرْجٍ اَوْرَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِىْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ فِى الْمَرْجِ اَوِالرَّوْضَةِ كَانَ لَهٗ حَسَنَاتٌ وَلَوْ اَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا ذٰلِكَ فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْشَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهُمَا وَفِىْ حَدِيْثِ الْحٰرِثِ وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهٗ وَلَوْاَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ تُسْقٰى كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ فَهِىَ لَهٗ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِىْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِىَ لِذٰلِكَ سَتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَنِوَاءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِىَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ لَمْ يُنْزِلْ عَلَىَّ

ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں خیر (اور برکت) تا قیامت لکھ دی گئی ہے اور گھوڑوں کی تین اقسام ہیں ایک تو وہ ہیں کہ جن کی وجہ سے انسان کو اجر وثواب ملتا ہے دوسرے وہ ہیں جو کہ انسان کے لئے ستر کا کام دیتے ہیں جہاں تک پہلی قسم کا تعلق ہے تو وہ گھوڑے ہیں جو کہ راہ خدا میں جہاد کرنے کے لئے رکھ لیے جاتے ہیں اور ان کے پیٹ میں جو غذا بھی جاتی ہے اس کے عوض اس انسان کے لئے اجر وثواب لکھ دیا جاتا ہے چاہے وہ چرانے کے لئے چراگاہ میں ہی چھوڑے گئے ہیں اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث نقل کی۔

۳۵۹۶: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: گھوڑے انسان کیلئے اجر وثواب کا ذریعہ بھی بنتے ہیں اور وہ انسان کیلئے ستر کا کام بھی دیتے ہیں۔ جہاں تک اجر وثواب کا تعلق ہے تو وہ وہ گھوڑے ہیں کہ جن کو کسی شخص نے جہاد کرنے کیلئے رکھا ہوا ہو اور ان کو چرنے کیلئے رکھا ہوا اور ان کے چرنے کیلئے کسی چراگاہ یا باغ میں چھوڑتے ہوئے ایک لمبی رسّی سے باندھے چنانچہ وہ اس لمبی رسّی کی وجہ سے جس قدر فاصلہ تک جا کر گھاس کھائیں گے تو اسی قدر اس آدمی کیلئے نیک اعمال لکھ دیئے جائیں گے پھر اگر وہ رسّی کو توڑ کر ایک یا دو اونچی جگہ پر چڑھے گا تو اسکے ہر ایک قدم' دوسری روایت ہے اور اس پر نیک اعمال لکھ دیئے جائیں گے اگر وہ کسی نہر سے گذریں گے اور وہاں سے وہ پانی پی لیں گے حالانکہ انکے مالک کا ارادہ ان کو وہاں سے پانی پلانے کا نہیں تھا جب بھی اس کیلئے نیک اعمال لکھ دیئے جائیں گے اس قسم کے گھوڑے رکھنا انسان کیلئے اجر وثواب کا باعث ہوتا ہے پھر اگر کوئی شخص تجارت اور کاروبار کرنے کیلئے اور سواری سے بچنے کیلئے گھوڑے رکھتا ہے اور وہ ان کی زکوٰۃ نکالتا ہے تو ایسے شخص کیلئے گھوڑوں کا رکھنا درست ہے اور وہ اس کیلئے ستر کا کام دیتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص ریاکاری' فخر یا اہل اسلام کے ساتھ عداوت کی وجہ سے گھوڑے رکھتا ہے (یعنی پالتا

فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ لَآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ: فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ۔

[الزلزلة: ۷، ۸]

ہے) تو اس کو اس پر گناہ ہوتا ہے راوی کہتے ہیں کہ پھر نبیؐ سے گدھوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: ان کے بارے میں مجھ پر کسی قسم کی کوئی وحی نہیں نازل ہوئی البتہ ایک ایسی منفرد اور جامع آیت ضرور ہے کہ جس میں تمام خیر اور شر داخل ہیں (اور وہ آیت: فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ہے)۔

۱۷۷۷: باب حُبِّ الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں سے محبت رکھنا

۳۵۹۷: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ عُرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ النِّسَآءِ مِنَ الْخَيْلِ.

۳۵۹۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کے بعد گھوڑوں سے زیادہ کسی چیز سے محبت نہیں تھی۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا خواتین سے محبت کرنا (کا مفہوم):

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خواتین کے حقوق کی طرف خاص خیال فرماتے اور ان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ مراعات اور حسن سلوک کا حکم فرماتے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی زندگی اس کا عملی نمونہ ہے۔

۱۷۷۸: باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ شِيَةِ الْخَيْلِ

باب: کونسے رنگ کا گھوڑا عمدہ ہوتا ہے؟

۳۵۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاَحْمَدَ الْبَزَّازُ هِشَامُ بْنُ سَعِيْدِ الطَّالِقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ شَبِيْبٍ عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاَسْمَآءِ الْاَنْبِيَآءِ وَاَحَبُّ الْاَسْمَآءِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ وَارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِيْهَا وَ اَكْفَالِهَا وَ قَلِّدُوْهَا وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ وَعَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْاَشْقَرَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَدْهَمَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ.

۳۵۹۸: حضرت ابو وہب رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (بچوں کے نام) انبیاءؑ کے نام پر رکھو اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ' عبدالرحمٰن ہیں نیز تم لوگ گھوڑے رکھا (پالا) کرو اور انکی پیشانی اور رانوں پر ہاتھ پھیرا کرو اگر تم ان پر سوار ہو تو خدا کے دین کی سربلندی کیلئے سوار ہوا کرو نہ کہ دورِ جاہلیت کیا انتقام لینے کیلئے (جیسا کہ عرب کی عادت تھی) اگر تم جس وقت گھوڑے لے لو تو کمیت (یعنی جس کا رنگ سرخ اور سیاہ کے درمیان ہو) اور اسکی پیشانی اور پاؤں سفید ہوں یا لال رنگ کے ہوں جسکی پیشانی اور چاروں پاؤں سفید ہوں یا پھر سیاہ رنگ کا لو کہ جس کی پیشانی اور جسکے چاروں پاؤں سفید ہوں۔

۱۷۷۹: باب الشِّكَالُ فِي

باب: اس قسم کے گھوڑوں کے بارے میں کہ جس کے

الْخَيْلِ

تین پاؤں سفید اور ایک پاؤں دوسرے رنگ کا ہو

۳۵۹۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَاَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَاَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ وَاللَّفْظُ لِاِسْمٰعِيْلَ.

۳۵۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس قسم کے گھوڑے پسند نہیں فرماتے تھے کہ جس کے تین پاؤں سفید اور ایک کسی دوسرے رنگ کا ہو یا ایک سفید اور تین دوسرے رنگ کے ہوں۔

۳۶۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَرِهَ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ الشِّكَالُ مِنَ الْخَيْلِ اَنْ تَكُوْنَ ثَلَاثٌ قَوَآئِمَ مُحَجَّلَةً وَوَاحِدَةٌ مُطْلَقَةً اَوْتَكُوْنَ الثَّلَاثَةُ مُطْلَقَةً وَرِجْلٌ مُحَجَّلَةً وَلَيْسَ يَكُوْنُ الشِّكَالُ اِلَّا فِيْ رِجْلٍ وَلَا يَكُوْنُ فِي الْيَدِ.

۳۶۰۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑا پسند نہیں فرماتے تھے۔ امام نسائی فرماتے ہیں شکال اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور چوتھا نہ ہو یا ایک پاؤں سفید ہو اور باقی تین سفید نہ ہوں نیز شکال ہمیشہ پاؤں میں ہوتا ہے ہاتھ میں نہیں ہوتا ہے۔

۱۷۸۰: بَابُ شُؤْمِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں میں نحوست سے متعلق

۳۶۰۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثَةٍ الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ.

۳۶۰۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے عورت' گھوڑے اور مکان میں۔

تین چیزوں میں نحوست:

مذکورہ بالا تین چیزوں میں نحوست سے مراد یہ ہے کہ گھوڑے کی نحوست تو یہ ہوئی کہ گھوڑا موجود ہے لیکن اس پر جہاد نہ کیا جائے اور بیوی کی نحوست یہ ہے کہ وہ عورت بانجھ ہو اور اس میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہ ہو اور مکان کی نحوست سے مراد یہ ہے کہ مکان تنگ اور تاریک ہو یا اس کے پڑوسی خراب اور برے ہوں۔

۳۶۰۲: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

۳۶۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے مکان میں عورت اور گھوڑے میں۔

حَمْزَةَ وَسَالِمَ ابْنَیْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشُّوْمُ فِی الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ.

۳۶۰۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنْ تَكُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الرَّبْعَةِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ.

۳۶۰۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر نحوست (نام کی چیز) کسی شے میں ہے تو عورت' مکان اور گھوڑے میں ہے۔

۱۷۸۱: باب بَرَكَةِ الْخَیْلِ

باب: گھوڑوں کی برکت سے متعلق

۳۶۰۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوالتَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوالتَّیَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَرَكَةُ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ.

۳۶۰۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے۔

۱۷۸۲: باب فَتْلِ نَاصِیَةِ الْفَرَسِ

باب: گھوڑوں کی پیشانی کے بالوں کو (ہاتھوں سے) بٹنے سے متعلق

۳۶۰۵: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَفْتِلُ نَاصِیَةَ فَرَسٍ بَیْنَ اُصْبُعَیْهِ وَیَقُوْلُ الْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْغَنِیْمَةُ.

۳۶۰۵: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دو انگلیوں سے گھوڑے کی پیشانی (کے بالوں) کو بل دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ گھوڑوں کی پیشانی میں تا قیامت خیر و برکت لکھ دی گئی ہے اور وہ اَجر اور غنیمت ہے۔

۳۶۰۶: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَیْلُ فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ.

۳۶۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں تا قیامت خیر لکھ دی گئی ہے۔

۳۶۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُوْ كُرَیْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَیْلُ

۳۶۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں تا قیامت خیر لکھ دی گئی

مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

ہے۔

۳۶۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ.

۳۶۰۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں تا قیامت خیر لکھ دی گئی ہے۔

۳۶۰۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ.

۳۶۰۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں تا قیامت خیر لکھ دی گئی ہے۔

۳۶۱۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُصَيْنٌ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِي السَّفَرِ اَنَّهُمَا سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ.

۳۶۱۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں تا قیامت خیر لکھ دی گئی ہے۔

۱۷۸۳: باب تَاْدِيْبُ الرَّجُلِ فَرَسَهٗ

باب: گھوڑے کو تربیت دینے سے متعلق

۳۶۱۱: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُجَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَّامٍ اِلدِّمَشْقِيُّ عَنْ خَالِدِ ابْنِ يَزِيْدَ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَ عُقْبَةُ ابْنُ عَامِرٍ يَمُرُّبِيْ فَيَقُوْلُ يَاخَالِدُ اخْرُجْ بِنَا نَرْمِيْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَبْطَاْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا خَالِدُ تَعَالَ اُخْبِرْكَ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ اِلْجَنَّةَ صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِيْ صُنْعِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهٖ وَ مُنَبِّلَهٗ وَ

۳۶۱۱: حضرت خالد بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ عقبہ بن عامرؓ جس وقت میرے پاس سے گذرتے تھے تو فرماتے اے خالد! آؤ ہم دونوں تیراندازی کریں۔ میں نے ایک دن آنے میں تاخیر کر دی تو وہ فرمانے لگے کہ خالد تم آ جاؤ میں تم کو نبیؐ کا فرمان سناتا ہوں۔ چنانچہ میں انکے پاس آیا تو کہنے لگے نبیؐ نے فرمایا: اللہ عزوجل ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ ایک تو اس کا بنانے والا جس کی نیت تیر کے بنانے سے خیر اور بھلائی کی اور دوسرا اسکو پھینکنے والا اور تیسرا اس تیر کو دینے والا۔ پس تم لوگ تیر اندازی کرو اور (گھوڑے پر) سواری کیا کرو پھر میرے نزدیک تیراندازی' گھوڑ سواری سے بہتر ہے اور تین قسم کے کھیل کے علاوہ

ارْمُوْا وَ ارْكَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا وَ لَيْسَ اللَّهْوُ اِلاَّ فِيْ ثَلَاثَةٍ تَادِيْبِ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَ مُلَاعَبَتِهِ امْرَاَتَهُ وَرَمْيِهِ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَاِنَّهَا نِعْمَةٌ كَفَرَهَا اَوْقَالَ كَفَرَبِهَا.

کوئی کھیل کھیلنا درست نہیں ہے ایک تو کسی شخص کا اپنے گھوڑے کو تربیت دینا (یعنی تفریح کرنا) اور تیسرے تیر کمان کے ساتھ تیر اندازی کرنا اور اسکے علاوہ جس کسی شخص نے تیر اندازی سیکھنے کے بعد اس کو چھوڑ دیا تو دراصل اس نے نعمت خداوندی کی ناشکری کی بشرطیکہ اس نے اس کو ناشکری کی وجہ سے چھوڑا ہو۔

۱۷۸۴: باب دَعْوَةِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑے کی دُعا

۳۶۱۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ ابْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ فَرَسٍ عَرَبِيٍّ اِلاَّ يُؤْذَنُ لَهُ عِنْدَ كُلِّ سَحَرٍ بِدَعْوَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ خَوَّلْتَنِيْ مَنْ خَوَّلْتَنِيْ مِنْ بَنِيْ آدَمَ وَجَعَلْتَنِيْ لَهُ فَاجْعَلْنِيْ اَحَبَّ اَهْلِهِ وَمَالِهِ اِلَيْهِ اَوْ مِنْ اَحَبِّ مَالِهِ وَاَهْلِهِ اِلَيْهِ.

۳۶۱۲: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی اعلیٰ قسم کا گھوڑا جو کہ جہاد کے لیے رکھا گیا ہو اس قسم کا نہیں اس کو سحری کے وقت دو دعائیں کرنے کی اجازت نہ دی جاتی ہو ایک یہ کہ ایک خدا مجھ کو انسانوں میں سے جس کسی کے سپرد کرے اور جس کو تو مجھ کو عنایت کرے اس کے نزدیک اس سے اہل و مال میں سے سب سے زیادہ عزیز کر دے۔

۱۷۸۵: باب التَّشْدِيْدِ فِيْ حَمْلِ الْحَمِيْرِ عَلَى الْخَيْلِ

باب: گھوڑیوں کو خچر پیدا کرانے کے لیے گدھوں سے جفتی کرانے کے گناہ سے متعلق

۳۶۱۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اُهْدِيَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْحَمَلْنَا الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ لَكَانَتْ لَنَا مِثْلَ هٰذِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَايَعْلَمُوْنَ.

۳۶۱۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خچر بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ اگر ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر چھوڑ دیں گے تو یہ خچر پیدا ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا وہ لوگ کرتے ہیں جو کہ گھوڑوں کے فائدوں سے ناواقف ہوتے ہیں۔

۳۶۱۴: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْ جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ

۳۶۱۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا کیا رسول کریمؐ نماز ظہر اور نماز عصر میں قراءت فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ اس شخص نے عرض کیا ہو سکتا ہے کہ دل دل میں وہ پڑھتے ہوں۔ انہوں نے فرمایا تمہارا

وَالْعَصْرِ قَالَ لَا قَالَ فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ نَفْسِهِ قَالَ خَمْشًا هٰذِهٖ شَرٌّ مِّنَ الْأُولٰى اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ اَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِاَمْرِهٖ فَبَلَّغَهٗ وَاللّٰهِ مَا اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلَّا بِثَلَاثَةٍ اَمَرَنَا اَنْ نُّسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَّا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ۔

جسم اور چہرہ چھل جائے یہ تو تم نے پہلے سے بھی بری (اور غلط) بات کہہ دی ہے۔ اس لیے کہ رسول کریمؐ ایک بندے (اور ایک انسان تھے) اللہ عزوجل نے آپؐ کو جس بات کا حکم فرمایا آپؐ نے اس کو پہنچا دیا اور خدا کی قسم رسول کریمؐ نے ہم اہل بیت کیلئے تین چیز کے علاوہ کوئی خاص بات نہیں فرمائی۔ آپؐ نے ان کو حکم فرمایا کہ تم اچھی طرح سے وضو کرو اور تم صدقہ خیرات کی شے نہ کھایا کرو اور گدھوں کو گھوڑیوں پر نہ چھوڑا کرو۔

۱۷۸۶: باب عَلَفُ الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں کو چارہ کھلانے کے ثواب سے متعلق

۳۶۱۵: قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ سَعِيْدَ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا لِوَعْدِ اللّٰهِ كَانَ شِبَعُهٗ وَرِيُّهٗ وَبَوْلُهٗ وَرَوْثُهٗ حَسَنَاتٍ فِيْ مِيْزَانِهٖ۔

۳۶۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایمان کی حالت میں دعووں کی تصدیق کرتے ہوئے جہاد کے لئے گھوڑا رکھے گا تو اس گھوڑے کا کھانا' پینا' پیشاب اور لید کرنا تمام کے بدلہ میں اس کے نامہ اعمال میں نیک اعمال لکھ دیئے جائیں گے۔

۱۷۸۷: باب غَايَةُ السَّبَقِ لِلَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ

باب: غیر مضمر گھوڑوں کی گھڑ دوڑ

۳۶۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ يُرْسِلُهَا مِنَ الْحَفْيَآءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ وَكَانَ اَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ۔

۳۶۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ دوڑ میں گھوڑوں کو (مقام) حیفاء سے روانہ فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی (دوڑنے کی حد) ثنیۃ الوداع (نامی جگہ) تک مقرر فرمائی پھر اسی طریقہ سے غیر مضمر گھوڑوں کو روانہ فرمایا تو ثنیۃ الوداع سے مسجد بنو زریق تک دوڑایا۔

''مضمر'' گھوڑے:

شریعت کی اصطلاح میں ''مضمر'' اِن قسم کے گھوڑوں کو کہا جاتا ہے جو کہ اچھی طرح خوب کھلا کر موٹے تازے کر دیئے جائیں پھر ان گھوڑوں کو کپڑا اوڑھا کر کسی جگہ بند کر دیا جائے تا کہ پسینہ آ کر وہ دبلے پتلے ہو جائیں اور گوشت کم ہو جائے پھر وہ گھوڑے اچھی طرح سے دوڑ سکیں اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں مذکورہ لفظ حیفا سے مراد ایک جگہ ہے جو کہ مدینہ منورہ سے کچھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس جگہ سے ثنیۃ الوداع نامی جگہ چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور ثنیۃ الوداع مدینہ منورہ کے نزدیک وہ جگہ ہے جہاں سے کہ مسافروں کو رخصت کیا جاتا تھا۔

١٧٨٨: باب اِضْمَارِ الْخَيْلِ

٣٦١٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ قَدْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَاَنَّ عَبْدَاللّٰهِ كَانَ مِمَّنْ سَابَقَ بِهَا.

باب: گھوڑوں کو دوڑنے کے لیے تیار کرنے سے متعلق

٣٦١٧: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ دوڑ کرائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مضمر گھوڑے کو حیفا سے لے کر ثنیۃ الوداع تک دوڑنے کا حکم فرمایا پھر غیر مضمر گھوڑوں کے درمیان مقابلہ کرایا تو ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنی زریق تک دوڑانے کا حکم فرمایا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی گھوڑ دوڑ میں شامل تھے۔

١٧٨٩: باب السَّبَقِ

٣٦١٨: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ اَبِيْ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِيْ نَصْلٍ اَوْ حَافِرٍ اَوْ خُفٍّ.

باب: شرط کے مال لینے سے متعلق

٣٦١٨: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرط کا مال لینا' صرف تین چیزوں میں جائز ہے تیراندازی میں یا اونٹ اور گھوڑوں کی دوڑ میں۔

٣٦١٩: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْعُبَيْدِاللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعِ ابْنِ اَبِيْ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاسَبَقَ اِلَّا فِيْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ.

٣٦١٩: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرط کا مال لینا' صرف تین چیزوں میں جائز ہے تیراندازی میں یا اونٹ اور گھوڑوں کی دوڑ میں۔

٣٦٢٠: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدِاللّٰهِ مَوْلَى الْجُنْدَعِيِّيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَحِلُّ سَبَقٌ اِلَّا عَلٰى خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ.

٣٦٢٠: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بازی اور شرط کا مال لینا صرف گھوڑ دوڑ یا اونٹ کی دوڑ میں جائز ہے۔

٣٦٢١: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَلَمَّا رَاٰى مَافِيْ وُجُوْهِهِمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سُبِقَتِ

٣٦٢١: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عضبا نامی اونٹنی تھی۔ وہ (شدید محبت کے باوجود) ہارتی نہیں تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک دیہاتی شخص ایک قعود (اونٹ) پر حاضر ہوا اور وہ شخص اس اونٹنی سے آگے نکل گیا۔ یہ بات مسلمانوں پر ناگوار گذری تو نبیؐ نے لوگوں کے چہروں کے تاثرات دیکھے۔

الْعَضْبَآءَ قَالَ اِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْتَفِعَ مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ اِلَّا وَضَعَهٗ.

صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! عضباء (اونٹنی تو) ہار گئی۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ عزوجل دنیا کی ہر ایک بلندی والی چیز کو رسوا کرتے ہیں۔

۳۶۲۲ اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْحَكَمِ مَوْلٰى لِبَنِيْ لَيْثٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِيْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ.

۳۶۲۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شرط اور بازی لگانا صرف دو چیزوں میں جائز ہے گھوڑے اور اونٹوں کی دوڑ میں۔

۱۷۹۰: باب الْجَلَبُ

باب: جلب کے بارے میں

۳۶۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاجَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا.

۳۶۲۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں نہ تو جلب ہے اور نہ ہی جنب ہے اور نہ شغار ہے پھر جس شخص نے لوٹ مار کی تو اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۷۹۱: باب الْجَنَبُ

باب: جنب سے متعلق حدیث

۳۶۲۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ قَزَعَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاجَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ.

۳۶۲۴: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں نہ تو جلب ہے اور نہ ہی جنب ہے اور نہ شغار ہے۔

۳۶۲۵: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَابَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْرَابِيٌّ فَسَبَقَهٗ فَكَاَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْفَعَ شَيْءٌ نَفْسَهٗ فِي الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهُ اللّٰهُ.

۳۶۲۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ایک دیہاتی شخص سے مقابلہ فرمایا تو وہ شخص جیت گیا۔ گویا کہ یہ بات حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ناگوار گذری اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ عزوجل کے ذمہ حق ہے کہ جس وقت کوئی چیز از خود سر بلند ہونے لگ جاتی ہے تو اللہ عزوجل اس کو گھٹا دیتے ہیں۔

جَلَب اور جَنَب کیا ہے؟

گھوڑوں کی دوڑ میں جلب کا مطلب یہ ہے کہ گھوڑ سوار کسی شخص کو اپنے گھوڑے کے پیچھے بھاگنے اور اس کو تیز بھگانے کے لیے ڈانٹنے اور جھڑکنے پر مقرر کر دے تاکہ وہ شخص گھڑ دوڑ میں جیت جائے شرعاً یہ ناجائز ہے اور مذکورہ بالا حدیث میں مذکور

جب سے مراد یہ ہے کہ گھوڑے سوار اپنے گھوڑا کے ساتھ ایک دوسرا گھوڑا بھی رکھے تا کہ جس وقت سواری والا گھوڑا (دوڑانے کی وجہ سے) تھک جائے تو دوسرے گھوڑے پر سوار ہو جائے شرعاً یہ بھی ناجائز ہے اور اصطلاحِ شریعت میں شغار اس کو کہتے ہیں کوئی شخص اپنی لڑکی یا بہن کی اس شخص سے شادی کر دے اور مہر کوئی مقرر نہ ہو بلکہ مذکورہ ایک دوسرے کا نکاح ہی مہر کے عوض ہو۔ الگ سے کچھ مال وغیرہ مہر نہ مقرر ہو۔

۱۷۹۲: باب سُهْمَانِ الْخَيْلِ

باب: مالِ غنیمت میں سے گھوڑوں کے حصہ کے بارے میں

۳۶۲۶: قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ ضَرَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ اَرْبَعَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لِلزُّبَيْرِ وَسَهْمًا لِذِى الْقُرْبٰى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اُمِّ الزُّبَيْرِ وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ.

۳۶۲۶: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقعہ پر حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا تو چار حصے دے دیئے۔ ایک تو ان کے لئے اور ایک رشتہ داروں کے لئے یعنی حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کے لئے اور دو حصے گھوڑوں کے واسطے۔

(۲۹)

کِتَابُ الْاِحْبَاسِ

راہِ الٰہی میں وقف سے متعلقہ احادیث

۳۶۲۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَةً اِلَّا بَغْلَتَهُ الشَّهْبَآءَ الَّتِيْ كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا جَعَلَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مَرَّةً اُخْرٰى صَدَقَةً۔

۳۶۲۷: حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو دینار چھوڑے نہ درہم اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام اور نہ باندیاں چھوڑی البتہ آپ نے ایک سفید خچر کہ جس پر آپ سوار ہوتے تھے وہ چھوڑا اور آپ نے ہتھیار اور زمین جو کہ راہ خدا میں وقف کردی تھیں وہ چھوڑے۔ حضرت قتیبہ نے دوسری مرتبہ حدیث نقل کرتے ہوئے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اشیاء صدقہ کردی تھیں۔

۳۶۲۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْاِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحٰرِثِ يَقُوْلُ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَآءَ وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً۔

۳۶۲۸: حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علاوہ سفید خچر ہتھیاروں اور زمین کے علاوہ کچھ نہیں چھوڑا وہ زمین بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیرات کر دی تھی۔

۳۶۲۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكَ اِلَّا بَغْلَتَهُ الشَّهْبَآءَ وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً۔

۳۶۲۹: حضرت عمرو بن حارث سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماسوا خچر، ہتھیار اور زمین کے کچھ نہیں چھوڑا تھا (ترکہ میں) اور باقی تمام کچھ صدقہ کر گئے۔

۱۷۹۴: باب الْاِحْبَاسِ كَيْفَ يُكْتَبُ

باب: وقف کرنے کے طریقے اور زیر نظر حدیث میں

الْحُبُسُ وَ ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى ابْنِ عَوْنٍ فِي خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ فِيهِ

راویوں کے اختلاف کا بیان

۳۶۳۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفْرِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا مِّنْ اَرْضِ خَيْبَرَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ اُصِبْ مَالًا اَحَبَّ اِلَيَّ وَلَا اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهَا قَالَ اِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلٰى اَنْ لَّا تُبَاعَ وَلَا تُوْهَبَ فِي الْفُقَرَآءِ وَذِي الْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيْلِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا وَّ يُطْعِمَ.

۳۶۳۰: حضرت ابن عمرؓ اپنے والد ماجد حضرت عمرؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ مجھ کو خیبر میں سے کچھ زمین ملی تو میں ایک روز خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو ایسی چیز ملی ہے یعنی ایسی زمین ملی ہے کہ مجھ کو اس سے زیادہ عمدہ اور اعلیٰ مال آج تک حاصل نہ ہوا۔ آپؐ نے فرمایا اگر چاہو تو صدقہ کر دو۔ اس پر میں نے اس کو اس طرح سے خیرات کر دیا کہ نہ تو یہ فروخت ہو سکتی ہے اور نہ ہبہ کی جا سکتی ہے بلکہ اسکو فقیروں' رشتہ داروں' غلاموں اور باندیوں کو آزاد کرانے اور کمزور افراد کی امداد کرنے اور مسافروں کی ضروریات کیلئے خرچ کیا جائے اسکے علاوہ اسکے متولی کو بھی اس میں سے کھانے (استعمال) کرنے میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ معروف مقدار (جس کو گراں نہ سمجھا جائے) اس قدر کھائے نہ کہ مال دولت اکٹھا کرنے کیلئے بلکہ اس میں سے لوگوں کو کھلائے۔

۳۶۳۱: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهٗ.

۳۶۳۱: حضرت ابن عمرؓ ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث نقل کرتے ہیں جس کا مضمون سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۳۶۳۲: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ فَكَيْفَ تَاْمُرُ بِهٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلٰى اَنْ لَّا تُبَاعَ وَلَا تُوْهَبَ وَلَا تُوْرَثَ فِي الْفُقَرَآءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۳۶۳۲: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں حضرت عمرؓ بن خطاب کو خیبر میں کچھ زمین ملی تو وہ خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو اس قسم کی زمین ملی ہے کہ آج تک اس قدر پسندیدہ مال مجھ کو حاصل نہیں ہوا۔ آپؐ اس کے بارے میں کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اگر تمہارا دل چاہے تو وہ زمین اپنے پاس رکھ لو اور اس کے منافع کو تم صدقہ خیرات کر دو اس بات پر حضرت عمرؓ نے اس زمین کے منافع کو اس طریقہ سے صدقہ فرما دیئے کہ وہ زمین نہ تو فروخت کی جا سکتی تھی اور نہ ہی وہ ہبہ کی جا سکتی تھی

وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيْلِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَيُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ.

اور نہ وہ وراثت میں کسی کو تقسیم کی جاسکتی تھی بلکہ اس کو غرباء' فقراء' رشتہ داروں اور غلاموں وغیرہ کو آزاد کرانے' مہمان کا اعزاز کرنے اور راہ خدا میں دینے اور مسافر کی مدد کرنے میں خرچ کیا جائے۔ اس طریقہ سے اگر اس وقف کا ناظم بھی عرف کے مطابق مقدار میں اس میں سے کچھ کھائے پیے یا اپنے کسی دوست وغیرہ کو کھلا دے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اس میں سے دولت اکٹھا نہ کرنے لگ جائے۔

۳۶۳۳: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ وَاَنْبَاَنَا حُمَيْدُ ابْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَاْمَرَهُ فِيْهَا فَقَالَ اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا كَثِيْرًا لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُ فِيْهَا فَقَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلٰى اَنَّهُ لَاتُبَاعُ وَلَا تُوْهَبُ فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَآءِ وَ الْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَاجُنَاحَ يَعْنِيْ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ اَوْيُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ اللَّفْظُ لِاِسْمٰعِيْلَ.

۳۶۳۳: حضرت ابن عمر ؓ سے ہی روایت ہے کہ ایک زمین ملی حضرت عمر فاوق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔ آپ نبی کریم ﷺ کے پاس مشورہ کی غرض سے آئے (اس زمین کی بابت) اور کہنے لگے کہ نبی کریم ﷺ میرے حصے میں ایک ایسی زمین آئی کہ اس سے بہتر اور عمدہ مال مجھے کبھی میسر نہیں آیا۔ آپ ﷺ اب کیا فرماتے ہیں اس کے بارے میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر وقف کرنا چاہتا ہے تو روک رکھ اور صدقہ کیا کر آمدنی کو اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعینہٖ یہی عمل کیا۔ یعنی نہ تو یہ زمین بیچی گئی اور نہ بخشش کی گئی اور اس کی آمدن کو فقیروں اور رشتہ داروں اور بردوں کو آزاد کروانے میں اور اللہ عزوجل کی راہ میں اور مسافروں و مہمانوں کے خرچ میں استعمال کیا گیا اور متولی اس میں سے عزیز واقرباء کو کھلا سکتا ہے لیکن اس کے استعمال میں متمول ہی نہ ہو جائے۔

۳۶۳۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْمِرُهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَحَبَّسَ اَصْلَهَا اَنْ لَّا تُبَاعَ وَلَا تُوْهَبَ وَلَا تُوْرَثَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَآءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِي الْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَاجُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقَهٗ غَيْرَ

۳۶۳۴: حضرت ابن عمر ؓ سے ہی روایت ہے کہ ایک زمین ملی عمر فاوقؓ کو۔ آپ نبیؐ کے پاس مشورہ کی غرض سے آئے (اس زمین کی بابت) اور کہنے لگے کہ نبی کریمؐ میرے حصے میں ایک ایسی زمین آئی کہ اس سے بہتر اور عمدہ مال مجھے کبھی میسر نہیں آیا۔ آپؐ اب کیا فرماتے ہیں اسکے بارے میں؟ آپؐ نے فرمایا اگر وقف کرنا چاہتا ہے تو روک رکھ اور صدقہ کیا کر آمدنی کو اور عمر فاروق ؓ نے بعینہٖ یہی عمل کیا۔ یعنی نہ تو یہ زمین بیچی گئی اور نہ بخشش کی گئی اور اسکی آمدن کو فقیروں اور رشتہ داروں اور بردوں کو آزاد کروانے میں اور اللہ عزوجل کی راہ میں اور مسافروں و مہمانوں کے خرچ میں اور مسکینوں

مُتَموّلٍ فِیْهِ.

کی اعانت میں استعمال کیا گیا اور متولی اس میں سے عزیز واقرباء کو کھلا سکتا ہے لیکن اس کے استعمال میں متمول ہی نہ ہو جائے۔

۳۶۳۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ ابْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ : لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ [آل عمران : ۹۲] قَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اِنَّ رَبَّنَا لَيَسْاَلُنَا عَنْ اَمْوَالِنَا فَاُشْهِدُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ قَدْجَعَلْتُ اَرْضِىْ لِلّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ا اجْعَلْهَا فِىْ قَرَابَتِكَ فِىْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَ اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ.

۳۶۳۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى...... تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے یا رسول اللہ! اللہ عزوجل ہمارے مال و دولت میں سے کچھ خیرات چاہتا ہے اس وجہ سے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر عرض کرتا ہوں کہ میں نے اپنی زمین راہ خدا میں وقف کر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس زمین کو اپنے رشتہ داروں کے لیے وقف کر دو یعنی حسان بن ثابت اور اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے واسطے۔

۱۷۹۵: باب حَبْسِ الْمَشَاعِ

باب: مشترک جائیداد کا وقف

۳۶۳۶: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمِاٰئَةَ سَهْمٍ الَّتِىْ لِىْ بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَعْجَبَ اِلَىَّ مِنْهَا قَدْ اَرَدْتُ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهَا فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ احْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا.

۳۶۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو خیبر میں جو ایک سو حصے ملے ہیں اس قسم کا مال و دولت آج تک مجھ کو نصیب نہ ہو سکا اور وہ مال و دولت مجھ کو بہت پسندیدہ بھی ہے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اس کو صدقہ خیرات کر دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی اصل اپنے پاس رکھو اور پھل راہ خدا میں دے دو۔

۳۶۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ الْخَلَنْجِىُّ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ جَآءَ عُمَرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَصَبْتُ مَالًا لَمْ اُصِبْ مِثْلَهُ قَطُّ كَانَ لِىْ مِائَةُ رَاْسٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهَا مِائَةَ سَهْمٍ مِّنْ خَيْبَرَ مِنْ اَهْلِهَا وَ اِنِّىْ قَدْ اَرَدْتُّ اَنْ اَتَقَرَّبَ بِهَا اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَاحْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلِ الثَّمَرَةَ.

۳۶۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو اس قسم کی دولت مل گئی ہے کہ آج تک اس قسم کا مال و دولت کبھی حاصل نہیں ہوا۔ میرے پاس سو اُونٹ وغیرہ تھے جن کو دے کر میں نے اہلِ خیبر سے کچھ زمین خریدی۔ اب میں چاہتا ہوں کہ اس سے اللہ کا تقرب حاصل کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اصل زمین کو اپنے پاس رکھو اور اس کے منافع کو راہ خدا میں وقف کر دو۔

۳۶۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى بْنِ بَهْلُوْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَالِمٍ الْمَكِّىِّ عَنْ عُبَيْدِ

۳۶۳۸: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ثمغ (نامی جگہ) پر کچھ

اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَرْضٍ لِیْ بِثَمْغٍ قَالَ احْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا.

مال کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کی اصل اپنے پاس رکھو اور اس کا نفع راہ خدا میں وقف کردو۔

۱۷۹۲: باب وَقْفِ الْمَسَاجِدِ

باب: مسجد کے لئے وقف سے متعلق

۳۶۳۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يُحَدِّثُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ وَذَاكَ اِنِّیْ قُلْتُ لَهٗ اَرَاَيْتَ اعْتِزَالَ الْاَحْنَفِ ابْنِ قَيْسٍ مَا كَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَحْنَفَ يَقُوْلُ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ وَاَنَا حَاجٌّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِیْ مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا اِذْ اَتٰی اٰتٍ فَقَالَ قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ فِی الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعْتُ فَاِذَا يَعْنِی النَّاسَ مُجْتَمِعُوْنَ وَاِذَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ نَفَرٌ قُعُوْدٌ فَاِذَا هُوَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ قِيْلَ هٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَدْ جَآءَ قَالَ فَجَآءَ وَ عَلَيْهِ مُلَيَّةٌ صَفْرَآءُ فَقُلْتُ لِصَاحِبِیْ كَمَا اَنْتَ حَتّٰی اَنْظُرَ مَا جَآءَ بِهٖ فَقَالَ عُثْمَانُ اَهٰهُنَا عَلِیٌّ اَهٰهُنَا الزُّبَيْرُ اَهٰهُنَا طَلْحَةُ اَهٰهُنَا سَعْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِیْ فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَابْتَعْتُهٗ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّی ابْتَعْتُ مِرْبَدَ بَنِیْ فُلَانٍ قَالَ فَاجْعَلْهُ فِیْ مَسْجِدِنَا وَاَجْرُهٗ لَكَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّبْتَاعُ بِئْرَ رُوْمَةَ

۳۶۳۹: حضرت حصین بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن جاوان سے دریافت کیا کہ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں کا ساتھ چھوڑ دینے کی کیا وجہ ہے؟ وہ فرمانے لگے کہ میں نے حضرت احنف کو نقل کرتے ہوئے سنا کہ جس وقت میں حج کے لئے جانے کے وقت مدینہ منورہ حاضر ہوا تو ابھی ہم لوگ اپنی قیام کرنے کی جگہ سامان اتار رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور وہ کہنے لگا کہ لوگ مسجد میں اکٹھا ہو رہے ہیں میں وہاں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ لوگ مسجد میں اکٹھا ہو رہے ہیں اور کچھ لوگ ان کے درمیان بیٹھے ہوئے ہیں وہ حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت زبیر' حضرت طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے۔ اللہ عزوجل ان پر رحم فرمائے چنانچہ جس وقت میں وہاں پر پہنچا تو کہنے لگے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے انہوں نے زرد رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ٹھہر جاؤ میں دیکھ لوں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کیا بات فرما رہے ہیں؟ انہوں نے آکر دریافت کیا کہ کیا اس جگہ حضرت طلحہ' حضرت علی اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تم کو اس خدا کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے۔ کہ کیا تم واقف ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا جو کوئی فلاں مربد خریدے گا تو اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرمائے گا۔ چنانچہ میں نے وہ مربد خرید لیا اور میں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میں نے اس کو خرید لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو ہماری مسجد میں شامل کر

غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُ بِئْرَ رُوْمَةَ قَالَ فَاجْعَلْهَا سِقَايَةً لِّلْمُسْلِمِيْنَ وَاَجْرُهَا لَكَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّجَهِّزِ الْعُسْرَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى مَا يَفْقِدُوْنَ عِقَالًا وَّلَا خِطَامًا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

دو۔ تم کو اس کا ثواب مل جائے گا۔ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر فرمانے لگے کہ میں تم کو اس خدا کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے کہ کیا تم لوگوں کو اس بات کا علم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رومہ کا کنواں خریدے گا تو اللہ عزوجل اس کی بخشش فرما دیں گے۔ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے رومہ کا کنواں خرید لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کو مسلمانوں کے پانی پینے کے لئے وقف کر دو تم کو اس کا اجر و ثواب مل جائے گا۔ پھر پوچھا: میں نے ایسا کیا یا نہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں! پھر فرمانے لگے کہ میں تم کو اسی اللہ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے کہ کیا تم لوگ اس سے واقف ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا جو شخص غزوۂ تبوک کیلئے لشکر کو سامان مہیا کرے گا تو اللہ عزوجل اس کی بخشش فرما دے گا۔ میں نے ان کی ہر ایک چیز کا انتظام کر دیا یہاں تک کہ ان کو کسی رسّی یا نکیل تک کی ضرورت نہ رہی۔ وہ فرمانے لگے اے خدا! تو گواہ رہنا اے خدا تو گواہ رہنا اے خدا تو گواہ رہنا (تین مرتبہ فرمایا)۔

مربد کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں مربد اس جگہ کو کہا جاتا ہے کہ جس جگہ کھجوریں خشک کرنے کے لئے رکھ دی جاتی ہیں اور مذکورہ جگہ مسجد کی توسیع کرنے کے لئے مسجد کے ساتھ یعنی مسجد سے ملحق تھی اور مسجد کی توسیع کرنے کے لئے اس جگہ کو مسجد میں شامل کرنا ضروری تھا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خریدنے کے لئے ترغیب دی اور سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیسے اور بھلائی اور فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس میں بھی سب سے سبقت لے گئے۔

۳۶۴۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَنَحْنُ نُرِيْدُ الْحَجَّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِيْ مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا اِذْ اَتَانَا اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوْا فِي الْمَسْجِدِ وَفَزِعُوْا فَانْطَلَقْنَا فَاِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلٰى نَفَرٍ فِيْ وَسْطِ الْمَسْجِدِ

۳۶۴۰: حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حج کے لئے نکلے تو ہم مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ وہاں پر ہم لوگ اپنے ٹھہرنے کے مقام پر سامان اتارنے لگے تو کوئی آدمی آیا اور وہ عرض کرنے لگا کہ لوگ گھبرائے ہوئے مسجد میں اکٹھا ہو رہے ہیں ہم لوگ بھی پہنچ گئے تو ہم نے دیکھا کہ لوگ کچھ حضرات کے چاروں طرف اکٹھا ہو رہے ہیں جو کہ مسجد کے درمیان میں ہیں وہ حضرت علیؓ حضرت زبیرؓ حضرت طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے۔ اس دوران عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی ایک زرد رنگ کی چادر سے سر

وَاِذَا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَاِنَّا لَكَذٰلِكَ اِذْ جَآءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَيْهِ مُلَاءَةٌ صَفْرَآءُ قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَاْسَهٗ فَقَالَ اَهٰهُنَا عَلِيٌّ اَهٰهُنَا طَلْحَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَهٰهُنَا الزُّبَيْرُ اَهٰهُنَا سَعْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِيْ فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَابْتَعْتُهٗ بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا اَوْ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفًا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اجْعَلْهَا فِيْ مَسْجِدِنَا وَاَجْرُهٗ لَكَ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّبْتَاعُ بِئْرِ رُوْمَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَابْتَعْتُهٗ بِكَذَا وَكَذَا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِّلْمُسْلِمِيْنَ وَ اَجْرُهَا لَكَ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ جَهَّزَ هٰؤُلَآءِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ يَعْنِيْ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى مَايَفْقِدُوْنَ عِقَالًا وَّخِطَامًا قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

ڈھکے ہوئے تشریف لائے اور دریافت کیا کیا حضرت علیؓ حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم اس جگہ موجود ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں۔ وہ فرمانے لگے کہ میں تم کو اس اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی بھی لائق عبادت نہیں ہے کہ کیا تم کو علم ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا جو کوئی فلاں لوگوں کا مربد خرید ے گا تو اللہ عزوجل اس کی بخشش فرما دے گا۔ میں نے اس کو ۲۰ یا ۲۵ ہزار میں خریدا اور رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر بتلایا تو آپؐ نے فرمایا اس کو تم لوگوں کی مسجد میں شامل کر دو تم کو اس کا ثواب ملے گا۔ وہ کہنے لگے کہ جی ہاں اے خدا تو گواہ ہے۔ فرمانے لگے کہ میں تم کو خدا کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے کہ کیا تم کو اس کا علم ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی رومہ کا کنواں خریدے گا تو اللہ عزوجل اس کی بخشش فرما دے گا اور میں نے اس کو اس قدر رقم ادا کر کے خریدا اور رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے اس کو خرید لیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تم اس کو مسلمانوں کے پانی پینے کے لئے وقف کر دو تم کو اس کا ثواب ملے گا۔ وہ فرمانے لگے جی ہاں۔ اے خدا تو گواہ ہے۔ فرمانے لگے میں تم کو اس خدا کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے کیا تم کو علم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے چہروں کی جانب ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا تھا کہ جو کوئی ان کو (جہاد کرنے کے واسطے) سامان مہیا کرے گا تو اللہ عزوجل اسکی بخشش فرما دیں گے (مراد غزوۂ تبوک) چنانچہ میں نے ان کو ہر ایک چیز مہیا کی یہاں تک کہ وہ نکیل یا رسّی (یعنی معمولی سے معمولی شے) تک کیلئے محتاج نہ رہے۔ وہ کہنے لگ گئے کہ اے خدا تو گواہ ہے اس پر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا' اے اللہ! تو گواہ رہنا۔

۳۶۴۱: اَخْبَرَنِيْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ

۳۶۴۱: حضرت ثمامہ بن حزن قشیری بیان فرماتے ہیں کہ جس وقت

بْنُ عَامِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى الْحَجَّاجِ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ ابْنِ حَزْنِ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَبِالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَآءٌ يُّسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِىْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ فِيْهَا دَلْوَهٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِى الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِىْ فَجَعَلْتُ دَلْوِىْ فِيْهَا مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِى الْجَنَّةِ وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِىْ مِنَ الشُّرْبِ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَّآءِ الْبَحْرِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّىْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِىْ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِىْ بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِى الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِى الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِىْ فَزِدْتُّهَا فِى الْمَسْجِدِ وَاَنْتُمْ تَمْنَعُوْنِىْ اَنْ اُصَلِّىَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَ اَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ فَرَكَضَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِىٌّ وَّصِدِّيْقٌ

عثمانؓ چھت پر چڑھ گئے تو میں اس جگہ موجود تھا۔ انہوں نے فرمایا اے لوگو! میں تم کو اللہ اور مذہب اسلام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم کو علم ہے کہ جس وقت نبیؐ مدینہ تشریف لائے تو اس جگہ بئر رومہ کے علاوہ میٹھا پانی کسی جگہ پر موجود نہیں تھا۔ چنانچہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بئر رومہ خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دے گا تو اس کو جنت میں بہترین بدلہ عطا کیا جائے گا۔ اس پر میں نے اس کو خالص اپنے مال سے خریدا اور اس کو مسلمانوں کیلئے وقف کر دیا اور تم لوگ آج مجھ کو ہی پانی پینے سے روک رہے ہو؟ سمندر کا پانی پینے پر مقرر کر رہے ہو۔ یہ بات سن کر لوگ کہنے لگے کہ جی ہاں اے خدا تو گواہ ہے۔ فرمانے لگے میں تم لوگوں کو اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر یہ بات معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا تم لوگ اس بات سے واقف ہو کہ میں نے اپنے ذاتی مال سے غزوۂ تبوک کے لئے لشکر سجایا تھا اس پر وہ کہنے لگے کہ جی ہاں۔ اے خدا تو گواہ ہے۔ فرمانے لگے کہ میں تم کو اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر معلوم کرتا ہوں کہ کیا تم لوگ اس بات سے واقف ہو کہ جس وقت مسجد تنگ پڑ گئی تو رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص فلاں لوگوں کی زمین خرید کر اس کو مسجد میں شامل اور داخل کر دے گا تو اس کو جنت میں زیادہ عمدہ صلہ عطا کیا جائے گا۔ میں نے اس کو ذاتی مال و دولت سے خرید کر مسجد میں شامل کر دیا اور آج تم لوگ مجھ کو اسی مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرنے سے منع کر رہے ہو۔ وہ کہنے لگے کہ جی ہاں خدا تو اس کا گواہ ہے۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ لوگو! میں تم کو اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر معلوم کرتا ہوں کہ کیا تم کو علم ہے ایک مرتبہ رسول کریمؐ مکہ مکرمہ کے ثبیر نامی پہاڑ پر کھڑے تھے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور میں بھی آپؐ کے ساتھ تھا۔ اچانک پہاڑ میں حرکت ہوئی تو رسول کریمؐ نے اس کو ٹھوکر مار کر فرمایا اے (پہاڑ) ثبیر، تم ٹھہر جاؤ تم پر ایک نبی، ایک

وَّشَهِيْدَانِ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا لِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَعْنِيْ اَنِّيْ شَهِيْدٌ.

صدیق اور دو شہید ہیں۔ یہ بات سن کر کہنے لگے کہ جی ہاں اللہ عزوجل اس سے واقف ہے۔ اس بات پر عثمانؓ نے فرمایا: اللہ اکبر! ان لوگوں نے گواہی دیدی' ان لوگوں نے گواہی دیدی' ان لوگوں نے گواہی دے دی اور خانہ کعبہ کے پروردگار کی قسم میں شہید ہوں۔

۳۶۴۳: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عُثْمَانَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ حِيْنَ حَصَرُوْهُ فَقَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْجَبَلِ حِيْنَ اهْتَزَّ فَرَكَلَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اسْكُنْ فَاِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدَانِ وَاَنَا مَعَهُ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا شَهِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ يَقُوْلُ هٰذِهٖ يَدُ اللّٰهِ وَهٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ يَقُوْلُ مَنْ يُّنْفِقُ نَفَقَةً مُّتَقَبَّلَةً فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَّالِيْ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ يَقُوْلُ مَنْ يُّنْفِقُ نَفَقَةً مُّتَقَبَّلَةً فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَّالِيْ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّزِيْدُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهُ مِنْ مَّالِيْ فَانْتَشَدَ لَهُ

۳۶۴۳: حضرت سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ جس وقت لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قید خانہ میں ڈال دیا تو وہ اوپر چڑھ گئے اور انہوں نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: اے لوگو! میں تم سے اللہ عزوجل کا واسطہ دے کر معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا تم لوگوں میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے کہ پہاڑ کے حرکت میں آنے پر رسول کریمؐ کو ٹھوکر مارتے ہوئے اور یہ فرماتے ہوئے سنا ہو کہ اے پہاڑ! تو اسی جگہ ٹھہر جا۔ تیرے اوپر ایک نبی' صدیق اور دو شہید کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میں بھی آپؐ کے ساتھ تھا۔ اس پر کچھ لوگوں نے ان آیات کی تصدیق کی۔ انہوں نے پھر فرمایا: میں اللہ عزوجل کا واسطہ دے کر معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی اس قسم کا شخص آج ہے جس نے کہ بیعت رضوان پر رسول کریمؐ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہو کہ یہ اللہ کا ہاتھ ہے اور یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے اس پر کچھ لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے فرمان کی تائید کی اور اس کی تصدیق کی پھر انہوں نے فرمایا: میں اللہ عزوجل کا واسطہ دے کر معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی ایسا شخص موجود ہے کہ جس نے غزوۂ تبوک کے موقعہ پر رسول کریمؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہو کہ کون ہے جو کہ قبول ہونے والا مال صدقہ میں دیتا ہے؟ اس بات پر میں نے اپنے ذاتی مال سے آدھے لشکر کو آراستہ کیا اس پر بھی لوگوں نے ان کی تصدیق کی۔ انہوں نے پھر فرمایا میں خدا کا واسطہ دے کر معلوم کرتا ہوں کہ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے کہ جو اس مسجد میں جنت کے مکان کے بدلہ توسیع کرتا ہے اس بات پر میں نے اپنے ذاتی مال سے وہ زمین خریدی۔

رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا شَهِدَ رُوْمَةَ تُبَاعُ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِيْ فَاَبَحْتُهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ فَانْتَشَدَ لَهٗ رِجَالٌ.

اس بات پر لوگوں نے ان کی تصدیق کی۔ انہوں نے پھر فرمایا: میں اللہ عزوجل کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا کوئی اس قسم کا شخص موجود ہے جس نے کہ بئر رومہ کے کنوئیں کی فروخت کا مشاہدہ کیا ہو جس کو میں نے اپنے ذاتی مال سے خرید کر مسافروں کے لئے وقف کر دیا تھا اس بات پر بھی کچھ لوگوں نے ان کی بات کی تصدیق کی۔

۳۶۴۳ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السَّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ فِيْ دَارِهٖ اجْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلَ دَارِهٖ قَالَ فَاَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.

۳۶۴۳: حضرت ابوعبدالرحمٰن اسلمی سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ محصور کئے گئے اپنے گھر میں تو گھر کے اردگرد مجمع ہو گیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جھانک کر دیکھا اور اس کے بعد بیان کیا ابوعبدالرحمٰن نے وہی حدیث جو کہ ابھی اوپر گزری۔

(۳۰)

کِتَابُ الْوَصَایَا

وصیتوں سے متعلقہ احادیث

۱۷۹۷: باب الْكَرَاهِيَةِ فِيْ تَأْخِيْرِ الْوَصِيَّةِ

باب: وصیت کرنے میں دیر کرنا مکروہ ہے

۳۶۴۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْبَقَآءَ وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَ قَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔

۳۶۴۴: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص' خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کونسے صدقہ کا ثواب زیادہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اس حالت میں خیرات دینا کہ تم تندرست ہو اور مال دولت کا لالچ تمہارے دل میں ہو اور تم غربت اور فاقہ سے ڈرتے ہو اور تم زندگی کی توقع رکھتے ہو یہ نہیں کہ جان کے حلق میں آنے کا انتظار کرتے رہو اور اس وقت تم کہنے لگو: اس قدر فلاں کا حصہ ہے اور اس قدر فلاں کا (وہ تو وراثتاً ہوگا ہی)۔

۳۶۴۵: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحٰرِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَامِنَّا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَيْسَ مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ مَالُكَ مَا قَدَّمْتَ وَمَالُ

۳۶۴۵: حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا تم لوگوں میں سے کون شخص ایسا ہے کہ جس کو اپنے وارث کی دولت اپنے مال دولت سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اس قسم کا تو کوئی شخص نہیں ہے ہر آدمی کے نزدیک اس کا اپنا مال اس کے وارث کے مال دولت سے زیادہ محبوب ہے۔ اس بات پر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا تو پھر تم یہ بات جان لو کہ تم میں سے کوئی شخص اس قسم کا نہیں ہے کہ جس کے نزدیک اس کے وارث کی دولت اس کی اپنی دولت سے زیادہ محبوب نہ ہو۔ اس وجہ سے

وَارِثِكَ مَا اَخَّرْتَ.

تمہاری دولت وہی ہے جو کہ تم نے خیرات کر دیا اور جو تم نے چھوڑ دیا وہ تو تمہارے ورثہ کی ملکیت ہے۔

۳۶۴۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ [التكاثر : ۱، ۲] قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَاِنَّمَا مَالُكَ مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ.

۳۶۴۶: حضرت مطرف اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں رسول کریمؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ یعنی یہ فخر تم لوگوں کو غفلت میں ڈرائے رکھتا ہے یہاں تک کہ تم لوگ قبرستان میں پہنچ جاتے ہو اور ارشاد فرمایا انسان کہتا ہے کہ میری دولت ہے میری دولت ہے حالانکہ درحقیقت تمہاری دولت تو وہی ہے جو کہ تم نے کھا کر (یا استعمال کر کے) ختم اور فنا کر دیا' پہن کر پرانا کر دیا اور صدقہ ادا کر کے آخرت کیلئے بھیج دیا۔

۳۶۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ سَمِعَ اَبَا حَبِيْبَةَ الطَّائِيَّ قَالَ اَوْصٰى رَجُلٌ بِدَنَانِيْرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسُئِلَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يُعْتِقُ اَوْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ مَثَلُ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَعْدَ مَا يَشْبَعُ.

۳۶۴۷: حضرت ابوحبیبہ طائی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے مرنے کے وقت کچھ دولت راہ خدا میں صدقہ کرنے کی وصیت کی تو حضرت ابودرداءؓ سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مرنے کے وقت غلام آزاد کرتا ہے یا صدقہ ادا کرتا ہے تو اس شخص کی مثال اس شخص جیسی ہے جو کہ خوب اچھی طرح پیٹ بھرنے کے بعد ہدیہ دیتا ہے۔

۳۶۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَهٗ شَيْءٌ يُوْصٰى فِيْهِ اَنْ يَّبِيْتَ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَ وَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ.

۳۶۴۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اسے کسی چیز کے بارے میں وصیت کرنا ہو اور وہ رات اس حالت میں گزر جائے کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

۳۶۴۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَاحَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَهٗ شَيْءٌ يُّوْصٰى فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَ وَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ.

۳۶۴۹: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اسے کسی چیز کے بارے میں وصیت کرنا ہو اور وہ رات اس حالت میں گزر جائے کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

۳۶۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهٗ.

۳۶۵۰: اس حدیث کا مضمون بھی سابق حدیث مبارکہ کے مطابق ہے۔

۳۶۵۱: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ فَاِنَّ سَالِمًا اَخْبَرَنِيْ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَاحَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ تَمُرُّ عَلَيْهِ ثَلَاثُ لَيَالٍ اِلَّا وَعِنْدَهٗ وَصِيَّتُهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ عَلَيَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ اِلَّا وَعِنْدِيْ وَصِيَّتِيْ.

۳۶۵۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت سے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصیت کے بارے میں ارشاد گرامی سنا ہے تو اس وقت سے میری وصیت میرے پاس موجود رہتی ہے۔

۳۶۵۲: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَامِنْ مُّسْلِمٍ لَهٗ شَيْءٌ يُوْصٰى فِيْهِ فَيَبِيْتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ اِلَّا وَ وَصِيَّتُهٗ عِنْدَهٗ مَكْتُوْبَةٌ.

۳۶۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ اس کو کسی چیز میں وصیت کرنی ہو اور تین رات اس حالت میں گذر جائیں کہ اس کی وصیت اس کے پاس موجود نہ ہو۔

۱۷۹۸: باب هَلْ اَوْصَى النَّبِيُّ ﷺ

باب: کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟

۳۶۵۳: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى اَوْصٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا قُلْتُ كَيْفَ كَتَبَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الْوَصِيَّةَ قَالَ اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ.

۳۶۵۳: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: تو پھر مسلمانوں پر یہ وصیت کس طریقہ سے فرض ہوئی؟ ارشاد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کی وصیت فرمائی تھی۔

۳۶۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنِ الْاَعْمَشِ وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا وَلَا اَوْصٰى بِشَيْءٍ.

۳۶۵۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ بکری اور نہ اونٹ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت نہیں فرمائی۔

۳۶۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ

۳۶۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ

قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمًا وَّلَا دِيْنَارًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَمَا اَوْصٰى.

بکری اور نہ اونٹ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت نہیں فرمائی۔

۳۶۵۶: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهُذَيْلِ وَ اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَا حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَاتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ دِرْهَمًا وَّلَا دِيْنَارًا وَّلَاشَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَلَا اَوْصٰى لَمْ يَذْكُرْ جَعْفَرٌ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا.

۳۶۵۶: اس حدیث مبارکہ میں مضمون تو بعینہ وہی ہے جو ابھی اوپر گزرا فقط اس کے کہ ایک استاد نے دینار اور درہم کا لفظ ذکر کیا اور دوسرے استاد نے ذکر نہیں کیا۔

۳۶۵۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوْصٰى اِلٰى عَلِيٍّ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُوْلَ فِيْهَا فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهٗ وَمَا اَشْعُرُ فَاِلٰى مَنْ اَوْصٰى.

۳۶۵۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا وصی بنایا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت یہ حالت تھی کہ آپ نے پیشاب کرنے کے لیے ایک طباق منگایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء ڈھیلے پڑ گئے۔ اس وجہ سے میں اس سے واقف نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کو وصیت کی۔

۳۶۵۸: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَيْسَ عِنْدَهٗ اَحَدٌ غَيْرِيْ قَالَتْ وَ دَعَا بِالطَّسْتِ.

۳۶۵۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میرے علاوہ کوئی موجود نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ایک طشت منگایا تھا۔

۱۷۹۹: باب الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

باب: ایک تہائی مال کی وصیت

۳۶۵۹: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَّ لَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرَ :قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ لَّهُمْ مِنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ.

۳۶۵۹: حضرت عامر بن سعدؓ اپنے والد ماجد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے بیان فرمایا جس وقت ایک مرتبہ میں سخت بیمار ہو گیا اور میں مرنے کے قریب پہنچ گیا تو نبیؐ میری مزاج پرسی کیلئے تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میرے پاس بہت زیادہ دولت ہے اور میری وارث صرف ایک لڑکی ہے۔ کیا میں اپنی دولت کے دو تہائی حصہ کو خیرات کر دوں۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: کیا آدھی دولت؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا تہائی مال۔ آپؐ نے فرمایا: ایک تہائی مال تم (صدقہ کر دو) یہ بھی زیادہ ہے اس وجہ سے کہ تمہارا اپنے ورثہ کو غنی (فقر و فاقہ

سے بے پرواہ خوش حال) چھوڑ نا' ان کو تنگدست اور محتاج چھوڑ نے سے بہتر ہے یہ نہ ہو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

٣٦٦٠: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ جَآءَ نِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ۔

٣٦٦٠: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظّمہ میں میری عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنی تمام کی تمام دولت خیرات کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا آدھی دولت؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا تہائی دولت؟ آپؐ نے فرمایا: تم ایک تہائی مال دولت (کی وصیت) کر دو لیکن ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ اس لیے کہ تم اپنے وارثوں کو دولت مند (خوشحال) چھوڑ دو اس سے کہیں بہتر ہے کہ تم ان کو محتاج چھوڑ دو وہ لوگوں کے ہاتھ دیکھتے رہیں (یعنی محتاج اور دست نگر رہیں)۔

٣٦٦١: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ اَنْ يَمُوْتَ بِالْاَرْضِ الَّذِيْ هَاجَرَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عَفْرَآءَ اَوْ يَرْحَمُ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عَفْرَآءَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ اِلَّا ابْنَةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ۔

٣٦٦١: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے مکہ معظّمہ تشریف لائے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ میں اس جگہ انتقال کروں کہ جہاں سے میں نے ہجرت کی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل حضرت سعد بن عفراء رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے ان کی صرف ایک ہی لڑکی تھی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے تمام کے تمام مال کی وصیت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ آدھا مال؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا ایک تہائی مال کی۔ آپؐ نے فرمایا: تہائی مال کی وصیت کر دو حالانکہ یہ بھی زیادہ ہے اس وجہ سے کہ تم اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ دو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو محتاج چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے دست نگر (یعنی ان کے محتاج) بنے رہیں۔

٣٦٦٢: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ آلِ سَعْدٍ قَالَ مَرِضَ سَعْدٌ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا وَسَاقَ

٣٦٦٢: حضرت سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سعد کی اولاد میں سے کسی نے یہ حدیث بیان کی کہ سعد بیمار ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ سعدؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پہ کہنے لگے میں اپنا سارا مال راہِ الٰہی میں خیرات کرتا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ممانعت فرمائی۔ آگے

الْحَدِيْثَ.

راوی نے باقی حدیث بیان کی۔

۳۶۶۳: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْكَبِيْرِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اشْتَكٰى بِمَكَّةَ فَجَآءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهُ سَعْدٌ بَكٰى وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمُوْتُ بِالْاَرْضِ الَّتِيْ هَاجَرْتُ مِنْهَا قَالَ لَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَا قَالَ يَعْنِيْ بِثُلُثَيْهِ قَالَ لَا قَالَ فَنِصْفَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَثُلُثَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَتْرُكَ بَنِيْكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ.

۳۶۶۳: حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ جس وقت وہ مکہ مکرمہ میں بیمار پڑ گئے تو رسول کریمؐ ان کے پاس تشریف لائے جس وقت سعد رضی اللہ عنہ نے رسول کریمؐ کو دیکھا تو وہ رونے لگے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا انتقال ایک ایسی جگہ ہو رہا ہے کہ جس جگہ سے میں نے ہجرت کی تھی آپؐ نے ارشاد فرمایا: نہیں ان شاء اللہ ایسا نہیں ہو گا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنا تمام کا تمام مال دولت اللہ کے راستہ میں صدقہ کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں (یعنی ایسا قدم نہ اٹھاؤ) اس پر انہوں نے عرض کیا پھر دو تہائی دولت کی وصیت کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں نہیں۔ پھر عرض کیا آدھا مال دولت کی وصیت کر دیتا ہوں؟ اس پر آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ایک تہائی۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم وصیت کر دو لیکن ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے اسلئے کہ تم اپنے وارثوں کو دولت والا یعنی خوش حال چھوڑ دو یہ اس سے بہتر ہے کہ ان کو محتاج چھوڑ واور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

۳۶۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّآئِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِيْ فَقَالَ اَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِيْ كُلِّهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قُلْتُ هُمْ اَغْنِيَآءُ قَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَازَالَ يَقُوْلُ وَاَقُوْلُ حَتّٰى قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ.

۳۶۶۴: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ میری علالت کے دوران نبیؐ میری عیادت کیلئے تشریف لائے تو انہوں نے دریافت کیا کہ کیا تم نے وصیت کی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! آپؐ نے دریافت فرمایا کس قدر دولت کی؟ میں نے عرض کیا پوری دولت راہ خدا میں دینے کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم نے اپنی اولاد کے واسطے کیا چھوڑا؟ میں نے عرض کیا وہ دولت مند ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم دسویں حصہ کی وصیت کر دو۔ پھر آپؐ اسی طریقہ سے فرماتے رہے اور میں بھی اسی طریقہ سے کہتا رہا یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا پھر تہائی دولت کی وصیت کر و حالانکہ یہ بھی زیادہ ہے۔

۳۶۶۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهٗ فِيْ

۳۶۶۵: حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ میری علالت کے دوران نبیؐ میری عیادت کیلئے تشریف لائے تو انہوں نے دریافت کیا کہ کیا تم نے وصیت کی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! آپؐ نے دریافت فرمایا

مَرَضِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثَ قَالَ الثُّلُثَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ.

کس قدر دولت کی؟ میں نے کہا پوری دولت کی۔ آپ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کے واسطے کیا چھوڑا؟ میں نے کہا وہ دولت مند ہیں۔ آپ نے فرمایا دسویں حصہ کی وصیت کر دو پھر آپ اسی طریقہ سے فرماتے رہے اور میں بھی یونہی کہتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا پھر تہائی دولت کی وصیت کرو حالانکہ یہ بھی زیادہ ہے۔

۳۶۶۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْفَحَّامُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتٰى سَعْدًا يَعُوْدُهٗ فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِيْ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَاُوْصِيْ بِالنِّصْفِ قَالَ لَا قَالَ فَاُوْصِيْ بِالثُّلُثِ قَالَ نَعَمْ الثُّلُثَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَدَعَهُمْ فُقَرَآءَ يَتَكَفَّفُوْنَ.

۳۶۶۶: اس حدیث مبارکہ میں بھی مضمون تو بعینہٖ وہی بیان کیا گیا جو اوپر دو احادیث میں ہے۔ فقط فرق یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام نصیحتوں (جو کہ اوپر گزریں) ان کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل اس بات کو بے حد پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کو ایسی حالت میں چھوڑ جاؤ کہ وہ غنی ہوں اور کسی غیر کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے بیٹھے ہوں۔

۳۶۶۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ اِلَى الرُّبُعِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ.

۳۶۶۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: اگر لوگ ایک تہائی مال کی وصیت کے بجائے ایک چوتھائی مال کی وصیت کریں تو یہ زیادہ مناسب ہے اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔

۳۶۶۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَآءَهٗ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَقَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ وَلَدٌ اِلَّا ابْنَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا قَالَ فَاُوْصِيْ بِنِصْفِهٖ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا قَالَ فَاُوْصِيْ بِثُلُثِهٖ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ.

۳۶۶۸: حضرت سعد بن مالک فرماتے ہیں ان کی بیماری کے دنوں میں رسول کریم انکے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے خدمت نبوی میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میری صرف ایک ہی لڑکی ہے میں تمام مال دولت کی وصیت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ انہوں نے عرض کیا: آدھے مال کی؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ پھر انہوں نے عرض کیا: پھر ایک تہائی مال کی وصیت کر دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ایک تہائی حالانکہ وہ بھی زیادہ ہے۔

۳۶۶۹: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ

۳۶۶۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غزوہ احد کے موقعہ پر میرے والد شہید ہو گئے اور انہوں نے چھ لڑکیاں چھوڑیں ان پر کچھ قرض بھی تھا۔ چنانچہ جس وقت کھجور کے کاٹنے کا وقت آیا تو میں رسول کریم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض

سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَ جُدَادُ النَّخْلِ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَّ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَّرَاكَ الْغُرَمَاءُ قَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهٗ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَيْهِ كَاَنَّمَا اُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰى مَا يَصْنَعُوْنَ اَطَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ اَصْحَابَكَ فَمَازَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَاَنَا رَاضٍ اَنْ يُّؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً.

کیا کہ جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ میرے والد غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ انہوں نے بہت قرضہ لیا ہوا تھا اس وجہ سے میں چاہتا ہوں قرض خواہ آپ کو میرے مکان میں دیکھ لیں۔ اس لیے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کی وجہ سے مجھ کو کچھ رعایت کریں۔ اس پر آپ نے فرمایا: جاؤ اور تم ہر ایک قسم کی کھجوروں کا الگ الگ ڈھیر لگا دو۔ چنانچہ میں نے اسی طریقہ سے کیا اور آپ کو بلایا۔ جس وقت قرض خواہوں نے رسول کریم کو دیکھا تو وہ مجھ سے اور زیادہ سختی سے مطالبہ کرنے لگ گئے۔ چنانچہ جس وقت رسول کریم نے ان کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے سب سے بڑے ڈھیر کے چاروں طرف تین چکر لگائے اور آپ اس پر بیٹھ گئے پھر ارشاد فرمایا تم لوگ اپنے قرض خواہوں کو بلا لو اور پھر رسول کریم برابر وزن فرماتے یعنی تولتے رہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے میرے والد ماجد کی تمام کی تمام امانت ادا فرما دی اور میری بھی یہی خواہش تھی کہ کسی طریقہ سے میرے والد کا قرضہ ادا ہو جائے اللہ عزوجل کا حکم بھی اسی طریقہ سے ہوا کہ ایک کھجور بھی کم نہ پڑی۔

۱۸۰۰: باب قَضَاءِ الدَّيْنِ قَبْلَ الْمِيْرَاثِ وَ ذِكْرِ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ جَابِرٍ فِيْهِ

باب: وراثت سے قبل قرض ادا کرنا اور اس سے متعلق اختلاف کا بیان

۳۶۷۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ وَهُوَ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبِيْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهٗ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ نَخْلُهٗ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ دُوْنَ سِنِيْنَ فَانْطَلِقْ مَعِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِكَيْ لَايَفْحَشَ عَلَيَّ الْغُرَّامُ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُوْرُ بَيْدَرًا بَيْدَرًا فَسَلَّمَ

۳۶۷۰: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد کی وفات ہو گئی تو انکے ذمہ قرضہ باقی تھا میں نبیؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے والد ماجد کی وفات اس حالت میں ہوئی ہے کہ انکے ذمہ قرضہ تھا اور ترکہ میں کھجوروں کے باغ کے علاوہ انہوں نے کچھ نہیں چھوڑا اور وہ قرضہ کئی سال سے قبل نہیں ادا ہو سکتا اس وجہ سے آپ میرے ساتھ چلیں تا کہ وہ قرض خواہ مجھ سے بدزبانی نہ کر سکیں اس پر نبیؐ تشریف لائے اور آپ ڈھیر کے چکر لگانے لگے۔ اسکے بعد آپ نے دعا مانگی اور وہاں پر بیٹھ کر آپ نے قرض خواہوں کو بلایا اور آپ نے ہر ایک

حَوْلَهٗ وَدَعَا لَهٗ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا الْغُرَّامَ فَاَوْفَاهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا اَخَذُوْا۔

آدمی کو اس کا قرضہ ادا فرما دیا اور ہر ایک شخص کے قرضہ ادا کرنے کے بعد بھی اس قدر باقی رہ گیا کہ جس قدر وہ لے گئے تھے۔

۳۶۷۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَاسْتَشْفَعْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى غُرَمَائِهٖ اَنْ يَّضَعُوْا مِنْ دَيْنِهٖ شَيْئًا فَطَلَبَ اِلَيْهِمْ فَاَبَوْا فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ اَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلٰى حِدَةٍ وَعِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلٰى حِدَةٍ وَاَصْنَافَهٗ ثُمَّ ابْعَثْ اِلَيَّ فَقَالَ فَفَعَلْتُ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فِيْ اَعْلَاهُ اَوْ فِيْ اَوْسَطِهٖ ثُمَّ قَالَ كِلْ لِلْقَوْمِ قَالَ فَكِلْتُ لَهُمْ حَتّٰى اَوْفَيْتُهُمْ ثُمَّ بَقِيَ تَمْرِيْ كَاَنَّ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ۔

۳۶۷۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام لوگوں کا قرضہ چھوڑ کر فوت ہو گئے تھے تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قرض خواہوں سے میری سفارش کر کے قرض میں کمی کرا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے گفتگو فرمائی تو انہوں نے انکار فرما دیا۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم فرمایا کہ تم جاؤ اور تم اپنی ہر ایک قسم کی کھجوروں یعنی عجوہ عذق بن زید اور اسی طریقہ سے ہر ایک قسم کی کھجوروں کا علیحدہ علیحدہ ڈھیر لگا کر تم مجھ کو بلا لینا۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسی طریقہ سے کیا تو رسول کریمؐ تشریف لائے اور ان میں سے سب سے اونچے ڈھیر یا درمیان والے ڈھیر پر بیٹھ گئے پھر مجھ کو حکم فرمایا کہ تم لوگوں کو ناپ کر دینا شروع کر دو۔ میں ناپ ناپ کر دینے لگا۔ یہاں تک کہ تمام کا قرض ادا کر دیا اور اب بھی میرے پاس میری کھجوریں باقی رہ گئیں گویا کہ ان میں بالکل کمی نہیں ہوئی۔

۳۶۷۲: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَرَمِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمَّارِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ لِيَهُوْدِيٍّ عَلٰى اَبِيْ تَمْرٌ فَقُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ حَدِيْقَتَيْنِ وَ تَمْرُ الْيَهُوْدِيِّ يَسْتَوْعِبُ مَافِي الْحَدِيْقَتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَّكَ اَنْ تَاْخُذَ الْعَامَ نِصْفَهٗ وَتُؤَخِّرَ نِصْفَهٗ فَاَبَى الْيَهُوْدِيُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَّكَ اَنْ تَاْخُذَ الْجُدَادَ فَاٰذِنِّيْ فَاٰذَنْتُهٗ فَجَآءَ هُوَ وَ اَبُوْبَكْرٍ فَجَعَلَ يُجَدُّ وَيُكَالُ مِنْ اَسْفَلِ النَّخْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا بِالْبَرَكَةِ حَتّٰى وَفَيْنَاهُ جَمِيْعَ حَقِّهٖ مِنْ اَصْغَرِ الْحَدِيْقَتَيْنِ

۳۶۷۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے والد نے ایک یہودی شخص سے کھجوریں بطور قرض لے رکھی تھیں۔ غزوۂ اُحد کے موقع پر وہ شہید ہو گئے اور اس نے ترکہ میں دو کھجوروں کے باغ چھوڑے۔ اس یہودی کی کھجوریں اس قدر تھیں کہ دونوں باغ سے نکلنے والی کھجوریں اسی کے لئے کافی ہو گئیں۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی سے ارشاد فرمایا کیا تم اس طریقہ سے کر سکتے ہو کہ آدھی اس سال لے لو اور تم آدھی آئندہ سال لے لینا۔ لیکن اس نے انکار کر دیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا تم اس طریقہ سے کرو کہ تم کھجوریں کاٹ ڈالو تو تم مجھ کو بلا لو۔ میں نے آپؐ کو بتلایا تو آپؐ ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر تشریف لائے۔ ہم نے نیچے سے نکال کر ناپ ناپ کر قرض دینا شروع کر دیا اور آپؐ برکت کی دعا مانگتے رہے۔ یہاں تک کہ پورا قرض چھوٹے والے

فِيْمَا يَحْسِبُ عَمَّارٌ ثُمَّ اَتَيْتُهُمْ بِرُطَبٍ وَمَآءٍ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا ثُمَّ قَالَ هٰذَا مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِیْ تُسْئَلُوْنَ عَنْهُ.

باغ سے ہی ادا ہو گیا۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں آپ کے لیے کھجوریں اور پانی لے کر حاضر ہوا اور وہ تمام کے تمام لوگوں نے کھائیں اور پانی پیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نعمت ان نعمتوں میں سے ہے کہ جن کے متعلق تم لوگوں سے سوال ہوگا۔

۳۶۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تُوُفِّیَ اَبِیْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَآئِهٖ اَنْ يَّاْخُذُوا التَّمْرَةَ بِمَا عَلَيْهِ فَاَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا فِيْهِ وَفَآءً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ اِذَا جَدَدْتَّهٗ فَوَضَعْتَهٗ فِی الْمِرْبَدِ فَاٰذِنِّیْ فَلَمَّا جَدَدْتُّهٗ وَوَضَعْتُهٗ فِی الْمِرْبَدِ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرَ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ غُرَمَآءَكَ فَاَوْفِهِمْ قَالَ فَمَا تَرَكْتُ اَحَدًا لَهٗ عَلٰى اَبِیْ دَيْنٌ اِلَّا قَضَيْتُهٗ وَفَضَلَ لِیْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَضَحِكَ وَقَالَ ائْتِ اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ فَاَخْبِرْهُمَا ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَاَخْبَرْتُهُمَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْنَا اِذْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ ذٰلِكَ.

۳۶۷۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد کی وفات ہو گئی تو ان پر لوگوں کا قرض تھا میں نے ان کے قرض خواہوں کو پیشکش کی کہ اپنے قرض کے عوض ہماری تمام کی تمام کھجوریں لے لیں۔ لیکن انہوں نے وہ کھجوریں لینے سے انکار کر دیا۔ اس لیے کہ یہ بات دکھلائی دے رہی تھی کہ وہ کھجوریں کم مقدار میں ہیں۔ اس پر میں نبی کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے واقعہ عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس طریقہ سے کرو کہ جس وقت ان کو اکٹھا کر کے مربد میں رکھو تو تم مجھ کو بتلا دینا۔ چنانچہ جس وقت میں رسول کریم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کر دی ہے تو آپ اپنے ساتھ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو لے کر تشریف لائے اور انکے نزدیک بیٹھ کر آپ نے برکت کی دعا مانگی پھر مجھ کو حکم فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلا لو اور تم ان کو ادا کرنا شروع کر دو۔ میں نے اس قسم کا کوئی شخص نہیں چھوڑا کہ جس کا میرے والد صاحب کے ذمہ قرض باقی ہو اور میں نے وہ قرضہ ادا نہ کیا ہو اور اسکے بعد بھی میرے پاس تیرہ وسق کھجور باقی رہ گئی ہو پھر جس وقت میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسی آ گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھی جاؤ اور تم ان کو بتلاؤ۔ میں دونوں حضرات رضی اللہ عنہما کے پاس گیا تو فرمانے لگے ہم لوگ واقف تھے کہ جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے اس کا انجام یہی ہوگا۔

۱۸۰۱: باب اِبْطَالِ الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ

باب: وارث کے حق میں وصیت باطل ہے

۳۶۷۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ

۳۶۷۴: حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم سے خطاب میں ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل

عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهٗ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ.

نے ہر ایک حقدار کے لئے اس کا حق مقرر فرمایا ہے اس وجہ سے اب وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں۔

۳٦۷۵: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ اَنَّ ابْنَ غَنْمٍ ذَكَرَ اَنَّ ابْنَ خَارِجَةَ ذٰلِكَ لَهٗ اَنَّهٗ شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاِنَّهَا لَتَقْصَعُ بِجَرَّتِهَا وَاِنَّ لُعَابَهَا لَيَسِيْلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ خُطْبَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَسَّمَ لِكُلِّ اِنْسَانٍ قِسْمَهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ فَلَا تَجُوْزُ لِوَارِثٍ وَّصِيَّةٌ.

۳٦۷۵: حضرت ابن خارجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر خطبہ دے رہے تھے وہ سواری (اونٹنی) جگالی کر رہی تھی اور اس کے منہ سے لعاب نکل رہا تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران خطبہ فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ہر ایک انسان کے لئے وراثت میں سے ایک حصہ مقرر فرما دیا ہے اس وجہ سے اب وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔

۳٦۷٦: اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمَرْوَزِىُّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ اسْمُهٗ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهٗ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ.

۳٦۷٦: حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم سے خطاب میں ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے ہر ایک حقدار کے لئے اس کا حق مقرر فرمایا ہے اس وجہ سے اب وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں۔

۱۸۰۲: باب اِذَا اَوْصٰى لِعَشِيْرَتِهٖ الْاَقْرَبِيْنَ

باب: اپنے رشتہ داروں کو وصیت کرنے سے متعلق

۳٦۷۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ [شعراء: ۲۱٤] دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِىْ كَعْبِ بْنِ لُؤَىٍّ يَا بَنِىْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ يَا بَنِىْ عَبْدِ شَمْسٍ وَيَا بَنِىْ عَبْدِمَنَافٍ وَيَا بَنِىْ هَاشِمٍ وَ يَا بَنِىْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ وَ يَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِىْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ اِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا.

۳٦۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ یعنی ''اے محمد! اپنے قریب کے خاندان کو ڈرائیں'' تو رسول کریمؐ نے قریش کو بلایا وہ لوگ اکٹھا ہوئے تو آپؐ نے اپنے عام طور سے سب کے سب کو بلایا اور پھر خاص طریقہ سے اپنے رشتہ داروں کو ڈراتے ہوئے فرمایا: اے بنوکعب بن موئی! (یہ عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے) اور اے بنوعمرو بن کعب (یہ بھی ایک قبیلہ کا نام ہے) اے بنو عبدشمس اے بنوعبدمناف! اے بنو ہاشم! اور اے بنوعبدالمطلب! اپنے نفسوں کو دوزخ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! تم اپنے نفس کو دوزخ سے بچاؤ کیونکہ میں قیامت کے روز تم لوگوں کو اللہ کی گرفت سے بچانے میں کسی کام نہیں آ سکتا البتہ اتنا ضرور ہے کہ میرے اور

تمہارے درمیان رحم کا تعلق ہے جس کا حق میں ادا کرونگا۔

٣٦٧٨ : اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ اِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِىْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ اِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَلٰكِنْ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ رَحِمٌ اَنَا بَالُّهَا بِبَلَالِهَا.

٣٦٧٨: حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنوعبد مناف! تم لوگ اپنی جانوں کو نیک اعمال کر کے اللہ سے خرید لو اس لیے کہ میں تم کو قیامت کے روز عذاب خداوندی سے بچانے میں کوئی بھی کام نہیں آ سکتا۔ میرے اور تم لوگوں کے درمیان صلہ رحمی کا واسطہ ہے جس کا حق میں دنیا ہی میں ادا کروں گا۔

٣٦٧٩: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ [شعراء : ٢١٤] قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا اُغْنِىْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِىْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِىْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَاعَبَّاسَ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِىْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِىْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ سَلِيْنِىْ مَا شِئْتِ لَا اُغْنِىْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا.

٣٦٧٩: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ: وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قریش کے لوگو! تم لوگ اپنے نفوس کو اللہ عزوجل سے خرید لو۔ اس لیے کہ میں تم لوگوں کے بالکل کسی کام نہیں آ سکتا ہوں۔ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم جو چاہتی یعنی جس چیز کی خواہش رکھتی ہو تم وہ مانگ لو لیکن میں قیامت کے دن اللہ عزوجل کی گرفت سے بچانے میں کوئی کام نہیں آ سکتا۔

٣٦٨٠: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْسَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ وَاَنْذِرْ [شعراء:٢١٤] فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ لَا اُغْنِىْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِىْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِىْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

٣٦٨٠: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ: وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قریش کے لوگو! تم لوگ اپنے نفوس کو اللہ عزوجل سے خرید لو۔ اس لیے کہ میں تم لوگوں کے بالکل کسی کام نہیں آ سکتا ہوں۔ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم جو چاہتی یعنی جس چیز کی خواہش رکھتی ہو تم وہ مانگ لو لیکن میں قیامت کے دن اللہ عزوجل کی گرفت سے بچانے میں کوئی کام نہیں آ سکتا۔

ﷺ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَافَاطِمَةُ سَلِیْنِیْ مَاشِئْتِ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا.

۳۶۸۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَهُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ: وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ [الشعرا: ۲۱٤] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَافَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ یَا صَفِیَّةَ بِنْتَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ یَا بَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا سَلُوْنِیْ مِنْ مَّالِیْ مَا شِئْتُمْ.

۳۶۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ نازل ہوئی تو رسول کریمؐ نے ارشادفرمایا: اے فاطمہ بنت محمد! اے صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب اوراے بنوعبدالمطلب! میں قیامت کے روزتم لوگوں کواللہ عزوجل کی پکڑ سے بچانے میں کام نہیں آ سکتا اس وجہ سے دنیا میں میری دولت میں سےتم جودل چاہےوہ مانگ لو۔

۱۸۰۳: باب اِذَا مَاتَ الْفُجَاةَ هَلْ یُسْتَحَبُّ لِاَهْلِهٖ اَنْ یَّتَصَدَّقُوْا عَنْهُ

باب: اگرکوئی شخص اچانک مرجائےتو کیااسکےوارثوں کیلئے اسکی جانب سےصدقہ کرنامستحب ہے یانہیں؟

۳۶۸۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمِّی افْتُلِتَتْ نَفْسَهَا وَاِنَّهَا لَوْتَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ فَتَصَدَّقْ عَنْهَا.

۳۶۸۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ کسی آدمی نے عرض کیایارسول اللہؐ! میری والدہ کی اچانک وفات ہوگئی ہے مجھ کو یقین ہے کہ اگر وہ گفتگو کرسکتیں تو لازمی طریقہ سے وہ صدقہ کرتیں۔ اس وجہ سے کیا میں ان کی جانب سے صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں کردو۔

۳۶۸۳: اَنْبَاَنَا الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلِ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ وَ حَضَرَتْ اُمَّهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِیْنَةِ فَقِیْلَ لَهَا اَوْصِیْ فَقَالَتْ فِیْمَ اُوْصِی الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ فَتُوُفِّیَتْ قَبْلَ اَنْ یَّقْدَمَ سَعْدٌ فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدٌ ذُكِرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ یَنْفَعُهَا اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَقَالَ سَعْدٌ حَآئِطُ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا لِحَائِطٍ

۳۶۸۳: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جنگ کے لئے نکلے تو ان کی والدہ ماجدہؒ جو کہ مدینہ منورہ میں تھیں ان کی وفات ہوگئی وفات کے وقت ان سے کہا گیا کہ وہ وصیت کریں وہ فرمانے لگیں کہ کس چیز میں وصیت کروں مال دولت تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا ہے میں کس طریقہ سے وصیت کروں؟ چنانچہ وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے مدینہ منورہ واپس آنے سے قبل ہی وفات پا گئیں جس وقت وہ مدینہ منورہ آئے تو ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا۔ اس پرانہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں ان کی جانب سے صدقہ کروں تو کیا ان کواس کا نفع پہنچے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں فلاں فلاں باغ اپنی والدہ کی جانب سے صدقہ

سَمَّاهُ.

کرتا ہوں۔

۱۸۰۴: باب فَضْلُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: مرنے والے کی جانب سے صدقہ کے فضائل

۳۶۸۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ مِّنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَعِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهٖ وَوَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْلَهُ.

۳۶۸۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا جس وقت کوئی انسان مر جاتا ہے ان تین اعمال کے علاوہ باقی تمام اعمال موقوف ہو جاتے ہیں ایک تو صدقہ جاریہ دوسرے وہ علم کہ جس سے لوگوں کو نفع حاصل ہو اور تیسرے نیک اولاد جو کہ اس کے لئے دعا مانگتی رہے (مطلب یہ ہے کہ ان تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے باقی تمام اعمال کا ثواب بند ہو جاتا ہے۔)

۳۶۸۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبِىْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوْصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ.

۳۶۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میرے والد دولت چھوڑ کر مرے لیکن انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی اگر میں انکی جانب سے خیرات کروں تو کیا اُنکی وصیت نہ کرنے کا کفارہ ہو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

۳۶۸۶: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّىْ اَوْصَتْ اَنْ تُعْتَقَ عَنْهَا رَقَبَةٌ وَاِنَّ عِنْدِىْ جَارِيَةً نُوْبِيَّةً اَفَيُجْزِئُ عَنِّىْ اَنْ اُعْتِقَهَا عَنْهَا قَالَ ائْتِنِىْ بِهَا فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّبُّكِ قَالَتِ اللّٰهُ قَالَ مَنْ اَنَا قَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ فَاَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ.

۳۶۸۶: حضرت شرید بن سوید ثقفیؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میری والدہ ماجدہ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کی جانب سے ایک باندی آزاد کر دوں۔ میرے پاس ایک کالے رنگ کی باندی ہے اگر میں اس کو آزاد کر دوں تو کیا میرے والد کی وصیت مکمل ہو جائے گی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس لے کر آؤ میں اس کو آپؐ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا تو آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا: تمہارا پروردگار کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ عز وجل۔ آپؐ نے فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا کہ آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ اس پر نبیؐ نے فرمایا: تم اس کو آزاد کر دو یہ خاتون مؤمنہ ہے۔

۳۶۸۷: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّىْ مَاتَتْ وَلَمْ تُوْصِ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ.

۳۶۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری والدہ وصیت کے بغیر وفات کر گئی ہیں کیا میں اُن کی جانب سے صدقہ کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! کر دو۔

٣٦٨٨: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّهٗ تُوُفِّيَتْ اَفَيَنْفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِيْ مَخْرَفًا فَاُشْهِدُكَ اِنِّيْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا۔

٣٦٨٨: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ صاحبہ کی وفات ہوگئی ہے اگر میں ان کی جانب سے وصیت کر دوں تو کیا ان کو اس کا اجر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ وہ کہنے لگا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنا باغ اُن کی جانب سے صدقہ کر دیا ہے۔

٣٦٨٩: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ اَفَيُجْزِئُ عَنْهَا اَنْ اَعْتِقَ عَنْهَا قَالَ اَعْتِقْ عَنْ اُمِّكَ۔

٣٦٨٩: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ نے ایک نذر مان لی تھی جس کو پورا کیے بغیر ان کی وفات ہوگئی اب اگر میں ان کی جانب سے کوئی غلام یا باندی آزاد کر دوں تو کیا یہ کافی ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

٣٦٩٠: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ يُوْسُفَ الصَّيْدَلَانِيُّ عَنْ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى وَهُوَ ابْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْضِهٖ عَنْهَا۔

٣٦٩٠: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ان کی والدہ نے ایک نذر مانی تھی جس کے پورا کرنے سے قبل ہی اُن کی وفات ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی والدہ کی نذر پوری کرو۔

٣٦٩١: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَمَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهٖ عَنْهَا۔

٣٦٩١: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ان کی والدہ نے ایک نذر مانی تھی جس کے پورا کرنے سے قبل ہی اُن کی وفات ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی والدہ کی نذر پوری کرو۔

٣٦٩٢: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ اَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتٰى سَعْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ

٣٦٩٢: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ان کی والدہ نے ایک نذر مانی تھی جس کے پورا کرنے سے قبل ہی اُن کی وفات ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی

قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْضِهِ عَنْهَا. والدہ کی نذر پوری کرو۔

تشریح ☆ بغیر وصیت کے کوئی شخص وفات پا گیا تو اس کے لئے صدقہ کر دینا بہت ہی عمدہ عمل ہے۔ ضروری نہیں کہ صرف صدقہ اسی کی طرف سے کیا جائے جو کہ بغیر وصیت کئے فوت ہو گیا بلکہ صدقہ تو اس کے لئے بھی کرنا چاہیے جو کہ وصیت کر گیا جو مرنے والے نے کہا وہ تو کرنا ہی ہے مگر اپنی طرف سے بھی اس کے لئے صدقہ کرنا اچھا ہے اور صدقہ ایسا ہو جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند کیا کہ وہ صدقہ کرنا چاہیے جو کہ صدقہ جاریہ ہو اور خلق خدا اس سے تادیر فائدہ اٹھاتی رہے جو لوگ جتنا بھی اس سے زیادہ فائدہ اٹھاتے رہیں گے اور جتنے عرصہ دراز تک وہ سلسلہ چلتا رہے گا' ثواب ملتا رہے گا۔ یعنی قبر میں بھی اور یوم حشر میں بھی۔ (جامی)

۱۸۰۵: باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی سُفْيَانَ

باب: حضرت سفیان سے متعلق زیر نظر حدیث میں راوی کے اختلاف سے متعلق

۳۶۹۳: قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰی اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا.

۳۶۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کے نذر مان لینے سے متعلق' فوت ہونے کے متعلق فتویٰ طلب کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی جانب سے نذر پوری کرو۔

۳۶۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّهُ قَالَ مَاتَتْ اُمِّيْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَقْضِيَهُ عَنْهَا.

۳۶۹۴: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری والدہ کی وفات ہو گئی اور انہوں نے منت پوری نہیں کی تھی۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں ان کی جانب سے نذر پوری کروں۔

۳۶۹۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتٰی سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰی اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْضِهِ عَنْهَا.

۳۶۹۵: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میری والدہ کی وفات ہو گئی اور انہوں نے منت پوری نہیں کی تھی۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم ارشاد فرمایا کہ میں ان کی جانب سے نذر پوری کروں۔

۳۶۹۶: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ

۳۶۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ کی وفات ہو گئی ہے ان کے ذمہ ایک نذر تھی جس کو وہ پوری نہ کر سکیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی جانب سے

مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ وَلَمْ تَقْضِهِ قَالَ اقْضِهِ عَنْهَا.

پوری کرو۔

۳۶۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَآءِ.

۳۶۹۷: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ صاحبہ کی وفات ہوگئی ہے۔ کیا میں ان کی جانب سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جی ہاں۔ میں نے عرض کیا کہ پھر کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی پلانے والا۔

۳۶۹۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْعَمَّارٍ اِلْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَآءِ.

۳۶۹۸: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ! کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی (یعنی پیاسوں کو پانی پلانا یا ایسی جگہوں پر پانی کا بندوبست کرنا جہاں اس کی اشد ضرورت ہو)۔

۳۶۹۹: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ اُمَّهٗ مَاتَتْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ فَتِلْكَ سِقَايَةُ سَعْدٍ بِالْمَدِيْنَةِ.

۳۶۹۹: حضرت سعد بن عبادہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم سے کہا کہ میری والدہ کی وفات ہوگئی اور میں ان کی طرف سے کچھ خیرات کرنا چاہتا ہوں اس بابت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ضرور) کر۔ حضرت سعدؓ نے پوچھا کونسا صدقہ ثواب میں سب سے بڑھ کر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی پلانا تو ابھی تک سعد ہی کی سبیل ہے مدینہ میں۔

۱۸۰۶: باب النَّهْيِ عَنِ الْوِلَايَةِ عَلٰى مَالِ الْيَتِيْمِ

باب: یتیم کے مال کا والی ہونے کی ممانعت سے متعلق

۳۷۰۰: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِيْ سَالِمٍ اِلْجَيْشَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلٰى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ عَلٰى مَالِ يَتِيْمٍ.

۳۷۰۰: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! میں تم کو کمزور محسوس کر رہا ہوں اور میں تمہارے واسطے وہ ہی پسند کرتا ہوں جو کہ اپنے واسطے پسند کرتا ہوں کہ تم کبھی دو شخص کی امارت یا یتیم کے مال کی ولایت قبول نہ کرنا۔ (یعنی امیر بننا اور یتیم کے مال کا ولی بن جانا ذمہ داری کا اور مشکل کام ہے)۔

۱۸۰۷: باب مَا لِلْوَصِيِّ مِنْ مَّالِ الْيَتِيْمِ اِذَا

باب: اگر کوئی آدمی یتیم کے مال کا متولی ہو تو کیا اس

قَامَ عَلَيْهِ

میں سے کچھ وصول کر سکتا ہے؟

۳۷۰۱: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ فَقِيْرٌ لَيْسَ لِيْ شَيْءٌ وَلِيَ يَتِيْمٌ قَالَ كُلْ مِنْ مَّالِ يَتِيْمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَاذِرٍ وَلَا مُتَاَثِّلٍ.

۳۷۰۱: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے اور (پھر) وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں فقیر ہوں میرے پاس کچھ موجود نہیں اور ایک یتیم بچے کا میں ولی بھی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: تم اپنے یتیم کے مال میں سے کچھ کھا لیا کرو لیکن فضول خرچی نہ کرنا اور حد سے زیادہ نہ کھانا اور نہ دولت اکٹھی کرنا۔

۳۷۰۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُدَيْنَةَ عَنْ عَطَاءٍ وَهُوَ ابْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ [الأنعام: ۱۵۲] وَاِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا [النساء: ۱۰] قَالَ اجْتَنَبَ النَّاسُ مَالَ الْيَتِيْمِ وَطَعَامَهٗ فَشَقَّ طَعَامَهٗ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتَامٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ اِلٰى قَوْلِهٖ لَاَعْنَتَكُمْ ۔[البقرة: ۲۲۰].

۳۷۰۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں: وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ ...... اور اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ..... (یعنی تم لوگ یتیم کے مال دولت کے پاس صرف اس کی خیر خواہی کے لئے جاؤ اور جو لوگ یتامیٰ کا مال ناحق اور باطل طریقہ سے کھاتے ہیں وہ دراصل اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں) تو لوگوں نے یتامیٰ کے مال دولت سے پرہیز کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ جس وقت یہ بات ناگوار محسوس ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی گئی اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیات کریمہ نازل فرمائی۔

۳۷۰۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا قَالَ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ حِجْرِ الرَّجُلِ الْيَتِيْمُ فَيَعْزِلُ لَهٗ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَاٰنِيَتَهٗ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ [البقرة: ۲۲۰] فَاَحَلَّ لَهُمْ خُلْطَتَهُمْ.

۳۷۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ آیت کریمہ: اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو جن لوگوں کے پاس (یعنی جن کی سرپرستی میں) یتیم بچے تھے تو انہوں نے ان کا کھانا پینا اور برتن سب کے سب الگ کر دیئے) جس وقت یہ بات مسلمانوں پر ناگوار گذری تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ اور اس طریقہ سے ان کے ساتھ شامل ہونا حلال کر دیا۔

۱۸۰۸: باب اِجْتِنَابِ اَكْلِ مَالِ الْيَتِيْمِ

باب: مال یتیم کھانے سے پرہیز کرنا

۳۷۰۴: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۳۷۰۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِى الْغَيْثِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَاهِى قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالشُّحُّ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِى حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَكْلُ الرِّبَا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّى يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ.

فرمایا: سات ہلاک کرنے والی اشیاء سے تم لوگ پرہیز کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ۱) اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا' ۲) جادو کرنا' ۳) کسی کو ناحق قتل کرنا جس کو اللہ عزوجل نے حرام فرما دیا ہو' ۴) سود کھانا' ۵) یتیم کا مال کھانا' ۶) جہاد کے میدان سے بھاگ جانا' ۷) پاک دامن خواتین پر زنا کی تہمت لگانا۔

خلاصۃ الباب ☆ تمام مسلمانوں کو اِس حدیث مبارکہ پر بار بار غور کرنا چاہیے کہ اسلام کی کتنی زیادہ اچھائیوں کو کتنی آسانی سے سمیٹ کر نبی کریم ﷺ نے اُمت محمدیہ کی تفہیم کے لیے سمجھا دیا ہے۔ غور کریں کہ چند الفاظ میں دُنیا اور آخرت کی کامیابیوں کی کنجیاں انسان کو تھما دی گئی ہیں کہ ان باتوں پر عمل کریں تو آخرت تو سنورے ہی گی دُنیا بھی جنت نظیر بن جائے گی۔ ہم اپنے اردگرد جتنے بھی گناہ دیکھتے ہیں اگر بنظر غائر مشاہدہ کیا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ اکثر گناہوں کا مرکز انہی بُرائیوں سے ہو کر نکلتا ہے۔ آج اللہ عزوجل کے ساتھ غیر اللہ کی شراکت غیروں میں تو کیا ہی کہنے اپنوں نے اس میں جو جو خرابیاں پیدا کر دی ہیں اُسی کو سمیٹنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ جادو کرنا' اب اِس سلسلہ میں کیا تفصیل بیان کی جائے ذرا اپنے اردگرد ہی دیکھ لیجئے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلام کے نام پر جادو ٹونے کی کون کونسی قسمیں عاملوں' نجومیوں اور دیگر ایسے ہی ہتھیاروں نے نکال رکھی ہیں اور جگہ جگہ یہ سنیاسی بابے بھولے بھالے مسلمان بھائیوں اور بالخصوص مسلمان بہنوں کی عزتوں سے کھیلتے ہیں' اللہ ہم سب کو محفوظ رکھے۔ رہی سود کی قباحت تو کمزور کیسے کمزور تر اور امیر کیسے امیر تر ہوتے جا رہے ہیں یہ آپ کے سامنے ہی ہے اور اسی کی وجہ سے معاشرے میں امیر اور غریب کے درمیان جو دوریاں پیدا ہو رہی ہیں وہ انتہائی دُوررس اور بھیانک نتائج سامنے لائیں گی۔ یتیم کا مال کھانا' اِسے تو اپنوں نے کوئی گناہ ہی نہیں سمجھا اور دِن دیہاڑے یتیموں کے ساتھ ''حسن سلوک'' کے نام پر اُن سے ''مالِ مفت دِل بے رحم'' والا سلوک روا رکھا جاتا ہے اور سب سے آخر میں پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔ اِس کی وجہ سے ہم پر جو ہلاکت آ رہی ہے وہ بھی سب پر عیاں ہے۔ بے مقصد گھروں سے باہر جانے اور شوبز کی زینت بننے والی خواتین کو تو چھوڑ یئے اخباروں میں کس طرح شریف گھرانوں کے نام لے لے کر اُن کی خواتین کے چند من گھڑت بیان چھاپ کر اُن بیچاری خواتین اور اُن کی نسلوں کی عزتوں سے کھیلا جاتا ہے۔ اب تو اچھے بھلے سلجھے ہوئے لوگوں میں بھی ذرا ذرا سی باتوں پر یا آپس کی گفتگو میں اچھی بھلی نیک' پردہ دار اور پڑھی لکھی خواتین کو اُن کی غیر موجودگی میں مزاق اور برے الفاظ سے پکارے جانے کا چلن عام ہوتا جا رہا ہے۔ خدارا! ان باتوں کو معمولی سمجھ کر نظر انداز کرنے کی روش چھوڑ یئے اور ٹھنڈے دِل و دماغ سے غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ پیارے نبی ﷺ کی اِس ایک ہی حدیث پر عمل کر کے ہم دُنیا و آخرت کی کتنی بھلائیوں کو سمیٹ سکتے ہیں۔ اللہ ہم سب کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ عزوجل کا شکر و احسان ہے کہ ''سنن نسائی شریف'' جلد دوم کا ترجمہ مکمل ہوا